تسهیل الدُّرة

شرح

الدُّرَّة المضِیئة



تالیف

قسمت اللہ

مدرس جامعہ دار العلوم کراچی

تلمیذ أستاذ المقرئین ڈاکٹر قاری أحمد میاں تھانوی صاحب حفظہ اللہ

ادارہ اسلامیات

کراچی — لاہور

تسهیل الدُّرَّة
شرح
الدُّرَّةُ المُضِیئَة

تالیف

قسمت اللہ عفا اللہ عنہ

مدرس جامعہ دار العلوم کراچی

تلمیذ أستاذ المقرئین الدکتور قاری **احمد میاں تھانوی صاحب** حفظہ اللہ

برائے رابطہ :
+923333925742
+923013925740
+923153925740

Email.....qismat2014@hotmail.com

ملنے کے پتے

مکتبہ سید احمد شہیدؒ لاھور اردو بازار لاھور

قاری فیصل محمود اوکاڑوی استاذ جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاون لاہور۔۔۔ 03037619709

قاری محمد اسحاق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ استاذ جامعہ دار العلوم کراچی۔۔۔03332082923

انتساب

یادگارِ اسلاف

شاطبیِ وقت الشیخ المقری الدکتور قاری احمد میاں تھانوی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

الشیخ المقری حضرت مولانا قاری عبدالملک صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

نمونہ اسلاف حضرت مولانا راحت علی ہاشمی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

اور

اپنے والدین کریمین کے نام

دعائیہ کلمات

أستاذ المقرئین الدکتور قاری أحمد میاں تھانوی حفظہ اللّٰہ تعالیٰ

نائب مدیر و رئیس قسم القراءات جامعہ دار العلوم الاسلامیہ لاہور

الحمد للّٰہ رب العلمین ، والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

امابعد!

عزیز القدر قاری قسمت اللہ صاحب کی ساعی جمیلہ بصورت

''تسہیل الدرۃ شرح الدرۃ المضیئۃ''

مختلف مقامات سے دیکھنے کا اتفاق ہوا، اللہ تعالیٰ ان کی ساعی کو منظور و مقبول فرمائیں اور ان سے استفادہ کو عام فرمائیں

(ألشیخ ألمقرئ ألدکتور) أحمد میاں تھانوی (مدظلہم)

(رئیس قسم القراءات جامعہ دار العلوم الاسلامیہ)

۹/ ۹/ ۲۰۱۶ء

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْقَدِیْرِ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْمُصْطَفٰی الْاَمِیْنِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَصَحَابَتِہٖ اَجْمَعِیْنَ

پاک ہے وہ ذات جو قادر مطلق ہے کہ جس سے جو کام چاہے اور جس وقت چاہے لے لے، اور بلاشبہ اسی ذات نے اپنی خصوصی توفیق وعنایت سے یہ شرح لکھوائی، جس کا تعلق براہ راست الفاظ قرآن سے ہے، اللہ قبول ومنظور فرمائیں۔

علم قراءات کے میدان میں پہلا مرحلہ قراءات سبعہ کا ہے، جس کے لئے شاطبیہ پڑھی پڑھائی جاتی ہے، اس کے بعد دوسرا مرحلہ قراءات ثلاثہ کا ہے، اس کے لئے علامہ جزریؒ کی کتاب الدرة المضيئة پڑھتے ہیں اس کے پڑھنے سے قراءات عشرہ کی تکمیل ہوجاتی ہے، الدرة المضيئة کو اللہ تعالی نے ''شاطبية'' کی مانند بے پناہ مقبولیت سے نوازا ہے، البتہ درّۃ کا متن انتہائی مغلق اور اختصار پر مبنی ہے، اور اس کا سمجھنا شاطبیہ پر موقوف ہے، اس لئے طلباء کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ درّۃ پڑھتے وقت شاطبیہ کو سامنے رکھیں تا کہ آئمہ ثلاثہ (امام ابوجعفرؒ، امام یعقوبؒ، اور امام خلف بن ہشامؒ) کا اپنی اصل (امام نافعؒ، امام ابوعمرو بصریؒ اور امام حمزہؒ) سے اختلاف یا موافقت پیش نظر رہے۔

متعدد علماء اور قراء نے ''الدرة المضيئة'' کی عربی اور اردو شروح لکھیں ہیں، اُن سب میں صرف دُرّۃ کا حل تو موجود ہے، مگر شاطبیہ کا تذکرہ یا تو سرے سے نہیں یا پھر استشہاد کے طور پر صرف اشعار درج ہیں، مگر موجودہ زمانہ میں ہم جیسے کند ذہن طالب علموں کی اکثریت پائی جاتی ہے، جو درّۃ حل کرنے کیلئے شاطبیہ کو دوبارہ حل کرتے ہیں، تا کہ آئمہ ثلاثہ کی اپنی اصل سے قراءات میں موافقت یا مخالفت واضح ہوجائے، اس میں ایک تو وقت بہت صرف ہوتا ہے اور دوسرا طالب علم کو دگنی محنت کرنی پڑتی ہے، اور درّۃ سمجھنے میں بھی مشکل پیش آتی ہے؛ اس لئے ایک ایسی شرح کی ضرورت تھی، جس میں درّۃ کے ہر اختلاف کے حل کے ساتھ آئمہ ثلاثہ کا اپنی اصل کے ساتھ اختلاف بھی واضح ہو اور پھر اُسی اختلاف کے ذیل میں شاطبیہ کے اشعار اور اُن کا حل بھی موجود ہو۔

احقر نے جب ۲۰۰۵ء میں الدکتور قاری احمد میاں تھانوی صاحب حفظہ اللہ سے قراءات ثلاثہ پڑھنا شروع کی تو اسی وقت ذہن میں ایسی شرح لکھنے کا خیال پیدا ہوا، اور دورانِ سال درّۃ کے یومیہ سبق کے ساتھ استشہاد کے طور پر شاطبیہ کے اشعار لکھنا شروع کیے، سال کے اختتام پر شاطبیہ کے استشہاد والے اشعار حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ کی خدمت میں پیش کیے اور ساتھ شرح کی خواہش کا بھی اظہار کیا، جس پر حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔

۲۰۱۰ء میں جامعہ دارالعلوم کراچی سے تخصص فی القراءات سے فراغت کے بعد الحمدللہ جامعہ میں ہی تقرر ہوا اور پہلے سال ہی حضرت قاری عبدالملک صاحب حفظہ اللہ کے ساتھ ''الدرة المضيئة'' میں بطور معاون گھنٹہ ملا، جس کو اللہ کی طرف سے خصوصی فضل سمجھ کر

بندہ نے شکر ادا کیا کہ اللہ نے شرح لکھنے کا موقع فراہم کیا، پھر شرح کے متعلق الدکتور قاری احمد میاں تھانوی صاحب حفظہ اللہ سے مشورہ کیا، حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ بہت خوش ہوئے اور شرح کے متعلق مفید مشورے دیے اور پھر وقتاً فوقتاً شرح کے متعلق کام چیک بھی کرتے رہے، حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ نے ہر موقع پر بندہ کے ساتھ خصوصی شفقت فرمائی، اور ہمیشہ رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی، اور حضرت کی یہ امتیازی شان ہے کہ وہ اپنے تلامذہ کی ہر موقع پر حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اور علمی و تحقیقی کام کرنے کی ہمت بڑھاتے ہیں اور ساتھ بہت ہی مفید مشورے بھی دیتے ہیں، جس پر ہم جیسے نالائق تلامذہ ان کے بہت احسان مند ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحب حفظہ اللہ کا سایہ ہم پر تادیر قائم ودائم رکھیں آمین۔

احقر کی کوئی علمی قابلیت نہیں ؛اور نہ اس سے پہلے کوئی تصنیف کی ہے، طالب علم ہونے کی حیثیت سے یہ شرح لکھی، اور کوشش رہی ہے کہ سہو وخطا کا ارتکاب نہ ہو مگر پھر بھی لغزشوں کا ڈر ہے؛ کیونکہ انسان بھول چوک کا پتلا ہے، اس لئے اہل علم سے عاجزانہ التماس ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو اصلاح فرمادیں، اور چونکہ یہ شرح طلباء کی سہولت کیلئے آسان انداز میں لکھی ہے؛ اس لئے اہل علم سے عفو کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے لطف وکرم سے اسے قبول فرمائے اور زاد آخرت بنائے آمین۔

قسمت اللہ

استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

﴿خُطۡبَةُ الۡكِتَابِ﴾

قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِى وَحۡدَهُ عَلاَ 1 وَمَجِّدۡهُ وَاسۡأَلۡ عَوۡنَهُ وَتَوَسَّلاَ

تو کہہ کہ سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، جو (اپنی خوبیوں) میں یکتا ہوتے ہوئے سب سے بلند ہے، اور (ہر طرح سے) اس کی تعظیم کرو اور اس کی مدد کا سوال کرو اور تمام معاملات میں ان کی طرف وسیلہ اور قرب بھی ضرور تلاش کرو۔

وَصَلِّ عَلَى خَيۡرِ الۡأَنَامِ مُحَمَّدٍ 2 وَسَلِّمۡ وَآلٍ وَالصِّحَابِ وَمَنۡ تَلاَ

اور مخلوق میں بہترین ذات محمد ﷺ پر درود وسلام بھیجو اور آپ ﷺ کی آل اور اصحاب پر بھی اور اُن [تابعین] پر بھی جنہوں نے ان کی پیروی کی۔

وَبَعۡدُ فَخُذۡ نَظۡمِى حُرُوفَ ثَلاثَةٍ 3 تَتِمُّ بِهَا الۡعَشۡرُ الۡقِرَاءَاتُ وَانۡقُلاَ

حمد وصلوۃ کے بعد تم میری قراء ثلاثہ کی ان وجوہ کی نظم کو قبول کرلو جن کے ذریعے سے دس قراءات (متواترہ) مکمل ہوجاتی ہیں، اور ان قراءات کو ان معتبر اماموں سے دوسروں تک بھی منتقل کر۔

ناظم اس شعر میں یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ میں اپنی اس نظم میں تین آئمہ کی قراءات کو بیان کرونگا، جو شاطبیہ میں مذکور سبعہ قراءات سے مل کر دس قراءات متواترہ مکمل ہوجائیں گی۔

كَمَا هُوَ فِى تَحۡبِيرِ تَيۡسِيرِ سَبۡعِهَا 4 فَأَسۡأَلُ رَبِّى أَنۡ يَمُنَّ فَتَكۡمُلاَ

یہ درہ کا مضمون اسی طرح کا ہے، جس طرح تیسیر قراءات سبعہ کی تحبیر میں ہے، پس میں اپنے رب سے عنایت کی درخواست کرتا ہوں کہ یہ نظم بھی مکمل ہوجائے۔

مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ علامہ جزریؒ نے قراءات ثلاثہ اپنی کتاب تحبیر التیسیر کے مطابق نظم کی، جو ناظمؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے، جس میں انہوں نے قراءات عشرہ کو بطریق تیسیر بیان فرمایا ہے، جو علامہ دانیؒ کی کتاب ہے اور اس میں انہوں نے سبعہ قراءات کو نثر میں لکھا ہے، اور تحبیر عشرہ میں ہے، اس طرح علامہ جزریؒ کی کتاب سے علامہ دانیؒ کی کتاب التیسیر مکمل اور مزین ہوگئی۔ "کماھو" کی تشبیہ کا مطلب یہ ہے کہ درہ اور تحبیر کے طرق ایک ہیں۔

أَبُو جَعۡفَرٍ عَنۡهُ ابۡنُ وَرۡدَانَ نَاقِلٌ 5 كَذَاكَ ابۡنُ جَمَّازٍ سُلَيۡمَانُ ذُو الۡعُلاَ

ائمہ ثلاثہ میں پہلے امام ابوجعفر یزید بن قعقاع مخزومی مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، اور ان سے نقل کرنے والے دو راویوں میں سے ایک ابن وردان رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرا ابن جماز سلیمان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

ناظم نے اس شعر میں پہلے امام ابوجعفرؒ اوران کے دونوں راویوں کا تذکرہ فرمایا ہے کہ ائمہ ثلاثہ میں سے پہلے امام ابوجعفر ہیں جو ابوالحارث مخزومیؒ کے آزادکردہ غلام ہیں، آپ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، اور حضرت ام سلمہؓ نے بچپن میں آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ۶۳ھ ہجری میں آپ ہی مسجد نبوی ﷺ میں علم قراءت کے سب سے بڑے شیخ اور امام تھے، اور اس دوران بڑے شیوخ نے آپ سے استفادہ کیا، جن میں سرفہرست امام نافعؒ ہیں، اور آپ کے شیوخ اور اساتذہ میں حضرت عبداللہ بن عیاش مخزومیؒ، حضرت عبداللہ بن عباس ہاشمیؒ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنھم ہیں، جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔

امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۱۳۰ھ میں مدینہ میں ہوئی، امام نافعؒ فرماتے ہیں کہ جب آپ کو غسل دیا گیا تو لوگوں نے آپ کے سینے اور دل کے درمیان قرآن مجید کے ورق کے مانند ایک چیز دیکھی اس سے حاضرین نے بلاشک جان لیا کہ یہ قرآن کا نور ہے پھر خواب میں آپ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا۔

امام ابوجعفرؒ کے پہلے راوی عیسٰی بن وردان مدنیؒ ہیں، جو اپنے زمانے میں علم قراءت میں ماہر اور محقق تھے اور انکی وفات ۱۶۰ھ میں ہوئی۔

دوسرے راوی ابن جماز سلیمانؒ ہیں، ان کا پورا نام سلیمان بن سلیمان بن مسلم زہیری اور کنیت ابوالربیع ہے، آپ اپنے وقت میں علم قراءت میں بڑا اعالی مقام رکھتے تھے، اور سب کیلئے مرجع تھے، آپ کا وصال ۱۷۰ھ میں ہوا۔

وَيَعۡقُوبُ قُلۡ عَنۡهُ رُوَيۡسٌ وَرَوۡحُهُمۡ 6 وَإِسۡحَاقُ مَعۡ إِدۡرِيۡسَ عَنۡ خَلَفٍ تَلَا

اور دوسرے امام یعقوب رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ان سے نقل کرنے والے دوراویوں میں رویس رحمہ اللہ اور روح رحمہ اللہ ہیں، اور تیسرے امام خلف رحمہ اللہ ہیں کہ اسحاق رحمہ اللہ اور ادریس رحمہ اللہ نے ان سے پڑھا ہے۔

اس شعر میں ناظم امام یعقوبؒ اور امام خلفؒ اور ان کے راویوں کے بارے میں فرمایا کہ ئمہ ثلاثہ میں دوسرے امام یعقوب بن اسحاق حضرمیؒ ہیں اور یہ امام ابوعمرو بصریؒ کے بعد بصرہ میں سب سے بڑے شیخ قراءت کہلانے لگے، نیز آپ نحو میں منفرد اور حروف قرآن اور فقہاء کی احادیث کی روایت میں ہمعصروں پر فائق اور ثقہ تھے۔ آپ کے اساتذہ میں ابومنذر سلام ابن سلیمان مدنیؒ، شہاب بن شرنفہؒ، ابوالاشھب جعفر بن حیان عطارویؒ، مہدی بن میمونؒ اور امام ابوعمرو بصریؒ ہیں، آپ کی وفات ۲۰۵ھ ہوئی۔

امام یعقوبؒ کے پہلے راوی ابوعبداللہ محمد بن متوکل لؤلؤی عرف رویسؒ ہیں، اور ان کی وفات ۲۳۸ھ میں ہوئی۔ اور دوسرے راوی ابوالحسن روح بن عبدالمؤمنؒ ہیں، اور ان کی وفات ۲۳۴ھ یا ۲۳۵ھ میں ہوئی۔

تیسرے امام خلف بن ہشام بزار بغدادیؒ ہیں، اور یہ وہ امام خلفؒ ہے، جو شاطبیہ میں امام حمزہؒ کے راوی ہیں، دس سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا تھا، پھر تیرہ سال کی عمر میں علم کی تحصیل شروع کردی، آپ سے منقول ہے کہ مجھے نحو کے ایک باب میں مشکل پیش آئی تو میں نے اس کے سمجھنے کیلئے اسی ہزار روپیہ یا درہم خرچ کئے یہاں تک کہ میں نے اس کو سمجھ لیا، آپ نے سُلیمؒ سے پڑھا جو امام حمزہؒ کے شاگرد ہیں اور ان کی سند نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہے، اور ان کی وفات ۲۲۹ھ میں ہوئی۔

امام خلف رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے راوی ابویعقوب اسحاق بن ابراھیم مَرۡوَزِی وراقؒ ہیں، جو ثقہ تھے اور یہ صرف امام خلفؒ کی

اختیار کردہ دسویں قراءت پڑھتے تھے اس کے سوا اور کوئی قراءت نہیں جانتے تھے اور غالباً معنی یہ ہے کہ اکثر و بیشتر اسی قراءت کو پڑھتے تھے اور ان کی وفات ۲۸۶ھ میں ہوئی ۔ اور دوسرے راوی ابوالحسن ادریس بن عبدالکریم حدادؒ ہیں اور آپ بھی امام ماہر قوی الحافظہ تھے آپ نے امام خلفؒ سے ان کی روایت اور قراءت دونوں کو نقل کیا ہے اور ان کی وفات ۲۹۲ھ میں ہوئی ۔

لِثَـانٍ أَبُـو عَـمْـرٍو وَالأَوَّلِ نَـافِعٌ 7 وَثَـالِثُهُـمْ مَـعْ أَصْلِـهِ قَدْ تَـأَصَّلاَ

دوسرے امام یعقوبؒ کیلئے امام ابوعمرو بصریؒ ، اور پہلے امام ابوجعفرؒ کیلئے امام نافعؒ اصل ہیں ، اور تیسرے امام خلفؒ نے امام حمزہؒ کے ساتھ اپنی قراءات کو اصل ٹھہرایا ہے ۔

اس شعر میں ناظمؒ نے ائمہ ثلاثہ کے اصول کو بیان فرمایا کہ یہاں ثانی ، اول اور ثالث نظم کے اعتبار سے ہیں یعنی ان تینوں کیلئے سبعہ میں سے تین کو اصل قرار دے کر ان تینوں کی قراءت کو انہیں پر مرتب کیا ہے ، پس ان تین میں سے دوسرے امام یعقوبؒ کی قراءت اکثر کلمات میں امام ابوعمرو بصریؒ کی قراءت کی طرح ہے ، کیونکہ امام یعقوبؒ نے شیخ ابوالمنذرؒ سے اور ابوالمنذرؒ نے امام ابوعمرو بصریؒ سے پڑھا ہے ۔ اور پہلے امام ابوجعفرؒ کی قراءت اکثر الفاظ میں امام نافعؒ کی قراءت کی طرح ہے ، کیونکہ امام نافعؒ نے خود امام ابوجعفرؒ سے پڑھا ہے ، اور تیسرے امام خلفؒ کی قراءت کا مدار امام حمزہؒ کی قراءت پر ہے ، کیونکہ امام خلفؒ نے سُلَیم رحمہ اللہ سے پڑھا اور سُلَیمؒ نے امام حمزہؒ سے پڑھا ہے ۔

وَرَمْـزُهُـمْ ثُـمَّ الـرُّوَاةُ كَـأَصْلِهِمْ 8 فَـإِنْ خَـالَـفُوا أَذْكُرْ وَإِلَّا فَـأُهْمِلاَ

ان ائمہ کی اور ان کے راویوں کی رموز ان کے اصل ہی کی طرح ہیں ، پس اگر یہ اصل کے خلاف پڑھیں تو میں وہاں اس کو ذکر کر دوں گا ، ورنہ چھوڑ دوں گا ۔

اس شعر میں ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے ائمہ ثلاثہ اور ان کے راویوں کی رموز کے بارے میں فرمایا کہ ان ائمہ کیلئے وہی رموز ہیں ، جو شاطبیہ میں ان کے اصل کے رموز ہیں ، جو درج ذیل ہیں :

[اَبَجْ] میں سے [ا] ابوجعفر کیلئے ، [ب] ابن وردان کیلئے اور [ج] ابن جماز کی رمز ہوگی ۔

[حُطّیٰ] میں سے [ح] یعقوب کیلئے ، [ط] رویس کیلئے اور [ی] روح کیلئے رمز ہے ۔

[فَضَقْ] میں سے [ف] خلف کیلئے ، [ض] اسحاق کیلئے اور [ق] ادریس کیلئے رمز ہوگی ۔

لیکن قصیدہ میں صرف فاء ہی استعمال ہوا ہے کیونکہ امام خلفؒ کے دونوں راویوں نے باہم اختلاف نہیں کیا ، اور کسی لفظ میں بھی اپنے امام سے جدا نہیں ہوئے ۔

ناظم کا ائمہ ثلاثہ کو شاطبیہ کے شیوخ [امام نافعؒ ، امام ابوعمرو بصریؒ ، امام حمزہؒ] کی فرع قرار دینے کا مقصد قصیدہ کو طوالت سے بچانا ہے ؛ اس لئے ناظمؒ نے فرمایا کہ اگر کسی کلمہ میں آئمہ ثلاثہ نے اپنے اصول کے موافق پڑھا ہے تو وہاں موافق صورتوں کو ذکر نہیں کروں گا اور مخالفت کی صورت میں خلاف کو ذکر کیا جائے گا ، اور اس کی تین صورتیں بنتی ہیں [ا] اصل سے اختلاف کلی طور پر ہو ، یعنی امام کے دونوں راویوں نے اصل کی مخالفت کر کے پڑھا ہو ، جیسے (ویتخذوا خاطب حلا) میں پورے یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوئے خطاب سے پڑھا ہے ، جبکہ ابوعمرو بصری نے غیب سے پڑھا تھا ۔ [۲] اصل سے اختلاف جزوی طور پر ہو ، یعنی امام کے دونوں راویوں نے اصل کے کسی ایک راوی کی مخالفت اور دوسرے کی موافقت کر کے پڑھا ہو ، جیسے (سکن

ارنـــــا وأرن حـــز) میں یعقوب نے دوری بصری کی مخالفت اورسوسی کی موافقت کرتے ہوئے را کا سکون پڑھا ہے، کیونکہ دوری بصری نے اختلاس اورسوسی نے اسکان پڑھا تھا۔[۳] ائمہ ثلاثہ میں سے کوئی امام یا کسی راوی نے اصل کے دونوں راویوں کی مخالفت کر کے پڑھا ہو،اورائمہ سبعہ میں سے کسی امام نے بھی یہ قراءۃ نہ پڑھی ہو،ایسی قراءۃ کو قراءۃ عشری یا منفرد قراءۃ کہا جاتا ہے،علامہ ابن الجزریؒ نے اپنی کتاب میں[فَإِنْ خَالَفُوا أَذْكُرُ] سے ان تین صورتوں کی طرف اشارہ کیا۔

وَإِنْ كِلْمَةً أَطْلَقْتُ فَالشُّهْرَةَ اعْتَمِدْ 9 كَذَلِكَ تَعْرِيفًا وَتَنْكِيرًا اسْجِلَا

اوراگر میں کوئی کلمہ مطلق (بلاقید) بیان کروں تو تم اس کی شہرت پر اعتماد کرلو،اوراسی طرح معرف باللام اورنکرہ لانے کی صورت میں بھی مطلق سمجھو۔

قوله:......﴿وَإِنْ كِلْمَةً أَطْلَقْتُ فَالشُّهْرَةَ اعْتَمِدْ﴾

اس شعرمیں ناظمؒ نے اپنی کتاب کے اسلوب کے بارے میں دو بہت اہم اصول بیان فرمائے ہیں،جن میں پہلا اصول اس مصرعہ میں مذکور ہے،اوروہ یہ ہیں:

[۱] اگرکوئی کلمہ بلاقیدلاؤں تواس کو بلاقید نہ سمجھنا، بلکہ اس کی قیود کوخود سوچ کرلگالینا۔

اوراس قاعدہ کی چارصورتیں ہیں:[۱] کلمہ اختلافی ایک سے زائد جگہ آرہاہواورقاری نے اپنی اصل کے خلاف ہرجگہ پڑھا ہو،مگر ناظمؒ نے نظم میں عموم کے اظہار کے لئے [مَعًا،حَيْثُ وَقَع] جیسا کوئی لفظ یا قید ذکرنہیں کی،جس سے تمام نظائر کی شمولیت اورعموم کا پتہ چلتا ہے،جیسے شعرنمبر۸۲(سورۂ بقرہ)[دِفَعُ حُزْ] میں کلمہ[دِفَٰعُ اللّٰهِ] کو یعقوبؒ نے اپنی اصل کے خلاف دال کے کسرہ،فاء کے فتحہ اوراس کے بعد اثبات الف سے[دِفَٰعُ اللّٰهِ] پڑھا ہے،اور یہ کلمہ سورۂ بقرہ اورحج دونوں جگہ آیا ہوا ہے،[مَعًا،حَيْثُ وَقَع] جیسے کسی لفظ کی قید نہیں ہے،وہاں بھی یعقوبؒ نے اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے،مگر ناظمؒ نے شہرت پراعتماد کرتے ہوئے مطلق ذکرکیا۔

[۲] کلمہ تو کئی جگہ آرہا ہے اورحکم میں عموم بھی ہے،لیکن قاری نے ہرجگہ اپنی اصل کے خلاف نہیں پڑھا، بلکہ کسی خاص جگہ خلاف کیا ہے،مگرنظم میں کسی خاص جگہ کے اختلاف کے اظہار کے لئے[هُنَا] جیسا لفظ نہ ہوتواس کی دوصورتیں ہیں[۱] اس کلمہ کی دوسری نظیریں اختلافی ہوں،لیکن یہ قاری ان نظیروں میں اپنی اصل کے موافق پڑھتا ہو،جیسے [وَحُزْ كَلِمَتُ] میں ناظمؒ نے لفظ[كَلِمَتُ] کی قراءت کا بیان فرمایا ہے کہ سورۂ انعام میں[وَتَمَّتْ كَلِمَتُ] کو یعقوبؒ نے اپنی اصل کے خلاف میم کے بعد حذفِ الف سے پڑھا ہے،اوراس مقام پرسورۂ انعام کی تخصیص کیلئے ناظمؒ نے نظم میں کوئی قید بھی ذکرنہیں کی،شہرت پراکتفا کرتے ہوئے مطلق ذکرکیا اوراس سے یہی سورۂ انعام والا مراد ہے، کیونکہ سورۂ یونس میں دوجگہ اورسورۂ غافر میں یعقوبؒ اپنی اصل کے موافق حذف الف سے پڑھتے ہیں[۲] اس کلمہ کی دوسری نظیریں اجماعی ہوں،جن کوسب نے ایک ہی طرح پڑھا ہو،جیسے باب الهمزتين من كلمة میں ناظمؒ نے[وَاِنَّكَ لَاَنْتَ اُدْ] فرمایا کہ ابوجعفرؒ کیلئے سورۂ یوسف میں [اِنَّكَ لَاَنْتَ] ایک ہمزہ سے ہے،البتہ سورۂ ھود میں[اِنَّكَ لَاَنْتَ] سب قراء کیلئے ایک ہمزہ سے ہے،اس لئے ناظمؒ نے [اِنَّكَ لَاَنْتَ] کے ساتھ یوسف کی قید نہیں لگائی،شہرت پراعتماد کرتے ہوئے تخصیص کرنے والا کوئی لفظ ذکرنہیں کیا۔

[۳] کوئی کلمہ ایسا ہو کہ جس میں رفع اور نصب یا تذکیر اور تانیث یا غیب اور خطاب کا احتمال ہو تو مذکورین کیلئے رفع یا تذکیر یا غیب مراد لینا اور غیر مذکورین کیلئے اس کی ضد سے نصب، تانیث اور خطاب متعین کرنا۔ یہ صورت شاطبیہ میں بابِ اطلاق کے نام سے رائج ہے۔

[۴] کلمہ کی قیود کو بیان نہ کریں، صرف اس کے تلفظ پر اکتفاء کریں، اس صورت میں مذکورین کیلئے تلفظ والی قراءۃ ہی متعین ہوگی، جیسے [وَمٰلِکُ حُزۡ فُزۡ] میں ناظمؒ نے لفظ [مٰلِکُ] کی قراءت کا تذکرہ فرمایا ہے کہ یعقوبؒ اور خلفؒ نے لفظ [مٰلِکُ] کو اثباتِ الف سے پڑھا ہے، اور یہ قراءت تلفظ سے نکلی ہے، لیکن اگر [مٰـلِـکُ] کو [مَـلِـکُ] پڑھیں تو شعر کا وزن درست نہیں رہتا۔ اور یہ صورت شاطبیہ میں بابِ استغناء کے نام سے جاری ہے، لیکن ناظم علامہ ابن الجزریؒ درّہ میں ان چاروں صورتوں کو بابِ شہرت کے نام سے ذکر کریں گے۔

قولہ:......﴿كَذَٰلِكَ تَعۡرِيفًا وَتَنۡكِيرًا اسۡجلاَ﴾

یہاں سے دوسرا اصول بیان فرمایا ہے کہ اگر کوئی کلمہ معرفہ یا نکرہ لاؤں تو میری مراد معرفہ اور نکرہ دونوں کلمات ہوں گے یعنی جو حکم معرفہ کیلئے ہوگا وہی نکرہ کیلئے بھی ہوگا، مگر شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے بلا قید ذکر کروں گا، جس سے آپ معرفہ ونکرہ دونوں قسم کے کلمات مراد لیں، جیسے [وَالۡـعُسۡــرُ وَالۡيُسۡــرُ اُثۡـقِلاَ] یہاں دونوں اسموں کو معرفہ لائے ہیں اور مقصد یہ ہے کہ [اَلۡعُسۡرُ، اَلۡيُسۡرُ] دونوں معرفہ ہوں، جیسے [يـريـد الـلّٰه بكم اليسر ولا يريد بكم العسر] یا خواہ نکرہ، جیسے [وان كان ذوا عُسۡـرَۃٍ][فَالۡـجٰرِيٰتِ يُسۡرًا] یہاں ناظم نے معرفہ اور نکرہ کی کوئی قید ذکر نہیں کی، بلکہ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے مطلق چھوڑ دیا، جس سے یہ دونوں حکم کو شامل ہے، یعنی ابوجعفر نے دونوں میں سین کا ضمہ پڑھا ہے۔ اسی طرح ناظمؒ نے [بيـــوت اضـمـمـا] میں کلمہ [بُيُوۡت] کو نکرہ بیان کیا، اور معرفہ کی کوئی قید لائے، بلکہ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے معرفہ کو بھی اسی حکم میں شامل کیا کہ ابوجعفر کلمہ [بيوت] خواہ معرفہ ہو یا نکرہ دونوں کو باء کے ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

﴿بَابُ الۡبَسۡمَلَةِ وَأُمِّ الۡقُرۡاٰنِ﴾

وَبَسۡــمَــلَ بَيۡــنَ السُّـــوۡرَتَيۡـنِ اِ ئِـمَّةٌ 10 وَمَـالِكِ حُزۡ فُزۡ وَالـصِّرَاطَ فَـأَسۡجِلاَ

وَبِالسِّيۡنِ طِبۡ وَاكۡسِـرۡ عَلَيۡهِمۡ إِلَيۡهِمُ 11 لَـدَيۡهِمۡ فَتًى وَالـضَّـمُّ فِى الۡهَـاءِ حُلِّلاَ

قولہ:......﴿وَبَسۡمَلَ بَيۡنَ السُّوۡرَتَيۡنِ اِئِمَّةٌ﴾

ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف دو سورتوں کے درمیان قالون کی طرح صرف بسم اللہ پڑھی ہے، (جبکہ امام نافعؒ سے ورشؒ نے بین السورتین بسملہ، وصل بلا بسم اللہ اور سکتہ تینوں وجوہ اور قالون نے صرف بسملہ پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوبؒ نے وصل اور سکتہ دونوں وجوہ اور خلفؒ نے صرف وصل بلا بسم اللہ پڑھی ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی دو سورتوں کے درمیان وصل بلا بسم اللہ اور سکتہ دونوں وجوہ اور امام حمزہ نے صرف وصل پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے دو سورتوں کے درمیان صرف بسملہ اور یعقوب کیلئے وصل بلا بسم اللہ اور سکتہ دونوں وجوہ اور خلف کیلئے صرف وصل بلا بسم اللہ ہے۔

نیز یاد رہے کہ باب البسملہ کے باقی تمام مسائل میں ائمہ ثلاثہ اپنے اصول کے موافق ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبَسۡمَلَ بَيۡنَ السُّوۡرَتَيۡنِ بِسُنَّةٍ	۱۰۰	رِجَالٌ نَّمَوۡهَا دِرۡيَةً وَّتَحَمُّلاَ
وَوَصۡلُكَ بَيۡنَ السُّوۡرَتَيۡنِ فَصَاحَةٌ	۱۰۱	وَصِلۡ وَاسۡكُتَنۡ كُلٌّ جَلاَيَاهُ حَصلا
وَلاَ نَصَّ كَلاَّ حُبَّ وَجۡهٌ ذَكَرۡتُهٗ	۱۰۲	وَفِيۡهَا خِلاَفٌ جِيۡدُهٗ وَاضِحُ الطُّلاَ

ناظم نے ان اشعار میں دوسورتوں کے درمیان بسملہ اورترک بسملہ میں قراءسبعہ کا اختلاف بیان فرمایا کہ قراءسبعہ میں قالون،کسائی،عاصم اورابن کثیرمکی کیلئے دوسورتوں کے درمیان فقط بسم اللہ ہے،اورامام حمزہ کیلئے بغیربسم اللہ کےوصل ہے،اورابن عامرشامی،ورش اورابوعمروبصری کیلئے بغیربسم اللہ کےوصل اورسکتہ دونوں وجوہ ہیں،البتہ ورش کیلئے ایک تیسری وجہ بھی ہے،یعنی بسملہ۔لہٰذاابن عامرشامی اورابوعمروبصری کیلئے وصل اورسکتہ دودوجوہ ہیں اورورش کیلئے وصل،سکتہ اوربسملہ تین وجوہ ہوگئیں۔

نیزیادرہے کہ بعض حضرات نے ورش کی طرح ابوعمروبصری اورابن عامرشامی کیلئے بھی بین السورتین تین وجوہ کا تذکرہ فرمایاہے،جوتیسیر اورشاطبیہ کےطرق کےخلاف ہے،تفصیل عنایات رحمانی جلداص۲۰۳میں ملاحظہ فرمائیں۔

قولہ:......﴿وَمَالِكِ حُزۡ فُزۡ﴾

یعقوب اورخلف نے اصل کےخلاف (مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ)[۳] میں لفظ[مٰلِكِ] کومیم کے بعد اثباتِ الف سے [مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ] پڑھاہے،جیساکہ تلفظ سےظاہرہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری اورامام حمزہ نےحذفِ الف سے [مَلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ] پڑھاتھا)اورباقی ابوجعفرنے اصل کےموافق حذفِ الف سے(مَلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ)پڑھاہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی حذفِ الف سے پڑھاتھا)لہٰذایعقوب وخلف کیلئے اثبات الف سے[مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ]اور ابوجعفرکیلئے حذفِ الف سے[مَلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ]ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَالِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ رَاوِيۡهِ نَاصِرٌ	۱۰۸	....

(مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ)کوکسائی اورعاصم نےمیم کے بعداثبات الف سے[مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ]پڑھاہے،اور باقیین نےحذف الف سے(مَلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ)پڑھاہے۔

قولہ:......﴿وَالصِرَاطَ فَأَسۡجِلاَ وَبِالسِّيۡنِ طِبۡ﴾

(اَلصِّرٰطَ ،صِرٰطَ،صِرٰطًا،صِرٰطِيۡ)جیسےبھی آئے،پورےقرآن میں ہرجگہ خلف اوررویس نےاصل کےخلاف پڑھاہے،یعنی خلف نےخالص صادسے[اَلصِّرٰطَ ،صِرٰطَ]اوررویس نےخالص سین سے[اَلسِّرٰطَ ،سِرٰطَ]پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ سےراوی خلف نےہرجگہ اورخلادنےصرف پہلےوالے میں صادکازاءکےمانند اشمام سےاورامام ابوعمروبصری نےخالص صادسےپڑھاتھا)اورباقی ابوجعفروروح نےاصل کےموافق خالص صادسےپڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نے بھی خالص صادسےپڑھاتھا)لہٰذاابوجعفر،روح اورخلف کیلئےخالص صادسےاوررویس کیلئےخالص سین سےہے۔

قال الشاطبیؒ:......

--------------------------------	۱۰۸	وَعِـنۡـدَ السِّـرَاطٍ وَّالسِّـرَاطِ لِـقُـنۡبُلَا
بِـحَيۡـثُ اَتٰـى وَالـصَّـادَ زَايًـا اَشِـمَّهَـا	۱۰۹	لَـدٰى خَـلَفٍ وَّاشۡـمِـمۡ لِـخَلَّادِالۡاَوَّلَا

(اَلصِّرٰطَ ،صِرٰطَ)خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو ہر جگہ قنبلؒ نے صاد کے بجائے سین سے [اَلسِّرٰطَ ،سِرٰطَ] پڑھا ہے،اور خلف نے ہر جگہ اور خلاد نے صرف پہلے والے کو زاء کے مانند اشمام سے پڑھا ہے،اور باقیین نے ہر جگہ خالص صاد سے [اَلصِّرٰطَ ،صِرٰطَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاكۡسِرۡ عَلَيۡهِمۡ اِلَيۡهِمۡ لَدَيۡهِمۡ فَتًىٓ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف ہر جگہ حالین میں (عَلَيۡهُمۡ، اِلَيۡهُمۡ، لَدَيۡهُمۡ) تینوں کلموں کی ضمائر کو ھاء کے کسرہ سے [عَلَيۡهِمۡ، اِلَيۡهِمۡ، لَدَيۡهِمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ھاء کے ضمہ سے [عَلَيۡهُمۡ، اِلَيۡهُمۡ، لَدَيۡهُمۡ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے اصل کے موافق تینوں کلموں کی ھاء کو خلف کی طرح کسرہ سے [عَلَيۡهِمۡ، اِلَيۡهِمۡ، لَدَيۡهِمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی ھاء کو کسرہ سے پڑھا تھا) اور یعقوب کی قراءت آگے آرہی ہے۔

نیز یاد رہے کہ خلف کیلئے ان کلمات میں ھاء کا کسرہ اس وقت ہے، جبکہ یہ کلمات متحرک سے پہلے ہوں اور اگر ان کے بعد حرفِ ساکن ہو تو ان کا حکم آگے آرہا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالضَّمُّ فِى الۡهَاءِ حُلِّلَا عَنِ الۡيَاءِ اِنۡ تَسۡكُنۡ سِوَى الۡفَرۡدِ ﴾

ہر وہ ھاءِ ضمیر جو تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر غائب، تثنیہ مؤنث غائب اور جمع مؤنث غائب کی ہو، اور ھاء سے پہلے یاء ساکنہ ہو، جیسے (عَلَيۡهِمۡ ، اِلَيۡهِمۡ ، لَدَيۡهِمۡ ،فِيۡهِمۡ ، مِثۡلَيۡهِمۡ ،عَلَيۡهِنَّ ،اِلَيۡهِنَّ ، فِيۡهِنَّ ،اَيۡدِيۡهِنَّ ،عَلَيۡهِمَا ،اِلَيۡهِمَا ، فِيۡهِمَا) تو یعقوب نے اصل کے خلاف وصلاً ووقفاً ان تمام ھاءِ ضمیر کو ضمہ سے [عَلَيۡهُمۡ ، اِلَيۡهُمۡ ، لَدَيۡهُمۡ ،فِيۡهُمۡ ، مِثۡلَيۡهُمۡ ،عَلَيۡهُنَّ ،اِلَيۡهُنَّ ، فِيۡهُنَّ ،اَيۡدِيۡهُنَّ ،عَلَيۡهُمَا ،اِلَيۡهُمَا ، فِيۡهُمَا] پڑھا ہے، البتہ مفرد کی وہ ھاءِ ضمیر جس سے پہلے یاء ساکنہ ہو، ایسی ھاء ضمیر کو تمام قراءِ عشرہ نے کسرہ سے [فِيۡهِ ،اِلَيۡهِ،عَلَيۡهِ] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

عَـلَيۡهِـمۡ اِلَيۡهِـمۡ حَـمۡـزَةٌ وَّلَـدَيۡهِـمُـوۡ	۱۱۰	جَـمِيۡـعًـا بِـضَـمِّ الۡهَـاءِ وَقۡـفًـا وَّمَـوۡصِلاَ

(عَلَيۡهِمۡ، اِلَيۡهِمۡ، لَدَيۡهِمۡ) کو ہر جگہ امام حمزہؒ نے وصلاً ووقفاً ھاء کے ضمہ سے [عَلَيۡهُمۡ، اِلَيۡهُمۡ ، لَدَيۡهُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ھاء کے کسرہ سے [عَلَيۡهِمۡ، اِلَيۡهِمۡ، لَدَيۡهِمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَاضۡمُمِ اِنۡ تَزُلۡ طَابَ اِلَّا مَنۡ يُوَلِّهِمۡ فَلَا ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ وہ کلمات جن میں جمع کی ھاءِ ضمیر سے پہلے یاء ساکنہ حرفِ جزم کی وجہ سے رسماً محذوف ہو تو اس کو رویس نے اصل کے خلاف وصلاً ووقفاً ھاء کے ضمہ سے پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءِ عشرہ نے ھاء کے کسرہ سے پڑھا ہے، البتہ (وَمَنۡ يُّوَلِّهِمۡ) [انفال:۱۶] کی ھاء کو قراءِ عشرہ کی طرح رویس نے بھی کسرہ سے پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ پورے قرآن میں وہ پندرہ کلمات ہیں، جن میں یاء حالت جزمی کی وجہ سے رسماً محذوف ہے:

[۱](فَاٰتِهِمۡ عَذَابًا)[۲](وَاِنۡ يَّاۡتِهِمۡ عَرَضٌ مِّثۡلُهٗ)[۳](وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰيَةٍ)[اعراف:۳۸/۱۶۹/۲۰۳][۴](وَيُخۡزِهِمۡ)[۵](اَلَمۡ يَاۡتِهِمۡ)[توبہ:۱۴/۷۰][۶](وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ)[یونس:۳۹][۷](وَيُلۡهِهِمُ الۡاَمَلُ)[حجر:۳][۸](اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ)[طٰہٰ:۱۳۳][۹](يُغۡنِهِمُ اللّٰهُ)[نور:۳۲][۱۰](اَوَلَمۡ يَكۡفِهِمۡ)[عنکبوت:۵۱][۱۱](رَبَّنَا اٰتِهِمۡ)[احزاب:۶۸][۱۲،۱۳](فَاسۡتَفۡتِهِمۡ)[صافات:۱۱/۱۴۹][۱۴](وَقِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ)[۱۵](وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ)[غافر:۷/۹]

تَـــزُلُ طَـــابَ إِلَّا مَـــنُ يُـــوَلِّهِـــمُ فَلَا 12 عَنِ الۡيَاءِ إِنۡ تَسُكُنۡ سِوَى الۡفَرۡدِ وَاضۡمُمِ اِنۡ
كِـــنِ أَتۡبِعَـــا حُـــزۡ غَيۡـــرُهُ أَصۡـــلَـــهُ تَلَا 13 وَصِلۡ ضَمَّ مِيۡمِ الۡجَمۡعِ أَصۡلٌ وَقَبۡلَ سَا

قولہ:......﴿ وَصِلۡ ضَمَّ مِيۡمِ الۡجَمۡعِ أَصۡلٌ ﴾

یہاں سے ناظمؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ میم جمع اگر متحرک حرف سے پہلے واقع ہوتو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ایسے میم جمع کو صلہ سے [عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ،ءَ اَنۡتُمۡ اَشَدُّ،عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع سے قالون نے میم جمع کو سکون اور صلہ دونوں طرح اور ورش نے میم جمع کے بعد صرف ہمزہ قطعی آنے کی صورت میں صلہ سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق میم جمع کو عدم صلہ سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمر وبصری اور امام حمزہ نے بھی میم جمع کو عدم صلہ سے پڑھا تھا) لہٰذا وہ میم جمع جس کے بعد متحرک حرف ہو، ابوجعفر کیلئے صلہ سے اور یعقوب وخلف کیلئے عدم صلہ سے ہے۔

نیز یادرہے کہ صلہ سے مراد یہ ہے کہ میم جمع کے ضمہ کو واو مدہ کی طرح ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جائے اس سے کم مقدار نہیں اور یہ صرف حالتِ وصل میں ہوتا ہے، حالتِ وقف میں کسی کیلئے بھی صلہ نہیں ہوگا۔

قال الشاطبیؒ:......

وَصِـلُ ضَـمَّ مِيُـمِ الُـجَـمُـعِ قَبُلَ مُـحَـرِّكٌ	۱۱۱	دِ رَاكًـــاوَّقَـــالُـــوُنٌ بِّتَـخُـيِيُـــرِهِ جَلَا
وَمِـنُ قَبُـلِ هَـمُـزِالُـقَـطُعِ صِلُهَـالِوَرُشِهِـمُ	۱۱۲	وَاَسُـكَـنَهَـا الُبَـاقُـوُنَ بَـعُـدُ لِتَـكُـمُلَا

میم جمع جب متحرک حرف سے پہلے واقع ہو، جیسے(عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ،ءَ اَنۡتُمۡ اَشَدُّ،عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ) تو ابن کثیر مکی کیلئے فقط صلہ اور قالون کیلئے صلہ اور عدم صلہ دونوں ہیں، جیسے [عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ،ءَ اَنۡتُمۡ اَشَدُّ،عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ] پڑھا ہے، اور ورش کیلئے میم جمع کے بعد صرف ہمزہ قطعی آنے کی صورت میں فقط صلہ ہے، اور ہمزہ قطعی سے پہلے میم میں صلہ کرنے سے مدِ منفصل پیدا ہوجاتا ہے، جس میں ابن کثیر کیلئے صرف قصر اور قالون کیلئے قصر اور توسط دونوں اور ورش کیلئے صرف طول ہوگا، جیسے(عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ) اور باقیین نے متحرک سے پہلے ہر میم جمع کو سکون سے پڑھا ہے، اور اگر میم جمع کے بعد ساکن حرف ہو، جیسے [عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ] تو اس میں کسی کیلئے بھی صلہ نہیں ہے۔

قولہ:......﴿ وَقَبۡلَ سَاكِنٍ أَتۡبِعَا حُزۡ ﴾

یہاں سے ناظمؒ یہ فرمارہے ہیں کہ اگر میم جمع ساکن حرف سے پہلے واقع ہو اور یہ میم ھاء کے بعد ہو اور ھاء سے پہلے کسرہ ہو یا یاء ساکنہ ہو، جیسے [بِهِمِ الۡاَسۡبَابُ،عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ] تو یعقوب نے میم جمع کی حرکت کو ھاء کی حرکت کے تابع کرکے پڑھا ہے، یعنی کسرہ کے بعد ہونے کی صورت میں وفاقاً للاصل ھاء اور میم دونوں کو مکسور پڑھا ہے، جیسے [بِهِمِ الۡاَسۡبَابُ] اور یاء ساکنہ کے بعد ہونے کی صورت میں خلاف للاصل ھاء اور میم دونوں کا ضمہ پڑھا ہے، جیسے [عَلَيۡهُمُ الۡقِتَالُ] (جبکہ امام ابوعمر وبصری نے میم

جمع میں ھاء سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ ہونے کی صورت میں ھاء اور میم جمع دونوں کو مکسور پڑھا تھا)

لہٰذا یعقوب نے ماقبل ھاء کے کسرہ ہونے کی صورت میں اپنی اصل کی موافقت کی ہے، یعنی ھاء اور میم جمع دونوں کا کسرہ پڑھا ہے، البتہ ھاء سے پہلے یاء ساکنہ کے اثبات یا حذف ہونے کی صورت میں اپنی اصل سے مخالفت کی ہے، یعنی یاء ساکنہ کے اثبات کی صورت میں یعقوب کیلئے ھاء اور میم دونوں کا ضمہ اور حذف ہونے کی صورت میں صرف رویس کیلئے ھاء اور میم جمع دونوں کا ضمہ ہے، جیسے [يُغۡنِهُمُ اللّٰهُ] پڑھا ہے، جو پورے قرآن میں پندرہ کلمات واقع ہوئی ہے، اور اس میں یہ منفرد ہیں، جیسا کہ ماقبل گزرا، البتہ روح کیلئے ھاء اور میم جمع دونوں کا کسرہ ہے، [يُغۡنِهِمِ اللّٰهُ]

قوله:......﴿ غَيۡرُهُ أَصۡلَهُ تَلاَ ﴾

یہاں سے ناظم نے یعقوب کے علاوہ باقی دو اماموں ابوجعفر اور خلف کیلئے ساکن حرف سے پہلے میم جمع میں مذہب بیان فرمایا کہ ابوجعفر اور خلف نے میم جمع جس کے بعد ساکن حرف واقع ہو، اس کو اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے مطلقاً ھاء کے کسرہ اور میم جمع کے ضمہ سے [بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ، عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ] اور خلف نے مطلقاً ھاء اور میم جمع دونوں کے ضمہ سے [بِهُمُ الۡاَسۡبَابُ، عَلَيۡهُمُ الۡقِتَالُ] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمِنۡ دُوۡنِ وَصۡلٍ ضُمَّهَاقَبۡلَ سَاكِنٍ	۱۱۳	لِكُلٍّ وَّبَعۡدَالۡهَاءِ كَسۡرُفَتَى الۡعَلَا
مَعَ الۡكَسۡرِقَبۡلَ الۡهَاۤاَوِلۡيَاءِ سَاكِنًا	۱۱٤	وَفِي الۡوَصۡلِ كَسۡرُالۡهَاءِ بِالضَّمِّ شَمۡلَلَا
كَمَابِهِمُ الۡاَسۡبَابُ ثُمَّ عَلَيۡهِمُ	۱۱٥	الۡقِتَالُ وَقِفۡ لِلۡكُلِّ بِالۡكَسۡرِمُكۡمِلَا

ان تین شعروں میں اس صورت کا بیان ہے، جس میں میم جمع کے بعد کا حرف ساکن ہو جیسے [لَهُمُ الرَّسُوۡلُ، سَمّٰكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ] پس اس صورت میں تمام قراء اس میم کو صلہ کے بغیر ضمہ دیتے ہیں، لیکن اگر یہ میم ھاء کے بعد ہو اور ھاء سے پہلے کسرہ یا یائے ساکنہ ہو، جیسے [بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ، عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ] تو ان دو قسموں کو ابوعمرو بصری نے ھاء اور میم دونوں کے کسرہ سے [بِهِمِ الۡاَسۡبَابُ، عَلَيۡهِمِ الۡقِتَالُ] اور حمزہ، کسائی نے ھاء اور میم دونوں کے ضمہ سے [بِهُمُ الۡاَسۡبَابُ، عَلَيۡهُمُ الۡقِتَالُ] پڑھتے ہیں، اور باقی نافع، ابن کثیر، ابن عامر اور عاصم ھاء کو کسرہ سے اور میم جمع کو ضمہ سے پڑھتے ہیں۔

نیز یاد رہے کہ اگر میم جمع پر وقف کر دیا تو سب کیلئے ھاء کا کسرہ اور میم کا سکون ہے، لیکن حمزہ کیلئے [عَلَيۡهُمۡ، اِلَيۡهُمۡ، لَدَيۡهُمۡ] میں ھاء کا ضمہ ہے۔

﴿ اَلۡاِدۡغَامُ الۡكَبِيۡرُ ﴾

وَبِالصَّاحِبِ ادۡغِمۡ حُطۡ وَأَنۡسَابَ طِبۡ نُسَبۡ 14 بِحَكَ نَذۡكُرَكَ إِنَّكَ جَعَلَ خُلۡفُ ذَا وِلَا
بِنَحۡلٍ قِبَلُ مَعۡ أَنَّهُ النَّجۡمِ مَعۡ ذَهَبۡ 15 كِتَابَ بِأَيۡدِيۡهِمۡ وَبِالۡحَقِّ أَوَّلَا

قوله:......﴿وَبِالصَّاحِبِ ادۡغِمۡ حُطۡ﴾

یعقوب نے بروایت دوری اصل کے خلاف (وَالصَّاحِبِ) کی باء کو (بِالۡجَنۡبِ) کی باء میں ادغام سے (وَالصَّاحِبۡ

بِّالۡجَنۡبِ)پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری سے دوری بصری نے اظہار سے[وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡبِ]پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر وخلف نے اپنی اپنی اصل کے موافق اظہار سے[وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡبِ]پڑھا ہے(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی اظہار سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے ادغام سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے اظہار سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَدُوۡنَكَ الۡاِدۡغَامَ الۡكَبِيۡرَوَقُطۡبُهٗ	۱۱۶	اَبُوۡعَمۡرٍوالۡبَصۡرِيُّ فِيۡهِ تَحَفَّلَا
فَفِيۡ كِلۡمَةٍ عَنۡهُ مَنَاسِكَكُّمۡ وَمَا	۱۱۷	سَلَكَكُّمۡ وَبَاقِي الۡبَابِ لَيۡسَ مُعَوَّلَا
وَمَا كَانَ مِنۡ مِّثۡلَيۡنِ فِيۡ كِلۡمَتَيۡهِمَا	۱۱۸	فَلَابُدَّ مِنۡ اِدۡغَامِ مَا كَانَ اَوَّلَا
كَيَعۡلَمُ مَافِيۡهِ هُدًى وَطُبِعُ عَلٰى	۱۱۹	قُلُوۡبِهِمۡ وَالۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ تَمَثَّلَا
اِذَا لَمۡ يَكُنۡ تَا مُخۡبِرٍ اَوۡ مُخَاطَبٍ	۱۲۰	اَوِ الۡمُكۡتَسِيۡ تَنۡوِيۡنَهٗ اَوۡ مُثَقَّلَا
كَكُنۡتُ تُرَابًا اَنۡتَ تُكۡرِهُ وَاسِعٌ	۱۲۱	عَلِيۡمٌ وَاَيۡضًا تَمَّ مِيۡقَاتُ مُثِّلَا

ان اشعار میں ادغام کبیر کا بیان ہے،اور ناظم نے پہلے شعر میں اگرچہ ادغام کبیر کی نسبت ابوعمرو بصری کی طرف کی ہے،لیکن عملاً ادغام کبیر شاطبیہ کے طریق سے صرف سوسی ہی کے لئے پڑھا پڑھایا جاتا ہے،اور انہیں کی روایت کے ساتھ خاص ہے۔لہٰذا مثلین،متجانسین اور متقاربین تینوں میں سوسی کے لئے بطریق شاطبی صرف ادغام ہے،اور دوری کے لئے اظہار ہے۔

دوسرے شعر میں ناظم نے مثلین کے ادغام کا بیان فرمایا ہے،اور یہ ایک کلمہ میں بھی ہوتا ہے،اور دو کلموں میں بھی،ایک کلمہ والے مثلین میں سوسی نے صرف(مَنَاسِكَكُّمۡ)[بقرہ]اور(وَمَاسَلَكَكُّمۡ)[مدثر]میں ادغام کیا ہے،اور ان دو جگہوں کے علاوہ ایک کلمہ میں مثلین کا ادغام نہیں ہے،لہٰذا(بِاَعۡيُنِنَا،بِشِرۡكِكُمۡ)میں صرف اظہار ہوگا۔

تیسرے شعر سے دو کلموں میں مثلین کے ادغام کا بیان ہو رہا ہے کہ جب مثلین دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ مدغم پہلے کلمہ کے آخر میں اور مدغم فیہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو اور دونوں متحرک ہوں اور چار موانع میں سے کوئی مانع بھی نہ ہو تو سوسی نے ادغام سے(يَعۡلَمُ مَّابَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ ،فِيۡهُ هُّدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ،طُبِعُ عَّلٰى قُلُوۡبِهِمۡ ،خُذِالۡعَفۡوَ وَّاۡمُرۡ)پڑھا ہے،اور وہ چار موانع ادغام یہ ہیں:[۱]مدغم(پہلا حرف)متکلم کی تاء ہو،مثلاً[كُنۡتُ تُرَابًا][۲]پہلا حرف تاءِ مخاطب ہو،جیسے[اَنۡتَ تُكۡرِهُ][۳]پہلے حرف پر تنوین ہو،جیسے[وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ][۴]پہلے حرف پر تشدید ہو،[فَتَمَّ مِيۡقَاتُ]پس ان چاروں صورتوں میں ادغام نہ ہوگا۔

قوله:......﴿ وَأَنسَابَ طِبِ نُسَبِّحَكُ نَذۡكُرَكُ إِنَّكُ ﴾

رویس نے بروایت دوری بصری اصل کے خلاف(فَلَآ اَنۡسَابَ بَيۡنَهُمۡ)[مؤمنون:۱۰۱]،(نُسَبِّحَكَ كَثِيۡرًا)،(وَنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا)،(اِنَّكَ كُنۡتَ)[طٰہٰ:۳۳،۳۴،۳۵]چاروں کلموں کو سوسی کی طرح ادغام سے[فَلَآ اَنۡسَآبَ بَّيۡنَهُمۡ ، نُسَبِّحَكَ كَّثِيۡرًا ،وَنَذۡكُرَكَ كَّثِيۡرًا ،اِنَّكَ كُّنۡتَ]پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری سے دوری بصری نے چاروں کلموں کو اظہار سے اور سوسی نے ادغام سے پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر،خلف اور روح نے مذکورہ کلمات کو اصل کے موافق اظہار سے[فَلَآ اَنۡسَابَ بَيۡنَهُمۡ،نُسَبِّحَكَ كَثِيۡرًا،وَنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا،اِنَّكَ كُنۡتَ]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿جَعَلَ خُلۡفُ ذَا وِلَا بِنَحۡلِ﴾

یہاں سے ناظمؒ یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ لفظ (جَعَلَ لَكُمۡ) جو سورۂ نحل میں آٹھ جگہ آیا ہوا ہے، ان آٹھوں مقامات کو رویس نے اصل کے خلاف ادغام اور اظہار دونوں طرح سے پڑھا ہے اور وہ کلمات یہ ہیں: (جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ)[۷۲]، (جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ اَزۡوَاجِكُمۡ)[۷۲]، (جَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ)[۷۸]، (جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ بُيُوۡتِكُمۡ)[۸۰]، (جَعَلَ لَكُمۡ مِّنۡ جُلُوۡدِ الۡاَنۡعٰمِ)[۸۰]، (جَعَلَ لَكُمۡ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا)[۸۱] (جَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡجِبَالِ اَكۡنَانًا)[۸۱]، (جَعَلَ لَكُمۡ سَرَابِيۡلَ)[۸۱] (جبکہ ان تمام کلمات کو امام ابوعمرو بصری سے دوری نے اظہار سے اور سوسی نے ادغام سے پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر، خلف اور روح مذکورہ تمام کلمات کو اصل کے موافق اظہار سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿قِبَلُ مَعۡ أَنَّهُ النَّجۡمِ مَعۡ ذَهَبَ كِتَابَ بِأَيۡدِيۡهِمۡ وَبِالۡحَقِّ أَوَّلَا﴾

اس شعر میں بھی ناظم نے رویس کیلئے ادغام کبیر میں خُلف بیان فرمایا یعنی رویس نے اصل کے خلاف آنے والے آٹھوں کلمات کو ادغام اور اظہار دونوں طرح سے پڑھا ہے، اور وہ کلمات یہ ہیں (لَاقِبَلَ لَّهُمۡ)[نمل:۳۷] اور سورۂ نجم کے چاروں مواقع میں (اَنَّهُ هُوَ) یعنی (اَنَّهُ هُوَ اَضۡحَكَ وَاَبۡكٰى)[۴۳] (وَاَنَّهُ هُوَ اَمَاتَ وَاَحۡيَا)[۴۴] (وَاَنَّهُ هُوَ اَغۡنٰى وَاَقۡنٰى)[۴۸] (وَاَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعۡرٰى)[۴۹] اور سورۂ بقرہ کے (لَذَهَبَ بِسَمۡعِهِمۡ)[۲۰] (كِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ)[۷۹] اور (الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ)[۱۷۶] (جبکہ ان تمام کلمات کو امام ابوعمرو بصری سے دوری نے اظہار سے اور سوسی نے ادغام سے پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر، روح اور خلف نے اصل کے موافق ان تمام کلمات کو اظہار سے پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ (الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ) کے ساتھ [أَوَّلَا] کی قید احترازی ہے، اور اس سے بقیہ مواضع کو نکالنا مقصود ہے، یعنی قرآن میں جو پہلی مرتبہ (الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ) آیا ہوا ہے، صرف اس میں ادغام ہے، اس کے علاوہ باقی مواضع میں اظہار ہے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ [وَالصَّاحِبِ بِالۡجَنۡبِ] میں پورے یعقوب کیلئے صرف ادغام ہے، اور [فَلَا اَنۡسَابَ بَيۡنَهُمۡ] سے [اِنَّكَ كُنۡتَ] تک کے چار کلمات میں رویس کیلئے ادغام بلا خُلف اور [جَعَلَ لَكُمۡ] سے [الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ] تک کے سولہ کلمات میں رویس کیلئے ادغام بالخُلف ہے۔

وَ أُدۡ مَحۡضَ تَأۡمَنَّا تَمَارٰى حُلًا تَفَكَّ 16 كَرُوا طِبۡ تُمِدُّوۡنَنۡ حَوٰى أَظۡهِرَنۡ فُلَا

كَذَا التَّاءُ فِى صَفًّا وَزَجۡرًا وَتِلۡوِهِ 17 وَذَرۡوًا وَصُبۡحًا عَنۡهُ بَيَّتَ فِىۡ حُلَا

قولہ:......﴿وَ أُدۡ مَحۡضَ تَأۡمَنَّا﴾

یہاں سے ناظم نے ادغام مثلین کا بیان شروع فرمایا کہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لَا تَاۡمَنَّا)[یوسف:۱۱] کو روم اور اشمام کے بغیر خالص نون کی تشدید سے پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراء عشرہ نے ادغام مع الاشمام یا اظہار مع الروم سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۷۷۳	وَتَـاۡمَـنُـنَـا لِـلۡـكُـلِّ يُـخۡـفٰـى مُـفَـصَّلَا
وَاَدۡغَـمَ مَـعۡ اِشۡـمَـامِـهِ الۡبَـعۡـضُ عَنۡهُـمُ	۷۷۴	....

(لَا تَاۡمَنَّا) کو تمام قراء نے دو طرح پڑھا ہے، [۱] پہلے نون کو دوسرے نون سے جدا پڑھتے ہوئے روم کیا ہے، یعنی

اظہار مع الروم[۲] دونوں نونوں کا ادغام مع الاشمام۔

قولہ:......﴿تمَارٰی حُلاً﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکَ تَتَمَارٰی)[نجم:۵۵] کو حالتِ وصل میں پہلی تاء کا دوسری تاء میں ادغام سے (فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکَ تُتَّمَارٰی) پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں جبکہ باقی قراء عشرہ نے دونوں تاؤں کواظہار سے [فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکَ تَتَمَارٰی] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ تفکَّرُوا طِبّ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا)[سبا:۴۶] کو حالتِ وصل میں پہلی تاء کا دوسری تاء میں ادغام سے (ثُمَّ تُتَّفَكَّرُوْا) پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ بھی منفرد ہیں، جبکہ باقی قراء عشرہ نے دونوں تاؤں کواظہار سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ تُمِدُّوْنَنُ حَوَیِ أَظْهِرَنْ فُلَا﴾

یعقوب اور خلف نے (اَتُمِدُّوْنَنِ)[نمل:۳۶] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے نون کا نون میں ادغام سے (اَتُمِدُّوْنِّ) اور خلف نے دونوں نونوں کے اظہار سے (اَتُمِدُّوْنَنِ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں نونوں کے اظہار سے [اَتُمِدُّوْنَنِ] اور امام حمزہ نے ادغام سے [اَتُمِدُّوْنِّ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر نے اپنی اصل کے موافق اظہار سے [اَتُمِدُّوْنَنِ] پڑھا ہے، جو عدم ذکر سے نکلا، (کیونکہ امام نافع نے بھی دونوں نونوں کے اظہار سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر وخلف کیلئے دونوں نونوں کے اظہار سے [اَتُمِدُّوْنَنِ] اور یعقوب کیلئے ادغام سے [اَتُمِدُّوْنِّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

تُمِدُّوْنَنِيْ الْاِدْغَامُ فَازَ فَثَقَّلا	۹۳۷	....

حمزہ نے (اَتُمِدُّوْنَنِ)[نمل:۳۶] کو پہلے نون کا دوسرے نون میں ادغام سے [اَتُمِدُّوْنِّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے اظہار سے [اَتُمِدُّوْنَنِ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿كَذَا التَّاءُ فِی صَفًّا وَزَجرًا وَتِلْوِهِ وَذَرْوًا وَصُبْحًا عَنْهُ﴾

یہاں سے ناظمؒ نے ادغام متقاربین کا بیان شروع فرمایا، اور [عَنْهُ] کی ضمیر خلف کی طرف راجع ہے، فرماتے ہیں کہ خلف نے اصل کے خلاف سورۂ صافات میں تاء کا صاد، زاء اور ذال میں (وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا، فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا، فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا)[۳/۲/۱] اور سورۂ ذاریات میں تاء کا ذال میں (وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا)[۱] اور سورۂ عادیات میں تاء کا صاد میں (فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا)[۳] اظہار سے پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ان تمام کلمات میں تاء کے بعد آنے والے الفاظ کوادغام سے [وَالصّٰٓفّٰتْ صَّفًّا، فَالزّٰجِرٰتْ زَّجْرًا، فَالتّٰلِیٰتْ ذِّكْرًا ، وَالذّٰرِیٰتْ ذَّرْوًا ، فَالْمُغِیْرٰتْ صُّبْحًا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق خلف کی طرح اظہار سے پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ان تمام کلمات میں اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَصَـفًّـاوَزَجۡـرًاذِكۡـرًاادۡغَـمَ حَـمۡـزَۃٌ	۹۹۳	وَذَرۡوًابِلَارَوۡمٍ بِهَـاالتَّـافَثَـقَّلَا
وَخَلَّادُهُـمۡ بِـالۡـخُـلۡفِ فَـالۡـمُـلۡقِيَـاتِ فَـالۡ	۹۹۴	مُـغِيۡـرَاتِ فِـيۡ ذِكۡـرًا وَصُبۡـحًـافَـحَـصِّلَا

امام حمزہ نے سورۂ صافات میں تاء کا صاد، زاء اور ذال میں (وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا، فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا، فَالتّٰلِيٰتِ ذِكۡرًا)[۳/۲/۱] کو ادغام سے پڑھا ہے، یعنی ادغام کے سبب صاد، زاء اور ذال کو تشدید والا بنادیا ہے، اور سورۂ ذاریات میں بھی امام حمزہ نے تاء کا ذال میں (وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا)[۱] ادغام بلا روم کیا ہے، البتہ سورۂ مرسلات میں تاء کا ذال میں اور عادیات میں تاء کا صاد میں خلاد نے بالخُلف ادغام کیا ہے، یعنی (فَالۡمُلۡقِيٰتِ ذِكۡرًا)[فَالۡمُغِيۡرٰتِ صُبۡحًا)[۳/۵] اور سوسی کے علاوہ باقیین نے ان تمام لفظوں کو اظہار سے پڑھا ہے، اور سوسی نے ادغام سے پڑھا ہے، جیسا کہ ادغام کبیر کے باب میں بیان ہوا ہے۔

قولہ:.......﴿ بَيَّتَ فِيۡ حُلاَ ﴾

خلف اور یعقوب نے اصل کے خلاف (بَيَّتَ طَآئِفَةٌ)[نساء:۸۱] کو اظہار سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے اور امام ابوعمر وبصری نے ادغام سے [بَيَّتۡ طَّآئِفَةٌ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر نے اصل کے موافق اظہار سے [بَيَّتَ طَآئِفَةٌ] پڑھا ہے ،(کیونکہ امام نافع نے بھی اظہار سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۷۰۲	---اِدۡغَـامُ بَيَّـتَ فِـيۡ حلاَ

امام حمزہ اور امام ابوعمر وبصری نے (بَيَّتَ طَآئِفَةٌ) کو تاء کا طاء میں ادغام سے (بَيَّتۡ طَّآئِفَةٌ) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے اظہار سے پڑھا ہے۔

﴿هَاءُ الۡكِنَايَةِ﴾

وَسَكِّنۡ يُؤَدِّهۡ مَعۡ نُوَلِّهۡ وَنُصۡلِهِ 18 وَنُؤۡتِهۡ وَأَلۡقِهۡ اِلَ وَالۡقَصۡرُ حُمِّلاَ

قولہ:.......﴿وَسَكِّنۡ يُؤَدِّهۡ مَعۡ نُوَلِّهۡ وَنُصۡلِهِ وَنُؤۡتِهۡ وَأَلۡقِهۡ اِلَ وَالۡقَصۡرُ حُمِّلاَ ﴾

ابوجعفر، یعقوب اور خلف نے حسبِ ذیل کلمات کے ھاء کنایہ کو اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، اور وہ کلمات یہ ہیں: سورۂ آلِ عمران میں دوجگہ [يُؤَدِّهۡ اِلَيۡكَ][۷۵]، سورۂ نساء میں [نُوَلِّهۡ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهِ][۱۱۵]، سورۂ آلِ عمران اور شوریٰ میں [وَنُؤۡتِهۡ مِنۡهَا][۱۴۵،۲۰]، اور سورۂ نمل میں [فَاَلۡقِهۡ اِلَيۡهِمۡ][۲۸] یعنی ابوجعفر نے ان تمام کلمات کی ھاء کنایہ کو سکون سے [يُؤَدِّهۡ اِلَيۡكَ]، [نُوَلِّهۡ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهۡ]، [وَنُؤۡتِهۡ مِنۡهَا]، [فَاَلۡقِهۡ اِلَيۡهِمۡ] اور یعقوب نے ھاء کے قصر سے [يُؤَدِّهِ اِلَيۡكَ]، [نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهِ]، [وَنُؤۡتِهِ مِنۡهَا]، [فَاَلۡقِهِ اِلَيۡهِمۡ] اور خلف نے اشباع یعنی صلہ سے [يُؤَدِّهٖ اِلَيۡكَ]، [نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ]، [وَنُؤۡتِهٖ مِنۡهَا]، [فَاَلۡقِهٖ اِلَيۡهِمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے قصر اور ورش نے صلہ سے پڑھا تھا اور امام ابوعمر وبصری اور امام حمزہ نے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا ان تمام کلمات کی ھاء کنایہ میں ابوجعفر کیلئے ھاء کا سکون، یعقوب کیلئے قصر اور خلف کیلئے اشباع یعنی صلہ ہے۔

نیز یاد رہے کہ ھاء کنایہ میں خلف کا مذہب اشباع یعنی صلہ ہے، جس کو خود ناظم نے تیسرے شعر میں [وَفِــي الُـكُـلِّ فَانۡقُلاَ] میں بیان فرمایا، آسانی کی خاطر یہاں پہلے بیان کر دیا۔

قال الشاطبیؒ:......

وَسَــكِّــنۡ يُــؤَدِّهٖ مَــعۡ نُــوَلِّــهٖ وَ نُصۡلِــهٖ	١٦٠	وَنُــؤۡتِــهٖ مِنۡهَــا فَــاعۡتَبِــرۡ صَــافِيًــا حَلاَ
وَعَــنۡهُــمۡ وَعَــنۡ حَــفۡـصٍ فَــاَلۡـقِــهٖ ---	١٦١	....
وَفِــي الۡــكُــلِّ قَــصۡـرُ الۡـهَــاءِ بَــانَ لِسَــانُــهٗ	١٦٣	بِــخُــلۡـفٍ وَفِــيۡ طٰــهٗ بِــوَجۡــهَيۡــنِ بُــجِّلاَ

حمزہ، شعبہ اور بصری نے حسب ذیل کلمات کی ھاء کنایہ کو سکون سے پڑھا ہے، یعنی [يُؤَدِّهۡ اِلَيۡکَ]، [نُـوَلِّـهۡ مَـا تَوَلّٰی وَنُصۡلِهۡ]، [وَنُؤۡتِهۡ مِنۡهَا] اور قالون نے بلاخُلف قصر سے [يُؤَدِّهِ اِلَيۡکَ]، [نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِهِ]، [وَنُؤۡتِهِ مِنۡهَا] اور ہشام نے قصر اور صلہ دونوں طرح سے پڑھا ہے اور باقی ورش، مکی، ابن ذکوان، حفص اور کسائی نے صلہ سے [يُؤَدِّهٖ اِلَيۡکَ]، [نُـوَلِّـهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِهٖ]، [وَنُؤۡتِهٖ مِنۡهَا] پڑھا ہے، اور [فَاَلۡقِهۡ اِلَيۡهِمۡ] میں بھی وہی مذاہب ہیں، جو اوپر بیان ہوئیں، صرف اتنا فرق ہے کہ حفص نے اس کو شعبہ کی طرح ھاء کے سکون سے پڑھا ہے۔

كَيَتَّقۡــهِ وَامۡدُدۡ جُدۡ وَسَــكِّنۡ بِـهِ وَيَـرۡ 19 ضَهُ جَا وَقَصۡرٌ حُمۡ وَالِاشۡبَاعُ بُجِّلَا

قوله:......﴿ كَيَتَّقۡهِ وَامۡدُدۡ جُدۡ وَسَكِّنۡ بِهِ ﴾

ماقبل قصر پر عطف کرتے ہوئے ناظمؒ نے فرمایا کہ کلمہ (وَيَتَّــقِـــهٖ)[نور:۵۲] کو بھی ائمہ ثلاثہ نے اپنی اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے قصر سے (وَيَتَّقِـهِ) اور ابن جماز نے ھاء کے صلہ سے (وَيَتَّقِـهٖ) اور ابن وردان نے ھاء کے سکون سے (وَيَتَّقِهۡ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ھاء کے سکون سے (وَيَتَّقِهۡ) اور امام نافع سے قالون نے قصر سے (وَيَتَّقِهِ) اور ورش نے صلہ سے (وَيَتَّــقِـــهٖ) پڑھا تھا) اور خلف کیلئے ھاء کا صلہ (وَيَتَّــقِـــهٖ) ہے، (کیونکہ امام حمزہ سے راوی خلف نے صلہ سے [وَيَتَّقِـهٖ] اور خلاد نے سکون اور صلہ دونوں طرح سے (وَيَتَّقِـهۡ، وَيَتَّقِهٖ) پڑھا تھا) جیسا کہ آگے آرہا ہے، لہٰذا یعقوب کیلئے ھاء کے قصر سے ابن وردان کیلئے ھاء کے سکون سے اور ابن جماز و خلف کیلئے صلہ سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ قاف کا کسرہ تینوں ائمہ کیلئے اپنی اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع، امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی قاف کو مکسور پڑھا تھا) اس لئے ناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔

قال الشاطبیؒ:......

------------------وَيَتَّــقِــهٗ	١٦١	حَــمَــى صَـفُــوَهٗ قَــوۡمٌ بِــخُــلۡفٍ وَّاَنۡهَلاَ
وَقُلۡ بِسُكُوۡنِ الۡقَــافِ وَالۡقَـصۡرِ حَفۡصُهُمۡ	١٦٢	....
وَفِــي الۡــكُــلِّ قَــصۡـرُ الۡـهَــاءِ بَــانَ لِسَــانُــهٗ	١٦٣	بِــخُــلۡـفٍ وَفِــيۡ طٰــهٗ بِــوَجۡــهَيۡــنِ بُــجِّلاَ

کلمہ (وَيَتَّقِهٖ) کی ھاء ضمیر کو بصری، شعبہ نے بلاخُلف سکون سے (وَيَتَّقِهۡ) اور خلاد نے سکون اور صلہ دونوں طرح سے [(وَيَتَّــقِــهۡ)، (وَيَتَّــقِــهٖ)] پڑھا ہے، اور حفص، قالون نے قصر سے (وَيَتَّــقِــهِ) اور ہشام نے قصر اور صلہ دونوں طرح سے

[(وَيَتَّقِهِ)، (وَيَتَّقِهْ)] پڑھا ہے، اور باقی ورش، مکی، ابن ذکوان، خلف اور کسائی نے صلہ سے (وَيَتَّقِهِ) پڑھا ہے۔ اور قاف کو صرف حفص نے سکون سے (وَيَتَّقْهِ) اور باقیین نے قاف کے کسرہ سے پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿وَيَرْ ضَهُ جَا وَقَصْرٌ حُمْ وَالِاشْبَاعُ بُجِّلَا﴾

(وَاِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَكُمۡ)[زمر:۷] میں کلمہ (يَرۡضَهُ) کی ھاءِ ضمیر کو تینوں ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر کے دونوں راویوں میں سے ابن جماز نے ھاء کے سکون سے [يَرۡضَهُۥ] اور ابن وردان نے صلہ سے [يَرۡضَهُۥ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے ھاء کے قصر سے [يَرۡضَهُ] پڑھا تھا) اور یعقوب نے ھاء کو قصر سے [يَرۡضَهُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری سے سوسی نے ھاء کے سکون سے [يَرۡضَهۡ] اور دوری بصری نے ھاء کے سکون اور صلہ دونوں طرح سے [يَرۡضَهۡ] اور [يَرۡضَهُۥ] پڑھا تھا) اور خلف نے صلہ سے [يَرۡضَهُۥ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ کیلئے ھاء کا قصر تھا) جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ لہٰذا ابن وردان اور خلف کیلئے ھاء کا صلہ اور ابن جماز کیلئے ھاء کا سکون اور یعقوب کیلئے ھاء کا قصر ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاِسۡكَانُ يَرۡضَهُ يُمۡنُهُ لُبۡسُ طَيِّبٍ	۱۶۴	بِخُلۡفِهِمَا وَالۡقَصۡرَ فَاذۡكُرۡهُ نَوۡفَلَا
لَهُ الرَّحۡبُ------------------------	۱۶۵	....

کلمہ (يَرۡضَهُ) کو سوسی نے بلاخُلف اور دوری بصری اور ہشام نے بالخلف ھاء کا سکون (يَرۡضَهۡ) پڑھا ہے، اور حمزہ، عاصم اور نافع نے ھاء کا قصر (يَرۡضَهُ) پڑھا ہے، اور ہشام کی دوسری وجہ بھی یہی ہے، اور باقیین نے ھاء کا صلہ (يَرۡضَهُۥ) پڑھا ہے، اور یہی دوری بصری کی دوسری وجہ بھی ہے۔

وَيَأۡتِهُ أَتَى يُسۡرٌ وَبِالۡقَصۡرِ طُفۡ وَأَرۡ 20 جِهِ بِنۡ وَأَشۡبِعۡ جُدۡ وَفِي الۡكُلِّ فَانۡقُلَا

قوله:...... ﴿وَيَأۡتِهُ أَتَى يُسۡرٌ وَبِالۡقَصۡرِ طُفۡ﴾

ماقبل اشباع پر عطف کرتے ہوئے ناظمؒ نے فرمایا کہ (وَمَنۡ يَّأۡتِهٖ مُؤۡمِنًا)[طٰہٰ:۷۵] میں کلمہ (يَأۡتِهٖ) کی ھاءِ ضمیر کو ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر اور روح نے صلہ سے (يَأۡتِهٖ) اور رویس نے قصر سے [يَأۡتِهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے ھاءِ ضمیر کو قصر اور صلہ دونوں طرح سے [يَأۡتِهِ، يَأۡتِهٖ] اور ورش نے صلہ سے [يَأۡتِهٖ] پڑھا تھا اور امام ابوعمرو بصری سے سوسی نے سکون سے [يَأۡتِهۡ] اور دوری بصری نے صلہ سے [يَأۡتِهٖ] پڑھا تھا) البتہ خلف نے اصل کے موافق ھاء کو صلہ سے [يَأۡتِهٖ] پڑھا ہے، جیسا کہ آگے ناظم نے خود بیان کیا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر، روح اور خلف کیلئے صلہ سے (يَأۡتِهٖ) اور رویس کیلئے قصر سے (يَأۡتِهِ) ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

.... ۱۶۲ وَيَأۡتِهۡ لَدٰى طٰهٰ بِالِاسۡكَانِ يُجۡتَلَا

وَفِي الۡكُلِّ قَصۡرُ الۡهَاءِ بَانَ لِسَانُهُ ۱۶۳ بِخُلۡفٍ وَفِي طٰهٰ بِوَجۡهَيۡنِ بُجِّلَا

(وَمَنۡ يَّأۡتِهٖ مُؤۡمِنًا) میں کلمہ (يَأۡتِهٖ) کو سوسی نے ھاء کے سکون سے (يَأۡتِهۡ) پڑھا ہے، اور قالون اور ہشام نے ھاء کے قصر اور صلہ دونوں طرح سے (يَأۡتِهِ، يَأۡتِهٖ) پڑھا ہے، اور باقی ورش، مکی، دوری بصری، ابن ذکوان، عاصم، حمزہ، اور کسائی نے صلہ سے (يَأۡتِهٖ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَأَرْجِهِ بِنْ وَأَشْبِعْ جُدْ وَفِى الْكُلِّ فَانْقُلَا ﴾

کلمہ (وَأَرْجِـــــهٖ) کوابوجعفر کے دونوں راویوں نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابن وردان نے ھاء کے قصر سے (وَأَرْجِهِ) اور ابن جماز نے ھاء کے صلہ سے (وَأَرْجِهٖ) پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے ھاء کا قصر اور ورش نے ھاء کا صلہ پڑھا تھا) اور یعقوب نے اصل کے موافق ہمزہ کا اثبات اور ھاء کو ضمہ مقصورہ سے (وَأَرْجِـئـهُ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ کا اثبات اور ھاء کو ضمہ مقصورہ سے (وَأَرْجِئْهُ) پڑھا تھا)

نیز یاد رہے کہ ناظم نے یہاں (وَأَرْجِهٖ) میں صرف ھاء ضمیر کا مسئلہ بیان فرمایا کیونکہ ہمزہ کے اختلاف میں تینوں آئمہ اپنی اپنی اصل کے موافق ہیں یعنی ابوجعفر وخلف کیلئے بغیر ہمزہ اور یعقوب کیلئے ہمزہ ساکنہ کے ساتھ ہے۔

لہٰذا یعقوب کیلئے ہمزہ، ھاء کا ضمہ اور عدم صلہ سے [وَأَرْجِـئـهُ] اور ابن وردان کیلئے ہمزہ کے بغیر، ھاء کا کسرہ اور عدم صلہ سے [وَأَرْجِهِ] اور ابن جماز اور خلف کیلئے ہمزہ کے بغیر، ھاء کا کسرہ اور صلہ سے [وَأَرْجِهٖ] ہے۔

اور (وَفِى الْكُلِّ فَانْقُلَا) سے ناظمؒ خلف کی قراءت بیان فرما رہے ہیں کہ اب تک (يُؤَدِّهٖ سے أَرْجِهٖ تک) جتنے کلمات مذکور ہوئیں، ان تمام کلمات کی ھاء ضمیر کو خلف نے اشباع یعنی صلہ سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَعَى نَفَرٍ اَرْجِـئـهُ بِـالْهَـمْزِ سَاكِنًا	١٦٦	وَفِـي الْهَـاءِ ضَـمٌّ لَفَّ دَعْـوَاهُ حَـرْمَلَا
وَاَسْكِنْ نَصِيْرًا فَـازَ وَاكْسِـرْ لِغَيْرِهِـمْ	١٦٧	وَصِـلْهَـا جَـوَادًا دُوْنَ رَيْـبٍ لِتُـوْصَلَا

(أَرْجِـهٖ) کو مکی، بصری اور شامی نے ہمزہ ساکنہ سے اور باقیین نے بغیر ہمزہ پڑھا ہے، پھر مکی، بصری اور ہشام نے ہمزہ ساکنہ کے ساتھ ھاء کو ضمہ سے پڑھا ہے، اور عاصم، حمزہ نے بغیر ہمزہ اور ھاءِ ضمیر کو سکون سے پڑھا ہے، اور باقی نافع، ابن ذکوان اور کسائی نے ھاء کو کسرہ سے پڑھا ہے، پھر ورش، مکی، کسائی، ہشام نے صلہ سے پڑھا ہے، لہٰذا کل چھ قراءتیں ہوئیں، قالون کیلئے حذف ہمزہ اور ھاء کو کسرہ مقصورہ سے (أَرْجِهِ) ورش اور کسائی کیلئے حذف ہمزہ اور ھاء کو کسرہ موصولہ سے (أَرْجِـهٖ) اور عاصم، حمزہ کیلئے حذف ہمزہ اور ھاء کو سکون سے (أَرْجِـهْ) اور مکی، ہشام کیلئے اثبات ہمزہ کے سکون اور ھاء کو ضمہ موصولہ سے (أَرْجِـئـهُۥ) اور بصری کیلئے اثبات ہمزہ کے سکون اور ھاء کو ضمہ مقصورہ سے (أَرْجِئْهُ) اور ابن ذکوان کیلئے اثبات ہمزہ کے سکون اور ھاء کو کسرہ مقصورہ سے (أَرْجِئْهِ) ہے۔

وَفِى يَدِهِ اقْصُرْ طُلْ وَبِنْ تُرْزَقَانِهِ 21 وَبَا أَهْلِهِ قَبْلَ امْكُثُوا الْكَسْرُ فُصِّلَا

قولہ:......﴿ وَفِى يَدِهِ اقْصُرْ طُلْ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف ہر جگہ کلمہ (يَدِهٖ) کو ھاءِ ضمیر کے قصر سے (يَدِهِ) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی تمام قراءِ عشرہ نے صلہ سے (يَدِهٖ) پڑھا ہے۔ ناظم نے مطلقاً (يَدِهِ) کو ذکر کیا، جس سے قرآن میں واقع چاروں الفاظ مراد ہیں، یعنی سورۂ بقرہ میں دو جگہ (بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ)[٢٣٧]، (غُرْفَةً بِيَدِهٖ)[٢٤٩] اور سورۂ مؤمنین اور یٰسین میں (بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ)[٨٨][٨٣]

قولہ:......﴿ وَیِنۡ تُرۡزَقَانِهٖ ﴾

ماقبل قصر پرعطف کرتے ہوئے ناظمؒ نے فرمایا کہ ابن وردان نے اصل کے خلاف سورۂ یوسف میں کلمہ (تُرۡزَقَانِهٖ)[۳۷] کوھاءِ ضمیر کے قصر سے (تُرۡزَقَانِهِ) پڑھاہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے ھاءِ ضمیر کے صلہ سے (تُرۡزَقَانِهٖ) پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ وَهَا أَهۡلِهِ قَبۡلَ امۡكُثُوا الۡكَسۡرُ فُصّلا ﴾

خلف نے اصل کے خلاف سورۂ طٰہٰ اور قصص میں کلمہ (أَهۡلِهٖ) جولفظ [امۡكُثُوۡا] سے پہلے آیا ہواہے، اس کی ھاءِ ضمیر کو کسرہ سے (أَهۡلِهِ امۡكُثُوۡا) پڑھاہے، (جبکہ امام حمزہ نے ھاءِ ضمیر کوضمہ سے (أَهۡلِهُ امۡكُثُوۡا) پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق ھاءِ ضمیر کوکسرہ سے (أَهۡلِـهِ امۡكُثُوۡا) پڑھاہے، (کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی ھاءِ ضمیر کو کسرہ سے (أَهۡلِهِ امۡكُثُوۡا) پڑھاتھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ھاءِ ضمیر کے کسرہ سے (أَهۡلِهِ امۡكُثُوۡا) ہے۔

نیز یادرہے کہ ناظم نے (امۡكُثُوۡا) کےساتھ [قَبۡلَ] کی قید لگائی ہے، جوکہ قیدِ احترازی ہے، اوراس سے (اِذۡقَالَ مُوۡسٰی لِاَهۡلِهٖ) اور(سَارَبِاَهۡلِهٖ) کونکالنا مقصود ہے، کیونکہ ان کی ھاءِ ضمیر کوتمام قراءعشرہ نے مکسور پڑھاہے۔

قال الشاطبیؒ:......

لِحَمۡـزَةٌ فَـاضُـمُـمۡ كَسۡـرَهَـااَهۡلِهِ امۡكُثُوۡا	۸۷۱	مَـعًـا-------------------------

سورۂ طٰہٰ اور قصص میں امام حمزہ نے کلمہ (أَهۡلِـهِ امۡكُثُوۡا) کی ھاءِ ضمیر کومضموم (أَهۡلِـهُ امۡكُثُوۡا) پڑھاہے، اور باقیین نے ھاءِ ضمیر کومکسور (أَهۡلِهِ امۡكُثُوۡا) پڑھاہے۔

﴿ اَلۡمَدُّ وَ الۡقَصۡرُ ﴾

وَمَـدُّهُـمۡ وَسِّـطۡ وَمَا انۡفَصَلَ اقۡصُرَنۡ 22 أَ لَا حُـزۡ وَبَـعۡـدَ الۡهَـمۡـزِ وَاللِّیۡنُ أُ صِّلا

قولہ:......﴿ وَمَدُّهُمۡ وَسِّطۡ ﴾

ناظم کے کلام میں لفظ [مـــد] مطلق آیا ہواہے، جس سے مدمتصل اور منفصل دونوں مراد ہیں۔ اور [هُـــمۡ] کی ضمیر قراءِ ثلاثہ کی طرف راجع ہے، تو مطلب یہ ہوا کہ قراءِ ثلاثہ نے اصل کے خلاف مدمتصل اور منفصل دونوں میں توسط کیا ہے، البتہ ناظم نے آگے خود ابوجعفر اور یعقوب کیلئے مدمنفصل میں قصر کا استثناء بیان فرمایاہے، لہٰذا یہاں اطلاقی انداز میں مد سے مدمتصل اور منفصل دونوں مراد ہیں۔

لہٰذا خلاصہ یہ نکلا کہ مدمتصل میں تو تینوں ائمہ نے اصل کے خلاف توسط پڑھاہے، (کیونکہ امام نافع سے قالون نے توسط اورورش نے طول پڑھاتھا اورامام ابوعمرو بصری نے بھی مدمتصل میں توسط اورامام حمزہ نے طول پڑھاتھا) نیز یادرہے کہ ناظم کا یعقوب کیلئے متصل میں توسط کا ذکر اصل کے خلاف نہیں بلکہ توضیح کیلئے ہے۔ آگے منفصل میں استثناء کا بیان ہورہاہے۔

قولہ:......﴿وَمَا انۡفَصَلَ اقۡصُرَنۡ اَۡلَا حُزۡ﴾

ناظمؒ یہاں سے استثنائی انداز میں ابوجعفرا ور یعقوب کے لئے مد منفصل میں قصر کا حکم بیان فرمار ہے ہیں کہ ابوجعفر اوریعقوب نے اصل کے خلاف مد منفصل میں قصر پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع سے قالون نے قصراورتوسط دونوں اور ورش نے طول اورامام ابوعمرو بصری سے دوری بصری نے قصراورتوسط دونوں اورسوسی نے قصر پڑھا تھا)اور باقی خلف نے اصل کے خلاف مد منفصل میں توسط پڑھا ہے، جوکہ ماقبل کی عبارت[وَمَدَّهُمُ وَسِّطُ]سے نکلا، کیونکہ اگراس سے صرف مد متصل مرادلیں، تو مطلب یہ ہوگا کہ مد متصل میں تو تینوں ائمہ توسط کرتے ہیں، اور مد منفصل میں ابوجعفر ویعقوب قصر کرتے ہیں اور خلف سے خاموشی کا مطلب ہوگا کہ وہ اپنی اصل کے موافق طول پڑھتے ہیں، حالانکہ یہ صحیح نہیں، کیونکہ مد متصل قوی اور منفصل ضعیف ہوتا ہے، اور یہ نہیں ہوسکتا کہ قوی میں توسط اور ضعیف میں طول ہو، (جبکہ امام حمزہ نے مد منفصل میں بھی طول پڑھا تھا)

لہٰذا خلاصہ یہ ہے کہ ابوجعفر ویعقوب کیلئے مد متصل میں توسط جوکہ [وَمَدَّهُمُ وَسِّطُ]سے نکلا اور مد منفصل میں قصر ہے، جوکہ [وَمَا انۡفَصَلَ اقۡصُرَنۡ أَلَا حُزۡ]سے نکلا اور خلف کیلئے مد متصل ومنفصل دونوں میں توسط ہے، جوکہ [وَمَدَّهُمُ وَسِّطُ]سے نکلا۔

قال الشاطبیؒ:......

اِذَاالِفٌ اَوۡ يَاوُهَا بَعۡدَ كَسۡرَةٍ	۱۶۸	اَوِالۡوَاوُعَنۡ ضَمٍّ لَقِي الۡهَمۡزُطُوِّلَا
فَاِنۡ يَّنۡفَصِلۡ فَالۡقَصۡرَ بَادِرۡهُ طَالِبًا	۱۶۹	بِخُلۡفِهِمَا يُرۡوِيۡكَ دَرًّا وَّمُخۡضَلَا
كَجِيۡءَ وَعَنۡ سُوۡءٍ وَشَاءَ اتِّصَالُهٗ	۱۷۰	وَمَفۡصُوۡلُهٗ فِيۡ اُمِّهَا اَمۡرُهٗ اِلٰى

ان اشعار میں مد متصل اور منفصل کا بیان ہورہا ہے کہ حروف مدہ کے بعد ہمزہ اُسی کلمہ میں واقع ہو تو اس کو مد متصل کہتے ہے، مثلاً[جِيۡٓءَ]، [سُوۡٓءٍ]، [شَآءَ]اوراگر حروف مدہ کے بعد ہمزہ اُسی کلمہ میں نہ ہو، بلکہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو تو مد منفصل کہلاتا ہے، مثلاً:[فِيۡٓ اُمِّهَا]،[اَمۡرُهٗٓ اِلٰى]،[اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ]

ناظمؒ نے مد متصل اور منفصل دونوں میں قراء کی مقداریں نہیں بتائیں، اوراس مسئلہ میں جو کچھ محققین نے بیان کیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ قالون اوردوری کیلئے مد متصل میں توسط اور منفصل میں قصراورتوسط دووجوہ ہیں اورابن کثیر مکی ،سوسی کیلئے منفصل میں قصراور متصل میں توسط ہے، اورورش، حمزہ کیلئے مد متصل اور منفصل دونوں میں طول ہے اور باقی ابن عامرشامی، عاصم اورکسائی کیلئے دونوں مدوں میں توسط ہے ۔اورناظم کے تلمیذ علامہ سخاویؒ نے ناظمؒ کا عمل اسی طرح بیان فرمایا ہے۔اور ملاعلی قاریؒ نے شرح شاطبیہ میں ایک شعر بیان فرمایا ہے جس سے ورش اورحمزہ کیلئے دونوں مدوں میں طول کی صراحت موجود ہے، اور باقیین کیلئے توسط ہے اوروہ شعر یہ ہے۔:

وَقَدۡ قَرَأَ الشَّيۡخَانِ طُوۡلًا لِوَرۡشِهِمۡ — وَحَمۡزَةَ وَالۡوُسۡطٰى لِبَاقِيۡهُمُ الۡمَلَا

یعنی ورش اورحمزہ کیلئے مد متصل اور منفصل دونوں میں طول ہے، اور باقیین کیلئے مد متصل میں توسط ہے۔

لہٰذا ملاعلی قاریؒ کے شعر کو ناظمؒ کے اشعار سے یوں تطبیق دی جائیگی کہ ناظمؒ کا کلام مد متصل میں قراء سبعہ کیلئے مد کی

مقداروں سے بالکل خاموش ہے،البتہ مدمنفصل میں قالون اور دوری بصری کیلئے قصراورتوسط دووجوہ اورمکی وسوسی کیلئے قصرشعر سے ثابت ہے،اورورش وحمزہ کے علاوہ باقیین کے لئے مدمنفصل میں توسط ضد سے نکلا،اورملاعلی قاریؒ کےشعرسے مدمتصل میں تمام قراءسبعہ کیلئے مدکی مقدارواضح ہوجاتی ہے،اوراسی طرح ورش وحمزہ کیلئے دونوں مدوں میں مقدارکا بیان بھی واضح ہوجاتا ہے۔

لہٰذا خلاصہ یہ ہوا کہ مدمتصل اور منفصل میں ورش اورحمزہ کیلئے طول ہے،اورابن عامر شامی،عاصم اور کسائی کیلئے توسط ہے،ابن کثیر مکی اور سوسی کیلئے مدمتصل میں توسط اور منفصل میں قصر ہے،قالون اور دوری بصری کیلئے متصل میں توسط اور منفصل میں قصر اور توسط دووجوہ ہیں۔

قولہ:......﴿وَبَعۡدَ الۡهَمۡزِ وَاللِّيۡنُ أُصِّلا﴾

اس عبارت میں ناظم نے مدبدل یعنی ہمزہ کے بعدوالےحرف مدمیں کہ جس کومدبدل کہتے ہیں مثلاً[اٰمَنَ]اورمدلین جیسے [شَیۡ ءٌ،سَوۡءَ ةَ] کا بیان فرمایاہے کہ ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کےخلاف مدبدل اورمدلین میں قصرپڑھاہے،(کیونکہ امام نافع سے ورش نے مدبدل میں قصر،توسط،طول اور مدلین میں توسط اورطول پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق مدبدل اور مدلین دونوں میں قصرپڑھاہے،لہٰذاتینوں ائمہ مدبدل اورمدلین دونوں میں قصرپڑھنے پرمتفق ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَـا بَـعۡـدَ هَـمۡـزٍ ثَـابِـتٍ اَوۡ مُـغَيَّـرٍ	١٧١	فَـقَـصۡـرٌ وَقَـدۡ يُـرۡوَى لِـوَرۡشٍ مُـطَـوَّلَا
وَوَسِّـطۡـهُ قَـوۡمٌ كَـاٰمَـنَ هٰـؤُلَا	١٧٢	ءِ اٰلِهَةً اٰتٰـى لِلۡاِيۡـمَـانِ مُثِّلَا
وَاِنۡ تَسۡـكُـنِ الۡيَـا بَيۡـنَ فَتۡـحٍ وَّهَـمۡـزَةٍ	١٧٩	بِـكَـلِـمَـةٍ اَوۡ وَاوٌ فَـوَجۡهَـانِ جُـمِّلَا
بِطُـوۡلٍ وَقَـصۡـرٍ وَصۡـلُ وَرۡشٍ وَوَقۡـفُـهُ	١٨٠	وَعِـنۡـدَ سُـكُـوۡنِ الۡـوَقۡفِ لِلۡـكُلِّ اُعۡـمِلَا
وَعَـنۡهُـمۡ سُـقُـوۡطُ الۡـمَـدِّ فِيۡـهِ وَوَرۡشُهُـمۡ	١٨١	يُـوَافِـقُـهُـمۡ فِـيۡ حَيۡـثُ لَا هَـمۡـزَ مُـدۡخَلَا
وَفِـيۡ وَاوِ سَـوۡءَاتٍ خِلَافٌ لِـوَرۡشِهِـمۡ	١٨٢	وَعَـنۡ كُـلِّ الۡـمَـوۡءُوۡدَةُ اقۡـصُـرۡ وَمَـوۡئِلَا

پہلے دواشعار میں ناظمؒ نے مدبدل کا اختلاف بیان فرمایا کہ جب حرف مدہ ہمزہ سالم یامغیرہ کے بعدہو،تواکثر جگہ یہ مدہ ہمزہ سے بدلا ہواہوتاہے،اس لئے اس کومدبدل کہتے ہیں اوراس کاحکم یہ ہے کہ تمام قراءکیلئے جن میں ورش بھی داخل ہیں قصرہوتا ہے،لیکن ورش کیلئے طول بقدر چھ حرکات اورتوسط بقدر چار حرکات بھی جائز ہے،لہٰذا مدبدل میں ورش کیلئے قصر،توسط اور طول تینوں ہیں اور باقیین کیلئے صرف قصرہے،مثلا[**اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ**]،[**اٰتَى الۡمَالَ**]،[**هٰؤُلَآءِ اٰلِهَةٌ**] [**لِلۡاِيۡمَانِ**]

آخری چاراشعار میں ناظم نے مدلین کا بیان فرمایاہے کہ جب یاءاورواوایک کلمہ میں اس طرح واقع ہوں کہ ان سے پہلے حرف پرفتحہ ہواور بعدمیں ہمزہ ہوتواس یاءاورواومیں ورش کیلئے وصل ووقف دونوں حالتوں میں دووجوہ ہیں:[١]طول پانچ الف[٢]توسط تین الف،مثلاً[**شَيۡـئًا**،**كَهَيۡـئَةِ الطَّيۡرِ**،**شَیۡ ءٌ**،**ظَنَّ السَّوۡءِ**]اوراگرحرف لین کے بعدوالاحرف وقف یاادغام کی بناءپرساکن ہوجائے عام ہے کہ وہ حرف ہمزہ ہو،جیسے[**شَـیۡ ءٍ**،**سَوۡءٍ**]یا کوئی اورحرف ہو،جیسے[**مَيۡـت** ،**خَوۡف**]تواس صورت میں ورش کےسواسب کیلئے قصر،توسط اورطول تین وجوہ ہیں اورجن کلمات میں لین کے بعد ہمزہ نہ ہوان میں ورش کیلئے

بھی اوروں کی طرح تین وجوہ ہیں، اور جن کلمات میں لین کے بعد ہمزہ ہو ان میں وصل ووقف دونوں حالتوں میں طول وتوسط دووجوہ ہیں، قصر بالکل نہیں۔ لیکن [سَوۡاٰتِهِمَا، سَوۡاٰتُهُمَا اور سَوۡاٰتِكُمۡ] جو پانچ جگہ آیا ہے، اس کے واو میں ناقلینِ ورش کا خُلف ہے، بعض نے اسکو توسط وطول سے مستثنیٰ کیا ہے، ان کے نزدیک اس میں [قَوۡلٌ، خَوۡفٌ] کی طرح صرف قصر ہے، جبکہ بعض نے اس کو مستثنیٰ نہیں کیا، ان کے نزدیک حسب قاعدہ توسط، طول دونوں ہیں اور حق یہ ہے کہ خُلف قصر وتوسط میں ہے، کیونکہ جو حضرات لین میں طول روایت کرتے ہیں، وہ سب [سَوۡاٰت] کے واو کو مستثنیٰ کرنے پر متفق ہیں اور جو اس کے واو میں توسط کرتے ہیں، وہ بدل میں بھی صرف توسط بتاتے ہیں، پس [سَوۡاٰت] میں کل چار وجوہ ہوں گی، واو کے قصر پر [اٰتِ] کے بدل میں قصر، توسط، طول تینوں، اور واو کے توسط پر [اٰتِ] کے بدل میں بھی صرف توسط۔ اور [الۡمَوۡءُدَةُ] اور [مَوۡئِلاً] ان دونوں کے واو لین میں تمام ناقلین کے قول پر صرف قصر ہے، ان میں توسط وطول کسی نے بھی نقل نہیں کیا، اس بناء پر کہ یہ [وَأۡدٌ] اور [وَأۡلٌ] سے بنے ہیں، پس ان میں واو کا سکون عارضی ہے۔

نیز یاد رہے کہ ناظم کے کلام میں [بِكَلِمَةٍ] قید احترازی ہے، کیونکہ دو کلموں میں مد نہ ہوگا، بلکہ ورش کیلئے نقل حرکت ہوگی اور ہمزہ حذف ہوجائے گا مثلاً [وَلَوۡاٰمَنَ] اور [وَقَصۡرٍ] سے ناظم کی مراد توسط ہے، کیونکہ طول کے ساتھ جب لفظ قصر بولا جائے تو اس سے قصر اصطلاحی مراد نہیں بلکہ عدم الطّول یعنی توسط مراد ہوتا ہے۔ لہٰذا ورش کیلئے مدلین میں بحالت وصل ووقف توسط اور طول دووجوہ ہیں۔

﴿اَلۡهَمۡزَتَانِ مِنۡ كِلۡمَةٍ﴾

جب کسی کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہوجائیں تو ان میں سے پہلا ہمزہ ہمیشہ مفتوح ہی ہوتا ہے، اور دوسرے ہمزہ پر تینوں حرکتیں آتی ہیں، اگر دوسرا ہمزہ مفتوح ہو تو ذَاتُ الۡفَتۡحِ اور اگر مکسور ہو تو ذَاتُ الۡكَسۡرِ اور اگر مضموم ہو تو ذَاتُ الضَّمِّ کہلاتا ہے۔ اور دو ہمزہ قطعی متحرک کے درمیان ایک الف زائد لانے کو ادخال کہتے ہیں۔

ائمہ ثلاثہ کے اصول میں امام نافع کے راوی قالون کیلئے تینوں قسموں کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل مع ادخال الف اور ورش کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں ابدال اور تسہیل دووجوہ اور ذَاتُ الۡكَسۡرِ وَالضَّمّ میں صرف تسہیل ہے، اور امام ابوعمرو بصری کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ وَالۡكَسۡرِ میں صرف تسہیل مع ادخال الف اور ذَاتُ الضَّمِّ میں تسہیل مع ادخال اور تسہیل بلا ادخال دووجوہ ہیں اور امام حمزہ کیلئے تینوں قسموں میں صرف تحقیق ہے۔

لِثَانِيۡهِمَا حَقِّقۡ يَمِيۡنٌ وَسَهِّلَنۡ ‏ 23 ‏ بِمَدٍّ أَتَى وَالۡقَصۡرُ فِى الۡبَابِ حُلِّلَا

قوله:......﴿لِثَانِيۡهِمَا حَقِّقۡ يَمِيۡنٌ﴾

روح نے اصل کے خلاف ہر جگہ ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں میں دوسرے ہمزہ کو حفص کی طرح تحقیق سے پڑھا ہے، خواہ وہ ہمزتین متفق الحرکت ہوں مثلاً: [ءَ اَنۡذَرۡتَهُمۡ] یا مختلف الحرکت، مثلاً: [اَئِنَّا، ءَ اُنۡزِلَ] نیز یاد رہے کہ [ءَ اٰمَنۡتُمۡ]، [اَئِمَّةً]، [ءَ اٰلِهَتُنَا] بھی اس اطلاقی حکم میں شامل ہیں، یعنی ان میں بھی روح کیلئے مطلقاً تحقیق ہے، (جبکہ

امام ابوعمرو بصری نے تینوں قسموں میں ہمزہ ثانیہ کو تسہیل سے پڑھا تھا) اور رویس کے عدم بیان سے سمجھا جائے گا کہ وہ اصل کے موافق تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل کرتے ہیں۔

قولہ:......﴿ وَسَهِّلَنۡ بِمَدٍّ أَتَى وَالۡقَصۡرُ فِي الۡبَابِ حُلِّلاَ ﴾

ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں میں ہمزہ ثانیہ کو تسہیل مع ادخال الف سے پڑھا ہے، اوراسی میں لفظ[اَئِمَّةً] بھی داخل ہے، (جبکہ امام نافع سے ورش نے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں ابدال اور تسہیل دونوں سے اور ذَاتُ الۡکَسۡرِ وَالضَّمِ میں صرف تسہیل سے پڑھا تھا، اوراسی طرح امام نافع نے لفظ[اَئِمَّةً] کو تسہیل بلا ادخال پڑھا تھا) اور یعقوب نے اصل کے خلاف ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں میں ہمزہ ثانیہ کو بغیر ادخال الف پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں ادخال الف پڑھا تھا)

لہٰذا خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر کیلئے تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں مطلقاً تسہیل مع ادخال الف ہے، جو کہ [وَسَهِّلَنۡ بِمَدٍّ أَتَــــى] سے نکلا، اور یعقوب کے دونوں راویوں میں سے رویس نے تسہیل بغیر ادخال اور روح نے تحقیق بغیر ادخال پڑھا ہے، رویس کیلئے تسہیل اصل کے موافق سے اور عدم ادخال الف[وَالۡقَصۡرُ فِي الۡبَابِ حُلِّلاَ] سے نکلا اور روح کیلئے تحقیق[لِثَانِيۡهِمَا حَقِّقۡ يَمِيۡنٌ] سے اور عدم ادخال الف[وَالۡقَـصۡـرُ فِي الۡبَابِ حُلِّلاَ] سے نکلا اور خلف سے خاموشی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی اصل کے موافق ہیں، یعنی تحقیق بلا ادخال

قال الشاطبیؒ:......

وَتَسۡهِيۡلُ أُخۡرٰى هَمۡزَتَيۡنِ بِكِلۡمَةٍ	۱۸۳	سَمَا وَبِذَاتِ الۡفَتۡحِ خُلۡفٌ لِّتَجۡمُلاَ
وَ قُلۡ اَلِفًا عَنۡ اَهۡلِ مِصۡرَ تَبَدَّلَتۡ	۱۸۴	لِوَرۡشٍ وَّ فِيۡ بَغۡدَادَ يُرۡوٰى مُسَهَّلاَ
وَمَدُّكَ قَبۡلَ الۡفَتۡحِ وَ الۡكَسۡرِ حُجَّةٌ	۱۹۶	بِهَا لُذۡ وَقَبۡلَ الۡكَسۡرِ خُلۡفٌ لَّهٗ وَلاَ
وَمَدُّكَ قَبۡلَ الضَّمِّ لَبّٰى حَبِيۡبُهٗ	۲۰۰	بِخُلۡفِهِمَا بَرًّا وَ جَاءَ لِيَفۡصَلاَ
وَاَئِمَّةً بِالۡخُلۡفِ قَدۡ مَدَّ وَحۡدَهٗ	۱۹۹	وَسَهِّلۡ سَمَا وَصۡفًا وَفِى النَّحۡوِ اُبۡدِلاَ

ناظم نے پہلے دو اشعار میں ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل کا قاعدہ بیان فرمایا کہ نافع، مکی، بصری ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل کرتے ہیں، اور ہشام کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں تسہیل اور تحقیق دو وجوہ ہیں اور ذَاتُ الۡکَسۡرِ وَالضَّمِّ میں صرف تحقیق ہے، اور ورش کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں اہل مصر سے دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال اور اہل بغداد سے دوسرے ہمزہ کی تسہیل مروی ہے، لہٰذا ان کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں دو وجوہ اور ذَاتُ الۡکَسۡرِ وَالضَّمِّ میں قالون، بصری کی طرح صرف دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے اور باقی ابن عامر شامی، عاصم، حمزہ اور کسائی ہمزتین فی کلمۃ کی تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں تحقیق کرتے ہیں۔

تیسرے اور چوتھے شعر میں ناظم نے ادخال الف کا قاعدہ بیان فرمایا کہ ذَاتُ الۡفَتۡحِ وَالۡكَسۡرِ میں قالون، بصری کیلئے ادخال الف ہے، اور ہشام کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں ادخال الف اور ذَاتُ الۡكَسۡرِ میں ادخال اور عدم ادخال دو وجوہ ہیں اور ذَاتُ الضَّمِّ میں ہشام، بصری کیلئے ادخال اور عدم ادخال دونوں وجوہ ہیں ، اور قالون کیلئے صرف ادخال ہے اور باقیین کیلئے تینوں قسموں میں عدم ادخال ہے۔

لہٰذا خلاصہ یہ ہوا کہ قالون کیلئے تینوں قسموں کے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل مع ادخال الف اور ورش کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں ابدال اور تسہیل دو وجوہ اور ذَاتُ الۡكَسۡرِ وَالضَّمِّ میں صرف تسہیل ہے، اور بصری کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ وَالۡكَسۡرِ میں تسہیل مع ادخال الف اور ذَاتُ الضَّمِّ میں تسہیل مع ادخال اور عدم ادخال دونوں وجوہ ہیں، اور ہشام کیلئے ذَاتُ الۡفَتۡحِ میں تسہیل مع ادخال اور تحقیق مع ادخال دونوں وجوہ اور ذَاتُ الۡكَسۡرِ وَالضَّمِّ میں تحقیق مع ادخال اور تحقیق بغیر ادخال دونوں وجوہ ہیں، اور باقیین کیلئے تینوں قسموں میں صرف تحقیق بغیر ادخال ہے۔

ناظم نے آخری شعر میں لفظ [اَئِـمَّةً] کو بیان فرمایا جو قرآن میں پانچ جگہ آیا ہے، کہ نافع، مکی بصری لفظ [اَئِـمَّةً] کے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بلا ادخال کرتے ہیں اور ہشام ہمزہ ثانیہ میں تحقیق بلا ادخال اور تحقیق مع الادخال دونوں وجوہ پڑھتے ہیں اور باقیین کیلئے تحقیق بلا ادخال ہے۔

ءَ آمَـنۡتُـم اَخۡبِرۡ طِـبۡ وَإِنَّكَ لَأَنۡـتَ أُدۡ 24 ءَأَنۡ كَانَ فِدۡ وَاسۡأَلۡ مَعَ اذۡهَبۡتُمُ إِذۡ حَلا

قولہ:......﴿ءَامَنۡتُم اَخۡبِرۡ طِبۡ﴾

یہاں سے ناظمؒ ہمزہ استفہام کا قاعدہ بیان فرما رہے ہیں کہ رویس نے اصل کے خلاف لفظ [ءَ اٰمَنۡتُمۡ] کو ہمزہ استفہام کے حذف سے یعنی اخبار سے [اٰمَـنۡتُـمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ استفہام اور ہمزہ ثانیہ کو تسہیل سے [ءَ اٰمَـنۡتُـمۡ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر، روح اور خلف نے اصل کے موافق ہمزہ استفہام کے اثبات سے پڑھا ہے، البتہ ابوجعفر کیلئے اصل کے موافق ہمزہ ثانیہ میں تسہیل اور خلف کیلئے تحقیق ہے، (کیونکہ امام نافع نے [ءَ اٰمَـنۡتُمۡ] کو ہمزہ استفہام اور ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے اور امام حمزہ نے ہمزہ استفہام اور ہمزہ ثانیہ کو تحقیق سے پڑھا تھا) اور روح کیلئے تحقیق اصل کے خلاف ہے، جیسا کہ ماقبل پہلے شعر کے [لِثَـانِيۡهِـمَـا حَـقٌّ يَمِيۡنٌ] میں گزرا۔

لہٰذا رویس کیلئے صرف اخبار یعنی ایک ہمزہ سے، ابوجعفر کیلئے استفہام اور ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بلا ادخال، روح کیلئے استفہام اور ہمزہ ثانیہ میں تحقیق بلا ادخال، اور امام خلف کیلئے استفہام اور تحقیق بلا ادخال ہے۔ نیز یاد رہے کہ [ءَ اٰمَـنۡتُـمۡ]، [ءَ اٰلِهَتُنَا] میں ادخال الف کسی بھی قاری کیلئے نہیں ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَطٰــهٰ وَفِــي الْاَعْـرَافِ وَالشُّعَـرَاءِ بِهَـا	۱۸۹	ءَاٰ مَــنْتُــمْ لِـلْـكُـلِّ ثَـالِثًـا ا بْـدِلَا
وَحَــقَّــقَ ثَــانٍ صُـحْبَةٌ وَلِـقُـنْبُـلٍ	۱۹۰	بِـاِسْـقَــاطِــهِ الْاُولٰـى بِطٰــهٰ تُـقُبِّلَا
وَفِـــيْ كُـلِّهَــا حَـفْـصٌ وَاَبْـدَلَ قُـنْبُـلٌ	۱۹۱	فِي الْاَعْـرَافِ مِنْهَـا الْـوَاوَوَالْمُلْكِ مُوْصِلَا
وَلَامَـــدَّبَيْـــنَ الْهَـــمْـــزَتَيْـــنِ هُـــنَـــا	۱۹۴	وَلَابِـــحَيْـــثُ ثَلَاثٌ يَتَّـفِـقْـنَ تَـنَــزُّلَا

پہلے تین اشعار میں ناظم نے [ءَ اٰمَنْتُمْ] کے بارے میں فرمایا کہ [ءَ اٰمَنْتُمْ] جوسورۂ طٰہٰ ،اعراف اور شعراء میں آیا ہوا ہے،اصل کے لحاظ سے تین ہمزہ تھے،یعنی [ءَ ءَ اُمَنْتُمْ] تھا، پہلے دونوں پرفتحہ تھا اور تیسرا ساکن تھا،ان میں سے تیسرے کو سب الف سے بدلتے ہیں،اور باقی دو میں اختلاف ہے اور اس میں چار مذہب ہیں :۔[۱] شعبہ ،حمزہ ،کسائی کیلئے تینوں جگہ دونوں ہمزوں کی تحقیق بلاادخال۔ [۲] نافع ،بزی ،ابوعمرو بصری ،ابن عامر شامی کیلئے دو ہمزہ اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلاادخال۔[۳] حفص کیلئے تینوں جگہ ایک ہمزہ [اٰمَنْتُمْ]۔[۴] قنبل کیلئے طٰہ میں حفص کی طرح ایک ہمزہ سے اور شعراء میں بزی وغیرہ کی طرح دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال اور اعراف میں [فِرْعَوْنُ] کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی صورت میں تو پہلے ہمزہ کا فتحہ والے واو سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال یعنی [فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ] اور [فِرْعَوْنُ] سے جدا کر کے ابتداء یا اعادہ کرنے کی صورت میں بزی کی طرح پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال۔

اور سورۂ ملک میں لفظ [ءَ اَمِنْتُمْ] میں چھ قراءتیں ہیں:۔[۱] قالون اور ابوعمرو بصری، ہشام کیلئے دوسرے کی تسہیل مع ادخال۔ [۲] ہشام کیلئے دوسری وجہ میں دونوں کی تحقیق مع ادخال۔[۳] ورش اور بزی کیلئے دوسرے کی تسہیل بلاادخال [۴] ورش کیلئے دوسری وجہ میں دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال صرف قصر کے ساتھ [اٰمِنْتُمْ]۔[۵] قنبل کیلئے [وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ] کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی صورت میں پہلے ہمزہ کا فتحہ والے واو سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل بلاادخال [وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُوَاَمِنْتُمْ]۔اور [ءَ اَمِنْتُمْ] سے ابتدا کرنے کی صورت میں بزی کی طرح اول کی تحقیق اور ثانی کی تسہیل بلاادخال۔[٦] باقی ساڑھے تین قراء یعنی ابن ذکوان اور کوفیین کیلئے دونوں کی تحقیق بلاادخال۔

آخری شعر میں ناظم نے فرمایا کہ ادخال الف ایسے کلمات میں نہیں ہوگا جن میں اصل کے اعتبار سے تین ہمزہ جمع ہوں،اور وہ [ءَ اٰمَنْتُمْ][اعراف،طٰہٰ ،شعراء]،[ءَ اٰلِهَتُنَا][زخرف] ہے۔

قوله:......﴿ وَإِنَّكَ لَأَنتَ أُدُ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (ءَ اِنَّکَ لَاَنْــتَ یُــوْسَفُ)[۹۰] کو ابن کثیر مکی کی طرح اخبار سے یعنی ایک ہمزہ سے (اِنَّکَ لَاَنْـــتَ یُـــوْسَفُ) پڑھا ہے،اور یہ اخبار ماقبل پر عطف سے نکلا ہے،(جبکہ امام نافع نے ہمزہ استفہام سے [ءَ اِنَّکَ] پڑھا تھا)اور باقی یعقوب وخلف نے اپنی اصل کے موافق ہمزہ استفہام سے [ءَ اِنَّکَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ استفہام سے [ءَ اِنَّکَ] پڑھا تھا)باقی رویس کے لئے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل

بلاادخال اور روح وخلف کیلئے تحقیق ہے۔جیسا کہ ماقبل گزرا۔نیز یادر ہے، کہ یہی کلمہ سورۂ ھود میں بھی آیا ہوا ہے، جو کہ باتفاق قراءعشرہ اخبار سے پڑھا گیا ہے،اس لئے ناظم نے اطلاق سے کام لیا۔

قال الشاطبیؒ:.......

-------------------------وَرُدُ	٧٨١	بِـــالۡاِخۡبَـــارِ فِـيۡ قَـــالُـوۡا ائِنَّکَ دَغۡـفَلاَ

(ءَ اِنَّکَ لَاَنۡتَ یُوۡسُفُ) میں لفظ[ءَ اِنَّکَ] کو مکی نے ایک ہمزہ سے(اِنَّکَ لَاَنۡتَ یُوۡسُفُ)اور باقیین نے دوہمزوں سے(ءَ اِنَّکَ لَاَنۡتَ یُوۡسُفُ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ءَأَنۡ کَانَ فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف(ءَ اَنۡ کَـانَ ذَا مَـالٍ وَّبَـنِیۡنَ)[القلم:١٤] میں لفظ[ءَ اَنۡ کَـانَ] کواخبار سے یعنی ایک ہمزہ سے[اَنۡ کَـــانَ] پڑھا ہے،اور یہ اخبار بھی ماقبل پرعطف سے نکلا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ استفہام سے[ءَ اَنۡ کَـــانَ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے ہمزہ استفہام سے[ءَ اَنۡ کَانَ] پڑھا ہے،جیسا کہ آگے خودآ رہا ہے۔

قوله:......﴿ وَاسۡأَلۡ مَعَ اذۡهَبۡتُمۡ اِذۡ حَلاَ﴾

ابوجعفراور یعقوب نے اصل کے خلاف(اَنۡ کَـــانَ)[القلم:١٤]اور(اَذۡهَبۡتُـمۡ)[احقاف:٢٠] دونوں کوہمزہ استفہام سے یعنی دوہمزوں سے(ءَ اَنۡ کَـــانَ)اور(ءَ اَذۡهَبۡتُـمۡ) پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے دونوں کلموں کواخبار سے یعنی ہمزہ واحدہ سے(اَنۡ کَـــانَ)اور(اَذۡهَبۡتُـمۡ) پڑھا تھا)اورخلف نے[اَنۡ کَـــانَ] کی طرح[اَذۡهَبۡتُـمۡ] کوبھی اخبار سے پڑھا ہے،البتہ[اَنۡ کَانَ] میں اصل کے خلاف اور[اَذۡهَبۡتُمۡ] میں اصل کے موافق ہیں،(کیونکہ امام حمزہ نے(ءَ اَنۡ کَانَ) کو ہمزہ استفہام یعنی دوہمزوں سے اور(اَذۡهَبۡتُـمۡ) کواخبار سے یعنی ایک ہمزہ سے پڑھا تھا) پھر ابوجعفر کیلئے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل مع ادخال الف اور رویس کیلئے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بلاادخال اور روح کیلئے تحقیق بلاادخال ہے،جیسا کہ ماقبل گزرا ہے۔لہٰذاابوجعفر ویعقوب کیلئے دونوں کلمیں ہمزہ استفہام سے اور خلف کیلئے دونوں اخبار سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِـيۡ نُـوۡنَ فِـيۡ اَنۡ کَـانَ شَفَّـعَ حَـمۡـزَـةٌ	١٨٧	وَشُـــعۡبَةٌ اَیۡـــضًـــاوَالـدِّمَشۡـقِـيۡ مُسَهِّلاَ
وَهَـمۡـزَـةُ اَذۡهَبۡتُـمۡ فِـي الۡاَحۡـقَـافِ شُفِّعَـتۡ	١٨٦	بِـاُخۡرٰى کَـمَا دَامَـتۡ وِصَـالاً مُـوَصَّلاَ

سورۂ قلم میں لفظ[اَنۡ کَـانَ] کوحمزہ،شعبہ اورابن عامر شامی نے ہمزہ استفہام سے یعنی دوہمزوں سے[ءَ اَنۡ کَـانَ] پڑھا ہے، پھر حمزہ ،شعبہ کیلئے دوسرے ہمزہ کی تحقیق اور ابن عامر کیلئے تسہیل ہے،اور باقی ساڑھے چار کیلئے ایک ہمزہ ہے، پس اس میں چار قراء تیں ہیں[١] شعبہ،حمزہ کیلئے دونوں ہمزوں کی تحقیق بلاادخال۔[٢] ہشام کیلئے دوسرے کی تسہیل مع ادخال [٣] ابن ذکوان کیلئے تسہیل بلاادخال[٤] باقیین کیلئے ایک ہمزہ اوراس کی تحقیق سے[اَنۡ کَانَ] ہے۔اور(اَذۡهَبۡتُمۡ)[احقاف:٢٠] کوابن کثیر مکی اور ابن عامر شامی نے ہمزہ استفہام سے یعنی دوہمزوں سے(ءَ اَذۡهَبۡتُـمۡ) پڑھا ہے،اور باقی پانچ قراء نے اخبار

سے یعنی ہمزہ واحدہ سے (اَذۡهَبۡتُمۡ) پڑھا ہے، پس اس میں پانچ قراءتیں ہیں: [۱] ابن کثیر مکی کیلئے دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل بلا ادخال ۔[۲][۳] ہشام کیلئے دو ہمزہ اور دوسرے کی تسہیل مع ادخال اور تحقیق مع ادخال [۴] ابن ذکوان کیلئے دو ہمزہ اور دوسرے کی تحقیق بلا ادخال ۔[۵] باقی پانچ کیلئے ایک ہمزہ اور اس کی تحقیق سے ہے۔

وَأَخۡبِرۡ فِی الۡاُوۡلَی إِنۡ تَکَرَّرَا إِذَا سِوَی 25 إِذَا وَقَعَتۡ مَعۡ أَوَّلِ الذِّبۡحِ فَاسۡأَلَا

قوله: ......﴿وَأَخۡبِرۡ فِی الۡاُوۡلَی إِنۡ تَکَرَّرَ إِذَا....﴾

یہاں سے ناظم نے استفہام مکرر کا قاعدہ بیان فرمایا اور استفہام مکرر کا مطلب یہ ہے کہ قریب قریب دو دو ہمزہ آرہے ہوں، یعنی اگر ایک جگہ پر دو ہمزوں والا کلمہ آیا ہوا ہے، اور اس کے بعد دوبارہ دو ہمزوں والا کلمہ آجائے خواہ ایک آیت میں ہو جیسے [ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًاءَ اِنَّا][الرعد:۵] یا دو آیتوں میں ہو، جیسے [یَقُوۡلُوۡنَ ءَ اِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِی الۡحَافِرَةِ ءَ اِذَا كُنَّا عِظٰمًا نَّخِرَةً][النازعات:۱۰،۱۱] تو یہ استفہام مکرر کہلاتا ہے، اور یہ قرآن میں گیارہ جگہ ہے، جو نو سورتوں میں ہے:

[۱][ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًاءَ اِنَّا لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ][الرعد:۵][۲][۳][ءَ اِذَا كُنَّا عِظٰمًا وَّرُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ][الاسراء:۴۹][۴][ءَ اِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًا ءَ اِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ][مؤمنون:۸۲][۵][ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَاءَ اِنَّا لَمُخۡرَجُوۡنَ][نمل:۶۷][۶][اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۔۔ءَ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ][عنکبوت:۲۸،۲۹][۷][وَقَالُوۡا ءَ اِذَا ضَلَلۡنَا فِی الۡاَرۡضِ ءَ اِنَّا لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ][سجدہ:۱۰][۸][ءَ اِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًا اِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ][صافات:۱۶][۹][ءَ اِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًاءَ اِنَّا لَمَدِیۡنُوۡنَ][صافات:۵۳][۱۰][ءَ اِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًا اِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ][واقعہ:۴۷][۱۱][یَقُوۡلُوۡنَ ءَ اِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِی الۡحَافِرَةِ ءَ اِذَا كُنَّا عِظٰمًا نَّخِرَةً][نازعات:۱۰،۱۱]

اس شعر میں ناظم نے استفہام مکرر میں ابو جعفرؒ کا قاعدہ بیان فرمایا کہ ابو جعفر نے استفہام مکرر کے گیارہ مواقع میں سورۂ واقعہ اور صافات کے پہلے والے کے علاوہ باقی نو میں پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کلمہ کو استفہام سے پڑھا ہے، یعنی پہلے کلمہ کو ایک ہمزہ سے اور دوسرے کلمہ کو دو ہمزوں سے پڑھا ہے، مثلاً [اِذَا كُنَّا تُرٰبًاءَ اِنَّا] اور سورۂ واقعہ اور سورۂ صافات کے پہلے والے کو برعکس یعنی پہلے کلمہ کے استفہام سے اور دوسرے کلمہ کے اخبار سے پڑھا ہے، یعنی [ءَ اِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًا اِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ][واقعہ،صافات:۴۷،۱۶] اور سورۂ صافات کے ساتھ [اَوَّلُ] کی قید احترازی ہے، اس سے دوسرا والا [ءَ اِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرٰبًا وَّعِظٰمًاءَ اِنَّا لَمَدِیۡنُوۡنَ] کو نکالنا مقصود ہے، جس کو ابو جعفر نے پہلے کلمہ کے اخبار سے اور دوسرے کلمہ کے استفہام سے پڑھا ہے۔

لہٰذا استفہام مکرر کے گیارہ مواقع میں سے نو میں ابو جعفر نے پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کلمہ کو استفہام سے پڑھا ہے، اور دو جگہ [واقعہ، صافات کے پہلے والے] میں پہلے کلمہ کو استفہام سے اور دوسرے کو اخبار سے پڑھا ہے۔

استفہام مکرر کے باب میں ابو جعفر نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، البتہ سورۂ صافات کے پہلے موقعہ پر، سورۂ واقعہ، سورۂ نمل اور عنکبوت میں اصل کے موافق رہے، (کیونکہ امام نافع نے سورۂ نمل اور عنکبوت کے علاوہ ہر جگہ پر پہلے کلمہ کو استفہام سے اور دوسرے کو اخبار سے جبکہ سورۂ نمل اور عنکبوت میں پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کو استفہام سے پڑھا تھا)

نیز یاد رہے کہ ہمزتین فی کلمۃ میں ابوجعفر کا جو تسہیل مع الادخال کا مذہب ہے، استفہام پڑھنے کی صورت میں اس اصول کی پابندی ضرور کرنا ہوگی۔

وَفِی الثَّانِ أَخۡبِرۡ حُطۡ سِوَی الۡعَنۡکَبُ اعۡکِسَا 26 وَفِی النَّمۡلِ الاسۡتِفۡهَامُ حُمۡ فِیۡهِمَا کِلَا

قولہ:......﴿وَفِی الثَّانِ أَخۡبِرۡ حُطۡ﴾

اس شعر میں ناظم نے استفہام مکرر میں یعقوب کا قاعدہ بیان فرمایا کہ یعقوب نے استفہام مکرر میں دوسرے کلمہ کو اخبار سے پڑھا ہے، تو لازماً پہلا کلمہ استفہام سے ہوگا ہے، کیونکہ دونوں کلموں میں اخبار کسی بھی قاری کیلئے نہیں، البتہ دونوں کلموں میں استفہام ہوسکتا ہے، تو جب ناظم نے دوسرے کلمہ میں اخبار ذکر کردیا تو خود بخود پہلے کلمہ میں استفہام عدم بیان سے نکلا۔

قولہ:......﴿سِوَی الۡعَنۡکَبُ اعۡکِسَا وَفِی النَّمۡلِ الاسۡتِفۡهَامُ حُمۡ فِیۡهِمَا کِلَا﴾

اوپر ناظم نے یعقوب کا استفہام مکرر میں عام مذہب بیان کیا کہ یعقوب کیلئے استفہام مکرر میں ہر جگہ پہلے کلمہ میں استفہام اور دوسرے میں اخبار ہے، اب یہاں سے ان کے لئے عام مذہب سے مستثنیٰ مقامات کو ذکر فرمارہے ہیں کہ یعقوب نے سورۂ عنکبوت اور سورۂ نمل میں استفہام مکرر کو اپنے عام مذہب کے برعکس پڑھا ہے یعنی سورۂ عنکبوت میں پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کو استفہام سے [اِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۔۔۔ءَ اِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ] اور سورۂ نمل میں دونوں کلموں کو استفہام سے [ءَ اِذَا کُنَّا تُرٰبًا ءَ اِنَّا لَمُخۡرَجُوۡنَ] پڑھا ہے۔

استفہام مکرر کے باب میں یعقوب نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، البتہ سورۂ نمل میں اصل کے موافق رہے (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے استفہام مکرر کے گیارہ مواقع میں دونوں جگہ استفہام پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ رویس کیلئے تسہیل بلا ادخال اور روح کیلئے تحقیق بلا ادخال ہے۔

ناظمؒ نے خلف کی قراءت سے سکوت فرمایا، جس سے معلوم ہوا کہ وہ پورے استفہام مکرر کے باب میں اصل کے موافق پڑھتے ہیں یعنی دونوں مواقع میں دو ہمزہ پڑھتے ہیں (کیونکہ امام حمزہ نے بھی ہر جگہ استفہام مکرر میں دونوں مواقع میں دو ہمزہ پڑھے تھے)

قال الشاطبیؒ:......

وَ مَـا کُـرِّرَا سۡتِـفۡهَـا مُـهٗ نَحۡوُ اَئِذَا	۷۸۹	اَئِـنَّـا فَـذُو ا سۡتِـفۡهَـامِ الۡـکُـلُّ اَوَّلَا
سِـوٰی نَـافِـعٍ فِـي النَّـمۡلِ وَالشَّـامِ مُـخۡبِـرٌ	۷۹۰	سِـوَی الـنَّـازِعَـاتِ مَـعۡ اِذَا وَقَـعَـتۡ وِلَا
وَدُوۡنَ عِـنَـادٍ عَـمَّ فِـي الۡعَـنۡـکَبُـوۡتِ مُخۡبِـرًا	۷۹۱	وَهُـوَفِـي الثَّـانِـيۡ اَتَـي رَاشِـدًاوَلَا
سِـوَی الۡعَـنۡکَبُوۡتِ وَهُوَفِي النَّمۡلِ کُنۡ رِضًا	۷۹۲	وَزَادَاهُ نُـوۡنًـا اِنَّـنَـا عَـنۡهُـمَـا اعۡتَلَا
وَعَـمَّ رِضًـا فِـي الـنَّـازِعَـاتِ وَهُـمۡ عَلٰی	۷۹۳	اُصُـوۡلِـهِـمۡ وَامۡـدُدۡ لِـوَی حَـافِـظٍ بَلَا

ناظم ان اشعار میں فرماتے ہیں کہ تمام وہ مواقع جن میں استفہام مکرر ہو جیسے [ءَ اِذَا کُنَّا تُرٰبًا ءَ اِنَّا] میں [ءَ اِذَا] اور [ءَ اِنَّا] استفہام مکرر ہے، یہ پورے قرآن میں گیارہ جگہ آیا ہے، اور اس میں اختلاف کی نوعیت کچھ یوں ہے کہ تمام قراء سبعہ میں

نافع ،مکی ، بصری ، عاصم ،حمزہ ،اور کسائی نے استفہام مکرر میں ہرجگہ پہلے کلمہ کو استفہام سے یعنی دو ہمزہ سے پڑھا ہے ،البتہ نافع نے سورۂ نمل اور سورۂ عنکبوت میں پہلے کلمہ کو اخبار سے پڑھا ہے،اور سورۂ عنکبوت میں نافع کے ساتھ مکی اور حفص بھی شامل ہیں ،اور دوسرے کلمہ کو مکی ، بصری ، عاصم ،حمزہ نے ہرجگہ استفہام سے پڑھا ہے،اور نافع ،کسائی نے ہرجگہ دوسرے کلمہ کو اخبار سے پڑھا ہے،البتہ سورۂ نمل اور عنکبوت میں نافع نے دوسرے کلمہ کو استفہام سے پڑھا ہے،اور سورۂ عنکبوت میں نافع کے ساتھ کسائی بھی شامل ہیں۔ باقی شامی نے ہرجگہ پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کو استفہام سے پڑھا ہے،البتہ تین جگہیں ان کیلئے مستثنیٰ ہیں ،سورۂ نزعٰت ، واقعہ اور نمل میں شامی نے پہلے کلمہ کو استفہام سے اور دوسرے کو اخبار سے پڑھا ہے۔

لہٰذا خلاصہ یہ ہوا کہ نافع اور کسائی کیلئے ہرجگہ پہلا کلمہ استفہام سے اور دوسرا کلمہ اخبار سے ہے،البتہ نافع کیلئے سورۂ نمل اور عنکبوت میں پہلا اخبار سے اور دوسرا استفہام سے اور کسائی کیلئے صرف سورۂ عنکبوت میں دونوں جگہ استفہام سے اور باقی مواقع میں پہلا استفہام اور دوسرا اخبار سے ہے ۔اور ابن عامر شامی کیلئے ہرجگہ پہلا کلمہ اخبار سے اور دوسرا استفہام سے ہے ،البتہ سورۂ نمل اور نازعات میں پہلا استفہام سے اور دوسرا اخبار سے اور سورۂ واقعہ میں دونوں استفہام سے ہیں۔اور باقی بصری ،شعبہ،حمزہ ،مکی اور حفص کیلئے ہرجگہ دونوں استفہام سے ہیں،البتہ مکی اور حفص کیلئے سورۂ عنکبوت میں پہلا کلمہ اخبار سے اور دوسرا کلمہ استفہام سے ہے،اور باقی مواقع میں دونوں استفہام سے ہیں۔

﴿اَلۡهَمۡزَتَانِ مِنۡ كِلۡمَتَيۡنِ﴾

اگر دو کلموں میں دو ہمزہ قطعی اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ پہلے کلمہ کے آخر میں اور دوسرا ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو،اور دونوں کی حرکت یکساں ہوں تو اس کو متفقتین کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں:[۱] دونوں مفتوح ہو،جیسے [جَآءَ اَجَلُهُمۡ][۲] دونوں مکسور ہو،جیسے [هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ][۳] دونوں مضموم ہو،جیسے [اَوۡلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ]

اور اگر دونوں کی حرکت مختلف ہو تو اس کو مختلفتین کہتے ہیں،اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:[۱] پہلا مفتوح اور دوسرا مکسور،مثلا:[تَفِيۡٓءَ اِلٰى][۲] پہلا مفتوح اور دوسرا مضموم،مثلا:[جَآءَ اُمَّةً][۳] پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح،مثلا: [اَلۡمَلَؤُا اَفۡتُوۡنِىۡ][۴] پہلا مکسور اور دوسرا مفتوح،مثلا:[مِنَ السَّمَآءِ اٰيَةً][۵] پہلا مضموم اور دوسرا مکسور،مثلا:[يَشَآءُ اِلٰى]

ائمہ ثلاثہ کے اصول میں امام ابوعمرو بصری نے متفقتین کی تینوں صورتوں میں پہلے ہمزہ کو حذف کرکے اس سے پہلے والے حرف مد کو قصر اور مد سے پڑھا ہے،اور قالون نے مفتوحتین میں امام ابوعمرو بصری کی طرح پہلے ہمزہ کو حذف کرکے قصر و مد سے پڑھا ہے،اور مکسورتین میں یاء کی طرح اور مضمومتین میں واو کی طرح پہلے ہمزہ کو تسہیل سے پڑھا ہے،اور تسہیل کی صورت میں ہمزہ سے پہلے والے مدہ میں پہلے مد اور پھر قصر ہوگا۔اور ورش کیلئے متفقتین کی تینوں صورتوں میں پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور خالص حرف مد سے ابدال دونوں وجوہ ہیں۔اور مختلفتین میں امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے پہلی قسم میں تسہیل بالیاء اور دوسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بالواو، تیسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں ابدال بالواو، چوتھی قسم میں

ابدال بالیاء، اور پانچویں قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل اور ابدال بالواو دونوں وجوہ ہیں، اور امام حمزہ کیلئے ہمزتین فی کلمتین کے پورے باب میں تحقیق ہے۔

نیز یادرہے کہ تسہیل یا ابدال صرف وصل میں ہوتا ہے، پس اگر پہلے ہمزہ پر وقف کر دیں تو پھر دونوں ہمزوں کی تحقیق ہوگی، البتہ امام حمزہ وقفاً تخفیف کرتے ہیں، جن کا بیان کرنا یہاں مقصود نہیں ہے۔

وَحَالَ اتِّفَاقٍ سَهِّلِ الثَّانِ اِذْ طَرَا 27 وَحَقِّقْهُمَا كَالإِخْتِلافِ يَعِيۡ وِلَا

قوله:......﴿وَحَالَ اتِّفَاقٍ سَهِّلِ الثَّانِ اِذْ طَرَا﴾

ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف ہمزتین فی کلمتین میں متفقتین کی تینوں قسموں میں ہمزہ ثانیہ کو تسہیل سے پڑھا ہے۔ نیز یادرہے کہ تسہیل یا ابدال صرف وصل میں ہوتا ہے، پس اگر پہلے ہمزہ پر وقف کر دیں تو پھر تینوں ائمہ کیلئے دونوں ہمزوں کی تحقیق ہوگی۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَسۡقَطَ الۡاُوۡلٰى فِي اتِّفَاقِهِمَا مَعًا	۲۰۲	اِذَا كَانَتَا مِنۡ كِلۡمَتَيۡنِ فَتَى الۡعُلَا
كَجَا اَمۡرُنَا مِنَ السَّمَاءِ اِنَّ اَوۡلِيَآءُ	۲۰۳	اُولٰئِكَ اَنۡوَاعُ اتِّفَاقٍ تَجَمَّلَا
وَقَالُوۡنُ وَالۡبَزِّيُّ فِي الۡفَتۡحِ وَافَقَا	۲۰۴	وَفِي غَيۡرِهٖ كَالۡيَا وَكَالۡوَاوِ سَهَّلَا
وَبِالسُّوۡءِ اِلَّا اَبۡدَلَا ثُمَّ اَدۡغَمَا	۲۰۵	وَفِيۡهِ خِلَافٌ عَنۡهُمَا لَيۡسَ مُقۡفَلَا
وَالۡاُخۡرٰى كَمَدٍّ عِنۡدَ وَرۡشٍ وَقُنۡبُلٍ	۲۰۶	وَقَدۡ قِيۡلَ مَحۡضُ الۡمَدِّ عَنۡهَا تَبَدَّلَا
وَفِيۡ هٰؤُلَا اِنۡ وَالۡبِغَا اِنۡ لِوَرۡشِهِمۡ	۲۰۷	بِيَاءٍ خَفِيۡفِ الۡكَسۡرِ بَعۡضُهُمۡ تَلَا

جب دو ہمزہ قطعی دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں، کہ پہلا ہمزہ کلمہ اُولیٰ کے آخر میں اور دوسرا ہمزہ کلمہ ثانیہ کے شروع میں ہو، اور دونوں کی حرکت یکساں ہوں تو اس کو متفقتین کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں: [۱] دونوں مفتوح ہو، جیسے [جَآءَ اَجَلُهُمۡ] [۲] دونوں مکسور ہو، جیسے [هٰؤُلَآءِ اِنۡ] [۳] دونوں مضموم ہو، جیسے [اَوۡلِيَآءُ اُولٰئِكَ]

ناظمؒ نے ان اشعار میں پہلے متفقتین کو بیان فرمایا، کہ ابوعمرو بصری نے متفقتین کی تینوں صورتوں میں پہلے ہمزہ کو ساقط کیا ہے، جس کی وجہ سے مد منفصل بن جاتی ہے، اور اس میں قصر و مد ہوگا اور قالون، بزی نے مفتوحتین میں بصری کی طرح پہلے ہمزہ کو حذف کر کے قصر و مد سے پڑھا ہے، اور مکسورتین میں یاء کی طرح اور مضمومتین میں واو کی طرح پہلے ہمزہ کی تسہیل سے پڑھا ہے، اور تسہیل کی صورت میں ہمزہ سے پہلے والے مدہ میں پہلے مد اور پھر قصر ہوگا۔ اور ورش، قنبل کیلئے متفقتین کی تینوں صورتوں میں پہلے ہمزہ کی تحقیق اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور خالص حرف مد سے ابدال دونوں وجوہ ہیں، البتہ [بِالسُّوۡءِ اِلَّا]، [عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ] میں ورش کے لئے تین وجوہ ہیں: [۱] تسہیل [۲] یاء مدہ سے ابدال [۳] یاء مکسور سے ابدال اور قنبل کیلئے تسہیل اور یاء مدہ سے ابدال دو وجوہ ہیں، اور باقی شامی، کوفیین نے متفقتین کی تین صورتوں میں دونوں ہمزوں کو تحقیق سے

پڑھا ہے، البتہ ہشام،حمزہ کیلئے وقفاً تخفیف ہوگی۔

قوله:......﴿وَحَقَّقُهُمَا كَالۡإِخۡتِلَافِ يَعِيُ وِلَا﴾

روح نے اصل کے خلاف مختلفتین کی طرح متفقتین میں بھی تحقیق سے پڑھا ہے،یعنی جس طرح مختلفتین میں روح نے تحقیق سے پڑھا ہے،اسی طرح متفقتین میں بھی تحقیق سے پڑھا ہے، باقی خلف نے اصل کے موافق روح کی طرح پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے وصلاً ہمزتین فی کلمتین کے پورے باب میں تحقیق پڑھا تھا)

ناظم نے ابوجعفر اور رویس کے لئے متفقتین کا اختلاف تو بیان فرمایا،مگر مختلفتین سے سکوت اختیار کیا ہے، کیونکہ ابوجعفر اور رویس مختلفتین کی پانچوں قسموں میں اصل کے موافق ہیں،یعنی پہلی اور دوسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل،تیسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں ابدال بالواو، چوتھی قسم میں ابدال بالیاء سے اور پانچویں قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل اور ابدال بالواو دونوں وجوہ سے پڑھتے ہیں۔

لہٰذا خلاصہ یہ ہے کہ ہمزتین فی کلمتین میں متفقتین کی تینوں قسموں کو ابوجعفر اور رویس نے ہمزہ ثانیہ میں تسہیل سے اور روح وخلف نے تحقیق سے پڑھا ہے،اور مختلفتین کی پانچوں قسموں کو ابوجعفر ورویس نے اصل کے موافق اور روح وخلف نے تحقیق سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَتَسۡهِيۡلُ الۡاُخۡرٰى فِي اخۡتِلَا فِهِمَا سَمَا	۲۰۹	تَفِيۡ ءَاِلٰى مَعۡ جَآءَ اُمَّةً اُنۡزِلَا
نَشَآءُ اَصَبۡنَا وَ السَّمَآءِ اَوِئۡتِنَ	۲۱۰	فَنَوۡعَانِ قُلۡ كَالۡيَاءِ وَكَالۡوَاوِ سُهِّلَا
وَنَوۡعَانِ مِنۡهَا اُبۡدِلَا مِنۡهُمَا وَقُلۡ	۲۱۱	يَشَآءُ اِلٰى كَالۡيَاءِ اَقۡيَسُ مَعۡدِلَا
وَعَنۡ اَكۡثَرِ الۡقُرَّاءِ تُبۡدِلُ وَاوَهَا	۲۱۲	وَكُلٌّ بِهَمۡزِ الۡكُلِّ يَبۡدَا مُفَصَّلَا

اگر دو ہمزہ قطعی دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ پہلے کلمہ کے آخر میں اور دوسرا ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہوں اور دونوں ہمزوں کی حرکت مختلف ہو تو اس کو مختلفتین کہتے ہیں،اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:[۱] پہلا مفتوح اور دوسرا مکسور،مثلاً:[تَفِيۡ ءَاِلٰى][۲] پہلا مفتوح اور دوسرا مضموم،مثلاً:[جَآءَ اُمَّةً][۳] پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح،مثلاً: [اَلۡمَلَاُ اَفۡتُوۡنِيۡ][۴] پہلا مکسور اور دوسرا مفتوح،مثلاً:[مِنَ السَّمَآءِ اَوِ ئۡتِنَا][۵] پہلا مضموم اور دوسرا مکسور،مثلاً:[يَشَآءُ اِلٰى]

ناظم نے ان اشعار میں ہمزتین فی کلمتین میں مختلفتین کی پانچ قسموں میں قراءِ سبعہ کا اختلاف بیان فرمایا، کہ نافع،ابن کثیر مکی اور ابوعمرو بصری نے پہلی قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بالیاء، دوسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بالواو سے پڑھا ہے،(ناظم کے کلام [فَنَوۡعَانِ قُلۡ] سے یہی دو قسمیں مراد ہیں) اور ان تینوں نے تیسری قسم میں ہمزہ ثانیہ میں ابدال بالواو، جیسے [اَلۡمَلَاُ وَفۡتُوۡنِيۡ] اور چوتھی قسم میں ابدال بالیاء سے [مِنَ السَّمَآءِ يَوا ئۡتِنَا] پڑھا ہے،اور [نَوۡعَانِ مِنۡهَا اُبۡدِلَا] سے یہی دو قسمیں مراد ہیں۔اور انہیں کیلئے پانچویں قسم میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل بالیاء اور ابدال بالواو [يَشَآءُ وِلٰى] دونوں وجوہ ہیں،اور باقیین نے متفقتین کی طرح مختلفتین کو بھی تحقیق سے پڑھا ہے،البتہ ہشام،حمزہ کیلئے وقفاً تخفیف ہوگی۔

ناظم نے آخر میں فرمایا کہ یہ تغیرات اس وقت ہیں، جب ہمزتین کو ملا کر پڑھا جائے اور اگر پہلے ہمزہ پر وقف کر کے

دوسرے سے ابتداء کی جائے، تو پھر کسی کیلئے بھی تغیر نہیں، سب ہی کیلئے ہمزہ محققہ پڑھا جائے گا۔

﴿اَلْهَمْزُ الْمُفْرَدُ﴾

ہمزہ مفردہ سے وہ ہمزہ مراد ہے، جس کے ساتھ دوسرا ہمزہ نہ ہو، یعنی اکیلا ہمزہ ہو، اور اس باب میں صرف ہمزہ کے ابدال کا بیان ہوگا، اور ایسا ہمزہ کبھی ساکن بھی ہوتا ہے اور کبھی متحرک، اور حرکت والے ہمزہ سے پہلا حرف کبھی متحرک ہوتا ہے اور کبھی ساکن، پس ہمزہ کی کل تین قسمیں ہوگئیں: [۱] ساکنہ [۲] وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو [۳] وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو۔

ہمزہ ساکنہ کے بارے میں ائمہ ثلاثہ کے اصول میں امام نافع کے راوی ورش نے صرف اُس ہمزہ ساکنہ کا ابدال کیا ہے، جو فاءکلمہ میں ہو، البتہ مادہ [اِيْـوَاء] کے مشتقات ورش کیلئے ابدال سے مستثنٰی ہیں، اور امام ابوعمرو بصری کے راوی سوسی نے ہر ہمزہ ساکنہ کا ابدال کیا ہے، خواہ فاءکلمہ میں ہو، یا عین کلمہ میں یا لام کلمہ میں ہو، البتہ پانچ قسم کے ہمزہ ساکنہ سوسی کے لئے ابدال سے مستثنٰی ہیں، [۱] وہ ہمزہ ساکنہ جس کا سکون جزم کی وجہ سے ہو، جیسے [تَسُؤْ، يَشَأْ، يُهَيِّئْ، نَنْسَأْهَا، يُنَبَّأْ] [۲] وہ کلمات جن میں ہمزہ کا سکون صیغہ امر ہونے کی بناء پر ہو، جیسے [هَيِّئْ، نَبِّئْ، اَرْجِئْهُ، اِقْرَأْ، اَنْبِئْهُمْ] [۳] وہ کلمات جن میں ابدال کرنے سے کلمہ ثقیل ہوجاتا ہے، اور نہ کرنے سے خفیف رہتا ہے، جیسے [تُؤْوِيْهِ، تُؤْوِيْ] [۴] کلمہ [وَرِئْيًا] [۵] کلمہ [مُؤْصَدَةٌ] باقی قالون، دوری بصری اور امام حمزہ نے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھا ہے، البتہ امام حمزہ نے ہمزہ ساکنہ کو صرف وقف میں ابدال سے پڑھا ہے۔

ہمزہ متحرکہ جس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو، اس کی چھ صورتیں ہیں: [۱] ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، جیسے [مُؤَجَّلاً] [۲] کسرہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، جیسے [فِئَةً] [۳] کسرہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ جس کے بعد واو ہو، جیسے [مُسْتَهْزِءُوْنَ] [۴] کسرہ کے بعد کسرہ والا ہمزہ، جس کے بعد یاء ہو، جیسے [خٰطِئِيْنَ] [۵] فتحہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ، جس کے بعد واو ہو، جیسے [وَلَا يَطَئُوْنَ] [۶] فتحہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، مثلا: [اَرَءَيْتُمْ]

اور وہ ہمزہ جو ساکن کے بعد متحرک ہو اس کی تین صورتیں ہیں: [۱] ہمزہ زاء ساکنہ کے بعد ہو، جیسے [جُزْءًا] [۲] ہمزہ یاء ساکنہ کے بعد ہو، جیسے [كَهَيْئَةِ] [۳] ہمزہ الف کے بعد ہو، جیسے [اِسْرَآءِيْلَ]

وَسَاكِنَهُ حَقِّقْ حِمَا هُ وَأَبْدِلَنْ 28 لِإِذَا غَيْرَ أَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ فَلَا

قولہ:......﴿وَسَاكِنَهُ حَقِّقْ حِمَا هُ وَأَبْدِلَنْ لِإِذَا﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے ہمزہ ساکنہ کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھا ہے، خواہ فاءکلمہ میں ہو یا عین کلمہ میں یا لام کلمہ میں ہو (جبکہ امام ابوعمرو بصری سے سوسی نے ہر ہمزہ ساکنہ کا ابدال پڑھا تھا، البتہ پانچ قسمیں مستثنٰی ہیں، جو اوپر مذکور ہیں) اور ابوجعفر نے مطلقاً ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو ابدال سے پڑھا ہے یعنی فتحہ کے بعد الف سے، کسرہ کے بعد یاء سے اور ضمہ کے بعد واو سے ابدال کیا، جیسے [يَاْلَمُوْنَ، هَيِّئْ، تَسُؤْكُمْ]، البتہ ان کیلئے ہمزہ ساکنہ میں ابدال کی شرط یہ ہیں کہ ہمزہ کا سکون اصلی ہو، عارضی نہ ہو، کیونکہ عارضی سکون میں ابدال نہیں ہوگا، مثلا: [قَالَ الْمَلَأُ] وقف میں ہمزہ کا ابدال نہیں ہوگا، کیونکہ ہمزہ پر وقف میں

سکون عارضی ہے،(جبکہ امام نافع سے قالون نے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے اور ورش نے صرف فاءکلمہ والے ہمزہ ساکنہ کو ابدال سے پڑھا تھا)اور خلف نے اصل کے موافق ہر ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھا ہے،البتہ[اَلـــذِّئۡـبُ][یوسف]کو اصل کے خلاف ابدال سے [اَلـذِّيۡـبُ]پڑھا ہے،جیسا کہ آگے آرہا ہے(جبکہ امام حمزہ نے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو وصل میں تحقیق سے اور وقف میں ابدال سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ تحقیق سے اور ابوجعفر کیلئے ابدال سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

اِذَا سَــكَــنَــتۡ فَــاءً مِّنَ الۡـفِـعۡـلِ هَـمۡـزَةٌ	۲۱۴	فَـوَرۡشٌ يُــرِيۡـهَــا حَــرۡفَ مَـدٍّ مُـبۡـدِلاَ
سِـوَى جُـمۡـلَـةِ الۡاِيۡـوَاءِ وَالۡـوَاوُ عَـنۡـــهُ اِنۡ	۲۱۵	تَـفَـتَّــحَ اِثۡــرَ الـضَّـمِّ نَـحۡـوُ مُـؤَجَّلاَ
وَ يُـبۡـدَلُ لِـلـسُّـوۡسِــىۡ كُـلُّ مُسَكَّـنٍ	۲۱٦	مِـنَ الۡـهَــمۡــزِ مَــدًّا غَيۡـرَ مَـجۡـزُوۡمٍ اهۡـمِلاَ

ناظم نے پہلے دو اشعار میں ورش کیلئے ہمزہ ساکنہ میں اصول بیان فرمایا کہ جب ہمزہ ساکنہ فعل یا شبہ فعل کے فاءکلمہ میں واقع ہو یعنی اصلی حروف کے اعتبار سے وہ فاءکلمہ میں واقع ہو تو ایسے ہمزہ ساکنہ کو ورش ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مد سے بدلتے ہیں،یعنی فتحہ کے بعد الف مدہ سے،کسرہ کے بعد یاء مدہ سے اور ضمہ کے بعد واو مدہ سے،البتہ اس اصول سے مادہ [اِيۡوَاء]کے مشتقات ورش کیلئے ابدال سے مستثنیٰ ہیں،اور[وَالۡـوَاوُ عَنۡهُ اِنۡ تَفَتَّحَ]سے ناظم نے ورش کیلئے ہمزہ متحرکہ مفتوح بعد الضم کا اصول بیان فرمایا کہ اگر فاءکلمہ میں ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہو،جیسے[مُــؤَجَّلاً]تو اس ہمزہ کو ورش نے واو مفتوح کے ابدال سے پڑھا ہے،جیسے[مُوَجَّلاً]

تیسرے شعر میں ناظم نے سوسی کیلئے ہمزہ ساکنہ میں ابدال کا اصول بیان فرمایا کہ سوسی ہر ہمزہ ساکنہ کو حرف مد سے بدلتے ہیں،خواہ فاءکلمہ میں ہو،یا عین کلمہ میں ہو یا لام کلمہ میں ہو،البتہ پانچ قسم کے ہمزہ ساکنہ سوسی کے لئے ابدال سے مستثنیٰ ہیں،[۱]وہ ہمزہ ساکنہ جس کا سکون جزم کی وجہ سے ہو،جیسے[تَسُـؤۡ،يَشَـأۡ،يُهَيِّـئۡ،نَنۡسَأۡهَا،يُنَبَّأۡ][۲]وہ کلمات جن میں ہمزہ کا سکون صیغہ امر ہونے کی بناء پر ہو،جیسے[هَيِّـئۡ،نَبِّـئۡ،اَرۡجِـئۡـهُ،اِقۡرَأۡ،اَنۡبِئۡهُمۡ][۳]وہ کلمات جن میں ابدال کرنے سے کلمہ ثقیل ہوجاتا ہے اور نہ کرنے سے خفیف رہتا ہے،جیسے[تُـؤۡوِيۡهِ،تُؤۡوِیۡ][۴]کلمہ[وَرِئۡيًا][۵]کلمہ[مُـؤۡصَدَةٌ]جبکہ باقیین نے ہر جگہ ہمزہ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھا ہے،البتہ حمزہ نے وقف میں ہمزہ ساکنہ کو ماقبل حرف مد کے ابدال سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿غَيۡرَ أَنۡبِئۡهُمۡ وَنَبِّئۡهُمۡ فَلاَ﴾

ماقبل ناظم نے ابوجعفر کیلئے ہمزہ ساکنہ میں ابدال کا بیان فرمایا،اب یہاں سے ان کیلئے مستثنیٰ الفاظ کو بیان فرمارہے ہیں کہ ابوجعفر نے اصل کے موافق[اَنۡبِـئۡهُمۡ][بقرہ:۳۳]اور[نَبِّـئۡهُمۡ][حجر:۵۱]کو ابدال کے بجائے تحقیق سے پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع کے دونوں راویوں نے بھی ان دونوں لفظوں کو تحقیق سے پڑھا تھا)البتہ اس میں[نَبِّئۡنَا]اور[نَبَّـأۡتُكُمَا][یوسف:۳٦،۳۷]شامل نہیں ہے،کیونکہ ان میں ابوجعفر کیلئے عام قاعدہ کے موافق ابدال ہے،اور باقی یعقوب وخلف نے اصل کے موافق[اَنۡبِـــئۡهُـــمۡ]اور[نَبِّئۡهُمۡ]کو تحقیق سے پڑھا ہے(کیونکہ امام ابوعمرو بصری کے دونوں راویوں نے حالین میں اور امام حمزہ نے وصلاً ان کو تحقیق

سے پڑھا تھا)۔

وَرِئْیاً فَـأَدْغمُـهُ کَـرُؤْیَـا جَـمِیْعِـهِ 29 وَأَبْـدِلْ یُـؤَیِّـدُ جُـدْ وَنَـحْـوَ مُـؤَجَّـلا

قولہ:......﴿ وَرِئْیاً فَأَدْغمُهُ کَرُؤْیَا جَمِیْعِهِ ﴾

[رِئْیًا]اور باب[رُؤْیَا] کے تمام الفاظ خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو، مثلاً:[رُؤْیَا، اَلرُّؤْیَا، رُؤْیَاکَ، رُؤْیَایَ]ان کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ابدال وادغام سے پڑھا ہے، یعنی[رِئْیًا] میں تو ہمزہ ساکنہ کو یاء سے بدل کر پھر یاء کا یاء میں ادغام کر تو[رِیًّا] ہوگا اور باب[رُؤْیَا] میں ہمزہ کو واو سے بدل کر پھر واو کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر، تو[رُیَّا] ہوگا، البتہ لفظ [تُـؤْوِیْ]اور[تُـؤْوِیْـهِ] میں ان کیلئے ہمزہ کا ابدال بالواو تو ہے، مگر ادغام نہیں ہے، بلکہ دونوں واو بالاظہار پڑھے جائیں گے (جبکہ امام نافع نے ان تمام کلمات کو تحقیق سے پڑھا تھا) اور باقی یعقوب وخلف نے بھی ان سب کلمات کو ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تحقیق سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَرِئْیًـا بِتَـرْكِ الْهَـمْـزِ یُشْبِـهُ الْإِمْتِلاَ	۲۱۹	وَتُـؤْوِيْ وَتُـؤْوِیْـهِ اَخَفُّ بِهَـمْـزِهِ

اس شعر میں ناظم نے ان کلمات کو بیان فرمایا، جوسوسی کیلئے ابدال سے مستثنیٰ ہے، ان میں لفظ [تُـؤْوِیْ]، [تُـؤْوِیْهِ]اور[رِئْیًا] ہے، ناظم نے[تُؤْوِیْ]، [تُـؤْوِیْهِ] میں استثناء کی وجہ یہ بتلائی کہ ان دوکلموں میں ابدال کرنے سے کلمہ ثقیل ہوجاتا ہے، اور نہ کرنے سے خفیف رہتا ہے، اور ثقالت کی وجہ یہ ہے کہ ابدال کی صورت میں ایک جنس کے دوحرف یعنی دو واو جمع ہوں گی، اول ساکن، دوسرا متحرک، اور یہ زیادہ ثقیل ہے، ہمزہ ساکنہ کے بہ نسبت، اس لئے ان میں ابدال نہیں ہوگا۔ اور لفظ [رِئْیًـا] کی وجہ یہ بتلائی کہ جب اس میں ہمزہ کا یاء سے ابدال کریں گے تو اس میں دو یائیں جمع ہوجائیں گی، پھر پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام ضروری ہوگا تو[رِیًّا] ہوجائے گا، جو[رَوِیَ] سے بنا ہے، اور سیراب کرنے کے معنی میں ہے، حالانکہ یہ معنی مراد نہیں، بلکہ حسن منظر کا معنی مراد ہے، اور یہ اس وقت ہوگا کہ جب یہ لفظ[رَوَاءٌ] سے ماخوذ مانا جائے، جس کے معنی حسن منظر کے ہیں، لہٰذا اس لفظ کو بقاء ہمزہ کے ساتھ پڑھنے میں معنی مراد پر نصاً دلالت ہوتی ہے، اور ابدال کی صورت میں دلالت احتمالاً ہوتی ہے، لہٰذا ہمزہ کو باقی رکھنا ابدال کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے۔ اور باقی ائمہ نے بھی تینوں کلموں کو ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَأَبْدِلْ یُؤَیِّدُ جُدْ وَنَحْوَ مُؤَجَّلاَ۔۔۔۔اِ لاَ ﴾

یہاں سے ناظم نے ابوجعفر کیلئے ہمزہ متحرکہ کا بیان شروع فرمایا، یعنی وہ ہمزہ جو خود بھی متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف پر بھی حرکت ہو، اس کی چھ صورتیں ہیں:[۱]ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، جیسے[مُؤَجَّلاً][۲] کسرہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، جیسے[فِئَةً] [۳] کسرہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ، جس کے بعد واو مدہ ہو، جیسے[مُسْتَهْزِءُوْنَ][۴]فتحہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ، جس کے بعد واو مدہ ہو، جیسے[وَلاَ یَطَـئُوْنَ][۵]فتحہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ، مثلاً:[اَرَءَیْتُمْ][۶] کسرہ کے بعد کسرہ والا ہمزہ، جس کے بعد یاء مدہ ہو، جیسے[خٰطِئِیْنَ]

[وَأَبۡـدِلۡ يُـؤَيِّـدُ جُدۡ] سے ناظم نے ہمزہ کی پہلی صورت کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ کلمات جن میں ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ فاء کلمہ میں ہو، تو صرف لفظ [يُؤَيِّدُ] کو ابن جماز نے ابدال سے [يُوَيِّدُ] اور ابن وردان نے تحقیق سے [يُؤَيِّدُ] پڑھا ہے۔

اور [وَنَحۡوَ مُؤَجَّلاً] سے ناظمؒ پورے ابوجعفر کیلئے مذکورہ صورت کو بیان فرمارہے ہیں کہ ابوجعفر نے بروایت قالون اصل کے خلاف ہمزہ کو واو سے بدل کر پڑھا ہے، جیسے [مُوَجَّلاً، مُوَذِّنٌ ،اَلۡمُوَلَّفَةِ](کیونکہ امام نافع سے قالون نے تحقیق سے اور ورش نے ابدال سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق تحقیق سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تحقیق سے پڑھا تھا) نیز یادرہے کہ [اَلۡفُؤَادُ، فُؤَادَكَ ،بِسُؤَالِ] میں ابدال نہیں ہوگا، کیونکہ ان میں ہمزہ فاء کلمہ کے بجائے عین کلمہ میں ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَالۡـوَاوُ عَـنۡـهُ اِنۡ ----------	۲۱۵	تَـفَتَّـحَ اِثۡـرَ الـضَّـمِّ نَـحۡـوُ مُـؤَجَّلاً

ناظمؒ نے یہاں سے ورش کے لئے ایک اصول بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں ضمہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ فاء کلمہ میں ہو، تو ورش نے ایسے ہمزہ کو واو مفتوح سے بدل کر پڑھا ہے، جیسے [مُـوَجَّلاً، مُـوَذِّنٌ ،اَلۡمُوَلَّفَةِ ،يُـوَيِّدُ] جبکہ باقیین نے ہمزہ کو تحقیق سے [مُؤَجَّلاً، مُؤَذِّنٌ ،اَلۡمُؤَلَّفَةِ، يُؤَيِّدُ] پڑھا ہے۔

كَـذَاكَ قُـرِى اسۡتُهۡـزِىۡ وَنَـاشِيَةً رِيَـا 30 نُبَـوِّىۡ يُبَطِّـىۡ شَـانِئَكَ خَـاسِئًـا أَلَا

قولہ:......﴿ كَذَاكَ قُرِى اسۡتُهۡزِىۡ وَنَاشِيَةً رِيَا نُبَوِّىۡ يُبَطِّىۡ شَانِئَكَ خَاسِئًا أَلَا ﴾

یہاں سے ناظمؒ نے ہمزہ کی دوسری صورت کو بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں کسرہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہو تو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کو یاء سے بدل کر پڑھا ہے، مثلاً: [قُـرِىَ، اُسۡتُهۡـزِىَ، وَنَـاشِيَةَ، رِيَـآءَ النَّـاسِ، لَـنُبَـوِّيَنَّهُمۡ ،لَيُبَطِّيَنَّ ،شَـانِيَكَ، خَاسِيًا، مُلِيَتۡ](جبکہ امام نافع نے ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا تھا)

كَـذَا مُـلِـئَـتۡ وَالۡـخَـاطِئَـهۡ وَمِئَـهۡ فِئَـهۡ 31 فَـأَطۡـلِـقۡ لَهُ وَالۡخُلۡفُ فِى مَوۡطِئًا إِلَى

قولہ:......﴿ وَالۡخَاطِئَهۡ وَمِئَهۡ فِئَهۡ فَأَطۡلِقۡ لَهُ ﴾

اس کا تعلق ماقبل سے ہے، کہ لفظ [خَـاطِـئَةٍ، فِئَةٌ، مِـا ئَةٌ] کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف مطلقاً یاء کے ابدال سے پڑھا ہے، خواہ معرف باللام ہو یا نکرہ، مفرد ہو یا مثنی جیسے [خَاطِيَةٍ، اَلۡخَاطِيَة، فِيَةٌ، فِيَتَانِ ،مِايَةٌ، مِايَتَيۡنِ] جبکہ باقی دو ائمہ نے ان کو بھی ہمزہ کی تحقیق سے [خَاطِئَةٍ، اَلۡخَاطِئَة، فِئَةٌ، فِئَتَانِ ،مِائَةٌ، مِائَتَيۡنِ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالۡخُلۡفُ فِى مَوۡطِئًا إِلَى ﴾

لفظ [مَـوۡطِـئَـا] کا تعلق بھی ماقبل سے ہے، مگر اس میں ابوجعفر نے ابدال اور تحقیق دونوں طرح سے پڑھا ہے، اور باقی

دوائمہ نے تحقیق سے پڑھا ہے۔

وَیَحۡذِفُ مُسۡتَهۡزُونَ وَالۡبَابَ مَعۡ تَطَوۡ 32 یَطَوۡا مُتَّکًا خَاطِیۡنَ مُتَّکِئِی اُوۡلا
کَمُسۡتَهۡزِئِیۡ مُنۡشُونَ خُلۡفٌ یَدٍا وَجُزۡ 33 ءَا ادۡغِمۡ کَهَیۡئَۃِ والنَّسِیۡءُ وَسَهِّلا

قولہ:......﴿ وَیَحۡذِفُ مُسۡتَهۡزُونَ وَالۡبَابَ ۔۔۔اُ ولاَ ﴾

یہاں سے ناظم نے ہمزہ کی تیسری صورت کو بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں کسرہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ ہواور اس کے بعد واو مدہ ہو،اور[وَالۡبَابِ] سے یہی مراد ہے،جیسے[مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ،مُتَّکِئُوۡنَ ،اَلصَّابِئُوۡنَ،فَمَالِئُوۡنَ ،اَلۡخَاطِئُوۡنَ]وغیرہ تو ان کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کے حذف اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ کے بجائے ضمہ پڑھا ہے،جیسے[مُسۡتَهۡزُوۡنَ،مُتَّکُوۡنَ ،فَمَالُوۡنَ ،اَلۡخَاطُوۡنَ ،اَلصَّابُوۡنَ،اَنۡبُوۡنِیۡ ،لِیُوَاطُوۡا،اَنۡ یُّطۡفُوۡا،قُلِ اسۡتَهۡزُوۡا](جبکہ امام نافع نے[اَلصَّابُوۡنَ]کو ہمزہ کے حذف سے اور باقی الفاظ میں ہمزہ کو اثبات سے پڑھا تھا)اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق تمام الفاظ میں ہمزہ کو اثبات سے پڑھا ہے۔نیز یادرہے کہ ابوجعفر کیلئے[اَلصَّابُوۡنَ]میں ہمزہ کا حذف اصل کے موافق اور بقیہ الفاظ میں اصل کے خلاف ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي الصَّابِئِيۡنَ الۡهَمۡزَوَالصَّابِئُوۡنَ خُذۡ	۴۶۰	....

[اَلصّٰبِئِیۡنَ]اور[اَلصّٰبِئُوۡنَ]کو نافع کے سوا باقی چھ قراء نے ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے،اور نافع نے ہمزہ کے حذف سے[اَلصّٰبِیۡنَ]اور[اَلصّٰبُوۡنَ]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ مَعۡ تَطَوۡیطوا۔۔۔اُ ولاَ ﴾

یہاں سے ناظم نے ہمزہ کی چوتھی صورت کو بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں فتحہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ ہو،اور اس کے بعد واو مدہ ہو،اور یہ صرف تین کلمات ہیں[وَلا یَطَئُوۡنَ،اَنۡ تَطَئُوۡهُمۡ،لَمۡ تَطَئُوۡهَا]ان کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف حالین میں ہمزہ کے حذف اور اس سے پہلے حرف پر فتحہ پڑھا ہے،جیسے[وَلا یَطَوۡنَ،اَنۡ تَطَوۡهُمۡ،لَمۡ تَطَوۡهَا](جبکہ امام نافع نے حالین میں ہمزہ کے اثبات سے[وَلا یَطَئُوۡنَ،اَنۡ تَطَئُوۡهُمۡ،لَمۡ تَطَئُوۡهَا]پڑھا تھا)اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق حالین میں ہمزہ کے اثبات سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ مُتَّکًا ۔۔۔اُ ولاَ ﴾

یہاں سے ہمزہ کی پانچویں صورت کو بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں فتحہ کے بعد فتحہ والا ہمزہ ہو،جیسے[مُتَّکَأً]اس کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کے حذف سے[مُتَّکًا]پڑھا ہے،اور حذف ماقبل پر عطف سے نکلا ہے،(جبکہ امام نافع نے ہمزہ کے اثبات سے پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق ہمزہ کے اثبات سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿خَاطِیۡنَ مُتَّکِئِی اُ ولا کَمُسۡتَهۡزِئِیۡ ﴾

یہاں سے ناظم نے ہمزہ کی چھٹی صورت کو بیان فرمایا کہ وہ کلمات جن میں کسرہ کے بعد کسرہ والا ہمزہ ہو،اور اس

کے بعد یاءمدہ ہو،اور یہ صرف تین کلمات ہیں، وہ یہ ہیں: [خَاطِئِیْنَ، مُتَّکِئِیْنَ، مُسْتَهْزِءِ یْنَ] ان کوابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کے حذف سے [خَاطِیْنَ، مُتَّکِیْنَ، مُسْتَهْزِ یْنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے مذکورہ الفاظ کو ہمزہ کے اثبات سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے مذکورہ الفاظ کو اپنی اصل کے موافق ہمزہ کے اثبات سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ کے اثبات سے پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ ابوجعفر کیلئے [خَاسِئِیْنَ] میں حذف نہیں ہے، البتہ [اَلصّٰبِیْنَ] میں اصل کے موافق حذف ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي الصَّابِئِيْنَ الْهَمْزَوَالصَّابِئُوْنَ خُذْ	۴۶۰	....

[اَلصّٰبِئِیْنَ] اور [اَلصّٰبِئُوْنَ] کو نافع کے سوا باقی چھ قراء نے ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے، اور نافع نے ہمزہ کے حذف سے [اَلصّٰبِیْنَ] اور [اَلصّٰبُوْنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ مُنْشُونَ خُلْفٌ يَدًا ﴾

ماقبل ناظم نے ہمزہ کی تیسری صورت میں فرمایا کہ وہ کلمات جن میں کسرہ کے بعد ضمہ والا ہمزہ ہو اور اس کے بعد واو مدہ ہو، اس کو پورے ابوجعفر نے ہمزہ کے حذف سے پڑھا ہے، اب یہاں [الْمُنْشِئُوْنَ] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ابن وردان نے ہمزہ کے حذف واثبات دونوں طرح سے اور ابن جماز نے صرف حذف سے پڑھا ہے، اور باقی دوائمہ نے ہمزہ کے اثبات سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَجُزْءًا ادْغِمْ ۔۔۔اُدْ ﴾

ناظمؒ نے یہاں سے ہمزہ کی تیسری قسم کا بیان شروع فرمایا، یعنی وہ ہمزہ جو ساکن کے بعد متحرک ہو، اور اس کی تین صورتیں ہیں: [۱] ہمزہ زاء ساکنہ کے بعد ہو، جیسے [جُزْءًا] [۲] ہمزہ یاء ساکنہ کے بعد ہو، جیسے [كَهَيْئَةِ] [۳] ہمزہ الف کے بعد ہو، جیسے [اِسْرَآءِیْلَ] اور تینوں میں ابوجعفر کیلئے تخفیف ہے۔

ناظم نے کلمہ [جُزْءًا] سے پہلی صورت کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ہمزہ جو زاء ساکنہ کے بعد ہو، تو ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کو زاء سے بدل کر پھر زاء کا زاء میں ادغام کرکے پڑھا ہے، جیسے [جُزًّا، جُزٌّ] (جبکہ امام نافع نے [جُزْءًا، جُزْءٌ] پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق اظہار سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی اظہار سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وجــزءا و جــزء ضـم الاسكــان صف	۵۲۴	-------------------------------

[جزءا و جزء] کو شعبہ نے زاء کے ضمہ سے اور باقیین نے اسکان سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ كَهَيْئَةَ والنَّسِيُّ ۔۔۔اُدْ ﴾

یہاں سے ناظمؒ نے ہمزہ کی تیسری قسم میں دوسری صورت کو بیان فرمایا کہ وہ ہمزہ جو یاء ساکنہ کے

بعد ہو، جیسے [كَهَيۡــــئَة،وَالــــنَّسِــــــیُ ءُ] توابوجعفر نے اصل کے خلاف ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر کے پڑھا ہے، جیسے [كَهَيَّةِ،وَالنَّسِيُّ] (جبکہ امام نافع سے قالون نے دونوں کو اظہار سے [كَهَيۡئَة،وَالنَّسِیُ ءُ] اور ورش نے پہلے کو اظہار سے اور دوسرے کو ادغام سے پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق اظہار سے [كَهَيۡئَةِ، وَالنَّسِیُ ءُ] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَوَرۡشٌ لِـئَلَّاوَالـنَّسِـی ءُ بِيَـائِـهِ	۲۲۴	وَاَدۡغَـمَ فِـيۡ يَـاءِ الـنَّسِـی ءِ فَثَـقَّلَا

ورش نے [لِئَلَّا] کے ہمزہ کو یاء سے بدل کر [لِيَلَّا] اور [وَالنَّسِیُ ءُ] کے ہمزہ کو یاء سے بدل کر پھر یاء کا یاء میں ادغام کر کے [وَالنَّسِيُّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے [لِئَلَّا] اور [وَالنَّسِیُ ءُ] پڑھا ہے۔

أَرَيۡـتَ وَإِسۡـرَائِيۡلَ كَـائِـنۡ وَمَـدَّ أُدۡ 34 مَـعَ اللَّاءِ هَــا أَنۡتُـمۡ وَحَـقِّقۡهُـمَـا حَلَا

قوله:......﴿ وَسَهِّلَا أَرَيۡتَ ۔۔۔ أُدۡ ﴾

یہاں سے ناظم نے ابوجعفر کے لئے پانچ کلمات [اَرَءَيۡتَ،اِسۡرَائِيۡلَ ، كَآئِنۡ ،اَللَّآءِ ،هٰٓاَنۡتُمۡ] میں تسہیل کا بیان شروع فرمایا، جن کی تفصیل ترتیب وار درج ذیل ہے: کہ [اَرَءَيۡتَ] جس کی راء سے پہلے ہمزہ استفہام ہو، خواہ ہمزہ استفہام کے بعد فاء ہو یا نہ ہو، ایسے ہی تاء کے بعد کاف یا میم ساکن یا [كُــــــمۡ] میں سے کوئی حرف ہو یا نہ ہو، اور ایسے کلمات صرف یہ چھ آئیں ہیں [اَرَءَيۡتَ،اَرَءَيۡتَكُمۡ، اَرَءَيۡتَكَ،اَرَءَيۡتُمۡ، اَفَرَءَيۡتَ اَفَرَءَيۡتُمۡ] ان سب کو ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف تسہیل سے پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور ورش نے تسہیل اور ہمزہ ثانیہ کا الف سے ابدال دونوں طرح سے پڑھا تھا) اور باقی یعقوب وخلف نے اصل کے موافق ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تحقیق سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

اَرَيۡـتَ فِـي الۡاِسۡتِـفۡهَـامِ لَاعَيۡـنَ رَاجِعٌ	۲۳۸	وَعَـنۡ نَـافِـعٍ سَهِّـلۡ وَكَـمۡ مُبۡـدِلٍ جَلَا

[اَرَءَيۡتَ،اَرَءَيۡتَكُمۡ، اَرَءَيۡتَكَ،اَرَءَيۡتُمۡ، اَفَرَءَيۡتَ اَفَرَءَيۡتُمۡ] ان سب کو کسائی نے دوسرے ہمزہ کے حذف سے [اَرَيۡتَ] پڑھا ہے، قالون نے دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور ورش نے تسہیل اور دوسرے ہمزہ کا الف سے ابدال دونوں طرح پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَإِسۡرَائِيۡلَ كَائِنۡ وَمَدَّ أُدۡ مَعَ اللَّاءِ ﴾

یہاں سے دوسرے، تیسرے اور چوتھے لفظ کا بیان ہو رہا ہے، کہ ابوجعفر نے [اِسۡرَائِيۡلَ ، كَآئِنۡ ،اَللَّآءِ] تینوں لفظوں کو ہر جگہ ہمزہ ثانیہ کی تسہیل سے پڑھا ہے، اس لئے تینوں میں مد متصل ہونے کی وجہ سے ہمزہ میں تسہیل کے سبب پہلے مد اور پھر

قصر دو دو وجوہ ہیں۔

نیز یادرہے کہ [اَللّٰٓاءِ] پر وقف کی صورت میں تین وجوہ ہیں [۱] ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال مع مدطویل یعنی [اَللّٰٓایْ] [۲] تسہیل بالروم مع التوسط [۳] تسہیل بالروم مع القصر

قال الشاطبیؒ:......

وَاِنْ حَـرْفُ مَـدٍّ قَبْـلَ هَـمْـزٍ مُـغَيَّـرٍ	۲۰۸	يَـجُـزْ قَـصْـرُهُ وَ الْـمَـدُّ مَـا زَالَ اَعْـدَلاَ
....	۵۷۰	وَمَـعْ مَـدِّ كَـائِـنْ كَسْـرُ هَـمْـزَتِـهِ دَلاَ
وَلاَ يَـاءَ مَـكْسُـوْرًا------------	۵۷۱	....
وَ بِـالْهَـمْـزِ كُـلُّ الّٰـلاَّءِ وَالْيَـاءِ بَعْدَهٗ	۹۶۵	ذَكَـا وَ بِيَـاءٍ سَـاكِنٍ حَجَّ هُـمَّلاَ
وَكَـالْيَـاءِ مَـكْسُـوْرًا لِـوَرْشٍ وَعَـنْهُـمَـا	۹۶۶	وَقِفْ مُسْكِـنًـاوَالْهَـمْـزُ زَاكِيْـهِ بُـجِّلاَ

ناظم نے پہلے شعر میں ایک نہایت اہم اصول بیان فرمایا کہ اگر مدہ کے بعد ایسا ہمزہ پایا جائے، جس میں کسی قسم کا تغیر ہو گیا ہو تو وہاں ہمزہ سے پہلے حرف مد میں قصر و مد دونوں وجوہ جائز ہیں، رہا یہ کہ ان میں سے اولیٰ کیا ہے، سو ناظمؒ اور علامہ دانیؒ کی رائے پر تو ہر صورت میں مداولیٰ ہے، پھر قصر ہے، جیسا کہ [وَ الْـمَـدُّ مَـا زَالَ اَعْـدَلاَ] میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے، اور علامہ ابن الجزریؒ کی رائے میں تفصیل ہے، کہ اگر تغیر بصورت تسہیل ہو تو مداولیٰ وارجح ہوگا، کیونکہ ہمزہ کا کچھ نہ کچھ اثر باقی ہے، لیکن اگر تغیر اسقاط ہمزہ کی شکل میں ہو تو جائز تو مد بھی ہے، مگر قصر اولیٰ وارجح ہے، کیونکہ سبب مد کالعدم ہو گیا ہے۔

دوسرے شعر میں ناظم نے لفظ [كَـآئِـنْ] کے بارے میں فرمایا کہ یہ لفظ جہاں بھی ہو، ابن کثیر مکی نے اثبات الف اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ سے بروزن [كَـاهِـنْ] پڑھا ہے، اور باقیین نے کاف کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور یاء مشددہ مکسورہ سے [كَاَيِّنْ] بروزن [كَصَيِّبْ] پڑھا ہے۔

تیسرے شعر میں ناظم نے چوتھے لفظ [اَللّٰٓاءِ] کو بیان فرمایا کہ ہر جگہ پر لفظ [اَللّٰٓاءِ] کو حالین میں شامی، عاصم اور کسائی نے الف کے بعد ہمزہ محققہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ سے [اَللّٰٓائِـیْ] پڑھا ہے، اور حمزہ کیلئے وصلاً انہیں تینوں کی طرح ہے، البتہ وقفاً ہمزہ مسہّلہ کے بعد یاء ساکنہ مع مد وقصر دونوں کے ساتھ ہے۔ اور قالون، قنبل کیلئے وصلاً بغیر یاء کے ہمزہ محققہ کے ساتھ [اَللّٰٓاءِ] اور وقفاً ہمزہ محققہ ساکنہ سے [اَللّٰٓاءْ]۔ اور ورش کیلئے وصلاً بغیر یاء کے ہمزہ کی تسہیل مد وقصر کیساتھ [اَللّٰٓاءِ]، اور وقفاً ہمزہ کے بجائے یاء ساکنہ سے [اَللّٰٓایْ]۔ اور ابوعمرو بصری و بزی کیلئے وصلاً دو دو وجوہ ہیں: [۱] یاء ساکنہ سے ابدال [اَللّٰٓایْ] [۲] تسہیل مد وقصر کیساتھ۔ پس تسہیل کیساتھ دو دو وجوہ ہوں گی، اور وقفاً صرف ہمزہ کے بجائے یاء ساکنہ سے [اَللّٰٓایْ] ہے۔

قولہ:......﴿ وَسَهِّلاَ ـ ـ ـ هَا أَنتُمْ وَحَقِّقُهُمَا حَلاَ ﴾

یہاں سے پانچویں کلمہ کا بیان شروع ہو رہا ہے، کہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف [هٰٓاَنْتُمْ] کو ھاء کے بعد اثبات الف اور

ہمزہ کی تسہیل سے پڑھا ہے۔

اور یعقوب نے اصل کے خلاف [اَللّآءِ]اور [هٰٓاَنْتُمْ] دونوں کو ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے، البتہ [اَللّآءِ] میں ہمزہ کے بعد یاء کا حذف اور [هٰٓاَنْتُمْ] میں [هَا] کے بعد الف کا اثبات اصل کے موافق ہے، اور خلف نے اصل کے موافق هاء کے بعد اثبات الف سے اور ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی اثبات الف اور ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا تھا)۔

قال الشاطبیؒ:......

وَلَا اَلِفٌ فِـيْ هَـا هَـأَنْتُمْ زَكَـا جَـنًا	۵۵۹	وَسَهِّـلْ اَخَـا حَـمْـدٍ وَكَـمْ مُبْـدِلٍ جَلَا

[هٰٓـاَنْتُـمْ] جو چار جگہ آیا ہوا ہے، اس میں شار جگہ پانچ قراءتیں ہیں [۱] کو قنبل نے الف کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے [هَـاَنْتُمْ] پڑھا ہے، ان کیلئے الف کا حذف [وَلاَ اَلِفٌ] سے نکلا اور تحقیق [وَسَهِّلْ] کی ضد سے نکلی۔ [۲] [۳] ورش کیلئے دو وجوہ ہیں، ایک حذف الف اور ہمزہ کی تسہیل [هَـاَنْتُـمْ]، الف کا حذف [وَلاَ اَلِفٌ] سے نکلا، اور ہمزہ کی تسہیل [وَسَهِّـلْ اَخَـا حَمْدٍ] سے، اور دوسری وجہ حذف الف اور ہمزہ کا الف سے ابدال مدلازم کے ساتھ، ان کیلئے ابدال [وَكَمْ مُبْدِلٍ جَلاَ] سے نکلا۔ [۴] قالون بصری کیلئے هاء کے بعد الف کا اثبات اور ہمزہ کی تسہیل سے [هٰــــــاَنْتُـــمْ]، ان کیلئے الف کا اثبات [وَلاَ [اَلِفٌ] کی ضد سے اور تسہیل [وَسَهِّـلْ اَخَـا حَـمْـدٍ] سے نکلی۔ [۵] بزی، شامی، کوفیین کیلئے الف کا اثبات اور ہمزہ کی تحقیق سے [هٰاَنْتُمْ] ہے، اور یہ دونوں ضد سے نکلے۔

لِـئَلَّا أَجِـدُ بَـابَ الـنُّبُـوَّةِ وَالـنَّبِـىُ 35 أَبْـدِلْ لَـهُ وَالـذِّئْـبَ أَبْـدِلْ فَيَـجْـمُـلَا

قوله:......﴿ لِئَلاَّ أَجِدُ ﴾

ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف ہر جگہ کلمہ (لِـئَلَّا) کو ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے، اور یہ قراءت تلفظ سے نکلی یا ماقبل [حَـقِّـقْـهُـمَـا] پر عطف ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے ہمزہ کی تحقیق اور ورش نے ہمزہ کو یاء سے بدل کر (لِيَلَّا) پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے بھی اصل کے موافق ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَوَرْشٌ لِـئَلَّا وَالـنَّسِـيْ ءُ بِيَـاءِهِ	۲۲۴	وَاَدْغَـمَ فِـيْ يَـاءِ الـنَّسِـيْ ءِ فَثَـقَّلَا

ورش نے [لِئَلَّا] کے ہمزہ کو یاء سے بدل کر [لِيَلَّا] پڑھا ہے، اور [وَالنَّسِيْ ءُ] کے ہمزہ کو یاء سے بدل کر پھر یاء کا یاء میں ادغام کر کے [وَالنَّسِيُّ] پڑھا ہے، اور باقین نے [لِئَلَّا] اور [وَالنَّسِيْ ءُ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ بَابَ النُّبُوَّةِ وَالنَّبِىُ أَبْدِلْ لَهُ ﴾

[لَـهٗ] کی ضمیر ابوجعفر کی طرف راجع ہے، یعنی ابوجعفر نے اصل کے خلاف مادہ [اَلـنُّبُـوْءَةِ] کے تمام الفاظ [اَلـنَّبِيْئُوْ

ن،اَلنَّبِيۡءِ،اَلۡاَنۡبِئَآءَ]وغیرہ کوابدال سے پڑھا ہے،یعنی[اَلنُّبُوۡءَ ةِ] میں ہمزہ کا واو سے ابدال اور پھر واو کا واو میں ادغام ہوگا یعنی [اَلنُّبُوَّةِ]اوراسی طرح[اَلنَّبِيۡئُوۡ نَ،اَلنَّبِيۡءِ] میں ہمزہ کا یاء سے ابدال اور پھر یاء کا یاء میں ادغام ہوگا یعنی[اَلنَّبِيُّوۡنَ]،[اَلنَّبِيّ]البتہ[اَلۡاَنۡبِئَآءَ] میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر[اَلۡاَنۡبِيَآءَ]پڑھا ہے،اورادغام نہیں کیا،کیونکہ اس میں ایک ہی یاء ہے۔(جبکہ امام نافع نے ان سب کلمات کو ہر جگہ اور ہر حال میں ہمزہ سے پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے بھی حفص کی طرح پڑھا ہے،لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ہمزہ کا ابدال ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَجَمۡعًا وَفَرۡدًافِي النَّبِيءِ وَفِي النُّبُو	۴۵۸	ءَةِ الۡهَمۡزَكُلٌّ غَيۡرَ نَافِعٍ ابۡدَلاَ
وَقَالُوۡنُ فِي الۡاَحۡزَابِ فِي لِلنَّبِيِّ مَعۡ	۴۵۹	بُيُوۡتَ النَّبِيِّ الۡيَاءَ شَدَّدَمُبۡدِلاَ

لفظ[نَبِيٌّ]واحد ہو یا جمع،اس کو نافع کے علاوہ باقی چھ اماموں نے ہر جگہ یاء سے اور[اَلنُّبُوۡءَ ةِ] میں ہمزہ کو واو سے بدل کر پھر واو کا واو میں ادغام اوراسی طرح[اَلنَّبِيۡـُٔوۡنَ،اَلنَّبِيۡءِ] میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر پھر یاء کا یاء میں ادغام کرکے حفص کی طرح پڑھا ہے،البتہ[اَلۡاَنۡبِيَآءَ] میں ایک یاء ہونے کی وجہ سے ادغام نہیں کرتے،اور نافع نے سب کلمات کو ہمزہ سے پڑھا ہے،البتہ قالون نے سورۂ احزاب میں دوجگہ[لِلنَّبِيۡءِ اِنۡ اَرَادَ][بُيُوۡتَ النَّبِيۡءِ اِلَّآ] کو جمہور کی طرح ہمزہ کو یاء سے بدل کر پھر یاء کا یاء میں ادغام سے[لِلنَّبِيِّ اِنۡ اَرَادَ]اور[بُيُوۡتَ النَّبِيِّ اِلَّآ]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَالذِّئۡبَ أَبۡدِلۡ فَيَجۡمُلاَ﴾

خلف نے اصل کے خلاف(اَلذِّئۡبُ)کو ابدال سے(اَلذِّيۡبُ)پڑھا ہے،اوراس لفظ کے علاوہ باقی تمام الفاظ میں اپنی اصل کے موافق ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے(جبکہ امام حمزہ نے اس لفظ کو بھی ہمزہ کی تحقیق سے(اَلذِّئۡبُ)پڑھا تھا)اور ابوجعفر نے بھی اصل کے خلاف یاء کے ابدال سے پڑھا ہے،البتہ یعقوب نے اصل کے خلاف ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے،جیسا کہ ماقبل دونوں آئمہ کے بارے میں گزر چکا ہے،لہٰذا ابوجعفر وخلف کیلئے ابدال سے اور یعقوب کیلئے ہمزہ کی تحقیق سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَوَالاَهُ فِيۡ بِئۡرٍ وَفِيۡ بِئۡسَ وَرۡشُهُمۡ	۲۲۲	وَفِي الذِّئۡبِ وَرۡشٌ وَالۡكِسَائِيۡ فَاَبۡدَلاَ

ورش کیلئے ہمزہ ساکنہ میں ابدال کا اصول یہ تھا کہ وہ ہمزہ ساکنہ فاء کلمہ میں ہو،مگر انہوں نے تین ایسے کلموں میں ابدال کیا ہے،جس میں ہمزہ عین کلمہ میں ہے،ایک[بِئۡرٍ] جو سورۂ حج میں آیا ہے،دوسرے لفظ[بِئۡسٍ] جہاں بھی ہو،اور تیسرے لفظ [اَلذِّئۡبُ] میں جو سورۂ یوسف میں تین جگہ آیا ہے،اور لفظ[اَلذِّئۡبُ] میں کسائی بھی سوسی کے موافق ابدال کرتے ہیں،لہٰذا ورش،سوسی کیلئے تینوں میں ہمزہ کا یاء سے ابدال اور[اَلذِّئۡبُ] کے ابدال میں کسائی بھی ورش اور سوسی کے ساتھ شامل ہیں اور باقی قالون،مکی،دوری بصری،ابن عامر شامی،عاصم اور حمزہ نے تینوں کلموں کو ہمزہ کی تحقیق سے پڑھا ہے۔

﴿اَلنَّقۡلُ وَ السَّکۡتُ وَ الۡوَقۡفُ عَلٰی الۡھَمۡزِ﴾

اگرحرکت والا ہمزہ قطعی کلمہ کے شروع میں ہواوراس سے پہلے کلمہ کے آخر میں حرف صحیح ساکن ہو، یعنی مدہ نہ ہواور نہ جمع کی میم ہوتو ائمہ ثلاثہ کے اصول میں امام نافع کے راوی ورش تخفیف کی غرض سے حالین میں اورامام حمزہ صرف وقف کی حالت میں ہمزہ کی حرکت اس سے پہلے ساکن کو دیکر ہمزہ کو حذف کردیتے ہیں، اوراس کو نقل حرکت کہتے ہیں، مثلاً: [قَـدۡاَفۡـلَـحَ ،مَـنۡ اٰمَنَ، عَذَابٌ اَلِیۡمٌ] باقی قالون اورامام ابوعمرو بصری کیلئے حالین میں ترک نقل ہے۔

اورآئمہ ثلاثہ کے اصول میں صرف امام حمزہ کیلئے حالین میں سکتہ اور وقفاً ہمزہ کی تخفیف ہے۔

وَلَا نَـقۡـلَ إِلَّا الآنَ مَـعۡ یُـوۡنُـسٍ یَـدَا 36 وَرِدۡءًا وَأَبۡـدِلۡ أَمَّ مِـلۡءُ بِـهِ انۡـقُـلا

قولہ:......﴿وَلَا نَقۡلَ إِلَّا الآنَ مَعۡ یُوۡنُسٍ یَدَا﴾

ناظم نے [وَلَا نَـقۡـلَ] فرما کراس طرف اشارہ فرمایا کہ تینوں اماموں میں کسی کے لئے بھی ورش کی طرح نقل حرکت عام نہیں ہے، البتہ چند کلمات میں ائمہ ثلاثہ نے نقل حرکت کی ہے، جن کو ناظم نے [إِلَّا] حرف استثناء کے بعد بیان کیا ہے یعنی ان میں ایک لفظ [ءَآلۡـئٰنَ] جہاں بھی واقع ہو، اوراس میں سورۂ یونس کے دونوں بھی شامل ہیں، ابوجعفر کے راوی ابن وردان نے اصل کے موافق ہر جگہ پر لفظ [ءَآلۡئٰنَ] کو نقل حرکت سے پڑھا ہے، البتہ ابن جماز نے اصل کے خلاف ترک نقل سے پڑھا ہے (جبکہ امام نافع سے قالون نے صرف سورۂ یونس کے دونوں [ءَآلۡئٰنَ] اور ورش نے ہر جگہ لفظ [ءَآلۡئٰنَ] کو نقل حرکت سے پڑھا تھا) اور باقی دو آئمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق ترک نقل سے پڑھا ہے۔لہٰذا ابن وردان کے لئے نقل حرکت اور ابن جماز، یعقوب اور خلف کیلئے ترک نقل یعنی تحقیق سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَـرِّكۡ لِـوَرۡشٍ کُـلَّ سَـاکِـنٍ اٰخِـرٍ	۲۲۶	صَحِیۡحٍ بِشَکۡلِ الۡهَمۡزِوَاحۡذِفۡهُ مُسۡهِلَا
------------------وَلِـنَـافِـعٍ	۲۲۹	لَـدَی یُـوۡنُـسٍ آلانَ بِـالـنَّـقۡلِ نُقِّلَا

[ءَآلۡـئٰـنَ] جوسورۂ یونس میں دو جگہ آیا ہوا ہے، اس کو پورے نافع نے نقل حرکت سے پڑھا ہے، گویا سورۂ یونس کے دونوں جگہ پر قالون نے بھی نقل حرکت پڑھنے میں ورش کی موافقت کی ہے، البتہ اس لفظ کے علاوہ باقی مواقع پر قالون کے لئے ترک نقل اور ورش کیلئے نقل حرکت ہے، اور باقیین نے ہر جگہ ترک نقل یعنی تحقیق سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَرِدۡءًا وَأَبۡدِلۡ أَمَّ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (رِدۡءًا یُّصَدِّقُنِیۡ) کو حالین میں نقل مع الابدال سے [رِدَا یُـصَدِّقُنِیۡ] پڑھا ہے، یعنی ہمزہ کی تنوین دال کو نقل کر کے ہمزہ کو حذف کیا پھر وقف کی طرح وصل میں بھی دال کی تنوین کو الف سے بدل کر

[رِدَا يُصَدِّقُنِيۡ] پڑھا ہے۔(جبکہ امام نافع نے وصل میں ہمزہ کی حرکت دال کو دیکر ہمزہ کو حذف کر کے [رِدًايُّصَدِّقُنِيۡ]اور وقف میں تنوین کو الف سے بدل کر[رِدَا] پڑھا تھا)اور باقی یعقوب اور خلف نے اپنی اصل کے موافق نقل کے بغیر دال کے سکون اور ہمزہ محققہ سے[رِدۡءًا يُّصَدِّقُنِيۡ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی نقل کے بغیر دال کے سکون اور ہمزہ کے اثبات سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَنَـقۡـلُ رِدًا عَـنۡ نَـافِـعٍ-------	۲۳۴	....

[رِدَ ايُصَدِّقُنِيۡ] کو پورے نافع نے وصل میں ہمزہ کی حرکت دال کو دیا اور ہمزہ کو حذف کیا ہے، یعنی [رِدًايُّصَدِّقُنِيۡ]اور وقف میں تنوین کو الف سے بدل کر[رِدَا] پڑھا ہے،اور باقیین نے بھی نقل کے بغیر دال کے سکون اور ہمزہ کے اثبات سے[رِدۡءًا يُّصَدِّقُنِيۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿مِلۡءُ بِهِ انۡقُلا﴾

ابوجعفر کے راوی ابن وردان نے اصل کے خلاف (مِلۡءُ الۡاَرۡضِ) [آل عمران:۹۱] کو نقل حرکت سے (مِلُ الۡاَرۡضِ) پڑھا ہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں(جبکہ امام نافع کے دونوں راویوں نے ترک نقل سے پڑھا تھا)اور باقی ابن جماز، یعقوب اور خلف نے اپنی اپنی اصل کے موافق ترک نقل سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ترک نقل سے (مِلۡءُ الۡاَرۡضِ) پڑھا تھا) لہٰذا ابن وردان کے لئے نقل حرکت اور ابن جماز، یعقوب اور خلف کیلئے ترک نقل یعنی تحقیق سے ہے۔

مِنِ اسۡتَبۡرَقٍ طِيُبٌ وَسَلۡ مَعۡ فَسَلۡ فَشَا 37 وَحَـقَّـقَ هَـمۡزَ الۡوَقۡفِ وَالسَّكۡتَ أَهۡمَلا

قوله:......﴿ مِنِ اسۡتَبۡرَقٍ طِيُبٌ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ)میں ہمزہ کی حرکت نون کو دی اور ہمزہ کو حذف کیا یعنی[مِنِ اسۡتَبۡرَقٍ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ترک نقل سے پڑھا تھا)اور باقی روح، ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق ترک نقل سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَسَلۡ مَعۡ فَسَلۡ فَشَا ﴾

مادہ[سَأَلَ] سے امر حاضر کے واحد مذکر یا جمع مذکر کے صیغہ سے پہلے فاء یا واو آجائے، جیسے[وَسۡـئَلۡ ، فَسۡـئَلَ] تو خلف نے اصل کے خلاف ان سب میں ہمزہ کا فتحہ نقل کر کے سین کو دیا اور ہمزہ کو حذف کیا، یعنی[وَسَلۡ ،فَسَلۡ] (جبکہ امام حمزہ نے ترک نقل سے پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق ترک نقل سے[وَسۡـئَلۡ ، فَسۡئَلَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ترک نقل سے پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ یہ قاعدہ امر حاضر کے واحد مذکر اور جمع مذکر حاضر کے صیغوں کیساتھ ہی خاص ہے،اور دوسری شرط یہ بھی ہے، کہ اس سے پہلے واو یا فاء بھی ہو،اور یہ دونوں شرطیں تلفظ سے نکلی ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ــــــــــــــــــــــــــوَسَــــــلُ	۵۹۸	فَسَـلُ حَـرِّكُـوۡا بِـالنَّـقۡـلِ رَاشِـدُهٗ دَلاَ

جب مادہ [سَــــأَلَ] سے امر حاضر کے واحد مذکر یا جمع مذکر کے صیغہ سے پہلے فاء یا واؤ آجائے، جیسے [وَسۡــئَـلۡ ، فَسۡـئَـلَ] تو ابن کثیر مکی اور کسائی ہمزہ کا فتحہ نقل کر کے سین کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں ہے، یعنی [وَسَـلۡ ،فَسَـلۡ] اور باقیین نے حفص کی طرح ترک نقل سے [وَسۡـئَـلۡ ، فَسۡئَلَ] پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ یہ قاعدہ امر کے واحد اور جمع مذکر حاضر ہی کیساتھ خاص ہے، اور دوسری شرط یہ ہے، کہ اس سے پہلے واو یا فاء بھی ہو۔

قولہ: ......﴿وَحَقَّقَ هَمۡزَ الۡوَقۡفِ وَالسَّكۡتَ أَهۡمَلا﴾

اس شعر میں ناظم نے خلف کیلئے ایک اہم اصول بیان فرمایا کہ خلف نے اصل کے خلاف وقف کی حالت میں ہمزہ کی تمام قسموں کو تحقیق سے اور اُس حرفِ ساکن پر ترک سکتہ کیا ہے، جو ہمزہ متحرکہ سے قبل واقع ہو رہا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے وقفاً ہمزہ کو تخفیف سے اور حرف ساکن قبل الھمز میں سکتہ پڑھا تھا) اور باقی ابو جعفر و یعقوب نے اصل کے موافق ہمزہ کی تمام قسموں کو وقفاً تحقیق سے اور حرف ساکن قبل الھمز میں مطلقاً ترک سکتہ پڑھا ہے۔ لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے وقف کی حالت میں ہمزہ کو تحقیق سے اور حرف ساکن قبل الھمز میں ترک سکتہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَعَنۡ حَـمۡـزَةٌ فِـي الۡـوَقۡفِ خُـلۡفٌ وَعِنۡدَهٗ	۲۲۷	رَوَى خَـلَفٌ فِـي الۡـوَصۡلِ سَكۡتًـا مُـقَلَّلاَ
وَيَسۡـكُـتُ فِـيۡ شَـيۡءٍ وَشَيۡـئًـا وَبَعۡضُهُمۡ	۲۲۸	لَـدَى الّـلامِ لِـلتَّعۡـرِيۡفِ عَنۡ حَـمۡـزَةٍ تَلاَ
وَشَـيۡءٍ وَشَيۡـئًـا لَمۡ يَزِدۡــــــــــــــــ	۲۲۹	....

وہ تمام کلمات جن میں ورش حالین میں نقل حرکت کرتے ہیں، ان میں پورے حمزہ کے لئے صرف وقفاً نقل اور عدم نقل دونوں ہیں، جو خُلف سے معلوم ہوئیں، اور وصلاً سکتہ ہے، جیسا کہ آگے معلوم ہو جائے گا، اور خلف نے وصلاً اُس حرفِ ساکن پر سکتہ کیا ہے، جو ہمزہ متحرکہ سے قبل واقع ہو رہا ہے، جیسے [عَـذَابٌ اَلِيۡمٌ] اور اس طرح لفظ [شَيۡءٍ] اور [شَيۡـئًا] میں بھی خلف نے سکتہ کیا ہے، اور ذو اللّام جیسے (اَلۡاَرۡض) اور موصول جیسے [شَيۡءٍ]، [شَيۡئًا] میں پورے حمزہ کیلئے سکتہ ہے۔

تینوں شعروں میں تطبیق کچھ یوں ہے کہ خلف کے لئے ذو اللام اور موصول میں صرف سکتہ ہے، کیونکہ دونوں روایتوں میں سکتہ کی دونوں قسموں کا ذکر ہے، اور مفصول میں سکتہ وعدم سکتہ دونوں ہیں، کیونکہ خلف کیلئے پہلی روایت میں مفصول کا ذکر ہے، لیکن دوسری روایت میں [لَـمۡ يَزِدۡ] نے اس کو خارج کر دیا ہے، اس لئے پہلی روایت میں سکتہ اور دوسری روایت میں عدم سکتہ نکلا۔ خلاد کیلئے ذو اللام وموصول میں سکتہ وعدم سکتہ دونوں ہیں، کیونکہ ان کا پہلی روایت میں تو کوئی ذکر نہیں ہے، اور دوسری روایت میں [وَبَــعۡــضُهُــمۡ] فرمایا ہے، جس کا مطلب ہے کہ خلاد کیلئے ذو اللام وموصول میں سکتہ وعدم سکتہ دونوں ہیں، اور چونکہ اس روایت میں [لَـمۡ يَــزِدۡ] کہہ کر مفصول کو سکتہ کی بحث سے خارج کر دیا ہے، اس لئے مفصول میں صرف عدم سکتہ ہے۔

﴿اَلۡاِدۡغَامُ الصَّغِيۡرُ﴾

وَأَظۡهَــرَ إِذۡ مَــعۡ قَــدۡ وَتَـــاءِ مُـؤَنَّـثٍ 38 أَلَا حُـزۡ وَعِـنۡـدَ الثَّـاءِ لِـلتَّـاءِ فُـصِّلَا

قولہ:......﴿وَأَظۡهَرَ إِذۡ مَعۡ قَدۡ وَتَاءِ مُؤَنَّثٍ أَلَا حُزۡ وَعِندَ الثَّاءِ لِلتَّاءِ فُصِّلَا﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف ذال اِذۡ کا اس کے تمام چھ حروف [تاء، زاء، صاد، دال، سین، جیم] میں، اور دال قَـدۡ کا ان کے تمام آٹھ حروف [سین، ذال، ضاد، ظاء، زاء، جیم، صاد، شین] میں اور تاء تانیث کا اس کے تمام چھ حروف [سین، ثاء، صاد، زاء، ظاء، جیم] میں اظہار سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے ذال اِذۡ کا اس کے تمام چھ حروف میں اظہار اور دال قَـــــدۡ اور تاء تانیث کا اس کے تمام حروف میں ادغام سے پڑھا تھا اور امام ابوعمرو بصری نے تینوں قسموں کے تمام حروف میں ادغام سے پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے خلاف تاء تانیث کا صرف ثاء میں اظہار اور باقی تینوں قسموں کے تمام حروف کو اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ذال اِذۡ کا تاء اور دال میں ادغام اور باقی حروف میں اظہار اور دال قَــــدۡ کا تمام آٹھ حرفوں میں ادغام اور تاء تانیث کا ثاء کے علاوہ باقی حروف میں ادغام سے پڑھا ہے، اس لئے ناظمؒ نے صرف تاء تانیث کا ثاء میں اظہار کو بیان کیا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے تاء تانیث کا تمام چھ حرفوں میں ادغام اور ذال اِذۡ کا تاء اور دال میں ادغام اور باقی حروف میں اظہار اور دال قَدۡ کا تمام آٹھ حرفوں میں ادغام کیا تھا)

نیز یاد رہے کہ ناظم کا ابوجعفر کیلئے ذال اِذۡ میں اظہار ذکر کرنا توضیح اور اختصار کی بناء پر ہے، اس لئے ناظم پر اپنی اصطلاح سے خروج کا اعتراض نہ کیا جائے۔

قال الشاطبیؒ:......

نَـعَـمۡ إِذۡ تَـمَشَّـتۡ زَيۡنَـبٌ صَـالَ دَلُّهَـا	۲۵۹	سَـمِـيَّ جَـمَـالٍ وَاصِلاً مَـنۡ تَـوَصَّلَا
فَـاِظۡهَـارُهَـا أَجۡـرَى دَوَامَ نَسِيۡـمِهَـا	۲۶۰	وَاَظۡهَـرَ رَيَّـا قَـوۡلِـهِ وَاصِفٌ جَلَا
وَاَدۡغَـمَ ضَـنۡـكًـا وَاصِـلٌ تُـوۡمَ دُرِّه	۲۶۱	وَاَدۡغَـمَ مَـوۡلًـى وُجۡـدُهٗ دَائِـمٌ وِلَا

ان اشعار میں ناظم نے ذال اِذۡ کا چھ حروف [تاء، زاء، صاد، دال، سین، جیم] میں ادغام اور اظہار کو بیان فرمایا ہے کہ نافع، مکی، عاصم کیلئے ہر جگہ ذال اِذۡ کا اس کے تمام چھ حرفوں میں اظہار ہے، اور خلاد، کسائی کیلئے جیم سے پہلے اظہار اور باقی پانچ میں ادغام ہے، اور خلف کیلئے تاء اور دال میں ادغام اور باقی چار میں اظہار ہے، اور ابن ذکوان کیلئے دال میں ادغام اور باقی پانچ میں اظہار ہے، اور ابوعمرو بصری، ہشام کیلئے چھ کے چھ میں ہر جگہ ادغام ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقَدۡ سَحَبَتۡ ذَيۡلاً ضَفَا ظَلَّ زَرۡنَبٌ	۲۶۲	جَلَتۡهُ صَبَاهُ شَائِقًا وَمُعَلِّلاَ
فَاَظۡهَرَهَا نَجۡمٌ بَدَا دَلَّ وَاضِحًا	۲۶۳	وَاَدۡغَمَ وَرۡشٌ ضَرَّ ظَمۡاٰنَ وَامۡتَلاَ
وَاَدۡغَمَ مُرۡوٍ وَاكِفٌ ضَيۡرَ ذَابِلٍ	۲۶۴	زَوَى ظِلَّهُ وَغۡرٌ تَسَدَّاهُ كَلۡكَلاَ
وَفِيۡ حَرۡفِ زَيَّنَا خِلاَفٌ وَمُظۡهِرٌ	۲۶۵	هِشَامٌ بِصَادٍ حَرۡفَهُ مُتَحَمِّلاَ

ان اشعار میں ناظم نے دال قَدۡ کا آٹھ حروف [سین، ذال، ضاد، ظاء، زاء، جیم، صاد، شین] میں ادغام اور اظہار کو بیان فرمایا ہے کہ ورش کیلئے ضاد، ظاء میں ادغام اور باقی چھ حروف سے پہلے اظہار ہے، اور ابن ذکوان کیلئے ذال، زاء، ضاد، ظاء میں ادغام اور باقی چار سے پہلے اظہار ہے، اور ہشام کیلئے صرف ظاء سے پہلے ایک جگہ [لَقَدۡ ظَلَمَکَ][ص] میں اظہار ہے، اور باقی آٹھوں حروف میں ہر جگہ ادغام ہے، البتہ ابوعمرو بصری، حمزہ اور کسائی کیلئے آٹھوں حرفوں میں ہر جگہ ادغام اور قالون، مکی اور عاصم کیلئے ہر جگہ اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَبۡدَتۡ سَنَا ثَغۡرٍ صَفَتۡ زُرۡقُ ظَلۡمِهِ	۲۶۶	جَمَعۡنَ وُرُودًا بَارِدًا عَطِرَ الطِّلاَ
فَاِظۡهَارُهُ دُرٌّ نَمَتۡهُ بُدُوۡرُهُ	۲۶۷	وَاَدۡغَمَ وَرۡشٌ ظَافِرًا وَمُخَوِّلاً
وَاَظۡهَرَ كَهۡفٌ وَافِرٌ سَيۡبُ جُوۡدِهِ	۲۶۸	زَكِيٌّ وَفِيۡ عُصۡرَةً وَمُحَلِّلاَ
وَاَظۡهَرَ رَاوِيۡهِ هِشَامٌ لَهُدِّمَتۡ	۲۶۹	وَفِيۡ وَجَبَتۡ خُلۡفُ ابۡنِ ذَكۡوَانَ يُفۡتَلاَ

ان اشعار میں ناظم نے تاء تانیث کا چھ حروف [سین، ثاء، صاد، زاء، ظاء، جیم] میں ادغام اور اظہار کو بیان فرمایا ہے کہ قالون، مکی، عاصم کیلئے چھ حرفوں سے پہلے ہر جگہ اظہار ہے، اور ورش کیلئے صرف ظاء میں ادغام اور باقی پانچ سے پہلے اظہار ہے، اور ابن عامر شامی کیلئے سین، جیم، زاء سے پہلے ہر جگہ اظہار اور ثاء، ظاء اور صاد میں ہر جگہ ادغام ہے، اور [حَصِرَتۡ صُدُوۡرُهُمۡ] میں ہشام اور ابن ذکوان دونوں کیلئے ادغام ہے، اور [لَهُدِّمَتۡ صَوَامِعُ] میں ہشام کیلئے اظہار اور ابن ذکوان کیلئے ادغام ہے، البتہ [وَجَبَتۡ جُنُوۡبُهَا] میں ابن ذکوان کیلئے صرف اظہار ہے، ناظم نے اس میں جو خُلف بتایا ہے، جس سے اظہار و ادغام دونوں سمجھے جاتے ہیں، یہ نہ تیسیر کے طرق سے صحیح ہے اور نہ نشر کے طرق سے، پس اس کو اظہار ہی سے پڑھنا چاہیئے، اور باقی ابوعمرو بصری، حمزہ اور کسائی کیلئے چھ حرفوں میں ہر جگہ تاء تانیث کا ادغام ہے۔

وَهَلۡ بَلۡ فَتًى هَلۡ مَعۡ تَرَى وَلِبَا بِفَا 39 نَبَذۡتُ وَكَاغۡفِرۡ لِي يُرِدۡ صَادَ حُزۡ لَا

قوله:......﴿ وَهَلۡ بَلۡ فَتًى هَلۡ مَعۡ تَرَى ﴾

خلف نے اصل کے خلاف [هَلۡ] اور [بَلۡ] کے لاموں کا ان کے تمام آٹھ حرفوں [تاء، ثاء، ظاء، زاء، سین، نون، طاء، ضاد،] میں اظہار کیا ہے، اور اظہار ماقبل پر عطف سے نکلا، البتہ تاء، ثاء اور سین میں اظہار اصل کے خلاف اور باقی پانچ

حرفوں میں اصل کے موافق ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے[هَلۡ] اور[بَلۡ] کے لاموں کا تاء،ثاءاورسین میں ادغام اور باقی پانچ حرفوں میں اظہار کیا تھا)اور یعقوب نے اصل کے خلاف[هَلۡ] کے لام کا دوجگہ تاء میں یعنی[هَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ][ملک:۳]اور[فَهَلۡ تَرٰی لَهُمۡ مِّنۡ بَاقِيَةٍ][حاقہ:۸]میں اظہار کیا ہے،اوراس کے علاوہ باقی[هَلۡ]اور[بَلۡ] کے لاموں کا ان کے تمام آٹھ حرفوں میں اصل کے موافق اظہار ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے [هَلۡ تَرٰی][ملک،حاقہ:۳،۸]میں ادغام اور باقی سب جگہ آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار کیا تھا)باقی ابوجعفر نے اصل کے موافق[هَلۡ]اور[بَلۡ] کے لاموں کا ان کے تمام آٹھ حرفوں میں اظہار کیا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی سب جگہ آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار کیا تھا)لہٰذا تینوں آئمہ کیلئے تمام حرفوں میں اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

اَلَا بَلۡ وَهَلۡ تَرۡوِيۡ ثَنَاظَعۡنِ زَيۡنَبٍ	۲۷۰	سَمِيۡرَ نَوَاهَا طِلۡحَ ضُرٍّ وَمُبۡتَلَا
فَاَدۡغَمَهَا رَاوٍ وَ اَدۡغَمَ فَاضِلٌ	۲۷۱	وَقُوۡرٌ ثَنَاهُ سَرَّ تَيۡمًا وَقَدۡ حَلَا
وَبَلۡ فِي النِّسَا خَلَّادُهُمۡ بِخِلَا فِهٖ	۲۷۲	وَفِيۡ هَلۡ تَرَى الۡاِدۡغَامُ حُبَّ وَحُمِّلَا
وَاَظۡهِرۡ لَدٰى وَاعٍ نَبِيۡلٍ ضَمَانُهٗ	۲۷۳	وَفِي الرَّعۡدِهَلۡ وَاسۡتَوۡفِ لَا زَاجِرًاهَلَا

[هَلۡ] اور[بَلۡ] کے لاموں کا ان کے تمام آٹھ حرفوں میں کسائی کیلئے ہر جگہ ادغام ہے،اورحمزہ کیلئے تاء،ثاء،سین میں ادغام اور باقی پانچ سے پہلے اظہار ہے،لیکن[بَلۡ طَبَعَ اللّٰهُ][نساء]میں خلف اورخلاد دونوں کیلئے اظہاراورادغام دونوں ہیں،اوربصری کیلئے[هَلۡ تَرٰی][ملک حاقہ:۳،۸]میں ادغام اور باقی سب جگہ آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار ہے،اورہشام کیلئے نون سے پہلے دونوں لاموں کا اورضاد سے پہلے صرف[بَلۡ] کا اظہار ہے،اور[هَلۡ يَسۡتَوِیۡ][رعد]میں بھی اظہار ہے،ان کے سواہر جگہ ادغام ہے،باقی نافع،مکی،ابن ذکوان اورعاصم کیلئے آٹھوں حرفوں سے پہلے دونوں لاموں کا اظہار ہے۔

قولہ:......﴿ وَلَبَا بفَا ... حُوِّلَا ﴾

یہاں سے ناظم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ فاء سے پہلے جو پانچ جگہ پر باء مجزومہ آئی ہوئی ہے،یعنی[يَغۡلِبۡ فَسَوۡفَ][نساء:۷۴][وَاِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ][رعد:۵][قَالَ اذۡهَبۡ فَمَنۡ][اسراء:۶۳][قَالَ اذۡهَبۡ فَاِنَّ لَكَ فِي الۡحَيٰوةِ][طٰہٰ:۹۷][وَمَنۡ لَّمۡ يَتُبۡ فَاُولٰٓئِكَ][حجرات:۱۱]ان سب میں یعقوب نے اصل کے خلاف باءساکنہ کا فاء میں اظہار کیا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے باءساکنہ کا فاء میں ادغام سے پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق اظہار سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے اورامام حمزہ سے راوی خلف نے بھی اظہار سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں آئمہ کیلئے اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

حَـمِيۡـدًا وَخَيِّـرۡ فِيۡ يَتُـبۡ قَـاصِـدًا وَلاَ	٢٧٧	وَاِدۡغَـامُ بَـاءِ الۡـجَـزۡمِ فِي الۡفَـاءِ قَـدۡ رَسَا

فاء سے پہلے جو پانچ جگہ پر باء مجزومہ آئی ہوئی ہے، یعنی [**يَـغۡـلِـبۡ فَسَـوۡفَ**][نساء:٧٤][**وَاِنۡ تَـعۡـجَـبۡ فَعَـجَبٌ**][رعد:٥][**قَـالَ اذۡهَـبۡ فَمَنۡ**][اسراء:٦٣][**قَـالَ اذۡهَـبۡ فَـاِنَّ لَکَ فِـي الۡحَيٰوةِ**][طٰہ:٩٧][**وَمَـنۡ لَّـمۡ يَتُبۡ فَـاُولٰئِکَ**][حجرات:١١]ان سب میں بصری، کسائی نے باء ساکنہ کا فاء میں ادغام کیا ہے، اور خلاد کیلئے پہلے چار میں صرف ادغام اور حجرات والے میں خُلف یعنی اظہار اور ادغام دونوں ہیں، اور باقیین کیلئے پانچوں جگہ صرف اظہار ہے۔

قوله:......﴿نَبَذۡتُ ۔۔۔ حُوِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (**فَنَبَذۡ تُهَا**)[طٰہ:٩٦] کے ذال ساکنہ کا تاء میں اظہار سے پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ذال ساکنہ کا تاء میں ادغام سے [**فَـنَبَـذۡ تُّهَـا**] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے اظہار سے اور خلف نے ادغام سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے اظہار سے اور امام حمزہ نے ادغام سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے اظہار سے اور خلف کیلئے ادغام سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

شَـوَاهِـدُ حَـمَّـادٍ--------	٢٧٩	--------وَنَبَـذۡتُهَـا

سورۂ طٰہ میں (**فَنَبَذۡ تُهَا**) جو آیا ہوا ہے، بصری، حمزہ، کسائی نے ادغام سے پڑھا ہے، اور باقیین نے اظہار سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿کَاغۡفِرۡ لِی ۔۔۔ حُوِّلَا﴾

یہاں سے ناظم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ لام سے پہلے جو چار کلمات میں راء مجزومہ آیا ہوا ہے، یعنی [**وَاغۡـفِـرۡ لَـنَـا**]، [**اَنِ اشۡکُرۡلِیۡ**][لقمان:١٤][**وَاصۡبِرۡلِحُکۡمِ**][طور:٤٨][**يَنۡشُرۡ لَکُمۡ**]ان سب میں یعقوب نے اصل کے خلاف راء ساکنہ کا لام میں اظہار کیا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے راء ساکنہ کا لام میں ادغام کیا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق اظہار سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی اظہار سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں آئمہ کیلئے اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

کَـوَاصۡبِـرۡ لِـحُکۡمِ طَـالَ بِـالۡـخُلۡفِ يَذۡبُلَا	٢٨٠	....وَالـرَّاءُ جَـزۡمًـا بِلاَمِهَـا

[**وَاغۡـفِرۡلَنَا**]، [**اَنِ اشۡکُرۡلِیۡ**]، [**وَاصۡبِرۡلِحُکۡمِ**]، [**يَنۡشُرۡ لَکُمۡ**] میں راء ساکنہ کا لام میں دوری کیلئے بالخُلف اور سوسی کیلئے بلاخلف ادغام ہے، اور باقیین کیلئے ہر جگہ صرف اظہار ہے۔

قوله:......﴿يُرِدۡ ۔۔۔ حُوِّلَا﴾

یہاں سے ناظم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ دال ساکنہ کے بعد جب ثاء آجائے، جیسے [**يُـرِدۡ ثَـوَابَ**

الـدُّنۡيَا]اور[يُـرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ][اٰل عمران:۱۴۵]تو یعقوب نے اصل کے خلاف دال ساکنہ کا ثاء میں اظہار سے پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ادغام کرکے[يُـرِدُّثَوَابَ الدُّنۡيَا]،[يُـرِدُّثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ] پڑھا تھا)اور باقی دو آئمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے اظہار سے اور خلف نے ادغام سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے اظہار سے اور امام حمزہ نے ادغام سے پڑھا تھا)لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے اظہار سے اور خلف کیلئے ادغام سے ہے۔

قوله:......﴿ صَادَ حُوِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف[كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكۡرُ] میں صاد کی دال کا ذال میں اظہار کیا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ادغام سے[كٓهٰيٰعٓصٓ ذِّكۡرُ]پڑھا تھا)اور باقی دو آئمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے اظہار سے اور خلف نے ادغام سے[كٓهٰيٰعٓصٓ ذِّكۡرُ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے اظہار سے اور امام حمزہ نے ادغام سے پڑھا تھا)لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے اظہار سے اور خلف کیلئے ادغام سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحِـرۡمِـيُّ نَـصۡرٍ صَـادَ مَـرۡيَـمَ مَنۡ يُرِدۡ	۲۸۲	ثَـــــوَابَ---------------------

نافع،مکی،عاصم نے[كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكۡرُ] میں صاد کی دال کا ذال میں اور[يُـرِدۡ ثَوَابَ الـدُّنۡيَا]،[يُـرِدۡ ثَوَابَ الۡاٰخِـرَةِ] میں دال کا ثاء میں اظہار کیا ہے،اور باقیین نے ان تمام مواقع میں ادغام سے[كٓهٰيٰعٓصٓ ذِّكۡرُ]،[يُـرِدُّثَوَابَ الدُّنۡيَا]،[يُرِدُّثَوَابَ الۡاٰخِرَةِ]پڑھا ہے۔

أَخَذۡتُ طُلۡ اُوۡرِثۡتُمۡ حِمًى فِدۡ لَبِثۡتُ عَنۡـ 40 ـهُـمَا وَادَّغِمۡ مَعۡ عُذۡتُ اُبۡ ذَا اِعۡكِسًا حَلَا

قوله:......﴿ أَخَذۡتُ طُلۡ ﴾

باب(اَخَـذۡتُ)سے وہ تمام الفاظ مراد ہیں،جن میں ذال ساکنہ کے بعد تاء ہو،جیسے[اِتَّـخَـذۡتُ،اَخَـذۡتُـمۡ]وغیرہ وغیرہ،پس رویس نے اصل کے خلاف ان سب الفاظ کو اظہار سے پڑھا ہے،اور اظہار ماقبل پر عطف سے نکلا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ادغام سے پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر،روح اور خلف نے اپنی اپنی اصل کے موافق ادغام سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع،امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ادغام سے پڑھا تھا)لہٰذا رویس کیلئے اظہار سے اور ابوجعفر،روح اور خلف کیلئے ادغام سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....اِتَّـــــخَـــــذۡ تُـــــمُـــــوۡ	۲۸۳	اَخَـذۡتُـمۡ وَفِـي الۡاِفۡـرَادِ عَـاشَـرَ دَغۡـفَلَا

باب(اَخَذۡتُ)کے وہ تمام کلمات جن میں ذال ساکنہ کے بعد تاء ہو،سب میں مکی،حفص کیلئے اظہار اور باقیین کیلئے ادغام ہے۔

قوله:......﴿اُوۡرِثۡتُمۡ حِمًى فِدۡ لَبِثۡتُ عَنۡـهُمَا۔۔۔اُبۡ ﴾

یعقوب اور خلف نے اصل کے خلاف[اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا]اور[لَبِثۡتُ،لَبِثۡتُمۡ]دونوں کلمات میں ثاء کا تاء میں اظہار کیا ہے،(جبکہ

امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے دونوں کلمات کو ادغام سے پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے [اُوۡرِثۡتُـمُـوۡهَـا] کو اصل کے موافق اظہار سے اور [لَبِثۡــــــتُّ، لَبِثۡتُّـــــمۡ] کو اصل کے خلاف ادغام سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے دونوں کلمات کو اظہار سے پڑھا تھا) لہٰذا [اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا] میں تینوں آئمہ کیلئے اظہار ہے اور [لَبِثۡتُ، لَبِثۡتُمۡ] میں یعقوب اور خلف کیلئے اظہار اور ابوجعفر کیلئے ادغام ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

...... وَ اُوۡرِثۡتُـــــــمُـــــــوۡ حَلاَ	۲۷۹	....
....	۲۸۰	لَـــــهٗ شَـــــرۡعُـــــهٗ..........
ــ لَبِثۡـــتَ الۡـــفَـــرۡدَ وَالۡـــجَـــمۡـــعَ وَصَّلاَ	۲۸۲	وَحِـرۡمِـيٌّ نَـصۡـرٍ ....

[اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا] [اعراف و زخرف:۴۳، ۷۲] کو بصری، ہشام، حمزہ، کسائی کیلئے ثاء کا تاء میں ادغام سے اور باقیین کیلئے اظہار سے ہے۔ اور [لَبِثۡـــتَ، لَبِثۡـــتُ، لَبِثۡتُـــمۡ] مفرد ہو یا جمع ہو نافع، مکی عاصم نے ثاء کا تاء میں اظہار کیا ہے اور باقیین نے ادغام سے [لَبِثۡتَّ، لَبِثۡتُّ، لَبِثۡتُّمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَادَّغِمۡ مَعۡ عُذۡتُ أُبۡ ذَا اعۡكِسًا حَلاَ ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (عُـذۡتُ) [غافر، دخان: ۲۷، ۲۰] کو اپنی اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے ذال کا تاء میں ادغام سے [عُـذۡتُّ بِـرَبِّـیۡ] اور یعقوب نے اظہار سے [عُـذۡتُ بِـرَبِّـیۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے اظہار سے [عُذۡتُ بِـــرَبِّـیۡ] اور امام ابوعمرو بصری نے ادغام سے [عُـــذۡتُّ بِـرَبِّـیۡ] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اپنی اصل کے موافق ادغام سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی ادغام سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے ادغام اور یعقوب کیلئے اظہار ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

شَـــوَاهِـــدٌ حَـــمَّـــــادٍ------	۲۷۹	وَعُـــذۡتُ عَـــلَـــی اِدۡغَــــامِـــهٖ ....

دو جگہ سورۂ غافر اور دخان میں (عُـذۡتُ بِرَبِّیۡ) جو آیا ہوا ہے، ان کو بصری، حمزہ اور کسائی نے ادغام سے پڑھا ہے، اور باقیین نے اظہار سے پڑھا ہے۔

وَيَـاسِيۡنَ نُـوۡنَ اَدۡغِمۡ فِدًا حُطۡ وَسِيۡنَ مِيۡـ 41 مَ فُزۡ يَلۡهَثۡ اَظۡهِرۡ أُدۡ وَفِي ارۡكَبۡ فَشَا أَلَا

قولہ:......﴿ وَيَاسِيۡنَ نُوۡنَ اَدۡغِمۡ فِدًا حُطۡ ﴾

خلف اور یعقوب نے اصل کے خلاف (یٰـــسٓ وَالۡـقُـرۡاٰنِ) میں [یٰـــسٓ] کے نون کا [وَالۡـقُـرۡاٰنِ] کے واو میں اور (نٓ وَالۡقَلَمِ) میں [نٓ] کے نون کا [وَالۡقَلَمِ] کے واو میں ادغام کر کے پڑھا ہے، یعنی (یٰسٓ وَّالۡقُرۡاٰنِ) اور (نٓ وَّالۡقَلَمِ) (جبکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے اظہار سے پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے دونوں جگہ نون کے اظہار سے پڑھا ہے، کیونکہ وہ حروف مقطعات کو سکتہ سے پڑھتے ہیں، اور سکتہ کو اظہار لازم ہے، جیسا کہ سورۂ بقرۃ میں آ رہا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَــاسِيۡنَ اَظۡهِــرۡ عَـنۡ فَتًـى حَـقُّـهٗ بَـدَا	٢٨١	وَنُــونَ وَفِيۡــهِ الۡـخُـلۡفُ عَـنۡ وَرۡشِهِـمۡ خَلاَ

(یٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ)اور(نٓ وَالۡقَلَمِ)دونوں میں قالون مکی، بصری، حفص، حمزہ کیلئے اس نون ساکنہ کا اظہار ہے، جو دونوں کلموں میں واو سے پہلے تلفظ میں ہےاورورش کیلئے (یٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ)میں صرف ادغام اور(نٓ وَالۡقَلَمِ)میں خُلف یعنی اظہاراورادغام دونوں ہیں،اور باقی شامی،شعبہ اور کسائی کیلئے دونوں میں صرف ادغام مع الغنہ ہے۔

قوله:......﴿ وَسِيۡنَ مِيۡـمَ فُزۡ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (طٰسٓمٓ)[شعراء،قصص] میں سین کےنون کا میم میں ادغام کیا ہے،اورادغام ماقبل پرعطف سے نکلا (جبکہ امام حمزہ نے نون کے اظہار سے پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفرحسب قاعدہ مقطعات کوسکتہ سے پڑھتے ہیں،اورسکتہ کو اظہار لازم ہے،البتہ یعقوب نے بھی اصل کے موافق ادغام سے پڑھا ہے(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی ادغام سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے ادغام اورابوجعفر کیلئے اظہار مع سکتہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَطَــاسِيۡــنَ عِـنۡـدَالۡـمِيۡـمِ فَــازَ---	٢٨٣	....

شعراءاورقصص والے(طٰسٓمٓ) میں حمزہ کے لئےسین کےنون کا میم میں اظہار ہے،یعنی نہ تو نون کا میم میں ادغام ہے،اورنہ غنہ ہے،اور باقیین کیلئےنون کا میم میں ادغام مع الغنہ ہے۔

قوله:......﴿ يَلۡهَثۡ اَظۡهِرۡ اُدۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کےخلاف (يَــلۡهَــثۡ ذٰلِكَ)[اعراف:١٧٦]کوثاء کا ذال میں اظہار سے[يَــلۡهَــثۡ ذٰلِكَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے ادغام سے[يَــلۡهَــثۡ ذّٰلِكَ]پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق ادغام سے(يَلۡهَثۡ ذّٰلِكَ)پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اورامام حمزہ نے بھی ادغام سے پڑھا تھا)لہٰذا ابوجعفر کیلئے اظہار سے اوریعقوب وخلف کیلئے ادغام سے ہے۔

قوله:......﴿وَفِى ارۡكَبۡ فَشَا اُلاَ﴾

خلف اورابوجعفر نے اصل کےخلاف(ارۡكَـبۡ مَـعَنَـا)[هود:٤٢]میں باء کا میم میں اظہار کیا ہے،اوراظہار ماقبل پرعطف سے نکلا(جبکہ امام حمزہ سے خلاد نے اظہاروادغام دونوں طرح سےاورخلف نے اظہار سے پڑھا تھااورامام نافع سے قالون نے اظہاراور ادغام دونوں طرح سےاورورش نے اظہار سے پڑھا تھا)اوریعقوب نے اصل کے موافق ادغام سے(ارۡكَــبۡ مَّــعَــنَــا) پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی ادغام سے پڑھا تھا)لہٰذا ابوجعفراورخلف کیلئے اظہار سےاوریعقوب کیلئے ادغام سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ خلف کا تذکرہ توضیح کیلئے ہے،ورنہ بیان کی ضرورت نہ تھی،کیونکہ راوی خلف نے بھی اظہار ہی پڑھا تھا

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي ارۡكَبۡ هُدًى بَرٍّ قَرِيۡبٍ بِخُلۡفِهِمۡ	٢٨٤	كَمَا ضَاعَ جَا[١٦]يَلۡهَثۡ لَهٗ دَارَ جُهَّلَا
وَقَالُوۡنُ ذُو خُلۡفٍ ------------------	٢٨٥	....

(اِرۡكَبۡ مَعَنَا) میں قالون بزی اور خلاد کیلئے اظہار اور ادغام دودو وجوہ ہیں، اور شامی، خلف، ورش کیلئے صرف اظہار ہے، اور باقی قنبل، بصری، عاصم، کسائی کیلئے صرف ادغام (ارۡكَبۡ مَّعَنَا) ہے، اور (يَلۡهَثۡ ذٰلِكَ) میں ورش، مکی، ہشام کیلئے ثاء کا ذال میں اظہار ہے، اور قالون کیلئے اظہار اور ادغام دونوں وجوہ ہیں، اور باقیین کیلئے صرف ادغام ہے۔

﴿اَلنُّوۡنُ السَّاكِنَةُ وَالتَّنوِيۡنُ﴾

ناظم نے اس باب میں نون ساکن اور تنوین کے دو مسئلوں کو بیان فرمایا جن میں ائمہ ثلاثہ میں سے بعض نے اپنی اصل سے مخالفت کی ہے، ان میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ نون ساکنہ اور تنوین کے بعد جب حروف[يَرۡمَلُوۡنَ] آجائیں تو تمام قراء ان سب حروف میں نون ساکن اور تنوین کا ادغام کرتے ہیں، لیکن لام اور راء میں ادغام بلاغنہ اور باقی چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہے، البتہ امام حمزہ کے راوی خلف نے نون ساکنہ اور تنوین کے بعد واو اور یاء میں ادغام بلاغنہ اور باقیین نے ادغام مع الغنہ پڑھا ہے، اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نون ساکنہ اور تنوین کے بعد حروف حلقی [اَ،ھاء، عین، حاء، غین، خاء] آنے کی صورت میں تمام ائمہ سبعہ نے اظہار سے پڑھا ہے۔ ناظم نے اس باب میں انہی دو مسئلوں کو بیان فرمایا۔

وَغُنَّةُ يَا وَالۡوَاوِ فُزۡ وَبِخَا وَغَيۡـ 42 نِ الاِخۡفَا سِوَى يُنۡغِضۡ يَكُنۡ مُنۡخَنِقۡ أَلَا

قوله:......﴿وَغُنَّةُ يَا وَالۡوَاوِ فُزۡ﴾

یہاں سے ناظمؒ نے پہلا مسئلہ بیان فرمایا کہ خلف نے اصل کے خلاف نون ساکنہ اور تنوین کے بعد واو اور یاء آنے کی صورت میں ادغام مع الغنہ سے پڑھا ہے، جیسے [وَمَنۡ يَّقُلۡ، مِنۡ وَّالٍ، يَوۡمَئِذٍيَّصَّدَّعُوۡنَ، يَوۡمَئِذٍوَّاهِيَةٌ] (جبکہ امام حمزہ سے راوی خلف نے نون ساکنہ اور تنوین کے بعد واو اور یاء آنے کی صورت میں ادغام بلاغنہ اور خلاد نے ادغام مع الغنہ سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق ادغام مع الغنہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ادغام مع الغنہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں آئمہ کی ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَكُلُّهُمُ التَّنوِيۡنَ وَالنُّوۡنَ اَدۡغَمُوۡا	٢٨٦	بِلَا غُنَّةٍ فِي اللَّامِ وَالرَّالِيَجۡمُلَا
وَكُلٌّ بِيَنۡمُوۡ اَدۡغَمُوۡامَعۡ غُنَّةٍ	٢٨٧	وَفِي الۡوَاوِ وَالۡيَادُوۡنَهَا خَلَفٌ تَلَا
وَعِنۡدَهُمَا لِلۡكُلِّ اَظۡهِرۡبِكِلۡمَةٍ	٢٨٨	مَخَافَةَ اِشۡبَاهِ الۡمُضَاعَفِ اَثۡقَلَا

نون ساکنہ اور تنوین کے بعد جب حروف [يَرۡمَلُوۡنَ] آجائیں، جیسے [وَمَنۡ يَّقُلۡ، يَوۡمَئِذٍيَّصَّدَّعُوۡنَ، مِنۡ رَّبِّهِمۡ، ثَمَرَةٍ رِّزۡقًا، مِنۡ مَّالٍ، سُنۡبُلَةٍ مِّائَةٍ، فَاِنۡ لَّمۡ، هُدًى لِلۡمُتَّقِيۡنَ، مِنۡ وَّالٍ، يَوۡمَئِذٍوَّاهِيَةٌ، مِنۡ

نَّفۡسٍ ،مَلَكًا نُّقَاتِلَ]تو تمام قراءان سب حروف میں نون ساکن اور تنوین کا ادغام کرتے ہیں لیکن لام اور راء میں ادغام بلاغنہ اور باقی [یَنۡمُوۡ] کے چار حروف میں ادغام مع الغنہ ہے،البتہ امام حمزہ کے راوی خلف نے نون ساکنہ اور تنوین کے بعد واو اور یاء میں ادغام بلاغنہ اور باقی دو میں ادغام مع الغنہ پڑھاہے،اور نون ساکن کا واو اور یاء میں ادغام اس شرط پر ہوتا ہے،کہ نون کے بعد واو اور یاء دوسرے کلمہ میں ہوں ،اور اگر نون ساکن اور واو یا یاء ایک ہی کلمہ میں جمع ہوجائیں،جوان چار کلمات میں جمع ہیں،[قِنۡوَانٌ] [صِنۡوَانٌ][بُنۡيَانٌ][دُنۡيَا] تو تمام قراء نے ان چاروں کلمات میں نون ساکن کو اظہار سے پڑھاہے،تا کہ یہ ادغام کے سبب مشدد ہوکر مضاعف کے مشابہ نہ ہوجائیں ،اور مضاعف اس کو کہتے ہیں ،جس میں ایک ہی طرح کے دوحرف جمع ہورہے ہوں اور خَلَف کی روایت میں تو بالکل مضاعف ہوہی جائیں گے۔

قوله:......﴿ وَبِخَا وَغَيۡنِ الِاخۡفَا سِوَى يُنۡغِضۡ يَكُنۡ مُنۡخَنِقۡ اُ لَا ﴾

یہاں سے ناظم نے دوسرا مسئلہ بیان فرمایا کہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہرجگہ نون ساکنہ اور تنوین کے بعد حروف حلقی کے چھ حرفوں میں سے خاء اور غین آنے کی صورت میں اخفاء سے پڑھاہے،جیسے [هَلۡ مِنۡ خَالِقٍ ،يَوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ،مِنۡ غَيۡرِكُمۡ ،قَوۡلاً غَيۡرَ الَّذِىۡ] اور باقی چار حروف حلقی میں اصل کے موافق اظہار سے پڑھاہے،لیکن اس اخفاء سے تین الفاظ [فَسَيُنۡغِضُوۡنَ اِلَيۡكَ][اسراء:۵۱][اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا][نساء:۱۳۵][اَلۡمُنۡخَنِقَةُ][مائدہ:۳] مستثنیٰ ہیں ،یعنی ان میں ابوجعفر بھی اظہار ہی کرتے ہیں (جبکہ امام نافع نے نون ساکنہ اور تنوین کے بعد حروف حلقی آنے کی صورت میں مطلقاً اظہار سے پڑھاتھا) اور باقی دو آئمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق اظہار سے پڑھاہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی اظہار سے پڑھاتھا) لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے نون ساکنہ اور تنوین کے بعد تمام حروف حلقی میں اظہار اور ابوجعفر کیلئے خاء اور غین میں اخفاء اور باقی چار حروف حلقی میں اظہار رہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَعِنۡدَ حُرُوۡفِ الۡحَلۡقِ لِلۡكُلِّ اُظۡهِرَا ۲۸۹ اَلَا هَاجَ حُكۡمٌ عَمَّ خَالِيۡهِ غُفَّلَا

نون ساکنہ اور تنوین کے بعد جب کوئی حرف حلقی آئے گا تو بُعد مخرج کی وجہ سے تمام قراء کیلئے اظہار ہوگا خواہ ایک کلمہ میں ہوں جیسے [اَنۡعَمۡتَ] یا دوکلموں میں جیسے [اِنۡ خِفۡتُمۡ] اور دوسرے مصرعہ [اَلَاهَاجَ حُكۡمٌ عَمَّ خَالِيۡهِ غُفَّلاَ] میں کلمات کے اوائل حروف کے ذریعہ حروف حلقی کی نشان دہی کی گئی ہے۔

﴿اَلۡفَتۡحُ وَ الاِمَالَۃُ﴾

وَبِالۡفَتۡحِ قَهَّارِ الۡبَوَارِ ضِعَافَ مَعۡـ 43 ـــهُ عَیۡنُ الثُّلاثِی رَانَ شَا جَاءَ مَیَّلَا

قولہ:......﴿وَبِالۡفَتۡحِ قَهَّارِ الۡبَوَارِ ضِعَافَ مَعۡـــهُ عَیۡنُ الثُّلاثِی...فِذِ﴾

یہاں سے ناظمؒ اُن کلمات کا تذکرہ فرمارہے ہیں جن میں خلف نے فتح پڑھاہے ،اوروہ کلمات یہ ہیں:(اَلۡقَهَّارِ)جومجرورہو،(اَلۡبَوَارِ)،(ضِعٰفًا)اورسات افعال ماضی ثلاثی [خَابَ]،[طَابَ]،[ضَاقَتۡ]،[حَاقَ]،[زَاغَ]،[زَادَ]،[خَافَ]ان سب کلمات میں خلف نے اصل کے خلاف فتح پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے (اَلۡقَهَّارِ)،(اَلۡبَوَارِ)میں تقلیل اور لفظِ (ضِعفًا)اورسات افعال ماضی ثلاثی کے عین کلمہ میں امالہ کبریٰ پڑھاتھا)اور باقی ابوجعفرویعقوب کا مذہب ناظم آگے خود بیان فرمارہے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

بِکَسۡرٍ اَمِلۡ تُدۡعَی حَمِیۡدًا وَتُقۡبَلَا	۳۲۱	وَفِیۡ اَلِفَاتٍ قَبۡلَ رَا طَرۡفٍ اَتَتۡ
حِمَارِكَ وَالۡكُفَّارِ وَاقۡتَسۡ لِتَنۡضُلَا	۳۲۲	كَاَبۡصَٰرِهِمۡ وَالدَّارِ ثُمَّ الۡحِمَارِمَعۡ
وَوَرۡشٌ جَمِیۡعَ الۡبَابِ كَانَ مُقَلِّلَا	۳۲۴	---وَجَبَّارِیۡنَ وَالۡجَارِ تَمَّمُوۡا
بَوَّارِ وَفِیۡ الۡقَهَّارِ حَمۡزَةُ قَلَّلَا	۳۲۵	وَهٰذَانِ عَنۡهُ بِاخۡتِلَافٍ وَمَعَهُ فِیۡ الۡ
ضِعَافًا وَحَرۡفَا النَّمۡلِ اٰتِیۡكَ قُوِّلَا	۳۲۹	....
....	۳۳۰	بِخُلۡفٍ ضَمَمۡنَاهُ-------------

ناظم نے پہلے چاراشعار میں فرمایا کہ جن کلمات کے آخر میں الف کے بعد راء مکسور ہوتوان میں ہرجگہ دوری کسائی،اور بصری کیلئے امالہ کبریٰ ہے،خواہ یہ الفات زائد ہوں یا عین کلمہ میں ہوں،جیسے [اَبۡصٰرِهِمۡ][اِلدَّارِ][اَلۡحِمَارِ][اَلۡكُفَّارِ]وغیرہ وغیرہ،اورورش کیلئے ان تمام کلمات میں صرف تقلیل ہے،اور لفظ[جَبَّارِیۡنَ][اَلۡجَارِ]میں صرف دوری کسائی کیلئے امالہ کبریٰ ہے،اورورش کیلئے ان دونوں لفظوں میں تقلیل بالخلف ہے،اور لفظ[اَلۡبَوَّارِ][اَلۡقَهَّارِ]میں ورش کے ساتھ حمزہ کیلئے بھی تقلیل ہے،اورلفظ(ضِعٰفًا)اورسورۂ نمل کے دونوں لفظ(اٰتِیۡكَ)میں خلاد کیلئے بالخُلف اور خلف کیلئے بلاخُلف امالہ ہے۔

قولہ:......﴿رَانَ شَا جَاءَ مَیَّلَا...فِذِ﴾

یہاں سے ناظم دس افعال ماضی ثلاثی میں باقی تین کا تذکرہ فرمارہے ہیں،کہ خلف نے اصل کے موافق ہرجگہ پر[رَانَ][شَاءَ][جَاءَ]کے عین کلمہ کوامالہ سے پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے بھی ان تینوں لفظوں کوامالہ سے پڑھاتھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَكَيۡفَ الثُّلَاثِيۡ غَيۡـرَزَاغَــتۡ بِمَــاضِيۡ	۳۱۸	اَمِلۡ خَـابَ خَـافُوۡاطَابَ ضَاقَتۡ فَتُجۡمِلَا
وَحَــاقَ وَزَاغُــوۡا جَــاءَ شَــاءَ وَزَادَ فُــزۡ	۳۱۹	وَجَــاءَ ابۡــنُ ذَكۡـوَانَ وَفِيۡ شَــاءَ مَيَّلَا
فَــزَادَهُــمُ الۡاُولٰـى وَفِي الۡغَيۡـرِ خُـلۡـفُـهٗ	۳۲۰	وَقُلۡ صُحۡبَةٌ بَلۡ رَانَ وَاصۡحَـبۡ مُعَدَّلَا

ان تین اشعار میں ناظم نے دس افعال ماضی ثلاثی کا تذکرہ فرمایا ہے کہ ان دس افعال کے عین کلمہ میں حمزہ کیلئے امالہ کبریٰ ہے، جبکہ یہ تین شرطیں پائی جائیں، فعل ہوں اسم نہ ہوں، دوسری شرط یہ ہے، کہ ثلاثی مجرد ہوں مزید نہ ہوں، یعنی ان کے فاء کلمہ سے پہلے کوئی زائد حرف ہمزہ وغیرہ نہ آرہا ہو، تیسری شرط یہ ہے کہ ماضی معروف کے پہلے چار صیغوں میں سے کسی ایک صیغہ سے آرہے ہوں، اور وہ دس افعال یہ ہیں: [رَانَ]، [شَـــاءَ]، [جَـــاءَ]، [خَابَ]، [طَابَ]، [ضَـاقَتۡ]، [حَاقَ]، [زَاغَ]، [زَادَ]، [خَافَ] البتہ ان میں سے [شَاءَ]، [جَاءَ] کے امالہ میں حمزہ کے ساتھ ابن ذکوان بھی شریک ہیں، اور [زَادَ] میں بھی ابن ذکوان امالہ کرتے ہیں، جس کی تفصیل یہ ہے کہ قرآن میں پہلی جگہ [فَـزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا] میں تو صرف امالہ کرتے ہیں، اور باقی قرآن میں ان کے لئے فتح اور امالہ دونوں ہیں، اور [رَانَ] میں شعبہ، کسائی نے بھی حمزہ کے ساتھ امالہ کرنے میں موافقت کی ہے۔ باقیین نے سب کلمات کو فتح سے پڑھا ہے۔

کَـالابۡـرَارِ رُؤۡيَـا اللَّامِ تَوۡرَاۃَ فِدۡ وَلَا 44 تُمِلۡ حُزۡ سِـوَى أَعۡمَى بِسُبۡحَانَ أَوَّلَا

قولہ:......﴿کَالابۡرَارِ --- فِدۡ﴾

ناظم یہاں سے یہ بتلانا چاہتے ہیں، کہ اگر الف دوراء کے درمیان واقع ہو اور دوسری راء متطرفہ مکسور ہو، خواہ معرف باللام ہو یا نکرہ ہو جیسے [اَلۡاَبۡـرَارِ، اَلۡاَشۡـرَارِ، قَرَارٍ] تو خلف نے اصل کے خلاف اس الف کو امالہ کبریٰ سے پڑھا ہے، اور امالہ ماقبل پر عطف سے نکلا، (جبکہ امام حمزہ نے اس الف کو تقلیل سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کا مذہب آگے آرہا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاِضۡـجَــاعُ ذِيۡ رَاءَيۡـنِ حَـجَّ رُوَاتُــهٗ	۳۲۶	كَــالۡاَبۡـــرَارِ وَالتَّـقۡـلِيۡـلُ جَــادَلَ فَيۡـصَلَا

یعنی بصری اور کسائی اس الف میں امالہ کبری کرتے ہیں، جو دوراء کے درمیان میں واقع ہو اور دوسری راء متطرفہ مکسورہ ہو، جیسے [اَلۡاَبۡرَارِ، اَلۡاَشۡرَارِ، قَرَارٍ] اور اس الف میں ورش، حمزہ تقلیل کرتے ہیں، جبکہ باقیین فتح سے پڑھتے ہیں۔

قولہ:......﴿رُؤۡيَا اللَّامِ --- فِدۡ﴾

ناظم فرماتے ہیں کہ لام تعریف والا (اَلـرُّؤۡيَا) اور (لِلـرُّؤۡيَا) وغیرہ جہاں بھی آئے، ان کو خلف نے اصل کے خلاف امالہ سے پڑھا ہے، اور امالہ ماقبل پر عطف سے نکلا، (جبکہ امام حمزہ نے لام تعریف اور بغیر لام تعریف دونوں کو فتح سے پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ لام تعریف کی قید سے [رُؤۡيَاكَ] [رُؤۡيَايَ] وغیرہ نکل گئے، ان میں ان کیلئے امالہ نہیں ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَلٰـكِـنَّ اَحۡيَـا عَـنۡهُـمَـا بَعۡدَ وَاوِهٖ	۲۹۸	وَفِيۡـمَـا سِـوَاهُ لِـلۡـكِسَـائِـيۡ مُيِّلَا
وَرُءۡيَـایَ وَالـرُّءۡيَـاوَمَـرۡضَـاتِ كَيۡفَـمَا	۲۹۹	اَتٰـی وَ خَـطَـايَـا مِثۡـلُـهُ مُتَـقَبَّلَا
وَرُؤۡيَـاكَ مَـعۡ مَثۡـوَایَ عَنۡـهُ لِحَـفۡصِهِمۡ	۳۰۵	....

لفظ (اَحۡيَا) میں امالہ حمزہ، کسائی دونوں کیلئے ہے، بشرطیکہ واو کے بعد ہو، جیسے [اَمَاتَ وَاَحۡیٰی] اوراس کے ماسوی میں صرف کسائی کیلئے امالہ ہے، جیسے [فَـاَحۡيَـاكُمۡ] آگے ناظم وہ الفاظ بیان کرتے ہیں، جن کے امالہ میں کسائی منفرد ہیں اور امام حمزہ کیلئے امالہ نہیں، ان میں (اَلرُّؤۡيَا)، (لِـلرُّؤۡيَا)، ([رُؤۡيَایَ)(مَرۡضَاتَ)(خَـطَايَا)وغیرہ جس طرح بھی آئے ،ان سب میں صرف کسائی نے امالہ کیا ہے، اور باقیین نے فتح سے پڑھا ہے۔ البتہ (رُؤۡيَاکَ) اور (مَثۡوَایَ) میں صرف دوری کسائی کیلئے امالہ ہے، باقیین کیلئے فتح ہے۔

قولہ:......﴿ تَوۡرَاةَ فِدۡ ﴾

امام خلف نے اصل کے خلاف ہر جگہ لفظ (اَلتَّوۡرَاةَ) کو امالہ کبریٰ سے پڑھا ہے، اور امالہ ماقبل پر عطف سے نکلا، (جبکہ امام حمزہ نے تقلیل سے پڑھا تھا)

تو خلاصہ یہ ہوا کہ یہاں تک ناظمؒ نے اُن کلمات کا تذکرہ فرمایا، جن میں امام خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، سوائے [رَانَ]، [شَـــــــاءَ]، [جَـــــــاءَ] کے، کہ اِن میں امالہ کرنے میں اپنی اصل کے موافق ہیں ،اور [رَانَ]، [شَاءَ]، [جَاءَ] کو بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں [عَيۡنُ الثُّلاَثِیۡ] کے عموم سے امام خلف کیلئے فتح نکلتا تھا، جو واقع کے خلاف ہے، البتہ ان مذکورہ کلمات کے علاوہ جو الفات منقلبہ عن الیاء یا مرسوم بالیاء ہیں، جیسے [عَسٰـــی ،رَمٰـــی رَاٰی ،عِيۡسٰـی ،مُوۡسٰـی] ان سب میں امام خلف اپنی اصل کے موافق امالہ کبریٰ کرتے ہیں، یعنی ان میں سے جن میں حمزہ کیلئے امالہ ہے، ان میں امام خلف کیلئے بھی امالہ ہے، اور جن میں ان کی اصل کیلئے فتح ہے، ان میں ان کے لئے بھی فتح ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاِضۡـجَـاعُكَ التَّـوۡرَاةَ مَـا رُدَّ حُسۡـنُـهٗ	۸۲۱	وَقُـلِّـلَ فِـيۡ جَـوۡدٍ وَبِـالۡـخُـلۡفِ بَـلَّلَا

(التَّـوۡرَاةَ) میں ہر جگہ بصری، ابن ذکوان، کسائی کیلئے امالہ کبریٰ ہے، ورش، حمزہ کیلئے تقلیل اور قالون کیلئے فتح اور تقلیل دونوں وجوہ اور باقی مکی، ہشام اور عاصم کیلئے صرف فتح ہے۔

قولہ:......﴿ وَلَاتُمِلۡ حُزۡ سِوَى أَعۡمَى بِسُبۡحَانَ أَوَّلَا ﴾

ناظم یہاں سے یعقوب کیلئے امالہ کی بحث شروع فرما رہے ہیں کہ جن کلمات یا الفات میں امام ابو عمرو بصری امالہ کبری یا صغری کرتے تھے، یعقوب اُن تمام کلمات میں امالہ کبریٰ یا صغریٰ نہیں کرتے ہیں، بلکہ ان کیلئے صرف چند مواقع میں امالہ کبریٰ ہے، اور یہاں ناظم نے بھی صرف انہی کلمات کو ذکر کیا ہے، جن میں ایک کلمہ (اَعۡـــمٰـــی) ہے، جو سورۂ اسراء میں پہلی مرتبہ واقع

ہے،یعنی (وَمَنۡ كَانَ فِيۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى)اس میں پورے یعقوب نے امالہ کیا ہے۔آگے مزید کلمات کا بیان آرہا ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَاَعۡـمٰـى فِـى الۡاِسۡـرَا حُـكۡـمٌ صُحۡبَةٍ اَوَّلَا	٣١٠	....

کلمہ(اَعۡمٰى)جوسورۂ اسراء میں پہلی مرتبہ واقع ہے،یعنی (وَمَنۡ كَانَ فِيۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى)اس کوشعبہ،حمزہ،کسائی اور بصری نے امالہ کبریٰ سے پڑھا ہے،ورش نے فتح اور تقلیل دونوں طرح اور باقیین نے فتح سے پڑھا ہے۔

وَطُلۡ كَـافِـرِيۡنَ الۡكُلَّ وَالنَّمۡلَ حُطۡ وَيَا 45 ءُ يَـاسِيۡنَ يُمۡنٌ وَافۡتَـحِ الۡبَابَ اِذۡ عَلَا

قولہ:.......﴿وَطُلۡ كَافِرِيۡنَ الۡكُلَّ وَالنَّمۡلَ حُطۡ وَيَاءُ يَاسِيۡنَ يُمۡنٌ﴾

ناظم یہاں سے یعقوب کیلئے مزید امالہ والے کلمات بیان فرمار ہے ہیں،کہ رویس نے ہر جگہ لفظ(كٰـفِـرِيۡـنَ)کو امالہ سے پڑھا ہے،خواہ معرف باللام ہو یا منکر،اور روح کے عدم ذکر سے معلوم ہوا کہ وہ فتح سے پڑھتے ہیں،جو[وَلَا تُـمِـلۡ حُـزۡ]سے نکلا،البتہ سورۂ نمل والا(كٰفِرِيۡنَ)جو(اِنَّـهَـا كَـانَـتۡ مِـنۡ قَـوۡمٍ كٰفِرِيۡنَ)[۴۳]میں آیا ہوا ہے،اس کو پورے یعقوب نے امالہ سے پڑھا ہے،اور لفظ[يٰسٓ]کے الف کو روح نے امالہ سے پڑھا ہے،جبکہ رویس کیلئے اس میں فتح ہے،جو کہ[وَلَا تُمِلۡ حُزۡ]سے نکلا۔

تو خلاصہ یہ ہوا کہ یعقوب نے اصل کے موافق صرف چند مواقع میں امالہ کبریٰ کیا ہے،یعنی سورۂ اسراء کے پہلے(اَعۡـمٰـى) میں،اور سورۂ نمل کے(كٰفِرِيۡنَ)میں پورے یعقوب کیلئے اور لفظ[كٰفِرِيۡنَ]میں ہر جگہ رویس کیلئے اور لفظ[يٰسٓ]میں یاء کے بعد الف میں روح کیلئے امالہ کبریٰ ہے،ان مواقع کے علاوہ یعقوب کیلئے کسی جگہ پر امالہ کبریٰ یا صغریٰ(تقلیل)نہیں ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

بِـكَسۡـرٍ اَمِلۡ تُدۡعَـى حَـمِيۡدًا وَتُقۡبَلَا	٣٢١	وَفِـيۡ اَلِـفَـاتٍ قَبۡـلَ رَا طَـرَفٍ اَتَـتۡ
حِـمَـارِكَ وَالۡـكُـفَّـارِ وَاقۡتَـسۡ لِتَـنۡضُلَا	٣٢٢	كَـاَبۡـصٰـرِهِـمۡ وَالـدَّارِ ثُـمَّ الۡـحِـمَـارِمَـعۡ
....	٣٢٣	وَمَـعۡ كَـافِـرِيۡـنَ الۡـكَـافِـرِيۡـنَ بِيَـائِـهٖ
حَـمًـى غيـر حـفـص طـاويـا صحبة ولا	٤٣٨	واضـجـاع را كـل الـفـواتـح ذكـره

جن کلمات کے آخر میں الف کے بعد راء مکسور ہو توان میں ہر جگہ دوری کسائی،اور بصری کیلئے امالہ کبریٰ ہے،خواہ یہ الفات زائد ہوں یا عین کلمہ میں ہوں،جیسے[اَبۡـصٰـرِهِـمۡ][اِلـدَّارِ][اَلۡـحِـمَـارِ][اَلۡـكُـفَّـارِ]وغیرہ وغیرہ اور لفظ[كٰـفِرِيۡنَ]اور[اَلۡكٰفِرِيۡنَ]میں بھی بصری اور دوری کسائی کیلئے امالہ ہے،بشرطیکہ یاء کے ساتھ ہو یعنی[كٰفِرُوۡن]میں امالہ نہیں ہے،کیونکہ یاء مکسور نہیں ہے۔

تمام حرف راء والے مقطعات میں حمزہ،کسائی،شامی،شعبہ اور بصری کیلئے امالہ اور حفص،مکی،قالون کیلئے فتحہ ہے،البتہ ورش کیلئے تقلیل ہے،جس کو علامہ شاطبیؒ نے آگے بیان فرمایا ہیں اور طاء اور یاء سے شروع ہونے والے مقطعات میں حمزہ،کسائی

اور شعبہ کیلئے امالہ اور باقیین کیلئے فتحہ ہے۔

نوٹ: حرف راء سے مقطعات سورۂ یونسؑ، ہود، یوسفؑ، ابرہیمؑ، حجر اور رعد کے شروع والے اور حرف طاء سے طٰہٰ، طٰسٓمٓ، طٰسٓ جہاں بھی ہو سب مراد ہیں اور یاء سے یٰسٓ والا حرف مراد ہے۔

قولہ:......﴿ وَافۡتَحِ الۡبَابَ إِذۡ عَلاَ ﴾

ناظم یہاں سے ابوجعفر کیلئے امالہ کی بحث شروع فرمارہے ہیں کہ ابوجعفر کیلئے کسی کلمہ میں امالہ کبریٰ یا صغریٰ نہیں ہے، بلکہ ہر جگہ فتح سے پڑھا ہے، یعنی پورے امالہ کے باب میں اور اسی طرح اُن تمام الفات میں جن میں امام نافع کے دونوں راویوں کیلئے یا کسی ایک کیلئے اس میں امالہ کبریٰ یا صغریٰ تھا، اُن تمام الفات کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف فتح سے پڑھا ہے۔

﴿الرَّاءَ اتُ وَ اللَّامَاتُ وَ الۡوَقۡفُ عَلَی الۡمَرۡسُوۡمِ﴾

کَـقَـالُـونَ رَاءَاتٍ وَلَامَـاتٍ اِتۡـلُهَـا 46 وَقِفۡ یَـا أَبَـهۡ بِـالۡهَا أَلَا حُـمۡ وَلِـمۡ حَلَا

وَسَـائِـرُهَـا كَـالۡبَـزِّ مَعۡ هُوۡ وَهِیۡ وَعَنۡـ 47 ـهُ یعقوب نَحۡوُ عَلَیۡهُنَّهۡ إِلَیَّهۡ رَوَی الۡمَلَا

قولہ:......﴿ كَقَالُونَ رَاءَاتٍ وَلَامَاتٍ اِتۡلُهَا ﴾

یہاں سے ناظم یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ ورش نے جن راءات اور لامات کی مفخم اور مرقق پڑھنے میں باقی قراء سے اختلاف کیا ہے، ابوجعفر نے اُن تمام راء ات اور لامات کو قالون کی طرح پڑھا ہے، یعنی جن راء ات کو قالون مفخم پڑھتے ہیں، ابوجعفر نے بھی مفخم پڑھا ہے، اور جن کو قالون نے مرقق پڑھا ہے، ابوجعفر بھی ان کو مرقق پڑھتے ہیں، اور اسی طرح جن لامات میں قالون کیلئے تغلیظ ہے، ان میں ابوجعفر کیلئے بھی تغلیظ ہے، اور جن کو وہ باریک پڑھتے ہیں، ابوجعفر بھی باریک پڑھتے ہیں۔ پس ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف پڑھا ہے، اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق تمام راءات اور لامات کو ابوجعفر کی طرح پڑھا ہے، لہٰذا تینوں کی قراءت ایک ہی ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَرَقَّقَ وَرۡشٌ كُلَّ رَاءٍ وَ قَبۡلَهَا	۳۴۳	مُسَكَّنَةً یَاءٌ اَوِ الۡكَسۡرُ مُوۡصَلاَ
وَلَمۡ یَرَ فَصۡلًا سَاكِنًا بَعۡدَ كَسۡرَةٍ	۳۴۴	سِوٰی حَرۡفِ الۡاِسۡتِعۡلاَسِوَی الۡخَافَكَمَّلاَ
وَ غَلَّظَ وَرۡشٌ فَتۡحَ لَامٍ لِصَادِهَا	۳۵۹	اَوِ الطَّاءِ اَوۡ لِلظَّاءِ قَبۡلُ تَنَزُّلاَ
اِذَا فُتِحَتۡ اَوۡسُكِّنَتۡ كَصَلاَتِهِمۡ	۳۶۰	وَمَطۡلَعِ اَیۡضًا ثُمَّ ظَلَّ وَیُوۡصَلاَ
وَفِیۡ طَالَ خُلۡفٌ مَعۡ فِصَالاً وَعِنۡدَمَا	۳۶۱	یُسَكَّنُ وَقۡفًا وَالۡمُفَخَّمُ فُضِّلاَ

پہلے دو اشعار میں ناظم نے راء کی تفخیم اور ترقیق کا مسئلہ بیان فرمایا کہ ورش نے ہر اس راء کو باریک پڑھا ہے، جس کے ماقبل یاء

ساکنہ یا کسرہ ہو،خواہ راء ساکن ہو،جیسے[اَبۡصِرۡ]یا متحرک ہو جیسے[خَیۡرٌ لَّکُمۡ ،فَاقِرَة]اور ورش نے کسرہ متصلہ اور راء کے درمیان حرف ساکن کا اعتبار نہیں کیا اور اس وجہ سے راء کی ترقیق بھی مانع نہیں،البتہ اگر یہ حرف ساکن خاء حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی حروف استعلاء میں سے کوئی حرف ہوتو پھر راء باریک نہ ہوگی ،بلکہ مفتوح یا مضموم ہونے کی وجہ سے ورش کیلئے بھی پُر پڑھی جائیگی ،جیسے [مِصۡرًا،اِصۡرَهُمۡ،فِطۡرَتُ،وِقۡرًا]اور خاء ساکنہ کی موجودگی میں ورش نے راء کو باریک پڑھا ہے،جیسے[اِخۡرَاجُهُمۡ]اور باقی قراء نے راء مفتوح یا مضموم ہونے کی صورت میں پُر اور مکسور ہونے کی صورت میں باریک پڑھا ہے۔

اور آخری تین اشعار میں ناظم نے لام کی تغلیظ اور ترقیق کے بارے میں بیان فرمایا کہ ورش نے اُس لام مفتوح کو مغلظ پڑھا ہے، جو صاد، طاء، ظاء تین حرفوں کے بعد واقع ہو،خواہ وہ لام مخفف ہو یا مشدد، بشرطیکہ یہ حروف ثلاثہ مفتوح یا ساکن ہوں ورنہ لام مغلظ نہ ہوگا۔جیسے[صَلاَتِهِمۡ ،یُوۡصَلَ، یُصَلَّبُوۡا ،مَطۡلَعِ ،اَلطَّلاَقُ ،طَلَّقۡتُمۡ،اَظۡلَمَ ،،ظَلَّ، وَظَلَّلۡنَا]اور اگر صاد، طاء، ظاء، اور لام کے درمیان الف فاصل ہو، جو صرف ان تین کلمات[طَالَ]،[فِصَالاً]اور[اَنۡ یَّصّٰلَحَا]میں آیا ہے،تو ورش کیلئے مفخم اور مرقق دونوں طرح پڑھنا جائز ہے،اور اسی طرح ان حروف ثلاثہ کے بعد لام کلمہ کے آخر میں ہو اور اس پر وقف کر دیا جائے ،جیسے[یُوۡصَلَ ،بَطَلَ ،ظَلَّ]تب بھی ورش کیلئے پُر اور باریک دونوں جائز ہیں۔جبکہ باقیین نے تمام لامات کو باریک پڑھا ہے،سوائے لفظ[اَللّٰهُ]اور [اَللّٰهُمَّ]کے لام کو، بشرطیکہ ان سے ماقبل فتحہ یا ضمہ ہو اور اگر اس سے ماقبل کسرہ ہوتو اس کو بھی مکسور پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَقِفۡ یَا أَبَهۡ بِالۡهَا أُلاَ حُمۡ ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف ہر جگہ لفظ (یَـــــــااَبَــــــتِ) کو شامی کی طرح وقف میں هاء کے ساتھ (یَااَبَهۡ) پڑھا ہے، البتہ وصل میں اصل کے موافق تاء سے (یَااَبَتِ) پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے حالین میں تاء سے (یَااَبَتِ) پڑھا تھا)اور خلف نے اصل کے موافق حالین میں تاء سے (یَااَبَتِ) پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی حالین میں تاء سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر ویعقوب کیلئے وصلاً تاء سے اور وقفاً هاء سے ہے،اور خلف کیلئے حالین میں تاء سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۳۸۰	وَقِفۡ یَـــا اَبَــهُ کُــفُــؤًا دَ نَــا______

شامی،مکی نے ہر جگہ لفظ (یَااَبَتِ) کو وقف میں هاء کے ساتھ (یَااَبَهۡ)اور وصل میں تاء سے (یَااَبَتِ) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے حالین میں تاء سے (یَااَبَتِ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَلِمۡ حَلاَ وَسَائِرُهَا کَالۡبَزِّ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف[لِمَ][عَمَّ][فِیۡمَ][مِمَّ][بِمَ]ان سب الفاظ کو وقف کی حالت میں بزی کی طرح هاء سکتہ کے اضافہ سے [لِمَهۡ][عَمَّهۡ][فِیۡمَهۡ][مِمَّهۡ][بِمَهۡ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حالین میں هاء سکتہ کے اضافہ کے بغیر[لِمَ][عَمَّ][فِیۡمَ][مِمَّ][بِمَ] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق حالین میں هاء سکتہ کے اضافہ کے

بغیر [لِمَ][عَمَّ][فِيۡمَ][مِمَّ][بِمَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے وقفا ھاء سکتہ کے اضافہ سے اور ابو جعفر و خلف کیلئے حالین میں حفص کی طرح ھاء سکتہ کے اضافہ کے بغیر ہے۔

نیز یاد رہے کہ [وَسَائِرُهَا] سے [لِمَ] کے علاوہ باقی الفاظ کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡمَهْ وَمِمَّهْ قِفْ وَعَمَّهْ لِمَهْ بِمَهْ	۳۸۲	بِخُلۡفٍ عَنِ الۡبَزِّيِّ وَادۡفَعْ مُجَهِّلَا

بزیؒ نے [لِمَ][عَمَّ][فِيۡمَ][مِمَّ][بِمَ] ان پانچ کلمات پر دو طرح وقف کیا ہے، ایک ھاء سکتہ کے اضافہ سے [لِمَهْ][عَمَّهْ][فِيۡمَهْ][مِمَّهْ][بِمَهْ] اور دوسرا ھاء کے بغیر، جیسا کہ باقیین نے پڑھا ہے، یعنی [لِمَ][عَمَّ][فِيۡمَ][مِمَّ][بِمَ]

قوله:......﴿مَعْ هُوَ وَهِيَ﴾

یہاں سے ناظم فرما رہے ہیں کہ ضمیر منفصل مذکر و مؤنث (هُوَ، هِيَ) جہاں بھی واقع ہو، اور یہ ضمیریں خواہ واو کے بعد ہوں یا لام کے بعد یا فاء کے بعد یا اس کے علاوہ، غرض جس شکل میں بھی ہوں، جیسے [وَهُوَ، وَهِيَ، لَهُوَ، لَهِيَ، فَهُوَ، فَهِيَ، ثُمَّ هُوَ، ثُمَّ هِيَ] یعقوب نے اصل کے خلاف ان پر ھاء سکتہ سے وقف کیا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے بغیر ھاء سکتہ کے وقف کیا تھا) اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقیین نے بغیر ھاء سکتہ کے وقف کیا ہے۔

نیز یاد رہے کہ جن کلمات پر یعقوب نے ھاء سکتہ کے ساتھ وقف کیا ہے، وصل میں ھاء سکتہ کا حذف ہے۔

قوله:......﴿ وَعَنۡهُ يعقوب نَحۡوُ عَلَيۡهُنَّهْ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ وہ کلمات جن کے آخر میں جمع مؤنث غائب کی ضمیر ہو اور نون سے پہلے ھاء ہو، جیسے [لَهُنَّ، بِهِنَّ، وَاٰتُوۡهُنَّ، مِنۡ اَبۡصٰرِهِنَّ] تو یعقوب نے اصل کے خلاف ایسے نون مشدد پر ھاء سکتہ کے اضافہ سے وقف کیا ہے، جیسے [لَهُنَّهْ، بِهِنَّهْ، وَاٰتُوۡهُنَّهْ، مِنۡ اَبۡصٰرِهِنَّهْ] اور اس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی تمام قراء عشرہ نے بغیر ھاء سکتہ کے وقف کیا ہے، یعنی [لَهُنَّ، بِهِنَّ، فروجهن، وَاٰتُوۡهُنَّ، مِنۡ اَبۡصٰرِهِنَّ] نیز یاد رہے کہ اگر نون مشدد کاف یا تاء کے بعد ہو تو وقف میں ھاء سکتہ کا اضافہ نہ ہوگا، جیسے [مِنۡكُنَّ، لَسۡتُنَّ، اِتَّقَيۡتُنَّ]

قوله:......﴿ إِلَيَّهْ رَوَى الۡمَلا﴾

وہ کلمات پر جن کے آخر میں یاء متکلم مشدد ہو، خواہ اسم کے ساتھ ہو یا حرف کے ساتھ، جیسے [بِيَدَيَّ، بِمُصۡرِخِيَّ، اِلَيَّ، عَلَيَّ] تو یعقوب نے اصل کے خلاف ان پر بھی ھاء سکتہ کے اضافہ سے وقف کیا ہے، یعنی [بِيَدَيَّهْ، بِمُصۡرِخِيَّهْ، اِلَيَّهْ، عَلَيَّهْ] اور اس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراء عشرہ نے حفص کی طرح بغیر ھاء سکتہ کے اضافہ سے وقف کیا ہے، یعنی [بِيَدَيَّ، بِمُصۡرِخِيَّ، اِلَيَّ، عَلَيَّ]

وَذُوْ نُـدْبَۃٍ مَعْ ثَمَّ طِبْ وَلِهَـا احْذِفَنْ 48 بِسُـلْـطَـانِيَـهْ مَـالِـى وَمَا هِیَ مُوْصِلَا
حِمَا ہُ وَأَثْبِتْ فُزْ كَـذَا احْذِفْ كِتَابِيَهْ 49 حِسَابِی تَسَنَّ اقْتَدْ لَدَى الْوَصْلِ حُـفِّلَا

قوله:......﴿ وَذُوْ نُدْبَۃٍ مَعْ ثَمَّ طِبْ ﴾

رویس نے اصل کیخلاف افسوس والے کلمات یعنی[یَـاوَیْلَتٰی][یَـاحَسْرَتٰی][یَـااَسَفٰی]اور لفظ[ثَمَّ]مفتوحہ ظرفیہ پرھاءِسکتہ کے اضافہ سے وقف کیا یعنی[یَـاوَیْـلَتہْ،یَاحَسْرَتہْ،یَااَسَفٰہْ]،[ثَمَّہْ]اور جب افسوس والے کلمات پر وقف میں ھاء سکتہ پڑھی جائیگی تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے مدلازم بقدر چھ حرکات مد ہوگا۔اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے بغیر ھاءِسکتہ کے وقف کیا ہے یعنی[یَاوَیْلَتٰی،یَاحَسْرَتٰی،یَااَسَفٰی]،[ثَمَّ]

قوله:......﴿وَلِهَا احْذِفَنْ بِسُلْطَانِيَہْ مَالِی وَمَا هِیَ مُوْصِلَاحِمَا ہُ وَأَثْبِتْ فُزْ ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ(بِسُـلْـطَانِيَہْ)،(مَـالِيَہْ)[حاقۃ:۲۹،۲۸]اور(مَـاهِيَہْ)[قارعۃ:۱۰]تینوں کلمات کی ھاءِسکتہ کو یعقوب نے اصل کے خلاف وصلاً امام حمزہ کی طرح حذف سے(بِسُلْطَانِیْ)،(مَالِیْ)اور(مَاهِیْ)پڑھا ہے،البتہ وقف میں اصل کے موافق ھاءِسکتہ کا اثبات ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حالین میں ھاءِسکتہ کو اثبات سے پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے حالین میں ھاءِسکتہ کا اثبات کیا ہے،البتہ خلف کیلئے اصل کے خلاف اور ابوجعفر کیلئے اصل کے موافق ہے(کیونکہ امام حمزہ نے وصلاً ھاءِسکتہ کا حذف اور وقفاً اثبات سے اور امام نافع نے حالین میں ھاءِسکتہ کا اثبات پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے وصلاً ھاءِسکتہ کا حذف اور وقفاً اثبات سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں ھاءِسکتہ کے اثبات سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَسُـلْـطَـانِيَـہْ مِـنْ دُوْنِ هَـاءٍ فَتُـوْصَلَا	۱۰۷۹	ـــــــمَـالِيَـہْ مَـاهِيَـہْ فَـصِـلْ

حمزہ نے(بِسُلْطَانِيَہْ)،(مَالِيَہْ)اور(مَاهِيَہْ)ان تینوں کو وصل کی حالت میں ھاءِسکتہ کے حذف سے اور وقف میں ھاءِسکتہ کے اثبات سے پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے حالین میں ھاءِسکتہ کا اثبات پڑھا ہے۔

قوله:......﴿كَذَا احْذِفْ كِتَابِيَہْ حِسَابِی تَسَنَّ اقْتَدْ لَدَى الْوَصْلِ حُـفِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(كِتٰبِيَـہْ)[حاقۃ:۱۹،۲۵](حِسٰبِيَـہْ)[حاقۃ:۲۰،۲۶](لَـمْ يَتَسَـنَّـہْ)[بقرہ:۲۵۹] (فَبِهُـدٰهُـمُ اقْتَـدِہْ)[انعام:۹۰]ان چاروں کلموں کی ھاءِسکتہ کو وصلاً حذف سے پڑھا ہے،البتہ وقف میں اصل کے موافق اثبات ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے چاروں کلموں کو حالین میں ھاءِسکتہ کے اثبات سے پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے چاروں کلموں کو حالین میں ھاءِسکتہ کے اثبات سے اور خلف نے (لَـمْ يَتَسَنَّہْ)اور(فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِہْ)کو وصلاً ھاءِسکتہ کے حذف سے اور وقفاً اثبات سے،اور(كِتٰبِيَہْ)اور(حِسٰبِيَہْ)کو حالین میں ھاءِسکتہ کے اثبات سے پڑھا ہے۔(کیونکہ امام نافع نے چاروں کلموں کو حالین میں ھاءِسکتہ کے اثبات سے اور امام حمزہ نے (لَمْ يَتَسَنَّہْ)اور(فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِہْ)کو وصلاً ھاءِسکتہ کے حذف سے اور وقفاً اثبات سے،اور(كِتٰبِيَہْ)اور(حِسٰبِيَہْ)کو حالین

میں ھاءسکتہ کے اثبات سے پڑھا تھا) نیز یاد رہے کہ (کِتٰبِيَـــــهْ) اور (حِسٰبِيَـــــهْ) میں وصلاً حذف ھاء میں یعقوب منفرد ہیں ۔کیونکہ باقی سب قراء کیلئے ان دونوں میں وصلاً ھاءسکتہ کا اثبات ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۵۲۲	وَصِـلُ يَتَسَنَّـــهُ دُوْنَ هَـــاءٍ شَـمَـرُ دَلَا
--------وَاقْتَـدِهْ حَـذْفُ هَـائِـهِ	۲۵۲	شِـفَـاءً وَبِـالتَّـحْرِيْكِ بِـالْكَسْـرِ كُـفِّلَا
وَمُـدَّبِـخُـلْفٍ مَـاجَ وَالْـكُـلُّ وَاقِفٌ	۲۵۳	بِـاِسْـكَـانِـهٖ يَـذْكُـوْعَبِيْـرًا وَمَنْـدَلَا

(**لَمْ يَتَسَنَّهْ**) کو حمزہ، کسائی نے وصلاً ھاءسکتہ کے حذف سے پڑھا ہے، اور باقیین نے اثبات سے پڑھا ہے، اور وقف میں سب کیلئے ھاء کا اثبات ہے۔اور (**فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ**) کو بھی حمزہ، کسائی نے وصلاً ھاءسکتہ کے حذف سے پڑھا ہے، اور باقیین کیلئے اثبات میں تفصیل ہے، اور وہ اس طرح کہ شامی نے ھاء کو کسرہ سے پڑھا ہے، البتہ ہشام کیلئے ھاء کا کسرہ مع عدم صلہ سے [**فَبِهُـدٰهُـمُ اقْتَـدِهِ قُلْ لَّآ**] اور ابن ذکوان کیلئے خُلف ہیں یعنی کسرہ مع صلہ [**فَبِهُـدٰهُـمُ اقْتَـدِهٖ قُلْ لَّآ**] اور کسرہ مع عدم صلہ [**فَبِهُـدٰهُـمُ اقْتَـدِهِ قُـلْ لَّآ**] دونوں وجوہ ہیں، البتہ تیسیر میں ان کیلئے صرف کسرہ موصولہ ہے، اور باقیین کیلئے ھاء کا سکون [**فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ**] ہے، اور وقف میں سب نے ھاء کا سکون پڑھا ہے۔

وَأَيًّـا بِـأَيًّـا مَّـا طَوَى وَبِـمَـا فِدَا 50 وَبِـالْيَـاءِ إِنْ تُـحْـذَفْ لِسَـاكِنِـهِ حَلَا
كَتُغْنِ النُّذُرُ مَنْ يُؤْتَ وَاكْسِرْ وَلَامَ مَا 51 لِ مَـعْ وَيْـكَـأَنَّـهُ وَيْـكَـأَنَّ كَـذَا تَلَا

قوله:......﴿وَأَيًّا بِأَيًّا مَّا طَوَى وَبِمَا فِدَا﴾

یہاں سے ناظمؒ وقف کے احکام بیان فرمارہے ہیں کہ رویس نے اصل کے خلاف (اَيًّـــامَّـــاتَـدْعُــوْا)[اسراء:۱۱۰] میں لفظ [اَيًّا] پر وقف کو جائز قرار دیا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [مَا] پر وقف کو جائز قرار دیا تھا) اور خلف نے بھی اصل کے خلاف لفظ [مَـــا] پر وقف کو جائز قرار دیا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے [اَيًّـــا] پر وقف کو جائز قرار دیا تھا) اور باقی ابوجعفر وروح نے اصل کے موافق [مَا] پر وقف کیا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [مَا] پر وقف کیا تھا) لہٰذا رویس کیلئے [اَيًّا] پر اور ابوجعفر، روح اور خلف کیلئے [مَا] پر وقف ہے۔

نیز یاد رہے کہ نشر اور طیبہ کی رو سے تمام قراء کیلئے [اَيًّـا] اور [مَـا] دونوں پر وقف درست ہے، کیونکہ دونوں رسم کے لحاظ سے ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَيًّـــابِـــاَيًّـــامَّـــا شَـفَــاوَسِـوَاهُـمَـــا	۳۸۵	بِـــــمَـــــا--------

حمزہ، کسائی ضرورت کے وقت (اَيًّـامَّـاتَدْعُوْا) میں [اَيًّا] پر وقف کرتے ہیں، اور قاعدہ کے موافق تنوین کو الف سے

بدل لیتے ہیں اور باقی پانچ [مَا] پر وقف کرتے ہیں۔

قولہ:......﴿وَبِالْيَاءِ إِنْ تُحْذَفْ لِسَاكِنِهِ حَلَا كَتُغْنِ النُّذُرُ مَنْ يُؤْتَ وَاكْسِرْ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ اگر کسی جگہ لام کلمہ میں یاء ساکن ہو اور اس کے بعد لام تعریف ہو تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء رسماً محذوف ہوتی ہے، ایسے موقعوں میں یعقوب کیلئے اصل کے خلاف وقفاً یاء کا اثبات ہے، البتہ وصلاً اصل کے موافق یاء کا حذف ہے، اور باقی دوائمہ کیلئے اصل کے موافق حالین میں یاء کا حذف ہے، اور وہ کلمات درج ذیل ہیں:

[**تُغْنِ النُّذُرِ**][قمر:۵]، [**وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ**][بقرہ:۲۶۹]، [**وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ**][نساء:۱۴۶]، [**وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ**][مائدہ:۳]، [**يَقْضِ الْحَقَّ**][انعام:۵۷]، [**نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ**][یونس:۱۰۳]، [**وَإِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ**][حج:۵۴]، [**الْوَادِ الْاَيْمَنِ**][قصص:۳۰]، [**بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ**][طٰہٰ:۱۲]، [**وَادِ النَّمْلِ**][نمل:۱۸]، [**بِهَادِ الْعُمْيِ**][روم:۵۳]، [**إِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ**][یٰسٓ:۲۳]، [**صَالِ الْجَحِيْمِ**][صافات:۱۶۳]، [**يُنَادِ**][قٓ:۴۱]، [**وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ**][رحمٰن:۲۴] [**اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ**][تکویر:۱۶] ان میں یعقوب نے [**وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ**] کو تاء کے کسرہ سے پڑھا ہے، اسی لئے ناظم نے [وَاكْسِرْ] فرمایا۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۳۸۵	---وَبِوَادِي النَّمْلِ بِالْيَا سَنَا تَلَا

سورۂ نمل میں جو [وَادِ النَّمْلِ] آیا ہوا ہے، اس کو کسائی دال کے بعد یاء زیادہ کر کے وقفاً [وَادِيْ] پڑھتے ہیں اور باقیین رسم کے موافق یاء کی زیادتی کے بغیر دال پر وقف کرتے ہیں، یعنی [وَادْ] پڑھتے ہیں۔

قولہ:......﴿ وَلَامَ مَالِ ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ لفظ [مَالِ] جو چار جگہ پر آیا ہوا ہے، یعنی [**فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ**][نساء:۷۸]، [**مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ**][کہف:۴۹]، [**مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ**][فرقان:۷]، [**فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا**][معارج:۳۶] ان چاروں میں یعقوب نے اصل کے خلاف لفظ [مَالِ] میں [مَا] کے بجائے [ل] لام پر وقف کیا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے چاروں جگہ [مَا] پر وقف کیا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق لام پر ہی وقف کیا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی لام پر وقف کیا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ لام پر وقف کرنے میں متفق ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَالِ لَدَى الْفُرْقَانِ وَالْكَهْفِ وَالنِّسَاءِ	۳۸۱	وَسَالَ عَلَى مَا حَجَّ وَالْخُلْفُ رُتِّلَا

لفظ [مَالِ] جو چار جگہ پر آیا ہوا ہے، یعنی [**فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ**][نساء:۷۸]، [**مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ**][کہف:۴۹] [**مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ**][فرقان:۷]، [**فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا**][معارج:۳۶] ان چاروں پر بصری نے بلا خُلف اور کسائی نے بالخلف [مَا] پر وقف کیا ہے، جبکہ باقیین نے لام پر وقف کیا ہے، اور یہی کسائی کی دوسری وجہ ہے۔

قولہ:......﴿ مَعُ وَیُکَأَنَّهُ وَیُکَأَنَّ کَذَا تَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(وَیۡکَاَنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ)[قصص:۸۲]میں لفظ[وَیۡکَاَنَّهٗ] کی ھاء پراوراسی طرح(وَیۡکَاَنَّ اللّٰهَ یَبۡسُطُ)میں لفظ[وَیۡکَاَنَّ][قصص:۸۲]میں نون مشدد پر وقف کیا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کلمات میں کاف پر[وَیۡکَ]وقف کیا تھا)اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح دونوں کلموں کے آخر پر وقف کیا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی دونوں کلموں کے آخر پر ہی وقف کیا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے دونوں کلموں کے آخر پر وقف ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقِفۡ وَیۡکَاَنَّهٗ وَیۡکَاَنَّ بِرَسۡمِهٖ	۳۸۴	وَبِالۡیَاءِ قِفۡ رِفۡقًا وَبِالۡکَافِ حُلِّلَا

سورۂ قصص میں(وَیۡکَاَنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الۡکٰفِرُوۡنَ)اور(وَیۡکَاَنَّ اللّٰهَ یَبۡسُطُ)میں لفظ[وَیۡکَاَنَّهٗ]اور[وَیۡکَاَنَّ] پر سب قراء سبعہ نے دونوں کلموں کے آخر پر وقف کیا ہے،یعنی[وَیۡکَاَنَّهٗ] میں ھاء پراور[وَیۡکَاَنَّ] میں نون مشدد پر وقف کیا ہے،اور کسائی کیلئے یاء پر وقف کرنا بھی درست ہے، کیونکہ ان کی رائے پر یہ معنی کی رو سے دوکلمہ ہیں،جن میں سے ایک [وَیۡ]اور دوسرا[کَاَنَّهٗ]اور[کَاَنَّ] ہے،اور ابوعمرو بصری کیلئے یاء پر تو نہیں،البتہ کاف پر وقف کرنا درست ہے، کیونکہ یہ بھی ان کو دوکلمہ مانتے ہیں،جن میں سے ایک[وَیۡکَ]اور دوسرا[اَنَّ] ہے۔

﴿یَاءَ اتُ الۡاِضَافَةِ﴾

اضافت کی یاء سے متکلم کی یاء مراد ہے، جو اکثر جگہ مضاف الیہ ہوا کرتی ہے،اوراسی بناء پر اس کو اضافت کی یاء کہتے ہیں،اور یہ اسم،فعل اور حرف تینوں کے آخر میں آتی ہے،اور مرسوم ہوتی ہے۔یاءات اضافت کل دوسوبارہ ہیں،جن میں قراء سبعہ کا اختلاف ہوا ہے،اوران میں اختلاف اسکان اور فتحہ کا ہوتا ہے،اوراس کی چھ قسمیں ہیں:[۱]دوسوبارہ[۲۱۲] یاءات میں سے ننانوے[۹۹] تو ایسی ہیں،جن کے بعد فتحہ والا ہمزہ قطعی آرہا ہے، جیسے[اِنِّیۡٓ اَعۡلَمُ] ننانوے میں سے چونسٹھ[۶۴] یاءات میں نافع،مکی،بصری کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے۔اور باقی پینتیس[۳۵] یاءات اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔[۲]اور دوسو بارہ یاءات میں باون[۵۲] یاءات ایسی ہیں،جن کے بعد کسرہ والا ہمزہ قطعی آرہا ہے، جیسے[مِنِّیۡٓ اِلَّا]ان میں نافع اور ابوعمرو بصری کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے،البتہ کچھ یاءات اس قاعدہ سے بھی مستثنیٰ ہیں۔[۳]وہ یاءات جن کے بعد ضمہ والا ہمزہ قطعی آرہا ہے، جیسے[اِنِّیۡٓ اُرِیۡدُ]اور یہ بارہ ہیں،جن میں سے دو اجماعی سکون والی اور دس اختلافی ہیں[۴]وہ یاءات جن کے بعد ہمزہ وصلی مع لام ہے، جیسے[عَهۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ]اور یہ اٹھائیس ہیں،جن میں سے چودہ اجماعی فتحہ والی اور باقی چودہ اختلافی ہیں[۵]وہ یاءات جن کے بعد ہمزہ وصلی بلالام ہے، جیسے[اِنِّی اصۡطَفَیۡتُکَ]اور یہ سات ہیں،اور سب اختلافی ہیں[۶]وہ یاءات جن کے بعد ہمزہ کے سوا دوسرے حروف آرہے ہیں، جیسے[بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ]اور یہ پانچ سو [۵۰۰] ہیں،جن میں سے چارسوستر[۴۷۰] اجماعی سکون والی اور تیس[۳۰]اختلافی ہیں۔

علامہ ابن الجزری یہاں صرف ان یاءات کا تذکر فرمارہے ہیں، جن میں ائمہ ثلاثہ میں سے کسی نے اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے۔

كَقَالُونَ إِ أُذْ لِيْ دِيْنِ سَكِّنْ وَإِخْوَتِيْ 52 وَرَبِّي افْتَحَ إِ صْلًا وَاسْكِنِ الْبَابَ حُمِّلَا

قولہ:......﴿كَقَالُونَ إِ أُذْ لِيْ دِيْنِ سَكِّنْ وَإِخْوَتِيْ وَرَبِّي افْتَحَ إِ صْلًا﴾

ناظم یہاں سے ابوجعفر کیلئے یاءات اضافت کا تذکرہ فرمارہے ہیں کہ ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف یاءات اضافت کی چھ اقسام کو قالون کی طرح پڑھا ہے، پس جہاں قالون کیلئے فتحہ ہے، ابوجعفر بھی وہی فتحہ پڑھتے ہیں اور جہاں قالون نے ساکن پڑھا ہے، ابوجعفر بھی ساکن پڑھتے ہیں، البتہ تین یاءات میں قالون سے اختلاف کیا ہے، ان میں پہلی جگہ [وَلِيَ دِيْنِ][الکافرون:۶] ہے، ابوجعفر نے یاء کے سکون سے [وَلِيْ دِيْنِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاء کے فتحہ سے [وَلِيَ دِيْنِ] پڑھا تھا) اور دوسری جگہ [وَاِخْوَتِيْ اِنَّ][یوسف:۱۰۰] ہے، اس کو ابوجعفر نے فتحہ سے [وَاِخْوَتِيَ اِنَّ] پڑھا ہے، (جبکہ قالون نے اسکان سے [وَاِخْوَتِيْ اِنَّ] پڑھا تھا) اور تیسری جگہ [وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْ اِنَّ][فصلت:۵۰] ہے، اس کو بھی ابوجعفر نے فتحہ سے [اِلٰى رَبِّيَ اِنَّ] پڑھا ہے، (جبکہ قالون نے فتحہ اور اسکان دونوں طرح پڑھا تھا) یعقوب اور خلف کا مذہب آگے آرہا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۴۱۵	وَلِيْ دِيْنِ عَنْ هَادٍ بِخُلْفٍ لَّهُ الْحَلَا
وَثِنْتَانِ مَعْ خَمْسِيْنَ مَعْ كَسْرِ هَمْزَةٍ	۴۰۰	بِفَتْحِ أُولِيْ حُكْمٍ سِوٰى مَا تَعَزَّلَا
وَفِيْ اِخْوَتِيْ وَرْشٌ------------------	۴۰۲	....
....	۱۰۱۷	وَيَارَبِّيْ بِهِ الْخُلْفُ بُجِّلَا

ناظم نے پہلے شعر میں [وَلِيَ دِيْنِ] کا اختلاف بیان فرمایا ہے، کہ [وَلِيَ دِيْنِ] کی یاء کو حفص، ہشام، اور نافع نے بلاخُلف اور بزی نے بالخلف فتحہ سے [وَلِيَ دِيْنِ] پڑھا ہے۔ اور باقیین نے سکون سے [وَلِيْ دِيْنِ] پڑھا ہے، اور بزی کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔ دوسرے اور تیسرے شعر میں ناظم نے (وَاِخْوَتِيْ اِنَّ) کا اختلاف بیان فرمایا ہے، کہ دوسو بارہ یاءات اضافت میں باون کے بعد ہمزہ قطعی مکسور آیا ہے، ان یاءات میں اصول یہ ہے کہ نافع، بصری نے کچھ مواقع کے علاوہ باقی سب جگہ فتحہ سے پڑھا ہے، اور باقیین نے سکون سے پڑھا ہے، اور وہ مستثنیٰ مواقع میں ایک [وَاِخْوَتِيْ اِنَّ] بھی ہے، جس کو صرف ورش نے فتحہ سے پڑھا ہے، باقی سب نے سکون سے پڑھا ہے۔

آخری شعر میں ناظم [وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْ اِنَّ] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قالون نے [رَبِّيْ اِنَّ] کی یاء اضافت کو فتحہ اور سکون دونوں طرح سے پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے سکون سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاسۡكِنِ الۡبَابَ حُمِّلَا ﴾

ناظمؒ یہاں سے یعقوب کیلئے یاءات اضافت کا تذکرہ فرمارہے ہیں کہ یعقوب نے اصل کیخلاف چند مواقع کے علاوہ باقی تمام یاءات اضافت کی چھ قسموں کوسکون سے پڑھا ہے۔اب آگے ناظمؒ خود مستثنیٰ مقامات کو بیان فرمارہے ہیں:

سِوَى عِنۡدَ لَامِ الۡعُرۡفِ إِلَّا النِّدَا وَغَيۡـ 53 رَ مَحۡيَاىَ مِنۡ بَعۡدِى اسۡمُهُ وَاحۡذِفَنۡ وِلَا

عِبَادِىَ لَا يَسۡمُو وَقَوۡمِى افۡتَحًا لَهُ 54 وَقُلۡ لِعِبَادِى طِبۡ فَشَا وَلَهُ وَلَا

لَدَى لامِ عُرۡفٍ نَحۡوُ رَبِّى عِبَادِ لا النۡ 55 نِدَا مِسَّنِى آتَانِ أَهۡلَكَنِى مُلا

قولہ:......﴿سِوَى عِنۡدَ لَامِ الۡعُرۡفِ﴾

اب یہاں سے ناظم رحمہ اللہ یعقوب کیلئے عام قاعدہ سے کچھ مستثنیٰ مقامات کا تذکرہ فرمارہے ہیں کہ یعقوب نے ہر جگہ یاءات اضافت کواصل کے خلاف سکون سے پڑھا ہے،مگر جو یاء لام تعریف کے ساتھ واقع ہوگی،جیسے [عَهۡدِیَ الظّٰلِمِيۡنَ، رَبِّیَ الَّذِیۡ] اس کواصل کے موافق سکون کے بجائے فتحہ سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی لام تعریف کے پاس والی یاءات کوفتحہ سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے فتحہ سے پڑھا ہے،البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق اور خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے،جیسا کہ ناظم خود آگے فرمارہے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِى الَّلامِ لِلتَّعۡرِيۡفِ اَرۡبَعُ عَشۡرَةٍ	۴۰۷	فَاِسۡكَانُهَا فَاشٍ وَعَهۡدِىَ فِىۡ عُلاَ

ایسی یاءات جن کے بعد ہمزہ وصل مع لام تعریف آیا ہے،پورے قرآن میں ایسی چودہ یاءات ہیں،ان سب میں حمزہ کیلئے اسکان ہے،اور باقیین کیلئے فتحہ ہے،البتہ [عَهۡدِیَ الظّٰلِمِيۡن] حمزہ کے ساتھ حفص کے لئے بھی سکون ہے۔

قولہ:......﴿ إِلَّا النِّدَا ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ یاءات اضافت جب لام تعریف سے پہلے واقع ہوں تواس کو یعقوب نے اصل کے موافق فتحہ سے پڑھا ہے،جیسا کہ ماقبل گزرا،مگر جو یاءات اضافت لام تعریف سے پہلے منادی میں ہوں تو اس کو بھی یعقوب نے اصل کے موافق سکون سے پڑھا ہے اور یہ صرف دوجگہ آیا ہے،[یَاعِبَادِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا][عنکبوت:۵۶][قُلۡ یَاعِبَادِی الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا][زمر:۵۳](کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی لام تعریف سے پہلے نداءوالی دونوں یاءات کوسکون سے پڑھا تھا)لہٰذا یہ دونوں نداءوالی یاءات لام تعریف والی یاءات میں سے ہے،مگران کو[اِلَّا] کے ذریعہ مستثنیٰ کردیا،اور جب مستثنیٰ سے مستثنیٰ کیا تو یہ دونوں یاءات خود بخود[وَاسۡكِنِ الۡبَابَ] میں داخل ہوگئیں،جس سے ان کا سکون نکلا،اوراگرحرف[اِلَّا]استثناء کاذکر نہ ہوتا تو یہ دونوں یاءات[سِوٰی عِنۡدَ لَامِ الۡعُرۡفِ] کےعموم میں داخل ہوجاتیں،جس کی وجہ سے لام تعریف والی یاءات کی طرح یہ دومنادی والی یائیں بھی مفتوح ہوجاتیں۔اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے فتحہ سے اور خلف نے سکون سے پڑھا ہے۔اور خلف کا مذہب آگے آرہا ہے،لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے سکون سے اور ابوجعفر کیلئے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُلۡ لِّعِبَادِیۡ كَانَ شَرۡعًا وَّفِی النِّدَا	۴۰۸	حِمًی شَاعَ ------------------

[**وَقُلۡ لِعِبَادِیۡ**] کی یاءکوشامی، حمزہ، کسائی نے سکون سے پڑھا ہے، اور سورۂ عنکبوت اور زمر میں لام تعریف سے پہلے نداء والی یاءات کوابوعمرو بصری، حمزہ، کسائی نے سکون سے پڑھا ہے، اور باقی سب نے فتحہ سے پڑھا ہے، اور وہ دویاءات یہ ہیں: [**یَاعِبَادِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا**] [عنکبوت:۵۶] [**قُلۡ یَاعِبَادِی الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا**] [زمر:۵۳]

قوله:......﴿وَغَیۡرَ مَحۡیَایَ مِنۡ بَعۡدِی اسۡمُهٗ﴾

ماقبل [**سِوٰی عِنۡدَ لَامِ الۡعُرۡفِ**] پرعطف کرتے ہوئے ناظم یہاں سے یعقوب کے عام مذہب سے مزید دوکلمات کااستثناءفرمارہے ہیں کہ [**وَمَحۡیَایَ**] [انعام:۱۶۲] اور [**مِنۡ بَعۡدِ ی اسۡمُهٗ اَحۡمَدُ**] [صف:۶] میں دونوں یاءات اضافت کویعقوب نے اصل کے موافق فتحہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی ان دونوں کوفتحہ سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے [**وَمَحۡیَایَ**] کواسکان سے اور [**مِنۡ بَعۡدِ ی اسۡمُهٗ اَحۡمَدُ**] کوفتحہ سے اور خلف نے پہلے کوفتحہ سے اور دوسرے کواسکان سے پڑھا ہے، اور خلف کامذہب آگے خودناظم نے بیان بھی کیا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَعۡ غَیۡرِهَمۡزٍ فِيۡ ثَلَاثِیۡنَ خُلۡفُهُمۡ	۴۱۳	وَمَحۡیَايَ جِیۡ بِالۡخُلۡفِ وَالۡفَتۡحُ خُوِّلَا
وَسَبۡعٌ بِهَمۡزِالۡوَصۡلِ فَرۡدًا وَ فَتۡحُهُمۡ	۴۱۱	اَخِیۡ مَعَ اِنِّيۡ حَقُّهٗ لَیۡتَنِيۡ حَلَا
وَنَفۡسِيۡ سَمَا ذِكۡرِيۡ سَمَا قَوۡمِيَ الرِّضَا	۴۱۲	حَمِیۡدُ هُدًی بَعۡدِيۡ سَمَا صَفۡوُهٗ وِلَا

پہلے شعر میں ناظم نے ان یاءات اضافت کا تذکرہ بیان فرمایا، جن کے بعد ہمزہ کے علاوہ کوئی حرف واقع ہے، اور یہ کل تیس ہیں، ان میں ایک [**وَمَحۡیَایَ**] بھی ہے، جوسورۂ انعام میں آیا ہوا ہے، اس کونافع کے علاوہ چھ قاریوں نے فتحہ سے پڑھا ہے، اور نافع کے راویوں میں قالون کیلئے بلاخلف اسکان اور ورش کیلئے فتحہ اور اسکان دونوں ہیں۔

دوسرے اور تیسرے شعر میں ناظم نے ان یاءات اضافت کا تذکرہ فرمایا، جن کے بعد ہمزہ وصلی بلالام ہے، یہ کل سات ہیں، ان میں [**اَخِیَ اشۡدُدۡ**] اور [**اِنِّیَ اصۡطَفَیۡتُکَ**] کومکی، بصری نے اور [**یٰلَیۡتَنِیَ اتَّخَذۡتُ**] کوصرف بصری نے اور [**لِنَفۡسِیَ اذۡهَبۡ**] اور [**وَلَا تَنِیَا فِیۡ ذِكۡرِیَ اذۡهَبۡ**] کونافع، مکی، بصری نے فتحہ سے پڑھا ہے، اور [**قَوۡمِیَ اتَّخَذُوۡا**] کونافع، بصری، بزی نے اور [**مِنۡ بَعۡدِ ی اسۡمُهٗ اَحۡمَدُ**] کونافع، مکی، بصری، اور شعبہ نے فتحہ سے پڑھا ہے، اور غیر مذکورین نے تمام کواسکان سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَاحۡذِفَنۡ وِلَاعِبَادِیَ لَا یَسۡمُوۡ﴾

روح نے اصل کے خلاف (**یٰعِبَادِیۡ لَاخَوۡفٌ عَلَیۡکُمۡ**) [زخرف:۶۸] میں کلمہ [**یٰعِبَادِیۡ**] کی یاءکوحالین میں حذف کرکے [**یٰعِبَادِ**] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حالین میں یاءکے سکون سے [**یٰعِبَادِیۡ**] پڑھا تھا) اور رویس نے اصل کے موافق حالین

میں یاء کے سکون سے پڑھا ہے، اور سکون [وَاسۡكُنِ الۡبَابِ حُمِّلاَ] سے بھی نکلا ہے۔ اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے حالین میں سکون سے اور خلف نے حذف سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے حالین میں سکون سے اور امام حمزہ نے حذف سے پڑھا تھا) لہٰذا روح اور خلف کیلئے حالین میں حذف سے اور رویس وابوجعفر کیلئے حالین میں سکون سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ [عِبَادِىۡ] کے ساتھ لفظ [لاَ] قید احترازی ہے، اور اس سے باقی تمام [عِبَادِىۡ] کے الفاظ کو نکالنا مقصود ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------------وَيَـــــــــا	۴۱۸	عِبَادِىۡ صِفۡ وَالۡحَذۡفُ عَنۡ شَاكِرٍ دَلاَ

(يٰعِبَادِىۡ لاَخَوۡفٌ عَلَيۡكُمۡ) میں کلمہ [يٰعِبَادِىۡ] کی یاء کو شعبہ نے فتحہ سے [يٰعِبَادِىَ] پڑھا ہے، اور حفص، حمزہ، کسائی اور مکی نے حالین میں حذف کر کے [يٰعِبَادِ] پڑھا ہے، جبکہ باقی نافع، بصری، شامی نے حالین میں سکون سے [يَاعِبَادِىۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَقَوۡمِى افۡتَحَا لَهٗ﴾

روح نے اصل کے موافق [اِنَّ قَوۡمِى اتَّخَذُوۡا] [فرقان:۳۰] کی یاء اضافت کو فتحہ سے [اِنَّ قَوۡمِىَ اتَّخَذُوۡا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی یاء کے فتحہ سے [اِنَّ قَوۡمِىَ اتَّخَذُوۡا] پڑھا تھا) ناظم نے اس کو روح کیلئے اس لئے ذکر کیا تا کہ اس کو [وَاسۡكُنِ الۡبَاب حُمِّلاَ] کے عموم میں داخل نہ سمجھ لیا جائے، البتہ رویس کیلئے یاء کا سکون ہے، جو [وَاسۡكُنِ الۡبَاب حُمِّلاَ] سے نکلا، اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے فتحہ سے اور خلف نے سکون سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی فتحہ اور امام حمزہ نے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا روح اور ابوجعفر کیلئے فتحہ سے اور رویس وخلف کیلئے سکون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَسَبۡعٌ بِهَمۡزِالۡوَصۡلِ فَرۡدًا وَ فَتۡحُهُمۡ	۴۱۱	اَخِىۡ مَعَ اِنِّىۡ حَقُّهٗ لَيۡتَنِىۡ حَلاَ
وَنَفۡسِىۡ سَمَا ذِكۡرِىۡ سَمَا قَوۡمِىَ الرِّضَا	۴۱۲	حَمِيۡدُ هُدًى بَعۡدِىۡ سَمَا صَفۡوُهٗ وِلاَ

ناظم نے ان اشعار میں اُن یاءات اضافت کا تذکرہ فرمایا، جن کے بعد ہمزہ وصلی بلالام ہے، اور یہ کل سات ہیں، ان میں [اَخِىَ اشۡدُدۡ] اور [اِنِّىَ اصۡطَفَيۡتُكَ] کو مکی، بصری نے اور [يٰلَيۡتَنِىَ اتَّخَذۡتُ] کو صرف بصری نے اور [لِنَفۡسِىَ اذۡهَبۡ] [وَلاَ تَنِيَا فِىۡ ذِكۡرِىَ اذۡهَبۡ] کو نافع، مکی، بصری نے فتحہ سے پڑھا ہے، اور [قَوۡمِىَ اتَّخَذُوۡا] کو نافع، بصری، بزی نے اور [مِنۡ بَعۡدِى اسۡمُهٗ اَحۡمَدُ] کو نافع، مکی، بصری، اور شعبہ نے فتحہ سے پڑھا ہے، اور غیر مذکورین نے تمام کو اسکان سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَقُلۡ لِعِبَادِى طِبۡ فَشَا﴾

رویس اور خلف نے (وَقُلۡ لِعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا) [ابراہیم:۳۱] میں کلمہ [وَقُلۡ لِعِبَادِىَ] کی یاء اضافت کو فتحہ سے [وَقُلۡ لِعِبَادِىَ] پڑھا ہے، اور فتحہ ماقبل پر عطف سے نکلا، رویس کی قراءت اصل کے موافق جبکہ خلف کی اصل کے خلاف ہے (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء کے فتحہ سے اور امام حمزہ نے یاء کے سکون سے پڑھا تھا) اور روح کیلئے اسکان [وَاسۡكُنِ الۡبَابِ

حُمِّلاَ] سے نکلا، اور باقی ابوجعفر نے بھی اصل کے موافق فتحہ سے پڑھا ہے۔لہٰذا ابوجعفر، رویس، خلف کیلئے فتحہ اور روح کیلئے اسکان ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُـلْ لِّـعِبَـادِیْ کَـانَ شَـرْعًـا ــــــ	۴۰۸	....

شامی، حمزہ، کسائی نے (وَقُلْ لِعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا)[ابراھیم:۳۱] میں کلمہ [وَقُلْ لِعِبَادِیَ] کی یاء اضافت کو سکون سے [وَقُلْ لِعِبَادِیْ] پڑھا ہے، اور باقیین نے فتحہ سے [وَقُلْ لِعِبَادِیَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَلَهُ وَلَالَدَى لام عُرُفٍ نَحْوُ رَبِّى عِبَادِ لا النِّدَا مِسَّنِى آتَانِ أَهْلَكَنِى مُلاَ ﴾

یہاں سے ناظم رحمہ اللہ خلف کیلئے یاءات اضافت کا بیان شروع فرما رہے ہیں کہ خلف نے یاءات اضافت کی چھ قسموں میں سے اُن یاءات کو اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، جن کے بعد لام تعریف ہو، جیسے [رَبِّیَ الَّذِیْ،] اور باقی پانچ قسموں کو اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، اور لام تعریف والی یاءات کل چودہ ہیں، پہلے بارہ میں خلف نے اصل کے خلاف فتحہ اور آخری دو میں اصل کے موافق سکون پڑھا ہے، اور وہ یہ ہیں: [۱] (وَقُلْ لِعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا)[ابراھیم:۳۱] [۲] (رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ)[اعراف:۳۳] [۳] (رَبِّیَ الَّذِیْ)[بقرۃ:۲۵۸] [۴] (عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ)[انبیاء:۱۰۵] [۵] (عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ)[سبا:۱۳] [۶] (مَسَّنِیَ الضُّرُّ)[انبیاء:۸۳] [۷] (مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ)[ص:۴۱] [۸] (عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ)[اعراف:۱۴۶] [۹] (اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ)[مریم:۳۰] [۱۰] (اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ)[ملک:۲۸] [۱۱] (اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ)[زمر:۳۸] [۱۲] (عَهْدِیَ الظّٰلِمِیْنَ)[بقرۃ:۱۲۴] [۱۳] (یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا)[عنکبوت:۵۶] [۱۴] (قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا)[زمر:۵۳] (ان آخری دو میں خلف نے اصل کی موافقت کی ہے، اس لئے ناظم نے [لَاالنِّدَا] کے ذریعہ فتحہ سے مستثنیٰ کیا، یعنی ان دو میں اصل کے موافق سکون ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ان تمام چودہ یاءات اضافت میں سکون پڑھا تھا)

نیز یادرہے کہ ناظم نے جو نظم میں (اٰتَانِ) کی مثال کا تذکرہ فرمایا ہیں، اس سے سورۂ مریم والا [اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ] مراد ہے، نہ کہ سورنمل والا [اٰتٰنِیَ اللّٰهُ]، کیونکہ یہ یاء غیر مرسوم ہے، جس کا تذکرہ آئندہ باب الزوائد میں آرہا ہے، ایسے ہی (قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا)[زمر:۵۳] کی یاء باتفاق حالین میں محذوف ہے، اور (عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ) [زمر] میں بھی حالین میں یاء محذوف ہے، کیونکہ مرسوم نہیں، البتہ یعقوب اس کو وقف میں ثابت رکھتے ہیں، اس کا بھی اگلے باب میں ذکر آرہا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـی الَّـلامِ لِـلتَّـعْـرِیْفِ اَرْبَعُ عَشْـرَةٍ	۴۰۷	فَـاِسْكَـانُهَـا فَـاشٍ وَعَهْدِیَ فِیْ عُلاَ
وَقُـلْ لِّعِبَـادِیْ کَـانَ شَـرْعًـا وَّفِی النِّـدَا	۴۰۸	حِـمًـی شَـاعَ اٰیَـاتِیْ کَـمَـا فَـاحَ مَـنْـزِلاَ
فَـخَـمْـسَ عِبَـادِیْ اعْدُدْ وَعَهْدِیْ اَرَادَنِیْ	۴۰۹	وَرَبِّـیِ الَّـذِیْ اٰتَـانِ اٰیَـاتِـیَ الْحُلاَ
وَاَهْـلَـكَـنِیْ مِـنْهَـا وَفِیْ صَادَ مَسَّنِیْ	۴۱۰	مَـعَ الْاَنْبِیَـا رَبِّـیْ فِـی الْاَعْـرَافِ كَـمَّلاَ

پہلے دو اشعار میں فرماتے ہیں کہ ایسی یاءات جن کے بعد ہمزہ وصل مع لام تعریف آیا ہے، پورے قرآن میں کل چودہ

ہیں،حمزہ نے سب کوسکون سے پڑھا ہے،اور باقیین نے فتحہ سے پڑھا ہے،البتہ [عَھۡدِیَ الظّٰلِمِیۡن] کوحمزہ کے ساتھ حفص نے بھی سکون سے پڑھا ہے۔اور(وَقُلۡ لِعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا)[ابراھیم:۳۱] میں کلمہ [وَقُلۡ لِعِبَادِیَ] کی یاءاضافت کوحمزہ کے ساتھ کسائی نے بھی سکون سے پڑھا ہے،اورنداوالی دویاءات میں (یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا)[عنکبوت:۵۶](قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا [زمر:۵۳]حمزہ،کسائی کے ساتھ بصری نے بھی سکون پڑھنے میں موافقت کی ہے،اور(عَنۡ اٰیٰتِیَ الَّذِیۡنَ) کی یاءاضافت کو ساکن پڑھنے میں حمزہ کے ساتھ شامی بھی شامل ہیں،ان کے علاوہ غیر مذکورین نے سب جگہ فتحہ سے پڑھا ہے۔البتہ ان پانچ یاءات اضافت کے علاوہ بقیہ نو میں صرف امام حمزہ کیلئے پڑھا ہے،اور باقیین کیلئے فتحہ ہے۔

آخری دواشعار میں ناظم نے ان چودہ یاءات اضافت کوکچھ اس طرح شمار فرمایا کہ پانچ لفظ [عِبَادِیۡ] کے یاءات اضافت ہیں یعنی (وَقُلۡ لِعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا)[ابراھیم:۳۱](یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا)[عنکبوت:۵۶](قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا [زمر:۵۳](عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ)[انبیاء:۱۰۵](عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ)[سبا:۱۳]اور بقیہ نوان کے علاوہ ہیں،جو درج ذیل ہیں: (عَھۡدِیَ الظّٰلِمِیۡن)[بقرۃ:](اِنۡ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ)[زمر:۳۸](رَبِّیَ الَّذِیۡ)[بقرۃ:۲۵۸](اٰتٰنِیَ الۡکِتٰبَ)[مریم:۳۰](عَنۡ اٰیٰتِیَ الَّذِیۡنَ)[اعراف:۱۴۶](اَھۡلَکَنِیَ اللّٰہُ)[ملک:۲۸](مَسَّنِیَ الشَّیۡطٰنُ)[ص:۴۱](مَسَّنِیَ الضُّرُّ)[انبیاء:۸۳](رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ)[اعراف:۳۳]

خلاصہ باب: پوری بحث کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ ابوجعفر نے یاءات اضافت کی چھ قسموں کو مطلقاً قالون کی طرح پڑھا ہے،البتہ تین یاءات میں ابوجعفر نے قالون کی مخالفت کی ہے،ان میں پہلی جگہ [وَلِیَ دِیۡنِ][الکافرون:۶] ہے،ابوجعفر نے یاء کے سکون سے [وَلِیۡ دِیۡنِ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے یاء کے فتحہ سے [وَلِیَ دِیۡنِ] پڑھا تھا)اور دوسری جگہ [وَاِخۡوَتِیۡ اِنَّ][یوسف:۱۰۰] ہے،اس کوابوجعفر نے فتحہ سے [وَاِخۡوَتِیَ اِنَّ] پڑھا ہے،(جبکہ قالون نے اسکان سے [وَاِخۡوَتِیۡ اِنَّ] پڑھا تھا)اور تیسری جگہ [وَلَئِنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰی رَبِّیۡ اِنَّ][فصلت:۵۰] ہے،اس کو بھی ابوجعفر نے فتحہ سے [اِلٰی رَبِّیَ اِنَّ] پڑھا ہے،(جبکہ قالون نے فتحہ اور اسکان دونوں طرح پڑھا تھا)

اور یعقوبؒ کا عام مذہب یہ ہے،کہ چند مواقع کے علاوہ باقی تمام یاءاتِ اضافت کی چھ قسموں کوسکون سے پڑھا ہے،اور وہ چند مواقع درج ذیل ہیں:۔[۱] وہ یاءات جولام تعریف سے پہلے واقع ہوں،جیسے [عَھۡدِیَ الظّٰلِمِیۡنَ،رَبِّیَ الَّذِیۡ] ان کو یعقوب نے فتحہ سے پڑھا ہے۔[۲] وہ یاءات اضافت جولام تعریف سے پہلے منادی میں ہوں تو ان کو یعقوب نے سکون سے پڑھا ہے اور یہ صرف دوجگہ آئی ہیں،[یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا][عنکبوت:۵۶][قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا][زمر:۵۳]۔[۳][وَمَحۡیَایَ][انعام:۱۶۲]اور[مِنۡ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ][صف:۶] دونوں یاءات اضافت کو یعقوب نے فتحہ سے پڑھا ہے۔[۴](یٰعِبَادِ لَاخَوۡفٌ عَلَیۡکُمۡ)[زخرف:۶۸] میں کلمہ [یٰعِبَادِیۡ] کی یاء روح کیلئے حالین میں حذف سے [یٰعِبَادِ] اور رویس کیلئے یاء کے سکون سے [یٰعِبَادِیۡ] ہے۔[۴][اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا][فرقان:۳۰] کی یاءاضافت کو روح نے فتحہ سے [اِنَّ قَوۡمِیَ اتَّخَذُوۡا] پڑھا ہے اور رویس کیلئے یاء کا سکون ہے۔[۵](وَقُلۡ لِعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا)[ابراھیم:۳۱] میں کلمہ [وَقُلۡ لِعِبَادِیَ] کی یاءاضافت کو رویس نے فتحہ سے [وَقُلۡ لِعِبَادِیَ] اور روح نے اسکان پڑھا ہے۔

اورخلفؒ کایاءات اضافت میں عام مذہب یہ ہے کہ چندیاءات اضافت کےعلاوہ باقی تمام یاءات اضافت کواپنی اصل کےموافق سکون سے پڑھاہے۔اورجن یاءات کے بعدہمزہ وصل مع لام تعریف ہوں اُن کوخلف نے اصل کےخلاف پڑھاہے،اورایسی یاءات کل چودہ ہیں، پہلے بارہ میں خلف نے اصل کےخلاف فتحہ اورآخری دومیں اصل کےموافق سکون پڑھاہے،اوروہ یہ ہیں:[۱](وَقُلۡ لِعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا)[ابراھیم:۳۱][۲](رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ)[اعراف:۳۳][۳](رَبِّیَ الَّذِیۡ)[بقرۃ:۲۵۸][۴](عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ)[انبیاء:۱۰۵][۵](عِبَادِیَ الشَّكُوۡرُ)[سبا:۱۳][۶](مَسَّنِیَ الضُّرُّ)[انبیاء:۸۳][۷](مَسَّنِیَ الشَّیۡطٰنُ)[ص:۴۱][۸](عَنۡ اٰیٰتِیَ الَّذِیۡنَ)[اعراف:۱۴۶][۹](اٰتٰنِیَ الۡكِتٰبَ)[مریم:۳۰][۱۰](اَهۡلَكَنِیَ اللّٰهُ)[ملک:۲۸][۱۱](اِنۡ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ)[زمر:۳۸][۱۲](عَهۡدِیَ الظّٰلِمِیۡنَ)[بقرۃ:۱۲۴][۱۳](یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا)[عنکبوت:۵۶][۱۴](قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا)[زمر:۵۳](ان آخری دومیں خلف نے اصل کےموافق سکون سے پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے ان تمام چودہ یاءات اضافت میں سکون پڑھاتھا)لہٰذاان بارہ یاءات کےعلاوہ باقی یاءات کی تمام قسموں کواصل کےموافق سکون سے پڑھاہے۔

﴿اَلۡیَاءَاتُ الزَّوَائِدُ﴾

علم قراءات میں یاءات زوائدوہ کہلاتی ہیں، جومصاحف عثمانی میں لکھی ہوئی نہیں ہیں،مگرتلاوت میں کسی نہ کسی امام کیلئے باقی ہیں،اور یہ کبھی وسط آیت میں ہوتی ہیں،اورکبھی رؤس آیات میں،اوران میں قراء کا اختلاف اثبات وحذف کاہوتاہے،پھراثبات کی صورت میں یاء کاحالین میں سکون ہی ہوتاہے،البتہ کچھ یاءات ایسی بھی ہیں،جن میں وصلاً فتحہ ہے۔اورجویاءات زوائدابوجعفرکیلئے ثابت ہوں،ان کووہ وصل کی حالت میں پڑھیں گے،وقف میں نہیں،اورجویاءات زوائد یعقوب کیلئے ثابت ہوں گی،ان کووہ وصل ووقف دونوں حالتوں میں باقی رکھیں گے،اورخلف چندمواقع کےعلاوہ اکثردونوں حالتوں میں حذف کریں گے۔

یاءات اضافت اوریاءات زوائدمیں چارفرق ہیں:۔

[۱]یہ کہ یاءزائدہ صرف اسماءاورافعال میں ہوتی ہے،جیسے[اَلدَّاعِ،اَلۡجَوَارِ]جبکہ یاءاضافت اسماءاورافعال کے ساتھ ساتھ حروف میں بھی ہوتی ہے۔

[۲]یہ کہ یاءزائدہ مرسوم فی المصاحف نہیں ہوتی،جبکہ یاءاضافت مرسوم ہوتی ہے۔

[۳]یہ کہ یاءات زوائدمیں قراء کا اختلاف حذف واثبات کا ہوتاہے،جبکہ یاءات اضافت میں فتحہ اوراسکان کااختلاف ہوتاہے۔

[۴]یاءات زوائدحروف اصلیہ کےاعتبارسےکبھی اصلی ہوتی ہیں،[اَلدَّاعِ]اورکبھی زائد،جیسے[وَعِیۡدِ]بخلاف یاءات اضافت کےکہ وہ ہمیشہ زائدہوتی ہیں۔

وَتَثْبُتُ فِی الْحَالَیْنِ لا یَتَّقِی بِیُو 56 سُفَ حُزْ کَرُوسِ الآیِ وَالْحَبْرُ مُوصِلَا

یُوَافِقُ مَا فِی الْحِرْزِ فِی الدَّاعِ وَاتَّقُو 57 نِ تَسْأَلْنِ تُؤْتُونِیْ کَذَا اخْشَوْنِ مَعْ وَلَا

وَأَشْرَکْتُمُونِ الْبَادِ تُخْزُونِ قَدْ هَدَا 58 نِ وَاتَّبِعُوْنِی ثُمَّ کِیْدُونِ وُصِّلا

قولہ:......﴿ وَتَثْبُتُ فِی الْحَالَیْنِ لا یَتَّقِی بِیُوسُفَ حُزْ ﴾

ناظمؒ یہاں سے امام یعقوبؒ کا یاءات زوائد میں عام مذہب بیان فرمارہے ہیں کہ امام یعقوبؒ اُن تمام یاءات زوائد کو حالین میں پڑھتے ہیں، جن کو علامہ شاطبیؒ نے حرزالامانی (شاطبیہ) میں[باب یاء ات الزوائد] میں لائے ہیں، خواہ وہ کسی بھی امام یاراوی کیلئے ہوں، اور یہ یاءات خواہ وسط آیات میں واقع ہوں یارؤس آیات میں ہوں۔

البتہ چار یاءات زوائد ان کے عام مذہب سے مستثنیٰ ہیں، جن میں دو کو خود ناظمؒ نے یہاں بیان فرمایا ہے، البتہ باقی دو میں استثناء اصل کی موافقت سے نکلا ہے۔

لہٰذا جن دو کو ناظم نے یہاں بیان کیا ہے، ان میں ایک سورۂ یوسف میں (مَنْ یَّتَّقِیْ)[۹۰] ہے، جس کو امام یعقوبؒ نے حالین میں حذف کیا ہے، اور دوسری جگہ سورۂ نمل میں (فَمَاآتَانِ اللّٰہُ خَیْرٌ)[۳۶] ہے، جس کو خود ناظم اس باب کے آخری شعر میں بیان کریں گے، اور جن دو میں یعقوب کیلئے استثناء اصل کی موافقت سے نکلا ہے، ان میں ایک (یَرْتَعِ)[یوسف:۱۲] ہے، اس میں یاءزائدہ کو یعقوبؒ نے حالین میں حذف کر کے عین کو سکون سے [یَرْتَعْ] پڑھا ہے، اور دوسری جگہ سورۂ زمر میں (فَبَشِّرْ عِبَادِ)[۱۷] ہے، اس کی یاءزائدہ یعقوب وصل میں التقاءساکنین سے بچنے کیلئے نہیں پڑھتے، اگر چہ وقف میں رؤس آیات ہونے کے اعتبار سے پڑھتے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَتَثْبُتُ فِی الْحَالَیْنِ دُرًّا لَوَامِعًا	۴۲۱	بِخُلْفٍ وَأُولَی النَّمْلِ حَمْزَۃُ کَمَّلَا
وَفِی الْوَصْلِ حَمَّادٌ شَکُوْرٌ اِمَامُہٗ	۴۲۲	وَجُمْلَتُہَا سِتُّوْنَ وَاثْنَانِ فَاعْقِلَا
-----------وَمَنْ یَّتَّقِیْ زَکَا	۴۳۴	بِیُوْسُفَ وَافَی کَالصَّحِیْحِ مُعَلَّلَا
وَفِیْ النَّمْلِ اٰتَانِیْ وَیُفْتَحُ عَنْ اُولِیْ	۴۲۹	حِمًی وَخِلافُ الْوَقْفِ بَیْنَ حُلًا عَلَا
وَفِیْ نَرْتَعِیْ خُلْفٌ زَکَا-----	۴۴۱	....
فَبَشِّرْ عِبَادِ افْتَحْ وَقِفْ سَاکِنًا یَدًا	۴۳۹	....

پہلے دواشعار میں ناظم فرماتے ہیں کہ اس باب میں جو یاءات زوائد بیان ہوں ابن کثیر مکی کیلئے بلا خلف اور ہشام کیلئے بالخُلف حالین میں یاء کے اثبات سے ہیں، اور جو یاءات بصری، حمزہ کسائی اور نافع کیلئے ہوں گی تو وہ صرف وصل میں اثبات سے ہے، اور وقف میں حذف کرتے ہیں، البتہ حمزہ کیلئے سورۂ نمل کی پہلی یاءزائدہ حالین میں اثبات سے ہے، اور ایسی یاءات

کل باسٹھ ہیں، جن کے اثبات وحذف میں اختلاف ہوا ہے اور اس باب میں ذکر کی جائیں گی۔

اور سورۂ یوسف میں (مَـنۡ يَّتَّـقِـىۡ) جو آیا ہوا ہے، اس کو قنبل نے حالین میں یاءِ زائد کے اثبات سے پڑھا ہے، اور باقیین نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

چوتھے شعر میں ناظم نے فرمایا کہ سورۂ نمل میں [فَـمَـآ اٰتٰـنِ اللّٰهُ خَيۡرٌ] کی یاءِ زائدہ کو حفص، نافع اور بصری نے وصل میں یاء کے فتحہ سے [فَـمَـآ اٰتٰـنِیَ اللّٰـهُ] پڑھا ہے، اور وقف میں حفص، قالون اور بصری کیلئے خُلف ہے یعنی اثبات اور حذف دونوں جائز ہیں۔ لہٰذا ورش کیلئے وصل میں اثبات اور وقف میں حذف ہے، اور باقیین کیلئے حالین میں حذف ہے۔

پانچویں شعر میں ناظم نے فرمایا کہ سورۂ یوسف میں جو (نَـرۡتَـعِیۡ) آیا ہوا ہے، اس کی یاءِ زائدہ کو قنبل نے حالین میں بالخُلف اثبات اور حذف سے پڑھا ہے، یعنی وصل میں بھی دو وجہ اور وقف میں بھی دو وجہ ہیں اور باقیین نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

اور چھٹے شعر میں ناظم نے سورۂ زمر میں (فَبَشِّـرۡ عِبَـادِ) کی یاءِ زائدہ کا تذکرہ فرمایا ہے، کہ سوسی نے حالین میں یاءِ زائدہ کا اس طرح اثبات کیا ہے، کہ وصل میں یاء کو مفتوح اور وقف میں ساکن پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ كَرُوسِ الآيِ ﴾

یہاں سے ناظم فرمارہے ہیں کہ یعقوب نے جس طرح شاطبیہ میں مذکور تمام آیات کی یاءات زائدہ کو حالین میں پڑھا ہے، اسی طرح دیگر تمام رؤس آیات کی یاءات زائدہ کو بھی حالین میں پڑھا ہے، اگرچہ علامہ شاطبیؒ نے شاطبیہ میں ان کو بیان نہیں کیا، کیونکہ یہ قراءِ سبعہ میں کسی کیلئے پڑھی نہیں گئی، اور اس میں یہ منفرد ہیں اور وہ چھیاسی یاءات زوائد ہیں، جو حسب ذیل کلمات میں ہیں:

تین جگہ سورۂ بقرۃ میں [فَـارۡهَبُوۡنِ][۴۰][فَـاتَّـقُوۡنِ][۴۱][وَلَا تَـكۡـفُرُوۡنِ][۱۵۲]، [وَاَطِيۡـعُوۡنِ][ال عمران:۵۰]، [فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ][اعراف:۱۹۵]، [وَلَا تُنۡظِرُوۡنِ][یونس:۷۱]، [ثُمَّ لَا تُنۡظِرُوۡنِ][ھود:۵۵]، تین جگہ سورۂ یوسف میں [فَاَرۡسِلُوۡنِ][۴۵][وَلَا تَقۡرَبُوۡنِ][۶۰][اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ][۹۴]، چار جگہ سورۂ رعد میں [اَلۡمُتَعَالِ][۹][وَاِلَيۡهِ مَتَابِ][۳۰][كَانَ عِقَابِ][۳۲][وَاِلَيۡهِ مَـاٰبِ][۳۶]، سورۂ ابراھیم میں بھی دو جگہ [وَخَـافَ وَعِيۡـدِ][۱۴][وَتَـقَبَّـلۡ دُعَـآءِ][۴۰]، دو جگہ سورۂ حجر میں بھی [فَلَا تَـفۡـضَـحُوۡنِ][۶۸][وَلَا تُـخۡـزُوۡنِ][۶۹]، سورۂ نحل میں دو جگہ [فَـاتَّـقُوۡنِ][۲][فَـارۡهَبُوۡنِ][۵۱]، سورۂ انبیاء میں تین جگہ [فَـاعۡبُدُوۡنِ][۲۵/۹۲][فَـلَا تَسۡتَعۡـجِلُوۡنِ][۳۷]، [فَـكَيۡفَ كَـانَ نَكِيۡرِ][حج:۴۴]، سورۂ مؤمنون میں چھ جگہ [بِـمَـا كَذَّبُوۡنِ][۲۶/۳۹][فَـاتَّقُوۡنِ][۵۲][اَنۡ يَّـحۡضُرُوۡنِ][۹۸][رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ][۹۹][وَلَا تُـكَلِّمُوۡنِ][۱۰۸]، سورۂ شعراء میں سولہ جگہ [اَنۡ يُّـكَـذِّبُوۡنِ][۱۲][اَنۡ يَّـقۡتُـلُوۡنِ][۱۴][سَيَهۡـدِيۡنِ][۶۲][فَهُـوَ يَهۡـدِيۡنِ][۷۸][وَيَسۡـقِيۡنِ][۷۹][وَيَشۡـفِيۡنِ][۸۰][ثُمَّ يُحۡيِيۡنِ][۸۱][آٹھ جگہ [وَاَطِيۡعُوۡنِ][۱۰۸/۱۱۰/۱۲۶/۱۳۱/۱۴۴/۱۵۰/۱۶۳/۱۷۹][اِنَّ قَوۡمِیۡ كَذَّبُوۡنِ][۱۱۷]، [حَتّٰى تَشۡهَدُوۡنِ][نمل:۳۲]، سورۂ قصص میں بھی دو جگہ [اَنۡ يَّقۡتُلُوۡنِ][۳۳][اَنۡ يُّكَذِّبُوۡنِ][۳۴]، [فَاعۡبُدُوۡنِ][عنکبوت:۵۶]، [فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ][سبا:۴۵]، [فَـكَيۡفَ كَـانَ نَـكِيۡـرِ][فاطر:۲۶]، سورۂ یٰسٓ میں دو جگہ [وَلَا يُـنۡـقِـذُوۡنِ][۲۳][فَـاسۡـمَـعُوۡنِ][۲۵]، سورۂ صافات میں بھی

دوجگہ [لَتُرۡدِيۡنِ][۵۶][سَيَهۡدِيۡنِ][۹۹]،سورۂ صٓ میں بھی دوجگہ [لَمَّا يَذُوۡقُوۡا عَذَابِ][۸][فَحَقَّ عِقَابِ][۱۴]،[فَاتَّقُوۡنِ][زمر:۱۶]،سورۂ غافر میں تین جگہ [يَوۡمَ التَّلاَ قِ][۱۵][يَوۡمَ التَّنَادِ][۳۲][فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ][۵]،سورۂ زخرف میں دوجگہ [سَيَهۡدِيۡنِ][۲۷][وَاَطِيۡعُوۡنِ][۶۳]،سورۂ دخان میں بھی دوجگہ [اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ][۲۰][فَاعۡتَزِلُوۡنِ][۲۱]،اورسورۂ قٓ میں بھی دوجگہ [وَعِيۡدِ][۱۴/۴۵]،اورسوۂ ذاریات میں تین جگہ [لِيَعۡبُدُوۡنِ][۵۶][اَنۡ يُّطۡعِمُوۡنِ][۵۷][فَلاَ تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ][۵۹]،سورۂ قمر میں چھ جگہ [وَنُذُرِ][۱۶/ ۱۸/ ۲۱/ ۳۰/ ۳۷/ ۳۹]،سورۂ ملک میں دوجگہ [كَيۡفَ نَذِيۡرِ][۱۷][فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ][۱۸]،[وَاَطِيۡعُوۡنِ][نوح:۳]،[فَكِيۡدُوۡنِ][مرسلات:۳۹]،سورۂ فجر میں چارجگہ [اِذَا يَسۡرِ][۴][جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ][۹][فَيَقُوۡلَ رَبِّىۡ اَكۡرَمَنِ][۱۵][فَيَقُوۡلَ رَبِّىۡ اَهَانَنِ][۱۶]،[وَلِيَ دِيۡنِ][کافرون:۶]

قوله:......﴿ وَالۡحَبۡرُ مُوۡصِلَا ـــــ دَعَانِى وَخَافُوۡنِى ﴾

ناظم یہاں سے ابوجعفر کا یاءاتِ زوائد میں عام مذہب بیان فرمارہے ہیں کہ ابوجعفر نے صرف وصل کی حالت میں اُن یاءات زوائد کو اثبات سے پڑھا ہے، جن کو علامہ شاطبیؒ نے شاطبیہ میں ابوعمرو بصری کیلئے شمار کیا ہے، اوران کو یعقوب نے اپنی اصل کے موافق حالین میں اثبات سے پڑھا ہے،۔اوروہ یہ ہیں:

[اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ][بقرہ:۱۸۶]،[يَوۡمَ يَدۡعُ الدَّاعِ][قمر:۶]،[وَاتَّقُوۡنِ يَآاُولِى الۡاَلۡبٰبِ][بقرۃ:۱۹۷]، [فَلاَ تَسۡئَلۡنِ مَالَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ][هود:۴۶]،[حَتّٰى تُؤۡتُوۡنِ مَوۡثِقًا][یوسف:۶۶]،[وَاخۡشَوۡنِ وَلاَ تَشۡتَرُوۡا][مائدۃ:۴۴](اور[وَاخۡشَوۡنِ]کو[وَلاَ] کے ساتھ اس لئے مقید کیا تا کہ [وَاخۡشَوۡنِىۡ وَلِاُتِمَّ نِعۡمَتِىۡ][بقرۃ:۱۵۰]نکل جائے ، کیونکہ یہ یاء حالین میں تمام قراء کیلئے پڑھی جاتی ہے،اوراسی طرح [وَاخۡشَوۡنِ الۡيَوۡمَ][مائدہ:۳]کونکالنا مقصود ہے، جو کہ یعقوب کے علاوہ تمام قراء کیلئے باتفاق حالین میں محذوف ہے، البتہ یعقوب وقف میں ثابت رکھتے ہیں)،[بِمَا اَشۡرَكۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ][ابراهيم:۲۲]،[سَوَآءَ نِ الۡعَاكِفُ فِيۡهِ وَالۡبَادِ][حج:۲۵]،[وَلاَ تُخۡزُوۡنِ فِىۡ ضَيۡفِىۡ][هود:۷۸]،[فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلاَ تُخۡزُوۡنِ][حجر:۶۹](یہ سورۂ حجر والی یاء یعقوب کے علاوہ تمام قراء کیلئے حالین میں محذوف ہے،البتہ یعقوب کیلئے حالین میں اثبات سے ہے)،[وَقَدۡ هَدَانِ][انعام:۸۰](اس میں لفظ[قَدۡ] قید احترازی ہے،اوراس سے [قُلۡ اِنَّنِىۡ هَدَانِىۡ رَبِّىۡ][انعام:۱۶۱]اور[اَوۡ تَقُوۡلَ لَوۡ اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِىۡ][زمر:۵۷] دونوں کو نکالنا مقصود ہے، جو کہ تمام قراء کیلئے وصلاً ووقفاً یاء پڑھی جاتی ہے،اوردونوں میں مرسوم بھی ہیں)،[فَلاَ تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ][زخرف:۶۱]،[فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ][ال عمران:۳۱](اس کی یاء تمام قراء کیلئے بوجہ مرسوم ہونے کے حالین میں پڑھی جاتی ہے)،[ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ][اعراف:۱۹۵]،[اِذَا دَعَانِ][بقرۃ:۱۸۶]،[وَخَافُوۡنِ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ][ال عمران:۱۷۵]

خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ الفاظ کی تمام یاءات زوائد کو ابوجعفر نے وصلاً اثبات سے اور وقفاً حذف سے پڑھا ہے،اور یعقوب نے حالین میں اثبات سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۴۲۵	وَفِي اتَّبِعُوْنِيْ اَهْدِكُمْ حَقُّهٗ بَلاَ
....	۴۲۶	---وَيَدْعُ الدَّاعِ هَاكَ جَنًا حَلاَ
وَمَعْ كَالْجَوَابِ الْبَادِ حَقٌّ جَنَا هُمَا	۴۳۰	....
وَفِي اتَّبَعَنْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ عَنْهُمَا	۴۳۱	وَكِيْدُوْنِ فِي الْاَعْرَافِ حَجَّ لِيُحْمَلاَ
بِخُلْفٍ وَتُؤْتُوْنِيْ بِيُوْسُفَ حَقُّهٗ	۴۳۲	وَفِيْ هُوْدَ تَسْأَلْنِيْ حَوَارِيْهِ جَمَّلاَ
وَتُخْزُوْنِ فِيْهَا حَجَّ اَشْرَكْتُمُوْنِ قَدْ	۴۳۳	هَدَانِ اتَّقُوْنِ يَاأُولِي اخْشُوْنِ مَعْ وَلاَ
وَعَنْهُ وَ خَافُوْنِيْ----------------	۴۳۴	....
وَمَعْ دَعْوَةَ الدَّاعِ دَعَانِيْ حَلاَ جَنَا	۴۳۶	وَلَيْسَ الِقَالُوْن عَنِ الْغُرِّ سُبَّلاَ

سورۂ زخرف میں[فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ] کی یاءزائدہ کومکی، بصری اورقالون حالین میں پڑھتے ہیں، جبکہ باقیین حذف کرتے ہیں۔اور[يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ]کوبزی حالین میں اورورش، بصری صرف وصل میں یاءکااثبات کرتے ہیں اور باقیین حالین میں اورورش، بصری وقف میں حذف کرتے ہیں۔اورسورۂ سبامیں[وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ]اورسورۂ حج میں[سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ]کومکی حالین میں اور بصری، ورش صرف وصل میں یاءزائدہ کااثبات کرتے ہیں اور باقیین حالین میں اورورش، بصری وقف میں یاءکاحذف کرتے ہیں۔اورسورۂ آل عمران میں[ومن اتبعن][۲۰]نافع، بصری کیلئے وصل میں یاءکا اثبات اوروقف میں حذف ہے،جبکہ باقیین کیلئے حالین میں حذف ہے۔اورسورۂ اعراف میں[ثُمَّ كِيْدُوْنِ]بصری کیلئے وصل میں اثبات یاءسے ہے،اورہشام کیلئے حالین میں خُلف ہے۔اورمکی نے سورۂ یوسف میں[حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا]کوحالین میں اوربصری نے وصل میں یاءزائدہ پڑھی ہے،جبکہ باقیین نے حالین میں حذف سے پڑھاہے،اوراسی طرح سورۂ ھود میں[فَلَا تَسْئَلْنِ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ]کوبصری اورورش نے وصل میں یاءزائدہ پڑھی ہے،جبکہ باقیین نے حالین میں اورورش، بصری نے وقف میں یاءزائدہ کوحذف کیاہے۔اورابوعمروبصری نے سورۂ ھود میں [وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ]،سورۂ ابراھیم میں[بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ]،سورۂ انعام میں[وَقَدْهَدَانِ]،سورۂ بقرہ میں[وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِى الْاَلْبٰبِ]اورسورۂ مائدہ میں[وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا]اورسورۂ آل عمران میں[وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ]سب کی یاءات زوائدکووصلاً اثبات کے ساتھ پڑھاہے،جبکہ باقیین نے سب کوحالین میں حذف سے پڑھاہے۔اور[اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَادَعَانِ] میں لفظ[اَلدَّاعِ]اور[دَعَانِ]کوبصری اورورش نے وصلاًیاءکےاثبات سے پڑھاہے،اورمشہورمشائخ قراءت سے قالون کے لئے ان دونوں میں یاءکاحذف ہے،مشہورمشائخ کہنے سے یہ اشارہ بھی ملتاہے،کہ بعض مشائخ سے قالون کیلئے اثبات بھی ہے،لہٰذاوہ بھی جائزہوامگرحذف قوی ہے۔

دَعَانِی وَخَافُونِی وَقَدْ زَادَ فَاتِحًا 59 یُرِدْنِ بِحَالَیْهِ وَتَتَّبِعَنْ أَلَا
تَلَاقِ التَّنَادِیْ بِنْ عِبَادِی اتَّقُو طَمَا 60 دُعَاءِ اِتْلُ وَاحْذِفْ مَعْ تُمِدُّوْنَنِی فُلَا
وَآتَانِ نَمْلِ یُسْرُ وَصْلٍ وَتَمَّتِ الْ 61 أُصُولُ بِعَوْنِ اللّٰهِ دُرًّا مُفَصَّلَا

قولہ:......﴿ وَقَدْ زَادَ فَاتِحًایُرِدْنِ بِحَالَیْهِ وَتَتَّبِعَنْ أَلَا ﴾

اب تک تو اُن یاءات زوائد کا تذکرہ چل رہا تھا جن میں ابوجعفر نے یعقوب کی موافقت کرتے ہوئے وصلاً یاء زائدہ پڑھی ہے، اب یہاں سے ناظم دو ایسے کلمات کا تذکرہ فرما رہے ہیں، جن میں ابوجعفر نے یعقوب کی مخالفت کرتے ہوئے حالین میں یاء زائدہ کے اثبات سے پڑھا ہے، اور وہ دو کلمات یہ ہیں [اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ] [یٰسٓ:۲۳]، [اَلَّا تَتَّبِعَنِ] [طٰہٰ:۹۳] ان دونوں کلموں کی یاء زائدہ کو ابوجعفر نے وصلاً مفتوح اور وقفاً سکون سے پڑھا ہے، جبکہ یعقوب نے پہلے کلمہ کی یاء کو وصلاً حذف اور وقفاً سکون سے، اور دوسرے کلمہ کی یاء کو حالین میں سکون سے پڑھا ہے، اور خلف نے اصل کے موافق حالین میں حذف کیا ہے۔

نوٹ:۔ جن یاءات میں امام نافع کے دونوں راویوں کیلئے اثبات ہے، ان میں ابوجعفر کیلئے بھی اثبات ہے، اور جن یاءات کے حذف واثبات میں قالون اور ورش میں اختلاف ہے، ان میں ابوجعفر نے بروایت قالون اصل کے موافق پڑھا ہے، اور بروایت ورش اصل کی مخالفت کی ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــــوَتَتَّبِعَنْ سَمَا	۴۲۴	وَفِی الْكَهْفِ نَبْغِیْ یَأْتِ فِیْ هُوْدَ رُفِّلَا

[اَلَّا تَتَّبِعَنِ] نافع، مکی، بصری نے یاء کے اثبات سے پڑھا ہے، البتہ نافع، بصری کیلئے وصلاً اور مکی کیلئے حالین میں یاء کا اثبات ہے، اور باقیین کیلئے حالین میں یاء کا حذف ہے۔ اور سورۂ کہف میں [ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ] اور سورۂ ھود میں [یَوْمَ یَأْتِ لاتَکَلَّمُ] کو نافع، مکی، بصری کیساتھ کسائی نے بھی یاء کے اثبات سے پڑھا ہے، اور باقیین کیلئے یاء کا حذف ہے۔

قولہ:......﴿ تَلَاقِ التَّنَادِیْ بِنْ ﴾

ابن وردان نے اصل کے خلاف سورۂ غافر میں (لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ) اور (اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ) [۳۲/۱۵] دونوں لفظوں کی یاء زائدہ کو وصلاً اثبات سے اور وقفاً حذف کر کے پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے ورش نے وصلاً اثبات سے اور قالون نے حالین میں حذف سے پڑھا تھا) جبکہ ابن جماز اور خلف نے دونوں لفظوں کی یاء زائدہ کو حالین میں حذف کر کے پڑھا ہے، اور یعقوب نے رأس آیت ہونے کی وجہ سے دونوں کو حالین میں اثبات سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــــوَالتَّلَاقِ وَالتَّ	۴۳۵	تَنَادِ دَرا بَاغِیْهِ بِالْخُلْفِ جُهَّلَا

(لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ) اور (اَخَافُ عَلَیْکُمْ یَوْمَ التَّنَادِ) [غافر] دونوں لفظوں کی یاء زائدہ کو مکی نے حالین

میں اور ورش نے وصلاً اثبات سے پڑھا ہے، جبکہ قالون نے وصلاً یاءزائدہ کا اثبات اور حذف دونوں پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ عِبَادِی اتَّقُو طَمَا ﴾

رویس نے (یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ)[زمر:۱۶] میں لفظ (یٰعِبَادِیْ) کی یاء کو حالین میں اثبات سے پڑھا ہے، اور اس میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی روح، ابوجعفر اور خلف نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ دُعَاء اِ تَلُ ﴾

ابوجعفر نے بروایت قالون اصل کے خلاف (رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ)[ابراہیم:۴۰] میں لفظ (دُعَآءِ) کی یاءزائدہ کو ورش کی طرح وصلاً اثبات سے اور وقفاً حذف سے پڑھا ہے، اور یعقوب نے اصل کے خلاف حالین میں یاء کے اثبات سے پڑھا ہے، جیسا کہ شروع باب میں گزر چکا ہے، اور خلف کا بیان آگے آرہا ہے۔

نیز یاد رہے کہ ابن وردان کیلئے (اَلتَّلاَقِ) اور (اَلتَّنَادِ) میں اور رویس کیلئے (یٰعِبَادِ) میں اور ابوجعفر کیلئے (دُعَآءِ) میں یاءزائدہ کے اثبات کا مفہوم [وَقَدْزَادَ] کے تحت ہونے کی وجہ سے نکلا ہے، جو اوپر کے شعر میں گزرا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاحۡذِفۡ مَعۡ تُمِدُّوۡنَنِی ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ) میں (دُعَآءِ) اور سورۂ نمل میں (اَتُمِدُّوْنَنِ) کی یاء کو حالین میں حذف سے پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے (دُعَآءِ) کی یاءزائدہ کو وصلاً اثبات اور وقفاً حذف سے اور (اَتُمِدُّوْنَنِ) کی یاءزائدہ کو حالین میں اثبات سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

سَمَا وَدُعَاءِیْ فِیْ جَنَا حُلْوِ هَدْیِهٖ	۴۲۵	....
-----تُمِدُّوْنَنِیْ سَمَا	۴۲۶	فَرِيْقًا---------------
وَتَثْبُتُ فِی الْحَالَيْنِ دُرًّا لَوَامِعًا	۴۲۱	بِخُلْفٍ وَاُوْلَى النَّمْلِ حَمْزَةُ كَمَّلاَ
وَفِی الْوَصْلِ حَمَّادٌ شَكُوْرٌ اِمَامُهٗ	۴۲۲	وَجُمْلَتُهَا سِتُّوْنَ وَاثْنَانِ فَاعْقِلَا

(رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ) میں لفظ (دُعَآءِ) کی یاءزائدہ کو حمزہ، ورش، ابوعمرو بصری صرف وصلاً اور بزی نے حالین میں اثبات سے پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے حالین میں اور حمزہ، ورش اور ابوعمرو بصری نے صرف وقفاً حذف سے پڑھا ہے۔

[اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ] کو نافع اور ابوعمرو بصری کیلئے اپنے اصول کے موافق وصلاً یاء کے اثبات سے اور وقفاً حذف سے ہے، اور ابن کثیر مکی، حمزہ کیلئے حالین میں یاء کے اثبات سے ہے۔ اور صرف اس لفظ میں حمزہ نے اپنے اصول سے انحراف کرتے ہوئے حالین میں اثبات سے پڑھا ہے، کیونکہ یاءات زوائد میں ان کا اصول بھی نافع، ابوعمرو بصری کی طرح ہے، جیسا کہ تیسرے اور چوتھے شعر میں ناظم نے صراحت سے بیان کیا ہے، کہ اس باب میں جو یاءات زوائد بیان ہوں ابن کثیر مکی کیلئے بلا خلف اور ہشام کیلئے بالخُلف حالین میں یاء کے اثبات سے ہیں، اور جو یاءات بصری، حمزہ کسائی اور نافع کیلئے ہوں گی تو وہ صرف وصل

میں اثبات سے ہیں، اوروقف میں حذف کرتے ہیں، البتہ حمزہ کیلئے سورۂ نمل کی پہلی یاءزائدہ یعنی[اَتُـمِدُّوۡنَنِ بِمَالٍ]حالین میں اثبات سے ہے، اورایسی یاءات کل باسٹھ ہیں، جن کے اثبات وحذف میں اختلاف ہواہےاوراس باب میں ذکر کی جائیں گی۔

قولہ:......﴿وَآتَانِ نَمۡلٍ یُسۡرُ وَصَلٍ﴾

روحؒ نے[اٰتَـانِ] کی یاءزائدہ کووصل میں حذف کرکے پڑھاہے، البتہ وقف میں اثبات سے پڑھاہے، جبکہ رویس نے حالین میں اثبات سے پڑھاہے، یعنی وصل میں مفتوح اوروقف میں ساکن پڑھاہے، اورابوجعفر کیلئے اصل کے موافق وصل میں یاءکااثبات یعنی فتحہ سےاوروقف میں یاءکاحذف ہے، اورخلف اصل کےموافق حالین میں حذف کرتے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـی النَّـمۡـلِ اٰتَـانِـیَ وَیُفۡتَحُ عَـنۡ اُولِی	۴۲۹	حِـمًـی وَخِـلافُ الۡـوَقۡفِ بَیۡـنَ حُلًا عَلَا

سورۂ نمل میں[فَـمَـااٰتَانِ اللّٰہُ خَیۡرٌ] کی یاءزائدہ کوحفص، نافع اوربصری نے وصل میں یاءکےفتحہ سے[فَـمَااٰتَانِیَ اللّٰـهُ]پڑھاہے، اوروقف میں حفص، قالون اوربصری کیلئے خُلف ہےیعنی اثبات اورحذف دونوں جائز ہیں۔لہٰذاورش کیلئے وصل میں اثبات اوروقف میں حذف ہے، اورباقیین کیلئے حالین میں حذف ہے۔

تَمَّتِ الۡاُصُوۡل وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدِ

بَابُ
﴿فَرْشِ الْحُرُوْفِ﴾

﴿سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ﴾

حُرُوْفَ التَّهَجِّى افْصِلْ بِسَكْتٍ كَحَا أَلِفْ 62 أَ لَا يَخْدَعُونَ اِعْلَمْ حِجًى وَاشْمِمًا طِلاَ
بِقِيْلَ وَمَا مَعْهُ وَيُرْجَعُ كَيْفَ جَا 63 إِذَا كَانَ لِلْأُخْرَى فَسَمِّ حُلًى حَلَا

قوله:......﴿حُرُوْفَ التَّهَجِّى افْصِلْ بِسَكْتٍ كَحَا أَلِفْ أَ لَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف حروفِ مقطعات میں ہر حرف کو سکتہ سے پڑھا ہے، خواہ ایک حرف ہو، جیسے [قٓ، صٓ] یا کئی ہوں، جیسے [الٓمٓ، الٓمٓرٰ، كٓهٰيٰعٓصٓ] اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءعشرہ نے ترک سکتہ سے پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ سکتہ کی وجہ سے نہ ادغام ہوگا اور نہ اخفا۔

قوله:......﴿ يَخْدَعُونَ اِعْلَمْ حِجًى ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوئے (يَخْدَعُوْنَ) کو یاء اور دال کے فتحہ اور خاء کے سکون سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے یاء کے ضمہ، دال کے کسرہ اور خاء کے بعد الف سے (يُخٰدِعُوْنَ) پڑھا تھا) اور باقی خلف نے بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [يَخْدَعُوْنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاء اور دال کے فتحہ اور خاء کے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے (يَخْدَعُوْنَ) ہے۔

نیز یاد رہے کہ یہاں آیت میں دوسرا والا مراد ہے، کیونکہ پہلے والے کو باتفاق سب نے (يُخٰدِعُوْنَ) پڑھا ہے۔ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے ناظم نے کسی قید کو ذکر نہیں کیا۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَا يَخْدَعُوْنَ الْفَتْحُ مِنْ قَبْلِ سَاكِنٍ	۴۴۵	وَبَعْدُ ذَكَا وَالْغَيْرُ كَالْحَرْفِ اَوَّلَا

شامی، کوفیین نے (يُخٰدِعُوْنَ) کو خاء کے سکون اور یاء و دال کے فتحہ سے (يَخْدَعُوْنَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے پہلے حرف والے کی طرح (يُخٰدِعُوْنَ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَاشْمِمًا طِلاَ بِقِيْلَ وَمَا مَعْهُ ﴾

یہاں سے ناظم یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ (قِيْلَ) اور وہ چھ افعال جن کو علامہ شاطبیؒ نے ذکر کیا ہے، یعنی [غِيْضَ ، جِيْٓءَ ، حِيْلَ ، سِيْقَ ، سِيْٓءَ، سِيْٓئَتْ] ان تمام کلمات کو رویس نے اصل کے خلاف کسرہ میں ضمہ کے مانند اشمام سے پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے کسرہ خالصہ سے پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے ان تمام کلمات کو اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی روح اور خلف

نے تمام کلمات کو خالص کسرہ سے اور ابوجعفر نے پہلے پانچ کلمات کو کسرہ خالصہ سے اور آخری دو[سِیْٓءَ،سِیۡٓئَتۡ] کواشمام سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ان تمام کلمات کو کسرہ خالصہ سے اور امام نافع نے پہلے پانچ کو خالص کسرہ سے اور آخری دو کو اشمام سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس کیلئے تمام میں اشمام اور روح وخلف کیلئے تمام کسرہ خالصہ سے اور ابوجعفر کیلئے پہلے پانچ میں خالص کسرہ اور آخری دو میں اشمام ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقِيۡـلَ وَغِيۡـضَ ثُـمَّ جِـيۡءَ يُشِـمُّهَـا	۴۴۷	لَـدَى كَسۡرِهَـا ضَمًّـا رِجَـالٌ لِتَكۡمُلَا
وَحِيۡـلَ بِـاِشۡـمَـامٍ وَسِيۡقَ كَـمَـا رَسَـا	۴۴۸	وَسِـيۡءَ وَسِيۡـئَـتۡ كَـانَ رَاوِيۡـهِ اَنۡبَلَا

[قِيۡلَ، غِيۡضَ ،جِیْٓءَ] کو امام کسائی، ہشام نے اشمام سے پڑھا ہے، اور[حِيۡلَ ،سِيۡقَ] کو صرف کسائی، شامی نے اشمام سے پڑھا ہے، اور[سِیْٓءَ،سِیۡٓئَتۡ] میں شامی، کسائی کے ساتھ اشمام میں نافع بھی شامل ہے، اور ان کے علاوہ باقی قراء نے ان تمام کلمات کو کسرہ خالصہ سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَيُرۡجَعُ كَيۡفَ جَا إِذَا كَانَ لِلۡأُخۡرَى فَسَمِّ حُلًى حَلَا﴾

اس شعر میں ناظم نے ایک اہم اصول بیان فرمایا کہ کلمہ(يُرۡجَعُ) جہاں بھی آئے، خواہ علامتِ مضارع یاء ہوں یا تاء، واحد کا صیغہ ہوں یا جمع کا، اور یہ آخرت کیلئے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کے معنی میں ہو، جیسے[وَاِلَيۡـهِ تُـرۡجَعُ الۡاُ مُوۡرُ][بقرۃ:۲۱۰][وَاِلَيۡـهِ يُـرۡجَعُ الۡاَ مۡرُ كُلُّهٗ][ھود:۱۲۳] تو اس کو یعقوب نے ہر جگہ علامت مضارع کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے بصیغہ معروف[وَاِلَيۡهِ تَرۡجِعُ الۡاُ مُوۡرُ]،[وَاِلَيۡهِ يَرۡجِعُ الۡاَ مۡرُ كُلُّهٗ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور اگر یہ کلمہ آخرت کے بجائے دنیا کی یا دنیا والوں کی طرف رجوع کرنے کے معنی میں ہو، جیسے[وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَآ اَنَّهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ][انبیاء:۹۵] تو اس کو تمام قراء عشرہ نے بلا اختلاف صیغہ معروف سے پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ جس جگہ حفص کیلئے (يُرۡجَعُوۡنَ) یا(يُرۡجَعُ) ضمہ سے ہے، وہاں یعقوب کیلئے علامت مضارع کے فتحہ سے صیغہ معروف ہے، اور جس جگہ حفص کیلئے علامت مضارع کے فتحہ سے ہے، تو وہاں سب کیلئے بالفتح معروف ہے۔

وَالامۡرُ اِـتۡلُ وَاعۡكِسۡ أَوَّلَ الۡقَصِّ هُوۡ وَهِيۡ 64 يُمِلَّ هُوَ ثُمَّ هُوَ اسۡكِنَا اُدۡ وَحُمِّلَا

فَحَرِّكۡ وَ اَيۡنَ اضۡمُمۡ مَلاۡئِكَةِ اسۡجُدُوا 65 أَزَلَّ فَشَا لَا خَوۡفَ بِالۡفَتۡحِ حُوِّلَا

قولہ:......﴿وَالامۡرُ اِـتۡلُ وَاعۡكِسۡ أَوَّلَ الۡقَصِّ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف(وَاِلَيۡهِ يَرۡجِعُ الۡاَمۡرُ كُلُّهٗ)[ھود:۱۲۳] میں لفظ[يَرۡجِعُ] کو یاء کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے صیغہ معروف اور سورۂ قصص کا پہلا والا (لَا يُرۡجَعُوۡنَ)[۳۹] کو یاء کے ضمہ اور جیم کے فتحہ سے صیغہ مجہول پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے[يَرۡجِعُ] کو صیغہ مجہول سے اور (لَا يُرۡجَعُوۡنَ) کو صیغہ معروف سے پڑھا تھا) اور یعقوب کیلئے اُن کے قاعدے کے مطابق صیغہ معروف سے اور خلف کیلئے اصل کے موافق دونوں جگہ پر صیغہ معروف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَـرۡجِـعُ فِيۡــهِ الـضَّـمُّ وَالۡفَتۡـحُ اِ ذۡ عَلاَ	٤٦٨	....	
نَ----------------------------------	٩٣٩	نَـمَا نَـفَرٌ بِـالـضَّـمِّ وَالۡـفَتۡـحِ يَرۡجِعُوۡ	

(وَاِلَيۡهِ يَـرۡجِعُ الۡاَمۡرُ كُلُّهٗ)[ہود:۱۲۳]کونافع ،حفص نے یاء کے ضمہ اور جیم کے فتحہ سے[يُرۡجَعُ] پڑھاہے،اور باقیین نے یاء کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے[يَرۡجِعُ] پڑھاہے۔اورسورۂ قصص کا پہلا والا (لاَ يُـرۡجَعُوۡنَ) کوعاصم،مکی،بصری اورشامی نے یاء کے ضمہ اور جیم کے فتحہ سے بصیغہ مجہول(لاَ يُـرۡجَعُوۡنَ)پڑھاہے،اور باقیین نے یاء کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے بصیغہ معروف(لاَ يَرۡجِعُوۡنَ)پڑھاہے۔

قوله:......﴿ هُوَ وَهِيَ يُمِلَّ هُوَ ثُمَّ هُوَ اسۡكِنًا اُذۡ وَحُمِّلاَ فَحَرِّكۡ ﴾

[هُـوَ]واحد مذکر غائب اور[هِـيَ]واحد مؤنث غائب کی ضمیر جب واو، فاء، لام کے بعد واقع ہوتو ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف ان دونوں ضمیروں کی ھاءکوسکون سے(وَهُـوَ الـلّٰـهُ)،(وَهُـيَ تَـجۡـرِيۡ بِهِـمۡ)،(فَهُـوَ وَلِيُّهُـمۡ)،(فَهُـيَ كَـالۡـحِـجَـارَةِ)،(لَهُـوَ الۡغَنِيُّ)،(لَهُـيَ الۡحَيَوَانُ) پڑھاہے،اوراسی طرح[اَنۡ يُّـمِلَّ هُوَ](بقرہ:۲۸۲)اور[ثُـمَّ هُوَ](قصص:۶۱)کوبھی ھاء کےسکون سے پڑھاہے،(جبکہ امام نافع سے قالون نے ھاء کےسکون سے اورورش نے[هُوَ] کی ھاءکومضموم اور[هِيَ] کی ھاءکومکسور پڑھاتھا)اور یعقوب نے اصل کے خلاف[هُوَ] کی ھاءکومضموم اور[هِـيَ] کی ھاءکومکسور پڑھاہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری نے ان دونوں ضمیروں کی ھاءکوسکون سے پڑھاتھا)اورخلف نے اصل کے موافق[هُوَ] کی ھاکوضمہ اور[هِيَ] کی ھاکوکسرہ سے پڑھاہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی[هُوَ] کی ھاءکومضموم اور[هِـيَ] کی ھاءکومکسور پڑھاتھا)،لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے ہرجگہ[هُـوَ] کی ھاء مضموم اور[هِـيَ] کی ھاءمکسور ہے،اور ابوجعفر کیلئے دونوں کی ھاءسکون سے ہے۔ نیز یادرہے کہ[اَنۡ يُّـمِلَّ هُوَ] کی ھاء کےسکون میں ابوجعفرمنفرد ہیں، کیونکہ باقی سب قراءعشرہ کیلئے ھاء کےضمہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَهَــاهِـيَ اَسۡـكِـنۡ رَاضِيًـا بَــارِدًا حَلاَ	٤٤٩	وَهَـا هُـوَ بَـعۡـدَ الۡـوَاوِ وَالۡـفَـا وَلاَمِهَـا
وَكَسۡــرٌوَعَــنۡ كُـلٍّ يُـمِـلَّ هُـوَانۡـجَلاَ	٤٥٠	وَثُـمَّ هُـوَ رِفۡـقًـا بَـانَ وَالـضَّـمُّ غَيۡـرُهُمۡ

[هُـوَ]اور[هِـيَ]جب واو یا فاء یالام کے بعدواقع ہوتو کسائی،قالون اوربصری ان دونوں ضمیروں کی ھاءکوسکون سے پڑھتے ہیں،جیسے:(وَهُوَاللّٰهُ)،(وَهُـيَ تَجۡرِيۡ بِهِمۡ)،(فَهُوَوَلِيُّهُمۡ)،(فَهُيَ كَالۡحِجَارَةِ)،(لَهُوَ الۡغَنِيُّ)،(لَهُيَ الۡحَيَوَانُ) اور اسی طرح[ثُـمَّ هُوَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ](قصص)میں[هُوَ] کی ھاءکوکسائی،قالون نے ساکن پڑھاہے،اور باقیین نے ہرجگہ[هُوَ] کی ھاءکو مضموم اور[هِيَ] کی ھاءکومکسور پڑھاہے۔اور[اَنۡ يُّمِلَّ هُوَ](بقرہ) کوتمام قراء نے ھاء کےضمہ سے پڑھاہے۔

قولہ:......﴿أَ ِینَ اضۡمُمۡ مَلائِکَۃِ اسۡجُدُوا﴾

یہاں ناظم یہ فرماتے ہیں کہ قرآن میں (مَـلٰئِکَۃِ) جو (اُسۡـجُدُوۡا) سے پہلے پانچ جگہ واقع ہے، اس کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف تاء کے ضمہ سے [مَلَا ئِکَۃُ اسۡجُدُوۡا] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراء عشرہ نے تاء کے کسرہ سے [مَلَا ئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ أَزَلَّ فَشَا ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (فَـاَزَلَّھُـمَـا الشَّیۡـطٰـنُ عَـنۡھَـا) کو زاء کے بعد حذفِ الف اور لام کی تشدید سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے زاء کے بعد اثبات الف اور لام کی تخفیف سے [فَاَزَالَھُمَا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق خلف کی طرح [فَـاَزَلَّـھُـمَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی زاء کے بعد حذف الف اور لام کی تشدید سے [فَاَزَلَّھُمَا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ فَـاَزَلَّ اللَّامَ خَـفِّفۡ لِـحَـمۡـزَـۃٍ	۴۵۱	وَزِدۡ اَلِـفًـا مِـنۡ قَبۡـلِـهٖ فَتُـكَـمِّلَا

امام حمزہ نے (فَاَزَالَھُمَا الشَّیۡطٰنُ عَنۡھَا) کو لام کی تخفیف اور زاء کے بعد الف سے [فَاَزَالَھُمَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے زاء کے بعد حذف الف اور لام کی تشدید سے (فَاَزَلَّھُمَا الشَّیۡطٰنُ عَنۡھَا) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ لَا خَوۡفَ بِالۡفَتۡحِ حُوِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَا خَـوۡفٌ عَـلَیۡھِـمۡ) جہاں بھی واقع ہو، فاء کو فتحہ غیر منونہ سے (لَا خَـوۡفَ عَلَیۡھِمۡ) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی سب قراء عشرہ نے فاء کو مرفوع منون (لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ) پڑھا ہے۔

وَعَدۡنَا اِتۡلُ بَـارِیٔ بَـابَ یَأۡمُرۡ أَتِمَّ حُمۡ 66 أُسَـارَی فِدًا خِفُّ الۡأَمَـانِـیَ مُسۡجَلا

أَلَا یَـعۡبُدُوا خَاطِبۡ فَشَا یَعۡمَلُونَ قُلۡ 67 حَوَی قَبۡلَهُ أَصۡـلٌ وَبِـالۡغَیۡبِ فُقۡ حَلا

قولہ:......﴿وَعَدۡنَا اِتۡلُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَعَـدۡنَا) کو بغیر الف پڑھا ہے (جبکہ امام نافع نے اثباتِ الف سے (وٰعَـدۡنَا) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے حذفِ الف سے [وَعَـدۡنَـا] اور خلف نے اثباتِ الف سے [وٰعَـدۡنَـا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی حذف الف سے [وَعَدۡنَا] اور امام حمزہ نے اثبات الف سے [وٰعَدۡنَا] پڑھا تھا)

نیز یاد رہے کہ محلِ اختلاف صرف تین آیتیں ہیں، یعنی سورۂ بقرہ والا [وَاِذۡ وٰعَدۡنَا] [۵۱]، اعراف والا [وَوٰعَدۡنَامُوۡسٰی ثَلٰثِیۡنَ] [۱۴۲] اور سورۂ طٰہٰ والا [وَوٰعَـدۡنَـاکُمۡ جَانِبَ الطُّوۡرِ] [۸۰] ہے، اور باقی سورۂ قصص میں [اَفَـمَنۡ وَّعَدۡنَا] [۶۱] اور زخرف میں [اَوۡنُـرِیَـنَّـکَ الَّـذِیۡ وَعَدۡنَـا] [۴۲] دونوں کو سب قراء عشرہ نے بغیر الف کے پڑھا ہے۔ اس لئے ناظمؒ نے شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے توضیح کی ضرورت نہیں سمجھی۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَعَــدۡنَــا جَـمِـیۡـعًــادُوۡنَ مَــاالِفٍ حَلاَ	۴۵۳	--------------------------------

[وَعَـدۡنَـا] کوبصری نے ہر جگہ الف کے بغیر پڑھا ہے،اور باقیین نے اثبات الف سے [وٰعَـدۡنَـا] پڑھا ہے۔اورمحل اختلاف صرف بقرہ،اعراف،طہٰ والے ہیں۔

قولہ:......﴿بَارِئٍ بَابَ یَأۡمُرُ أَتِمَّ حُـمُ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ یعقوب نے سورۂ بقرہ کے دونوں مواقع میں لفظ[بَـارِئِکُمۡ] کے ہمزہ میں کامل کسرہ اور[بَابِ یَامُر] کے تمام الفاظ یعنی(یَـأۡمُـرُکُـمۡ ،تَأۡمُرُهُمۡ، یَنۡصُرُکُمۡ،یُشۡعِرُکُمۡ)میں راء کو کامل ضمہ سے پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری سے سوسی نے سکون سے اوردوری نے سکون اور اختلاس سے پڑھا تھا)باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق تمام کلمات میں راء کو کامل حرکت سے پڑھا ہے۔لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تمام کلمات میں کامل حرکت ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَیَـأۡمُـرُهُـمۡ اَیۡـضًـا وَتَـأۡمُـرُهُـمۡ تَلاَ	۴۵۴	وَاِسۡـکَـانُ بَـارِئِـکُـمۡ وَیَـأۡمُـرُکُـمۡ لَـهٗ
جَـلِیۡـلٍ عَـنِ الـدُّوۡرِیِ مُـخۡتَـلِسًـاجَلاَ	۴۵۵	وَیَـنۡـصُـرُکُـمۡ اَیۡـضًـا وَیُشۡعِرُکُمۡ وَکَمۡ

سورۂ بقرہ کے دونوں مواقع میں لفظ[بَـارِئِکُمۡ] کے ہمزہ کو اور[بَـاب یَـاۡمُرُ] کے تمام الفاظ یعنی (یَـأۡمُـرُکُـمۡ ،تَـأۡمُرُهُمۡ، یَـنۡـصُــرُکُـمۡ،یُشۡـعِـرُکُـمۡ) کی راء کو ابوعمرو بصری نے سکون سے پڑھا ہے،اوردوری بصری نے سکون کے ساتھ اختلاس سے بھی پڑھا ہے،لہٰذا سوسی کیلئے تمام کلمات میں سکون اوردوری بصری کیلئے سکون اور اختلاس دونوں وجوہ ہیں اور باقیین کیلئے کامل حرکت ہے۔

قولہ:......﴿ أُسَارَی فِدًا ﴾

خلف نے اصل کے خلاف[اُسٰـــــرٰی] کو ہمزہ کے ضمہ،سین کے فتحہ اوراس کے بعد الف مدہ سے[اُسٰـــــرٰی] پڑھا ہے(جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے فتحہ،سین کے سکون اور حذف الف سے[اَسۡـــرٰی] پڑھا تھا)باقی ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے موافق خلف کی طرح پڑھا ہے۔لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے[اُسٰرٰی] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

--------------------------------	۴۶۲	وَحَــمۡــزَـةٌ اَسۡـرٰی فِـیۡ اُسَــارٰی---

حمزۃ نے (اُسَـــارٰی) کو(اَسۡـرٰی) بروزن[قَتۡـلٰـی] پڑھا ہے،اوران کے علاوہ نے بروزن[سُـکَـارٰی] یعنی [اُسٰرٰی] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ خِفُّ الۡأَمَانِیَ مُسۡجَلاً أَلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف لفظ(اَمَـانِیَ) کو ہر جگہ یاء کی تخفیف سے پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،باقی سب قراء نے حفص کی طرح یاء کی تشدید سے پڑھا ہے۔

نیز یادر ہے کہ باب[اَمَـــانِـــیَ] کے چھ کلمات آئے ہیں، دوکلموں میں یاءمفتوح ہے، جیسے [اِلَّآاَمَـــانِـــیَّ][فِـيْ اُمْـنِيَّتِهٖ]اوردوکلموں میں یاءمضموم ہے، جیسے [تِـلْـکَ اَمَانِيُّهُمْ]،[وَغَـرَّتْـكُمُ الْاَمَانِيُّ]اوردوکلموں میں یاءمکسور ہے، جیسے [لَيْسَ بِاَمَانِيّكُمْ وَلَا اَمَانِيِّ]

جن دوکلمات میں یاءمفتوح ہے، تخفیف کے بعدمفتوح رہے گا، جبکہ یاءمضمومہ اوریاءمکسورہ میں یاءساکن ہوگی، اوراس کے بعدھاءضمیرمکسور پڑھی جائے گی جیسے [تِلْکَ اَمَانِيهِمْ] ناظم نے شہرت کی بناءپرتخفیف کےسواباقی تبدیلیوں کوبیان نہیں کیا۔

قوله:.......﴿ يَعْبُدُوا خَاطِبُ فَشَا ﴾

خلف نے اصل کےخلاف (لَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّااللّٰهَ)[۸۳] کوتاءِخطاب سے [لَا تَعْبُدُوْنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے یاءِغیب سے [لَا يَـــــعْبُـــــدُوْنَ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی تاءِخطاب سے ہے، جوکہ اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نے بھی تاءِخطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاءِخطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَلَا يَـعْبُـدُوْنَ الْـغَيْـبُ شَـــايَـعَ دُخَـلَّلَا	۴۴۳	---------------------------------

حمزہ، کسائی، مکی نے (لَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّااللّٰهَ)[۸۳] کویاءِغیب سے پڑھا ہے، اورغیرمذکورین نے تاءِخطاب سے [لَا تَعْبُدُوْنَ] پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿ يَعْمَلُونَ قُلْ حَوَى ﴾

(يَعْمَلُوْنَ) جس کے بعد [قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ] آیا ہے، اس کویعقوب نے اصل کےخلاف تاءِخطاب سے(تَعْمَلُوْنَ) پڑھا ہے، اورخطاب ماقبل پرعطف سے نکلا، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے یاءِغیب سے [يَعْمَلُوْنَ] پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿قَبْلَهُ أَصْلٌ وَبِالْغَيْبِ فُقْ حَلَا ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ مذکورہ (يَعْمَلُوْنَ) سے پہلے (وَمَااللّٰـهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اُولٰئِكَ)[۸۵] میں جو [تَـعْـمَلُوْنَ] آیا ہوا ہے، اس کوابوجعفر نے اصل کےخلاف تاءِخطاب سے [تَـعْـمَلُوْنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاءِغیب سے [يَـعْـمَلُوْنَ] پڑھا تھا) باقی یعقوب اورخلف نے اصل کےخلاف یاءِغیب سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمروبصری اورامام حمزہ نے تاءخطاب سے پڑھا تھا) لہٰذاابوجعفرکیلئے تاءِخطاب سے اوریعقوب وخلف کیلئے یاءِغیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَبِـالْـغَيْـبِ عَـمَّـا تَـعْـمَـلُـوْنَ هُـنَـا دَ نَـا	۴۶۲	وَغَيْبُكَ فِـي الثَّـانِـيْ اِلَـى صَـفْـوِهٖ دَلَا

[عَـمَّـا يَـعْـمَلُوْنَ اَفَتَطْمَعُوْنَ] میں [يَـعْـمَلُوْنَ] کومکی نے یاءِغیب سے پڑھا ہے، اوران کےعلاوہ نے تاءِخطاب سے [تَـعْـمَلُوْنَ] پڑھا ہے، اورنافع، شعبہ، مکی نے (وَمَااللّٰـهُ بِـغَـافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ اُولٰئِكَ)[۸۵] میں [يَـعْـمَلُوْنَ] کو

یاءغیب سے اور باقیین نے تاءخطاب سے[تَعۡمَلُوۡنَ] پڑھا ہے۔

وَقُـلۡ حَسَـنًـا مَـعۡـهُ تُفَـادُو وَنُنۡسِـهَـا 68 وَتَسۡأَلُ حَوَى وَالـضَّـمُّ وَالرَّفۡعُ أُصِّلا

قولہ:......﴿ وَقُلۡ حَسَنًا مَعۡهُ تُفَادُو وَنُنۡسِهَاوَتَسۡأَلُ حَوَى ﴾

اس مصرعہ میں ناظم نے یعقوب کیلئے چارکلموں کو بیان فرمایا ہیں یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف پہلے کلمہ کوحاء اورسین کےفتحہ سے(حَسَـنًـا)اوردوسرے کلمہ کوتاء کے ضمہ، فاء کےفتحہ اوراس کے بعد اثبات الف سے(تُـفٰـدُوۡهُمۡ)اورتیسرے کلمہ کو پہلے نون کے ضمہ،سین کے کسرہ اوربغیر ہمزہ کے(وَنُـنۡسِهَـا)اور چوتھے کلمہ کوصیغہ نہی سے[وَلا تَسۡـئَـلۡ]پڑھا ہے،جیسا کہ چاروں کلمات تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے پہلے کلمہ کوحاء کے ضمہ اورسین کےسکون سے[حُسۡنًا]اوردوسرے کلمہ کوتاء کےفتحہ اورحذف الف سے[تَفۡدُوۡهُمۡ]اورتیسرے کلمہ کو پہلے نون اورسین کےفتحہ اورہمزہ سے[وَنَنۡسَئُهَا]اور چوتھے کلمہ کولاءِ نافیہ،تاء کے ضمہ اورلام کے رفع سے(وَلا تُسۡئَلُ)پڑھاتھا)

قولہ:......﴿ وَالضَّمُّ وَالرَّفۡعُ أُصِّلا ﴾

ابوجعفر نے(وَلا تُسۡـــئَـــلُ)کواصل کے خلاف اور باقی تین کلمات کواصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی (وَلا تُسۡئَلُ)کوتاء کے ضمہ اورلام کے رفع سے اور باقی تین کلمات کو[حُسۡنًا،تُفٰدُوۡهُمۡ،وَنُنۡسِهَا]پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے(وَلا تُسۡئَلُ)کولاءِ نہی سے(وَلا تَسۡئَلۡ)اور باقی تین کلمات کو[حُسۡنًا،تُـفٰدُوۡهُمۡ ،وَنُنۡسِهَا]پڑھاتھا)اورخلف نے چاروں کلموں کواصل کے موافق[حَسَنًا،تَفۡدُوۡهُمۡ،وَنُنۡسِهَا،وَلا تُسۡئَلُ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی چاروں کلموں کو[حَسَنًا،تَفۡدُوۡهُمۡ،وَنُنۡسِهَا،وَلا تُسۡئَلُ]پڑھاتھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَقُـلۡ حَسَـنًـا شُـكۡـرًا وَحُسۡـنًـا بِـضَـمِّـهٖ	۴۶۴	وَسَـاكِـنِـهِ الۡبَـاقُوۡنَ وَاحۡسِـنۡ مُـقَـوِّلَا
------------------وَضَـمُّـهُـمۡ	۴۶۶	تُـفَـادُوۡهُـمُـوۡوَالۡـمَـدُّ اِذۡ رَاقَ نُـفِّلَا
----------------------وَنُـنۡ	۴۷۵	سِهَـامِثۡلُـهُ مِـنۡ غَيۡرِ هَـمۡزٍ ذَكَـتُ اِلَا
وَ تُسۡـئَـلُ ضَـمُّـو التَّـاءَ وَاللَّامَ حَـرَّكُـوۡا	۴۷۹	بِـرَفۡعِ خُـلُـوۡدًا وَهُـوَ مِـنۡ بَعۡدِ نَـفۡيِ لَا

حمزہ،کسائی نے(حَسَـنًـا)کوحاء اورسین کےفتحہ سے اورغیر مذکورین نے حاء کے ضمہ اورسین کےسکون سے [حُسۡـنًا]پڑھا ہے۔اور(تُـفٰدُوۡهُمۡ)کونافع ،کسائی اورعاصم نے تاء کے ضمہ،اورفا کے بعدالف سے اور باقیین نے تاء کےفتحہ اورحذف الف سے(تَـفۡـدُوۡهُمۡ)پڑھا ہے۔اور(وَنُـنۡسِهَـا)کوکوفیین ،شامی اورنافع نے پہلے نون کے ضمہ،سین کے کسرہ اور بغیر ہمزہ کے پڑھا ہے،اور باقیین نے نون وسین کےفتحہ ،اورہمزہ سے(وَنَـنۡسَـئُهَا)پڑھا ہے۔اور(وَلا تُسۡـئَلُ)کونافع کے علاوہ نے علامتِ مضارع مضموم اورلام مرفوع سے پڑھا ہے،اورنافع نے لاءِ نہی سے(وَلا تَسۡئَلۡ)پڑھا ہے۔

وَكَسۡـرَ اتَّخِذُ أُدۡ سَـكِّنَ اَرُنَا وَأَرُنِ حُزۡ 69 خِـطَـابَ يَقُولُو طِبۡ وَقَبۡـلَ وَمِنۡ حَلَا

وَقَبۡلُ يَعِي اِذۡ غِبۡ فَتًى وَيَرَى اِ تُلۡ خَا 70 طِبًا حُزۡ وَأَنَّ اكۡسِـرۡ مَعًا حَائِزَ اِ لۡعُلا

قوله:......﴿وَكَسۡرَ اتَّخِذُ أُدۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَاتَّـخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ)[۱۲۵] میں لفظ[وَاتَّخِذُوۡا] کی خاء کو کسرہ سے پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے خاء کے فتحہ سے [وَاتَّخَذُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خاء کے کسرہ سے [وَاتَّخِذُوۡا] ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی خاء کے کسرہ سے پڑھا تھا)، لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے خاء کے کسرہ سے [وَاتَّخِذُوۡا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَوَاتَّـخِـذُوۡا بِـالۡـفَتۡـحِ عَـمَّ وَاَوۡغَلَا	۴۸۴	----------------------------------

نافع اور شامی نے (وَاتَّـخِـذُوۡا مِـنۡ مَّقَـامِ) کی خاء کو فتحہ سے [وَاتَّـخَذُوۡا] پڑھا ہے، اور باقیین نے خاء کے کسرہ سے [وَاتَّخِذُوۡا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ سَكِّنَ اَرُنَا وَأَرُنِ حُزۡ ﴾

(أَرِنَا اور وَأَرِنِيۡ) جہاں بھی ہوں، یعقوب نے اصل کے خلاف راء کے سکون سے [أَرۡنَا ،وَأَرۡنِيۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری سے دوری بصری نے کسرہ اختلاس سے اور سوسی نے راء کے سکون سے [أَرۡنَا ، وَأَرۡنِيۡ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق ہر جگہ راء کے کسرہ سے [أَرِنَا ،وَأَرِنِيۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے راء کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے ہر جگہ راء کے سکون سے اور ابوجعفر و خلف کیلئے راء کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ فُـصِّلَـتۡ يُـرۡوِيۡ صَـفَـا دُرِّهِ كُلَا	۴۸۵	وَاَرۡنَـا وَاَرۡنِـيۡ سَـاكِـنَـا الۡكَسۡرِ دُمۡ يَدًا
----------------------------------	۴۸۶	وَاَخۡـفَـاهُـمَـا طَلۡقٌ--------------

(أَرۡنَـا اور وَأَرۡنِـيۡ) جہاں بھی ہوں مکی، سوسی نے راء کے سکون سے پڑھا ہے، اور شعبہ و شامی کیلئے سورۂ فصلت والے [أَرۡنَـا الَّـذِيۡنَ] میں راء کا سکون اور باقی موقعوں میں کامل کسرہ ہے اور دوری بصری نے ہر جگہ دونوں لفظوں کو کسرہ اختلاس سے پڑھا ہے اور باقیین نے کامل کسرہ سے [أَرِنَا اور وَأَرِنِيۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿خِطَابَ يَقُولُو طِبۡ ﴾

رویس نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (اَمۡ يَـقُوۡلُوۡنَ اِنَّ اِبۡرٰهِمَ)[۱۴۰] میں لفظ [اَمۡ يَقُوۡلُوۡن] کو تاءِ خطاب سے [اَمۡ تَقُوۡلُوۡن] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے [اَمۡ يَقُوۡلُوۡن] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے یعنی ابوجعفر اور روح نے یاءِ غیب سے [اَمۡ يَقُوۡلُوۡن] اور خلف نے تاءِ خطاب سے [اَمۡ تَقُوۡلُوۡن] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع

اورامام ابوعمرو بصری نے بھی یاءِ غیب سے اورامام حمزہ نے تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور خلف کیلئے تاءِ خطاب سے اور ابوجعفر وروح کیلئے یاءِ غیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِيۡ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ الۡخِطَابُ كَمَا عَلَا	۴۸۷	شَـفَـا -----------------------

شامی، حفص، حمزہ، کسائی نے (**اَمۡ یَقُوۡلُوۡن اِنَّ اِبۡرٰھِمَ**) کو تاءِ خطاب سے [**اَمۡ تَقُوۡلُوۡن اِنَّ اِبۡرٰھِمَ**] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے [**اَمۡ یَقُوۡلُوۡن اِنَّ اِبۡرٰھِمَ**] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَقَبۡلَ وَمِنۡ حَلاَ ﴾

(**تَعۡمَلُوۡنَ**)[۱۴۹] جو (**وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ**)[۱۵۰] سے پہلے واقع ہے، اس کو یعقوب نے اصل کے خلاف تاءِ خطاب سے [**تَعۡمَلُوۡنَ**] پڑھا ہے، اور خطاب ماقبل پر عطف سے نکلا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے [**یَعۡمَلُوۡنَ**] پڑھا تھا) جبکہ ابوجعفر اور خلف نے بھی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِ خطاب سے [**تَعۡمَلُوۡنَ**] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاءِ خطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِيۡ يَعۡمَلُوۡنَ الۡغَيۡبَ حَلَّ----	۴۸۹	----------------------------------

(**عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ**) میں لفظ [**یَعۡمَلُوۡنَ**] کو بصری نے یاءِ غیب سے [**یَعۡمَلُوۡنَ**] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب سے [**تَعۡمَلُوۡنَ**] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَقَبۡلُ یَعِی اِذۡ غِبۡ فَتًی ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ مذکورہ (**تَعۡمَلُوۡنَ**) سے پہلے والا (**تَعۡمَلُوۡنَ**)[۱۴۴] جس کے بعد [**وَلَئِنۡ اَتَیۡتَ**] آیا ہوا ہے، اس کو روح، ابوجعفر اور خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی روح اور ابوجعفر نے تاءِ خطاب سے (**تَعۡمَلُوۡنَ**) اور خلف نے یاءِ غیب سے (**یَعۡمَلُوۡنَ**) پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے اور امام حمزہ نے تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) البتہ رویس نے اصل کے موافق یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جو عدم ذکر سے معلوم ہوا۔ لہٰذا روح، ابوجعفر کیلئے تاءِ خطاب سے اور خلف ورویس کیلئے یاءِ غیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَخَاطَبَ عَمَّا يَعۡمَلُوۡنَ كَمَا شَفَا	۴۸۸	----------------------------------

شامی، حمزہ، کسائی نے (**عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ وَلَئِنۡ اَتَیۡتَ**) کو تاءِ خطاب سے [**تَعۡمَلُوۡنَ**] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے [**یَعۡمَلُوۡنَ**] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَیَرَی اِ تُلُ خَاطِبًا حُزۡ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (وَلَـوۡ یَـرَی الَّـذِیۡـنَ)[۱۶۵] میں لفظ [یَـرَی] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یاءِ غیب سے [یَـرَی] اور یعقوب نے تاءِ خطاب سے [تَـرَی] پڑھا ہے، اور غیب والی قراءت تلفظ سے نکلی ہے، (جبکہ امام نافع نے تاءِ خطاب سے [تَــرَی] اور امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے [یَــرَی] پڑھا تھا) البتہ خلف کی قراءت ابوجعفر کی طرح یاءِ غیب سے ہے، جو کہ اصل کے موافق ہے۔ لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے یاءِ غیب سے اور یعقوب کیلئے تاءِ خطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَیٌّ خِـطَـابِ بَـعۡـدُ عَـمَّ وَلَـوۡتَـرَی	۴۹۳	------------------------------------

(وَلَوۡ یَرَی الَّذِیۡنَ) کو شامی، نافع نے تاءِ خطاب سے [تَرَی] پڑھا ہے، جبکہ ان کے علاوہ نے یاءِ غیب سے [یَرَی] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَأَنَّ اکۡسِرۡ مَعًا حَائِزَ اِلۡعُلا﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاَنَّ) دونوں جگہ ہمزہ کے کسرہ سے (وَاِنَّ) پڑھا ہے، یعنی (وَاِنَّ الۡقُوَّۃَ لِلّٰـهِ جَـمِیۡعًاوَّاِنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعَذَابِ)[۱۶۵] اور اس قراءت میں یہ دونوں منفرد ہیں، کیونکہ ان کے علاوہ باقی سب قراء نے ہمزہ کے فتحہ سے (وَاَنَّ) پڑھا ہے۔

وَأَوَّلُ یَـطَّـوَّع حَلاَ الۡـمَیۡتَۃَ اشۡـدُدَن	71	وَمَیۡتَـہُ وَمَیۡتًـا أُدِ وَالانۡـعَـامُ حُـلِّلا
وَفِی حُجُرَاتٍ طُلۡ وَفِی الۡمَیۡتِ حُزۡوَأَ وُ	72	وَلَ السَّـاکِنَیۡنِ اضۡمُمۡ فَتًی وَبِقُلۡ حَلا
بِـکَسۡـرٍ وَطَـاءَ اضۡـطُرَّ فَاکۡسِرۡهُ اِمِـنًا	73	------------------------------------

قولہ:......﴿وَأَوَّلُ یَطَّوَّع حَلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف پہلی جگہ (وَمَـنۡ تَـطَوَّعَ خَیۡرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیۡمٌ)[۱۵۸] کو یاءِ غیب، طاء کی تشدید اور عین کے جزم سے [وَمَنۡ یَّطَّوَّعۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے (وَمَنۡ تَطَوَّعَ) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [وَمَـنۡ یَـطَّوَّعۡ] اور ابوجعفر نے (وَمَـنۡ تَـطَوَّعَ) پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے [وَمَنۡ تَطَوَّعَ] اور امام حمزہ نے [وَمَنۡ یَّطَّوَّعۡ] پڑھا تھا)

اور دوسری جگہ (فَـمَـنۡ تَـطَـوَّعَ خَیۡرًا فَهُوَخَیۡرٌ لَّـهٗ) میں سب اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھتے ہیں یعنی ابوجعفر اور یعقوب نے (فَمَنۡ تَطَوَّعَ) اور خلف نے (فَمَنۡ یَّطَّوَّعۡ) پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------وَسَــــاکِـــنٌ	۴۸۹	بِـحَــرۡفَیۡـــهِ یَـطَّـوَّعۡ وَفِـي الطَّـاءِ ثُـقِّلاَ
وَفِــي التَّــاءِ یَـــاءٌ شَـــاعَ---------	۴۹۰	------------------------------------

(وَمَـنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیۡمٌ) اور (فَـمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَهُوَخَیۡرٌلَّهٗ) دونوں کلموں کو حمزہ، کسائی

نے یاءِغیب، طاء کی تشدید اور عین کے سکون سے [وَمَنۡ يَّطَّوَّعۡ]، [فَمَنۡ يَّطَّوَّعۡ] پڑھا ہے اور باقیین نے (وَمَنۡ تَطَوَّعَ)، (فَمَنۡ تَطَوَّعَ) پڑھا ہے۔

قوله: ......﴿الۡمَيۡتَةَ اشۡدُدَن وَمَيۡتَهُ وَمَيۡتًا أُدۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہر جگہ (اَلۡـمَيۡتَةُ)، (مَيۡتَةً)اور(مَيۡتًــــا) جہاں بھی ہوں، خواہ یہ معرف باللام ہو یا منکر ہو، تینوں لفظوں کو یاء مشددہ مکسورہ سے (اَلۡـمَيِّتَةُ)، (مَيِّتَةً)اور(مَيِّتًــا) پڑھا ہے۔ (اَلۡـمَيۡتَةُ) معرف باللام چار جگہ آیا ہوا ہے، یعنی [بقرہ:۱۷۳، مائدہ:۳، نحل:۱۱۵، یٰسین:۳۳] (جبکہ امام نافع نے سورۂ یٰسین کے علاوہ (اَلۡمَيۡتَةُ) معرف باللام کو یاء کی تخفیف سے اور سورۂ یٰسین میں یاء کی تشدید سے پڑھا تھا) اور (مَيۡتَةً) منکر دو جگہ آیا ہوا ہے، یعنی [انعام:۱۳۹/۱۴۵] اور یہ سورۂ انعام کے دونوں (مَيِّتَةً) کو مشدد پڑھنے میں ابوجعفر منفرد ہیں، (کیونکہ امام نافع نے دونوں کو یاء کی تخفیف سے پڑھا تھا) اور (مَيِّتًــا) پانچ جگہ آیا ہوا ہے، یعنی [انعام:۱۲۲، فرقان:۴۹، زخرف:۱۱، حجرات:۱۲، قٓ:۱۱] (جبکہ امام نافع نے سورۂ انعام اور حجرات کے علاوہ کو یاء کی تخفیف سے (مَيۡتًا) اور سورۂ انعام وحجرات والے کو یاء کی تشدید سے (مَيِّتًا) پڑھا تھا)

نیز یاد رہے کہ ناظم نے ابوجعفر کیلئے لفظ (اَلۡـمَيۡـتَ) معرف باللام منصوب ہو یا مجرور، اسی طرح (مَيۡـتَ) منکّر کو بیان نہیں کیا، کیونکہ ابوجعفر نے ان دونوں کو اصل کے موافق یاء کی تشدید سے پڑھا ہے۔

قوله: ......﴿وَالانۡعَامُ حُلِّلا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ انعام کے [اَوَمَـنۡ كَـانَ مَيۡتًــا] میں لفظ (مَيۡتًــا) کو یاء کی تشدید سے (مَيِّتًــا) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء کی تخفیف سے (مَيۡتًــا) پڑھا تھا) گویا سورۂ انعام والے (مَيِّتًــا) میں ابوجعفر کے ساتھ یعقوب نے بھی موافقت کی ہے۔ نیز یاد رہے کہ سورۂ انعام کے (وَاِنۡ يَّكُنۡ مَّيِّتَةً ، اِلَّآ اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيِّتَةً) میں ابوجعفر نے انفراداً یاء کو تشدید سے پڑھا ہے، جیسا کہ اوپر گزرا۔

قوله: ......﴿ وَفِي حُجُرَاتٍ طُلۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف سورۂ حجرات کے [اَنۡ يَّـأۡكُـلَ لَـحۡـمَ اَخِيۡـهِ مَيۡتًـافَكَرِهۡتُمُوۡهُ] میں لفظ (مَيۡتًا) کو یاء کی تشدید سے (مَيِّتًا) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء کی تخفیف سے (مَيۡتًا) پڑھا تھا) گویا سورۂ حجرات والے (مَيِّتًا) میں ابوجعفر کے ساتھ رویس بھی یاء کی تشدید میں شریک ہیں۔

قوله: ......﴿ وَفِي الۡمَيۡتِ حُزۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف ہر جگہ لفظ (اَلۡمَيۡتَ) معرف باللام کو یاء کی تشدید سے (اَلۡمَيِّتَ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء کی تخفیف سے پڑھا تھا) البتہ لفظ (مَيۡــتَ) اصل کے موافق یاء کی تخفیف سے ہے، اس لئے ناظم نے منکّر کو بیان نہیں کیا۔ یہاں ناظمؒ نے امام خلف کی قراءت سے سکوت فرمایا، کیونکہ وہ زیر بحث الفاظ کو اپنی اصل کے موافق مخفف یا مشدد پڑھتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر نے ہر جگہ (اَلۡـمَيِّتَةُ)، (مَيِّتَةً) اور (مَيِّتًــا) جہاں بھی ہوں، تینوں کو یاء مشددہ مکسورہ سے

پڑھا ہے،اور یعقوب نے (اَلۡـمَیۡتَۃُ)اور (مَیۡتَۃً) کو ہر جگہ یاء کی تخفیف سے اور لفظ (مَیۡتًـــا) کو فرقان، زخرف اور قٓ میں یاء کی تخفیف سے اور انعام میں یاء کی تشدید سے (مَیِّتًـا) پڑھا ہے، البتہ سورۂ حجرات والے (مَیِّتًـا) میں یاء کی تشدید صرف رویس کیلئے ہے، اور روح کیلئے یاء کی تخفیف ہے، اور لفظ (اَلۡـمَیِّـتَ) معرف باللام کو یاء کی تشدید سے پڑھا ہے، البتہ (مَیۡـتَ) منکّر کو یاء کی تخفیف سے پڑھا ہے۔ اور خلف نے سب مواقع میں اصل کی موافقت کی ہے۔

نیز یادرہے کہ (وَمَاهُوَ بِمَیِّتٍ)[ابراھیم:۱۷](اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمۡ مَّیِّتُوۡنَ)[زمر:۳۰] کو تمام قراء نے یاء کی تشدید سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ بَـلَـدٍ مَیۡـتٍ مَـعَ الۡـمَیۡـتِ خَـفَّـفُـوۡا	۵۵۰	صَـفَـا نَـفَـرًاوَالۡـمَیۡتَۃُ الۡـخِفُّ خُـوِّلَا
وَمَیۡتًــا الَّـدَی الۡاَنۡـعَـامِ وَالۡـحُـجُـرَاتِ خُـذۡ	۵۵۱	وَمَـا لَـمۡ یَـمُـتۡ لِـلۡـكُـلِّ جَـاءَ مُثَقَّلَا

لفظ [بَلَدٍ مَیۡتٍ] جو سورۂ اعراف اور فاطر میں آیا ہوا ہے، اور اسی طرح لفظ [اَلۡمَیۡتِ] جو سورۂ آل عمران، انعام، یونس اور روم میں آیا ہے، ان دونوں لفظوں کو شعبہ، مکی، ابوعمرو بصری اور شامی نے یاء کی تخفیف سے [بَـلَـدٍ مَیۡـتٍ]، [اَلۡـمَیۡـتِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کی تشدید سے [بَـلَـدٍ مَیِّتٍ ، اَلۡـمَیِّـتَ] پڑھا ہے۔ اور سورۂ یٰسین والے لفظ [اَلۡمَیۡتَۃُ] کو نافع کے علاوہ نے یاء کی تخفیف سے [اَلۡمَیۡتَۃُ] اور نافع نے یاء کی تشدید سے [اَلۡمَیِّتَۃُ] پڑھا ہے۔

اور لفظ [مَیۡتًا] جو سورۂ انعام اور حجرات میں آیا ہوا ہے، ان دونوں کو نافع کے علاوہ نے یاء کی تخفیف سے [كَانَ مَیۡتًا، اَحِیۡهِمَیۡتًا] اور نافع نے یاء کی تشدید سے [كَـانَ مَیِّتًـا، اَخِیۡـهِ مَیِّتًـا] پڑھا ہے۔ پس یہ اس باب کے تیرہ کلمات ہوئے نافع کیلئے سب میں یاء کی تشدید اور زیر ہے، اور حفص، حمزہ، کسائی کیلئے آخری تین میں تخفیف اور پہلے دس میں تشدید ہے، اور شعبہ، مکی، بصری اور شامی کیلئے سب میں یاء کی تخفیف ہے۔ نیز یادرہے کہ اس باب کے باقی کلمات دو طرح ہیں [۱] وہ جو بے جان چیزوں کیلئے استعمال کئے گئے ہیں عام ہے کہ وہ پہلے ہی سے بے جان ہوں یا موت آجانے کے سبب بے جان ہوگئی ہوں، ان میں ساتوں قراء کیلئے یاء کی تخفیف ہے۔ [۲] وہ کلمات جو جاندار چیزوں کیلئے استعمال کئے گئے ہیں، ان میں سب کیلئے یاء کی تشدید ہے۔

قولہ:......﴿وَاَوَّلَ السَّاكِنَیۡنِ اضۡمُمۡ فَتًـی وَبِقُلۡ حَلَا بِكَسۡرٍ ﴾

یہاں سے ناظمؒ فرماتے ہیں کہ جب کسی جگہ دو ساکن اس طرح جمع ہوجائیں، کہ پہلا ساکن ان چھ میں سے کوئی ایک ہو، یعنی [۱] (اَنۡ ،مَـنۡ ،لٰـكِـنۡ کا نون) [۲] تنوین [۳] قُلۡ کا لام [۴] اَوۡ کا واو [۵] تانیث کی تاء ساکنہ [۶] قَـدۡ کی دال۔ اور دوسرے ساکن کے بعد لازمی ضمہ ہو تو خلف نے اصل کے خلاف ان چھ قسموں میں پہلے ساکن کو ضمہ سے پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے پہلے ساکن کو کسرہ سے پڑھا تھا) اور یعقوب نے اصل کے خلاف پہلے ساکن [قُـلۡ] کے لام کو کسرہ سے پڑھا ہے، اور باقی پانچ قسموں کو اصل کے موافق پڑھا ہے، البتہ [اَوۡ] کے واو میں ضمہ اور باقی چار میں پہلے ساکن کا کسرہ ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے پہلے ساکن [اَوۡ] اور [قُلۡ] کو ضمہ اور باقی حرفوں میں کسرہ پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے اصل کے موافق ان چھ قسموں میں پہلے ساکن کو ضمہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی پہلے ساکن کو ضمہ سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَضَمُّكَ اَوُلَى السَّاكِنَيۡنِ لِثَالِثٍ	۴۹۵	يُضَمُّ لُزُوۡمًا كَسۡرُهُ فِيۡ نَدٍ حَلاَ
قُلِ ادۡعُوۡاَوِانۡقُصۡ قَالَتِ اخۡرُجۡ اَنِ اعۡبُدُوا	۴۹۶	وَمَحۡظُوۡرًاانۡظُرۡمَعۡ قَدِاسۡتُهۡزِئَ اعۡتَلاَ
سِوَى اَوۡ وَقُلۡ لِابۡنِ الۡعَلاَ وَبِكَسۡرِهِ	۴۹۷	لِتَنۡوِيۡنِهِ قَالَ ابۡنُ ذَكۡوَانَ مُقۡوِلاَ
بِخُلۡفٍ لَهُ فِيۡ رَحۡمَةٍ وَخَبِيۡثَةٍ	۴۹۸	--------------------------------

ان اشعار میں ناظمؒ نے اجتماع ساکنین کی صورت میں پہلے ساکن کوحرکت دینے کے اختلاف کو بیان فرمایا ہے کہ کسی جگہ دوساکن جمع ہوجائیں،جن میں سے پہلاساکن خواہ اسم میں ہویافعل میں یاحرف میں،اوردوسراساکن صرف فعل میں ہواورفعل کے تیسرے حرف پرضمہ اصلی یعنی لازمی ہو،جوان چھ میں سے کوئی ایک ہوتاہے:۔[۱](اَنۡ ،مَنۡ ،لٰكِنۡ کانون)[۲]تنوین[۳]قُلۡ کالام[۴]اَوۡ کاواو[۵]تانیث کی تاءساکنہ[۶]قَدۡ کی دال۔ان چھ قسموں میں نافع،مکی،شامی اورکسائی نے ہرجگہ تیسرے حرف کی ضمہ کی مناسبت سے پہلے ساکن کوضمہ سے پڑھاہے،اورعاصم،حمزہ نے پہلے ساکن کوکسرہ سے پڑھاہے،اورابوعمروبصری نے قُلۡ کے لام اوراَوۡ کے واوکوہرجگہ ضمہ سےاورباقی چارقسموں کوکسرہ سے پڑھاہے،اورابن ذکوان کیلئے اگرچہ ان چھ قسموں میں پہلے ساکن میں ضمہ ہے،لیکن(بِرَحۡمَةِ نِادۡخُلُوا الۡجَنَّةَ)اور(خَبِيۡثَةِ نِاجۡتُثَّتۡ)میں خُلف ہے۔

قوله:......﴿ وَطَاءَ اضۡطُرَّ فَاكۡسِرۡهُ اِمِنًا ﴾

ابوجعفر نے اصل کےخلاف ہرجگہ(فَمَنۡ اضۡطُرَّ)کوطاءکےکسرہ سے(فَمَنۡ اضۡطِرَّ)پڑھاہے،البتہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے ساکن میں ضمہ ہے۔اورشہرت کی بناءپرناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔اوراس قراءت میں یہ منفردہیں اورباقی دوائمہ نے طاء کےضمہ سے(فَمَنۡ اضۡطُرَّ)پڑھاہے۔البتہ خلف کیلئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے ساکن میں ضمہ اوریعقوب کیلئے کسرہ ہے۔

------------------------------ 73 وَرَفۡعُكَ لَيۡسَ الۡبِرَّ فَوۡزٌ وَثَقِّلَا

وَلَكِنۡ وَبَعۡدُ انۡصِبۡ أَلَا اشۡدُدۡ لِتُكۡمِلُوا 74 كَمُوصٍ حِمًا وَالۡعُسۡرُ وَالۡيُسۡرُ أُ ثُقِلَا

وَالاذۡنُ وَسُحۡقًا الۡاكُلُ اِذۡ أُكۡلُهَا الرُّعۡب 75 وَخُطُوَاتِ سُحۡتٍ شُغۡلِ رُحۡمًا حَوَى الۡعُلَا

وَنُذۡرًا وَنُكۡرًا رُسۡلُنَا خُشُبُ سُبۡلَنَا 76 حِمًى عُذۡرًا اَوۡ يَا قُرۡبَةٌ سَكَّنَ اِ لُمَلَا

قوله:......﴿وَرَفۡعُكَ لَيۡسَ الۡبِرَّ فَوۡزٌ﴾

خلف نے اصل کےخلاف(لَيۡسَ الۡبِرَّ)[۱۷۷]کوراءکےرفع سے[لَيۡسَ الۡبِرُّ]پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے راءکےنصب سے(لَيۡسَ الۡبِرَّ)پڑھاتھا)اورباقی دوائمہ نےبھی اپنی اصل کےموافق راءکےرفع سے[لَيۡسَ الۡبِرُّ]پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نےبھی راءکےرفع سےپڑھاتھا)لہٰذاتینوں ائمہ کیلئے راءکےرفع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَرَفۡـعُكَ لَيۡـسَ الۡبِـرُّ يُنۡصَـبُ فِـيۡ عُلاَ	۴۹۸۔	-----------------------------------

(لَيۡسَ اَلۡبِرُّ) کوحمزہ،حفص نے رفع کے بجائے نصب سے (لَيۡسَ اَلۡبِرَّ) پڑھا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک یہ خبر ہے اور باقی نے اسم ہونے کی وجہ رفع سے (لَيۡسَ اَلۡبِرُّ) پڑھا ہے۔

قولہ:.......﴿ وَثَقِّلَا وَلَكِنۡ وَبَعۡدُ انۡصِبۡ أُ‌لاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّمَنۡ اٰمَنَ][۱۷۷]اور[وَلٰكِنَّ الۡبِرَّمَنِ اتَّقٰى][۱۸۹] میں لفظ (وَلٰكِنَّ) کودونوں جگہ نون کی تشدید سے اور (الۡبِرَّ) کونصب سے [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے نون کی تخفیف اورراء کے رفع سے [وَلٰكِنِ الۡبِرُّ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح ہے، لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے

قال الشاطبیؒ:.......

-----------------------------------	۴۹۹	وَلٰـكِـنۡ خَـفِيۡفٌ وَارۡفَـعِ الۡبِـرَّ عَـمَّ فِيۡهِـمَـا

شامی، نافع نے [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّمَنۡ اٰمَنَ][۱۷۷] [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّمَنِ اتَّقٰى][۱۸۹] میں دونوں جگہ (وَلٰكِنَّ) کونون کی تخفیف اور (الۡبِرُّ) کوراء کے رفع سے [وَلٰكِنِ الۡبِرُّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے دونوں جگہ (وَلٰكِنَّ) کونون کی تشدید اور (الۡبِرَّ) کونصب سے [وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ] پڑھا ہے۔

قولہ:.......﴿اشۡدُدۡ لِتُكۡمِلُوا كَمُوصٍ حِمًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلِتُكۡمِلُوۡا الۡعِدَّةَ)[۱۸۵] کومیم کی تشدید سے (وَلِتُكَمِّلُوۡا) اور (مُوۡصٍ) کوصاد کی تشدید سے (مُوَصٍّ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کلموں کوتخفیف سے [لِتُكۡـمِـلُوۡا،مُوۡصٍ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے دونوں کلموں کواپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی پہلے کلمہ کودونوں نے میم کی تخفیف سے [لِتُكۡمِلُوۡا] اور دوسرے کلمہ کو خلف نے یعقوب کی طرح صاد کی تشدید سے (مُـوَصٍّ) اور ابوجعفر نے صاد کی تخفیف سے [مُـوۡصٍ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے دونوں کلموں کوتخفیف سے اور امام حمزہ نے پہلے کلمہ کوتخفیف سے اور دوسرے کلمہ کوتشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [لِتُكَمِّلُوۡا،مُوَصٍّ] اور ابوجعفر کیلئے [لِتُكۡمِلُوۡا،مُوۡصٍ] اور خلف کیلئے [لِتُكۡمِلُوۡا،مُوَصٍّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِـيۡ تُـكۡـمِـلُـوۡا قُـلۡ شُعۡبَةُ الۡـمِيۡـمَ ثَـقَّلَا	۵۰۲.	....
----وَمُـوَصٍّ ثِـقۡـلُـهُ صَـحَّ شُـلۡشُلَا	۴۹۹.	....

شعبہ نے [لِتُكۡمِلُوۡا] کوباب تفعیل سے میم کی تشدید سے [لِتُكَمِّلُوۡا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے باب افعال سے میم کی تخفیف سے [لِتُكۡمِلُوۡا] پڑھا ہے۔

(مُـوَصٍّ) کوشعبہ،حمزہ،کسائی نے باب تفعیل سے صاد کی تشدید سے[مُـوَصٍّ] پڑھا ہے،اور باقیین نے باب افعال سے صاد کی تخفیف سے[مُوْصٍ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالۡعُسۡرُ وَالۡيُسۡرُ اُثۡقِلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَالۡـعُسۡـــرُ)اور(وَالۡيُسۡـــرُ) جہاں بھی واقع ہوں ان کے حرفِ اوسط کوضمہ سے [وَالۡـعُسُـــرُ،وَالۡيُسُـــرُ] پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراء نے دونوں لفظوں کے حرفِ اوسط کوسکون سے(وَالۡعُسۡرُ)اور(وَالۡيُسۡرُ) پڑھا ہے۔

نیز یادرہے کہ آنے والے چند اشعار کے تمام لفظوں کے حرفِ اوسط میں ضمہ کی قراءت کا بیان ہے،اور ناظمؒ نے [اُثۡقِلاَ] سے ضمہ مرادلیا ہے، کیونکہ ان لفظوں میں درمیانی حرف کا سکون خفیف اورضمہ ثقیل سمجھا گیا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالاذُنُ وَسُحۡقًا الۡاُكُلُ اِذۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے ہر جگہ(اَلۡاُذۡنُ) کی ذال اورسورۂ ملک میں(فَسُــحۡــقًـــا) کی حاء اور (اَلۡاُكۡلُ) کے کاف کوضمہ سے[اَلۡاُذُنُ، فَسُـحُقًا،اَلۡاُكُلُ] پڑھا ہے،اورضمہ ماقبل پرعطف سے نکلا،(جبکہ امام نافع نے تینوں کلموں کے حرفِ اوسط کوسکون سے[اَلۡاُذۡنُ، فَسُـحۡـقًـا،اَلۡاُكۡلُ] پڑھا تھا)اور باقی یعقوب اورخلف نے اصل کے موافق پہلے دوکلموں کے حرفِ اوسط کوضمہ سے[اَلۡاُذُنُ،اَلۡاُكُلُ]اور تیسرے کلمہ کوسکون سے[فَسُـحۡـقًا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اورامام حمزہ نے بھی[اَلۡاُذُنُ،اَلۡاُكُلُ] کوضمہ سے اور[فَسُحۡقًا] کوسکون سے پڑھا تھا)۔

لہٰذا [اَلۡاُذُنُ،اَلۡاُكُـلُ] کے حرفِ اوسط میں تینوں ائمہ کیلئے ضمہ ہے،اور[فَسُـحُـقًـا] میں ابوجعفر کیلئے ضمہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون ہے۔نیز یادرہے کہ[اَلۡاُكُلُ] سے مراد وہ کلمہ ہے،جوواحد مؤنث کی ضمیر کی طرف مضاف نہ ہو۔

قال الشاطبیؒ:......

-------------------------------	۶۱۷	وَكَيۡفَ اَتَـــى اُذۡنٌ بِــــهٖ نَـــافِــعٌ تَلاَ
فَسُحۡـقًـا سُكُـوۡنًـا ضُـمَّ مَـعۡ غَيۡـبِ يَعۡلَمُوۡ	۱۰۷۷	نَ مَــــــــــنۡ رُضۡ------------
---------------------وَحَيۡثُـمَــا	۵۲۴	اُكۡــلُهَـــا ذِكۡـــرًا وَفِـي الۡـغَيۡـرِ ذُ وحُلاَ

نافع نے ہر جگہ(اَلۡاُذۡنُ) کی ذال کوسکون سے(اَلۡاُذۡنُ) پڑھا ہے،اوران کے علاوہ نے ضمہ سے(اَلۡاُذُنُ) پڑھا ہے۔

کسائی نے (فَسُحۡقًا) کی حاء کوسکون کے بجائے ضمہ سے (فَسُحُقًا) پڑھا ہے،اور باقیین نے سکون سے (فَسُحۡقًا) پڑھا ہے۔

[اُكُـلُهَا] جوواحد مؤنث غائب کی ضمیر کے ساتھ آیا ہے،اس میں شامی کوفیین کے لئے کاف کاضمہ [اُكُـلُهَا] اور نافع ،مکی بصری کے لئے کاف کاسکون[اُكۡلُهَا] ہے،اور جو مؤنث کی ضمیر کے علاوہ ہو جیسے [اَلۡاُكُلُ] اس میں ہر جگہ نافع ،مکی کے لئے کاف کا سکون[اَلۡاُكۡلُ] اور باقیین کے لئے کاف کاضمہ [اَلۡاُكُلُ] ہے۔

قولہ:......﴿ أُكُلُهَا الرُّعُبُ وَخُطُوَاتِ سُحُتٍ شُغُلٍ رُحُمًا حَوَىٓ اِ لُعُلاَ ﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف (أُكُــــلُهَــــا)[جو واحد مؤنث غائب کی ضمیر کے ساتھ ہو] کی کاف کو اور (اَلـرُّعُبُ)[جہاں بھی واقع ہو، چاہے معرفہ ہو یا نکرہ] کی عین کو، (خُطُوٰتِ) کی طاء کو، (اَلسُّحُتُ) کی حاء کو، (شُغُلٍ) کی غین اور (رُحُمًا) کی حاء کو ضمہ سے [أُكُلُهَا]، [اَلـرُّعُبُ]، [خُطُوٰتِ]، [رُحُمًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے لفظ [شُغُلٍ] اور امام ابوعمرو بصری نے لفظ [اَلسُّحُتُ] کے علاوہ باقی الفاظ کے حرفِ اوسط کو سکون سے [أُكُلهَا]، [اَلرُّعُبُ]، [خُطُوٰتِ]، [رُحُمًا] پڑھا تھا البتہ [شُغُلٍ] کو امام نافع نے اور [اَلسُّحُتُ] کو امام ابوعمرو بصری نے ضمہ سے پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق [أُكُلُهَا] اور [شُغُلٍ] کو ضمہ سے اور باقی [خُطُوٰتِ]، [اَلسُّحُتُ]، [شُغُلٍ]، [رُحُمًا] کو سکون سے پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے تمام الفاظ کے حرفِ اوسط میں ضمہ ہے، اور خلف کیلئے [أُكُلُهَا] اور [شُغُلٍ] میں ضمہ اور باقی چار میں سکون ہے۔

نیز یاد رہے کہ ابوجعفر کیلئے [شُغُلٍ] میں ضمہ اور یعقوب کیلئے [اَلسُّحُتُ] میں ضمہ اصل کے موافق ہے، یہاں ناظمؒ نے اختصار کیلئے بیان کیا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحُـرِّكَ عَيْـنُ الـرُّعْـبِ ضَـمًّا كَـمَا رَسَا	۵۷۲	وَرُعْبًـــــــا-------------------
وَحَيْـثُ أَتَـى خُـطُـوَاتُ الطَّـاءُ سَـاكِـنٌ	۴۹۴	وَقُـلْ ضَـمُّـــهُ عَـنْ زَاهِـدٍ كَيْفَ رَتَّلاَ
وَفِيْ كَلِمَـاتِ السُّحُتِ عَمَّ نُهَى فَتًى	۶۱۷	--------------------------------
وَسَـاكِـنَ شُغْلٍ ضُمَّ ذِكْرًا--------	۹۸۹	--------------------------------
وَرُحْـمًـا سِـوَى الشَّـامِـيْ--------	۶۱۸	--------------------------------

(الرُّعُبُ) اور (رُعُبًا)[جہاں بھی واقع ہو، چاہے معرفہ ہو یا نکرہ] شامی، کسائی نے عین کے ضمہ سے [اَلرُّعُبُ، رُعُبًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے عین کے سکون سے [اَلرُّعْبُ، رُعْبًا] پڑھا ہے۔

(خُطُوٰتِ) جہاں بھی آئے، اس کی طاء کو حفص، قنبل، شامی اور کسائی نے ضمہ سے (خُطُوٰتِ) پڑھا ہے، اور باقیین نے سکون سے (خُطْوٰتِ) پڑھا ہے۔

(اَلسُّحُتُ) کی حاء کو شامی، نافع، عاصم اور حمزہ نے سکون سے (اَلسُّحْتُ) پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے (اَلسُّحُتُ) پڑھا ہے۔

(شُغُلٍ) کی غین کو نافع اور کوفیین نے ضمہ سے (شُغُلٍ) پڑھا ہے، اور باقیین نے سکون سے (شُغْلٍ) پڑھا ہے۔

(رُحُمًا) کی حاء کو شامی نے ضمہ سے (رُحُمًا) پڑھا ہے اور باقیین نے سکون سے (رُحْمًا) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَنُذُرًا وَنُكُرًا رُسُلُنَا خُشُبُ سُبُلَنَا حِمًى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (نُــــذُرًا)[مرسلات: ۶] کی ذال کو، (نُـــكُــــرًا)[کہف: ۷۴-۸۷، طلاق: ۸] کے کاف

کو، (رُسُلُنَا)، (رُسُلُکُمۡ) اور (رُسُلُهُمۡ) جہاں بھی③ں، اس کی سین کو، (خُشُبٌ) [منافقین:۴] کی شین کو اور (سُبُلُنَا) [ابراہیم:۱۲، عنکبوت:۶۹] کی باء کو ضمہ سے [نُذُرًا، نُكُرًا، رُسُلُنَا، رُسُلُکُمۡ، رُسُلُهُمۡ، خُشُبٌ، سُبُلُنَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ان تمام الفاظ کے حرفِ اوسط کو سکون سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے ان تمام الفاظ کے حرفِ اوسط کو ضمہ سے پڑھا ہے (کیونکہ امام نافع نے بھی ان تمام الفاظ میں ضمہ پڑھا تھا) اور خلف نے (نُذۡرًا)، (نُکۡرًا) کو سکون سے اور باقی الفاظ کو ضمہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی ان دو کے علاوہ باقی الفاظ کو ضمہ سے پڑھا تھا) لہٰذا [رُسُلُنَا، رُسُلُکُمۡ، رُسُلُهُمۡ، خُشُبٌ، سُبُلُنَا] تینوں ائمہ کیلئے ضمہ سے ہے، اور [نُذُرًا، نُكُرًا] یعقوب اور ابوجعفر کیلئے ضمہ سے اور خلف کیلئے سکون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ــــــــوَنُـــذُرًا صِـــحَـــابُهُـــمۡ	٦١٨	حَـمَـوۡ هُ وَنُـكُـرًا شَـرۡعُ حَـقٍّ لَـهٗ عَـلا
وَنُــــكُـــرٍ دَ نَـــــاــــــــــ	٦١٩	ــــــــــــــــــــــــــــــــ
وَفِـيۡ رُسۡـلُـنَـامَـعۡ رُسۡـلُـكُـمۡ ثُـمَّ رُسۡـلُـهُـمۡ	٦١٦	وَفِـيۡ سُبۡـلَـنَـافِـي الضَّـمِّ الۡإِسۡكَـان حُـصِّلَا
ــــــــــــــــــــــــــــــــ	١٠٧٢	وَخُشُـبٌ سُـكُـوۡنُ الـضَّـمِّ زَادَ رِضًـا حَلَا

(نُذُرًا) [مرسلات:۶] کی ذال کو حفص، حمزہ، کسائی اور بصری نے سکون سے (نُذۡرًا) پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے (نُذُرًا) پڑھا ہے۔

(نُكُرًا) کے کاف کو حمزہ، کسائی، مکی، بصری، ہشام اور حفص نے سکون سے (نُکۡرًا) پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے (نُكُرًا) پڑھا ہے۔

(رُسُلُنَا)، (رُسُلُکُمۡ)، (رُسُلُهُمۡ) جہاں بھی ہوں اس کی سین اور اسی طرح (سُبُلُنَا) کی باء کو بصری نے ضمہ کے بجائے سکون سے [رُسۡلُنَا، رُسۡلُكُمۡ، رُسۡلُهُمۡ، سُبۡلُنَا] پڑھا ہے، اور باقی نے سین اور باء کے ضمہ سے [رُسُلُنَا، رُسُلُکُمۡ، رُسُلُهُمۡ، سُبُلُنَا] پڑھا ہے۔

اور سورۂ منافقین میں جو (خُشُبٌ) آیا ہوا ہے، اس کی شین کو قنبل، کسائی اور بصری نے ضمہ کے بجائے سکون سے (خُشۡبٌ) پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے (خُشُبٌ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ عُذُرًا اَوۡ يَا ﴾

روح نے اصل کے خلاف (عُذُرًا) [مرسلات:۶] جس کے بعد [اَوۡ] آیا ہوا ہے، اس کی ذال کو ضمہ سے (عُذُرًا) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءِ عشرہ نے ذال کے سکون سے (عُذۡرًا) پڑھا ہے۔ اور [اَوۡ] کے علاوہ جو [عُذۡرًا] آیا ہوا ہے، اس میں تمام قراء کے لئے ذال کا سکون ہے۔

قولہ:......﴿ قُرُبَةٌ سَكِّنَ الۡمَلا ﴾

ابوجعفر نے بروایت ورش اصل کے خلاف (اَلَا اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُمۡ) [توبہ:۹۹] میں لفظ [قُرۡبَةٌ] کو راء کے سکون سے

[قُــرُبَۃٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے راء کے سکون سے اور ورش نے راء کے ضمہ سے [قُــرُبَۃٌ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق راء کے سکون سے [قُرۡبَۃٌ] پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے راء کے سکون سے [قُرۡبَۃٌ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَتَـحۡــرِیۡكُ وَرۡشٍ قُــرُبَۃٌ ضَــمُّــۂُ جَلاَ	۷۳۲	----------------------------

(اَلاَ اِنَّهَــا قُــرُبَۃٌ لَّهُـمۡ) میں (قُــرُبَۃٌ) کی راء کو ورش نے ضمہ سے [قُــرُبَۃٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے سکون سے [قُرۡبَۃٌ] پڑھا ہے۔

بُیُوتَ اضۡمُمَا وَارۡفَعۡ رَفَثٌ وَفُسُوقَ مَعۡ 77 جِـدَالَ وَخَـفۡـضٌ فِـى الۡمَلاٰئِکَۃُ اِ نۡـقُلا

قوله:......﴿ بُیُوتَ اضۡمُمَا ۔۔۔ اِنۡقُلاَ ﴾

ابوجعفر نے بروایت قالون اصل کے خلاف (بُیُــوۡتَ، اَلۡبُیُــوۡت) کو ہر جگہ باء کے ضمہ سے [بُیُــوۡتَ، اَلۡبُیُــوۡت] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے باء کے کسرہ سے اور ورش نے ضمہ سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے باء کے ضمہ [بُیُــــــــــوۡتَ، اَلۡبُیُــــــــــوۡت] اور خلف نے باء کے کسرہ سے [بِیُوۡتَ، اَلۡبِیُوۡت] پڑھا ہے (✡نکہ امام ابوعمرو بصری نے باء کے ضمہ اور امام حمزہ نے باء کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے باء کے ضمہ سے اور خلف کیلئے باء کے کسرہ سے ہے۔

نیز یہاں نکرہ کے ساتھ معرفہ کا شامل ہونا شہرت کی بناء پر ہے، جیسا کہ ناظمؒ نے اصول میں بیان فرمایا۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَکَسۡـــرُ بُیُــوۡتٍ وَالۡبُیُــوۡتَ یُـضَـمُّ عَــنۡ	۵۰۳	حِـمَـى جِلَّۃٍ وَجۡهًــا عَـلَـى الۡاَصۡلِ اَقۡبَلاَ

(بُیُــــــــوۡت) خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو، اس کو حفص، بصری اور ورش نے باء کے ضمہ سے (بُیُــــــــوۡت، اَلۡبُیُوۡت) پڑھا ہے، اور باقیین نے باء کے کسرہ سے (بِیُوۡت، اَلۡبِیُوۡت) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَارۡفَعۡ رَفَثٌ وَفُسُوقَ مَعۡ جِدَالَ ۔۔۔ اِنۡقُلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فَلاَرَفَــثَ وَلاَ فُسُــوۡقَ وَلاَ جِــدَالَ)[۹۱۷] تینوں لفظوں کو رفع والی تنوین سے [فَلاَرَفَــثٌ وَّلاَ فُسُوۡقٌ وَّلاَ جِـدَالٌ] پڑھا ہے البتہ (وَلاَ جِـدَالٌ) کو رفع والی تنوین سے پڑھنے میں یہ منفرد ہیں (جبکہ امام نافع نے تینوں لفظوں کو فتحہ بلا تنوین پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے تینوں لفظوں کو اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے یعنی یعقوب نے پہلے دو لفظوں کو ابوجعفر کی طرح رفع والی تنوین سے [فَلاَرَفَــــــثٌ وَّلاَ فُسُــــوۡقٌ] اور تیسرے لفظ کو فتحہ بلا تنوین سے (وَلاَ جِـدَالَ) پڑھا ہے اور خلف نے تینوں لفظوں کو مفتوح بلا تنوین [فَلاَرَفَـثَ وَلاَ فُسُـوۡقَ وَلاَ جِـدَالَ] پڑھا ہے، لہٰذا ابوجعفر کیلئے [فَلاَرَفَـثٌ وَّلاَ فُسُـوۡقٌ وَّلاَ جِدَالٌ] اور یعقوب کیلئے [فَلاَرَفَـثٌ وَّلاَ فُسُوۡقٌ وَّلاَ جِدَالَ] اور خلف کیلئے [فَلاَرَفَثَ وَلاَ فُسُوۡقَ وَلاَ جِدَالَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبِــالــرَّفْــعِ نَــوِّنْــهُ فَلاَ رَفَــثٌ وَلاَ	٥٠٥	فُسُــوُقٌ وَلاَ حَــقًّــا وَزَانَ مُــجَــمَّلاَ

مکی، بصری نے (فَلاَرَفَــثٌ وَّلاَ فُسُــوُقٌ) دونوں لفظوں کو رفع والی تنوین سے پڑھا ہے اور باقیین نے مفتوح بلا تنوین پڑھا ہے، یعنی (فَلاَرَفَثَ وَلاَ فُسُوُقَ)

قــولــه:......﴿ وَخَفُضٌ فِي الْمَلائِكَةُ إِنُقُلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (مِنَ الْـغَـمَـامِ وَالْـمَـلٰئِكَةُ)[۲۱۰] میں لفظ [اَلْـمَـلٰئِكَةُ] کو تاء کے جر سے [اَلْــمَــلٰئِكَةِ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراء عشرہ نے تاء کے رفع سے [مِـنَ الْـغَـمَـامِ وَالْمَلٰئِكَةُ] پڑھا ہے۔

لِيَحۡكُـمَ جَهِّـلُ حَيۡثُ جَا وَيَقُولُ فَانۡـ 78 صِبِ إِعۡلَمۡ كَثِيرُ الۡبَا فِدًا وَانۡصِبُوا حُلاَ
قُلِ الۡعَفۡوُ وَاضۡمُمۡ أَنۡ يَخَافَا حُلاَ أَ بِ 79 وَفَتۡـحُ فَتـيٍّ وَاقۡـرَأۡ تُـضَـارَ كَـذَا وَلاَ
يُـضَـارَ بِخِفٍّ مَـعۡ سُـكُـونٍ وَقَـدۡرُهُ 80 فَـحَـرِّكۡ إِذًا وَارۡفَـعۡ وَصِيَّةَ حُـطۡ فُلاَ

قــولــه:......﴿لِيَحۡكُمَ جَهِّلۡ حَيۡثُ جَا۔۔۔إِعۡلَمۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہر جگہ (لِيَحۡكُمَ) کو یاء کے ضمہ، کاف کے فتحہ سے صیغہ مجہول (لِيُحۡكَمَ) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراء عشرہ نے یاء کے فتحہ، کاف کے ضمہ سے (لِيَحۡكُمَ) صیغہ معروف پڑھا ہے۔

قــولــه:......﴿وَيَقُولُ فَانۡصِبِ إِ عۡلَمۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (حَتّٰـــى يَـــقُـــوۡلُ الـــرَّسُـــوۡلَ)[۲۱۴] میں [يَــقُــوۡلُ] کو لام کے نصب سے [يَقُوۡلَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے لام کے رفع سے [يَقُوۡلُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ بھی اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی لام کے نصب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے لام کے نصب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَتّٰــى يَــقُــوۡلَ الـرَّفۡـعُ فِـى اللاَّمِ أُ وِّلاَ	٥٠٦	--------------------------------

نافع نے (حَتّٰـى يَـقُـوۡلَ الرَّسُوۡلَ) میں (يَـقُوۡلَ) کے لام کو رفع سے (يَقُوۡلُ) پڑھا ہے اور باقیین نے رفع سے (يَقُوۡلَ) پڑھا ہے۔

قــولــه:......﴿كَثِيرُ الۡبَا كَثِيرُ الۡبَا فِدًا ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اِثۡمٌ كَثِيۡـرٌ)[۲۱۹] میں [كَثِيۡـرٌ] کو ثاء کے بجائے باء سے [كَبِيۡـرٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ثاء سے [كَثِيۡرٌ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق خلف کی طرح باء سے پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے باء سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاِثْــمٌ كَبِيْــرٌ شَــاعَ بِـالثَّـامُثَـلَّثَـا	٥٠٨	وَغَيْــرُهُــمَــا بِــالْبَــاءِ نُـقْـطَةٌ اسْـفَلَا

حمزہ، کسائی نے (اِثْــمٌ كَبِيْــرٌ) میں (كَبِيْــرٌ) کو باء کے بجائے ثاء سے (كَثِيْــرٌ) پڑھا ہے اور باقیین نے باء سے (اِثْمٌ كَبِيْرٌ) پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ وَانْصِبُوا حُلًا قُلِ الْعَفْوُ ﴾

یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوئے (قُلِ الْعَفْوُ)[٢١٩] کو واو کے نصب سے (قُلِ الْعَفْوَ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے واو کے رفع سے (قُــلِ الْــعَــفْــوُ) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ بھی اپنی اصل کے موافق واو کے نصب سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی واو کے نصب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے واو کا نصب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

قُــلِ الْــعَــفْــوَ لِــلْبَـصْــرِيِّ رَفْـعٌ---	٥٠٩	----------------------------------

بصریؒ نے (قُلِ الْعَفْوَ) کو واو کے رفع سے (قُلِ الْعَفْوُ) پڑھا ہے، اور ان کے علاوہ نے واو کے نصب سے (قُلِ الْعَفْوَ) پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ وَاضْمُمْ أَنْ يَخَافَا حُلًا أَبٍ وَفَتْحُ فَتًى ﴾

(اَنْ يَّخَافَا)[٢٢٩] کو تینوں ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب اور ابوجعفر نے یاء کے ضمہ سے [اَنْ يُّخَافَا] اور خلف نے یاء کے ❷ سے [اَنْ يَّخَافَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری اور امام نافع نے یاء کے ❷ سے [اَنْ يَّخَافَا] اور امام حمزہ نے یاء کے ضمہ سے [اَنْ يُّخَافَا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے یاء کا ضمہ اور خلف کیلئے یاء کا ❷ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَضَــمُّ يَــخَــافَــا فَــازَ---	٥١١	....

حمزہ نے (اَنْ يَّخَافَا) کو یاء کے ضمہ سے (اَنْ يُّخَافَا) پڑھا ہے، اور غیر مذکورین یاء کے ❷ سے (اَنْ يَّخَافَا) پڑھتے ہیں۔

قوله:...... ﴿وَاقْرَأْ تُضَارَ كَذَا وَلَا يُضَارَ بِخِفٍّ مَعْ سُكُونٍ اِذًا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ)[٢٣٣] اور (لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ)[٢٨٢] میں لفظ (تُضَآرَّ، يُضَآرَّ) کو راء کے سکون اور تخفیف سے (لَا تُضَارْ وَالِدَةٌ) اور (لَا يُضَارْ كَاتِبٌ) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے راء مشددہ مضمومہ (لَا تُضَآرُّ وَالِدَةٌ) اور (لَا يُضَآرُّ كَاتِبٌ) پڑھا ہے، جبکہ خلف نے راء مفتوحہ مشددہ (لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ) اور (لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ) پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر کیلئے دونوں کلموں میں راء ساکنہ غیر مشددہ اور یعقوب کیلئے راء مشددہ مضمومہ اور خلف کیلئے راء مشددہ مفتوحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---والــــکـــــل ادغـــــمـــــوا	۵۱۱	تــضــــارر وضــم الــراء حــق وذوجــلا

ائمہ سبعہ نے کلمہ [لَا تُضَآرر] جوسورۂ بقرہ میں دوجگہ آیا ہوا ہے، کوراء کا راء میں ادغام سے پڑھا ہے یعنی (لَا تُـضَآرَّ وَالِدَةٌ)[۲۳۳] اور (لَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ)[۲۸۲] البتہ مکی اور بصری کیلئے راء مشددہ مضمومہ سے اور باقیین کیلئے راء مشددہ مفتوحہ سے ہے۔

قولہ: ......﴿ وَقَدَرُهُ فَحَرِّكْ اِذًا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (عَـلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِقَدَرُهٗ)[۲۳۶] میں لفظ [قَدَرُهٗ] کو دونوں جگہ دال کے فتحہ سے (قَـدَرُهٗ) پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے دال کے سکون سے [قَـدْرُهٗ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت اپنی اصل کے موافق ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح دال کے فتحہ سے اور یعقوب نے دال کے سکون سے [قَـدْرُهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے دال کے فتحہ سے اور امام ابوعمرو بصری نے دال کے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے دال کا فتحہ اور یعقوب کیلئے دال کا سکون ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

مَــعًــاقَــدَرَ حَـرِّكْ مِـنْ صِـحَـابٍ---	۵۱۳	....

لفظ (قَدْرُهٗ) کو دونوں جگہ حفص، حمزہ اور کسائی نے دال کے فتحہ سے (قَدَرُهٗ) پڑھا ہے، اور ان کے علاوہ نے دال کے سکون سے (قَدْرُهٗ) پڑھا ہے۔

قولہ: ......﴿ وَارْفَعْ وَصِيَّةَ حُطْ فُلَا ﴾

یعقوب اور خلف نے اصل کے خلاف (وَصِيَّةً لِّـــــاَزْوَاجِهِـــمْ)[۲۴۰] میں لفظ (وَصِيَّةً) کو تاء کے رفع سے (وَصِيَّةٌ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے تاء کے نصب سے (وَصِيَّةً) پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے بھی تاء کے رفع سے (وَصِيَّةٌ) پڑھا ہے، البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی تاء کے رفع سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاء کے رفع سے (وَصِيَّةٌ) ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَصِيَّةً ارْفَعْ صَـفْـوُ حِـرْمِيِّــهِ رِضًـى---	۵۱۴	....

شعبہ، نافع، مکی اور کسائی (وَصِيَّةً لِّـاَزْوَاجِهِمْ) میں (وَصِيَّةً) کو تاء کے رفع سے (وَصِيَّةٌ) پڑھتے ہیں، اور باقی تاء کے نصب سے (وَصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ) پڑھتے ہیں۔

يُضَاعِفَهُ انْصِبْ حُزْ وَشَدِّدْهُ كَيْفَ جَا 81 اِذَا حُمْ وَيَبْصُطُ بَصْطَةَ الْخَلْقِ يُعْتَلَا

قولہ: ......﴿ يُضَاعِفَهُ انْصِبْ حُزْ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف لفظ (فَيُـضٰعِفُهٗ)[بقرہ:۲۴۵،حدید:۱۱] کو فاء کے نصب سے (فَيُـضٰعِفَهٗ) پڑھا ہے، (جبکہ

امام ابوعمرو بصری نے فاء کے رفع سے پڑھا[فَيُضٰعِفُهٗ] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق فاء کے رفع سے [فَيُضٰعِفُهٗ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی فاء کے رفع سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے [فَيُضٰعِفَهٗ]ابوجعفر اور خلف کیلئے[فَيُضٰعِفُهٗ] ہے۔

قوله:......﴿ وَشَدِّدْهُ كَيْفَ جَاۤ إِذًا حُمْ ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف باب[اَلْمُضَاعَفَةُ] خواہ جس شکل میں بھی ہو،اس کو عین کی تشدید اور حذف الف سے پڑھا ہے،البتہ ابوجعفر کیلئے مشدد مرفوع اور یعقوب کیلئے مشدد منصوب ہوگا(جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے عین کی تخفیف اور اثبات الف سے پڑھا تھا)اور باقی خلف نے اصل کے موافق عین کی تخفیف اور اثبات الف سے [يُضٰعِفُهٗ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی عین کی تخفیف اور اثبات الف سے ہی[يُضٰعِفُهٗ] پڑھا تھا)

نیز یادرہے کہ باب[اَلْمُضَاعَفَةُ] کے تمام کلمات دس جگہ واقع ہیں،جو درج ذیل ہیں:[۱][فَيُضٰعِفُهٗ لَهٗ][بقرہ:۲۴۵][۲][يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ][بقرۃ:۲۶۱][۳][مُضٰعَفَةً][آل عمران:۱۳۰][۴][يُضٰعِفْهَا][نساء:۴۰][۵][يُضٰعَفُ لَهُمُ][ھود:۲۰][۶][يُضٰعَفْ لَهُ][فرقان:۶۹][۷][يُضٰعَفْ لَهَا][احزاب:۳۰][۸][فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ][حدید:۱۱][۹][يُضٰعَفُ لَهُمْ][حدید:۲۰][۱۰][يُضٰعِفْهُ لَكُمْ][تغابن:۱۷]

درج ذیل کلمات جدول سے تینوں ائمہ کیلئے واضح ہیں:

نمبر شمار	ابوجعفر	یعقوب	خلف	سورت
[۱،۲]	[فَيُضَعِّفُهٗ لَهٗ]	[فَيُضَعِّفَهٗ لَهٗ]	[فَيُضٰعِفُهٗ لَهٗ]	[بقرہ:۲۴۵،حدید:۱۱]
[۳]	[مُضَعَّفَةً]	[مُضَعَّفَةً]	[مُضٰعَفَةً]	[آل عمران:۱۳۰]
[۴]	[يُضَعِّفْهَا]	[يُضَعِّفْهَا]	[يُضٰعِفْهَا]	[نساء:۴۰]
[۵،۶،۷]	[يُضَعَّفُ]	[يُضَعَّفُ]	[يُضٰعَفُ]	[بقرہ:۲۶۱،ھود:۲۰،حدید:۲۰]
[۸،۹]	[يُضَعَّفُ]	[يُضَعَّفُ]	[يُضٰعَفُ]	[فرقان:۶۹،احزاب:۳۳]
[۱۰]	[يُضَعِّفْهُ]	[يُضَعِّفْهُ]	[يُضٰعِفْهُ]	[تغابن:۱۷]

قال الشاطبیؒ:......

يُضَاعِفَهُ ارْفَعْ فِي الْحَدِيدِ وَهٰهُنَا	۵۱۶	سَمَا شُكْرُهُ وَالْعَيْنُ فِي الْكُلِّ ثُقِّلَا
كَمَا دَارَ وَاقْصُرْ مَعْ مُضَعَّفَةٍ......	۵۱۷	....

پہلے شعر میں ناظم نے کلمہ[فَيُضٰعِفَهٗ] جو سورۂ بقرہ اور حدید میں آیا ہوا ہے،اس کو بیان کیا،کہ نافع،مکی،بصری،حمزہ ،کسائی نے دونوں جگہ فاء کے رفع سے فَيُضٰعِفُهٗ پڑھا ہے،اور عاصم،شامی نے دونوں جگہ فاء کے نصب سے فَيُضٰعِفَهٗ پڑھا ہے۔اور دوسرے مصرعہ میں باب[اَلْمُضٰاعَفَةُ] کے بارے میں ناظم نے فرمایا کہ اس باب کے مضارع والے کلمات میں شامی اور مکی کیلئے عین کی تشدید اور الف کا حذف ہے،اور ایسے ہی[مُضٰعَفَةً] میں ان دونوں کیلئے عین کی تشدید اور الف کا حذف ہے،اور باقیین کیلئے ہر جگہ عین کی تخفیف اور اثباتِ الف ہے۔

قولہ:......﴿وَيَبۡصُطُ بَصۡطَةَ الۡخَلۡقِ يُعۡتَلَا﴾

روح نے اصل کے خلاف (يَقۡبِضُ وَيَبۡصُطُ)[بقرہ:۲۴۵] اور (فِي الۡخَلۡقِ بَصۡطَةً)[اعراف:۶۹] میں لفظ (يَبۡصُطُ، بَصۡطَةً) دونوں کو صاد سے [يَبۡصُطُ، بَصۡطَةً] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہورہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کو سین سے [يَبۡسُطُ، بَسۡطَةً] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے صاد سے [يَبۡصُطُ، بَصۡطَةً] اور رویس وخلف نے سین سے [يَبۡسُطُ، بَسۡطَةً] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے صاد سے اور امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے سین سے پڑھا تھا) لہٰذا روح اور ابوجعفر کیلئے دونوں صاد سے اور رویس وخلف کیلئے سین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَبۡصُطُ عَنۡهُمۡ غَيۡرَ قُنۡبُلِ اعۡتَلَا	۵۱۴	....
وَقُلۡ فِيهِمَا الۡوَجۡهَانِ قَوۡلاً مُوَصَّلَا	۵۱۵	وَبِالسِّينِ بَاقِيهِمۡ وَفِي الۡخَلۡقِ بَصۡطَةً

(يَقۡبِضُ وَ يَبۡصُطُ) میں لفظ (وَيَبۡصُطُ) کو قنبل کے علاوہ نافع، بزی، شعبہ اور کسائی کے لئے صاد سے [وَيَبۡصُطُ] اور قنبل، بصری، شامی، حفص اور حمزہ نے سین سے [وَيَبۡسُطُ] پڑھا ہے۔ اور (فِي الۡخَلۡقِ بَصۡطَةً) نافع، بزی، شعبہ اور کسائی نے صاد سے اور قنبل، بصری، شامی، حفص اور حمزہ نے سین سے پڑھا ہے۔ اور خلاد، ابن ذکوان کیلئے دونوں میں دو دو وجوہ ہیں، یعنی [يَبۡصُطُ، بَصۡطَةً، يَبۡسُطُ، بَسۡطَةً] لہٰذا نافع، بزی، شعبہ اور کسائی کیلئے دونوں جگہ صاد سے اور قنبل، بصری، ہشام، حفص اور خلف کیلئے دونوں جگہ سین سے اور خلاد، ابن ذکوان کیلئے دونوں جگہ صاد اور سین سے دو دو وجوہ ہیں۔

عَسِيۡتُ افۡتَحِ إِذۡ غَرۡفَه يُضَمُّ دِفَاعُ حُزۡ 82 وَأَعۡلَمُ فُزۡ وَاكۡسِرۡ فَصُرۡهُنَّ طِبۡ أَلَا

قولہ:......﴿عَسِيۡتُ افۡتَحِ إِذۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف یہاں اور سورۂ محمد ﷺ میں (عَسِيۡتُمۡ)[۲۴۶/۲۲] کو سین کے فتحہ سے [عَسَيۡتُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے سین کے کسرہ سے [عَسِيۡتُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح سین کے فتحہ سے ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی سین کا فتحہ پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے دونوں جگہ سین کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

عَسَيۡتُمۡ بِكَسۡرِ السِّينِ حَيۡثُ اَتَى اَنۡجَلَا	۵۱۷	------------------------وَقُلۡ

لفظ (عَسَيۡتُمۡ) کو یہاں اور سورۂ محمد ﷺ میں نافع نے سین کے کسرہ سے [عَسِيۡتُمۡ] پڑھا ہے، اور ان کے علاوہ نے دونوں جگہ پر سین کے فتحہ سے (عَسَيۡتُمۡ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿غَرۡفَه يُضَمُّ ---حُزۡ﴾

یعقوب نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (غَرۡفَةً بِيَدِهٖ)[۲۴۹] کو غین کے ضمہ سے (غُرۡفَةً) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری

نے غین کے فتحہ سے (غَرْفَةً) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے مثل یعقوب اور ابو جعفر نے غین کے فتحہ سے (غَرْفَةً) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے غین کے ضمہ سے (غُرْفَةً) اور امام نافع نے غین کے فتحہ سے (غَرْفَةً) پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے غین کے ضمہ سے اور ابوجعفر کیلئے غین کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۵۱۸	----غَـــرْفَةً ضَـــمَّ ذُ وولاَ

(غَرْفَةً) کو کوفیین اور شامی نے غین کے ضمہ سے (غُرْفَةً) پڑھا ہے، اور غیر مذکورین نے غین کے فتحہ سے (غَرْفَةً) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿دِفَاعُ حُزْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَوْلاَ دِفْعُ اللّٰه) [۲۵۱] میں لفظ (دِفْعُ) کو دال کے کسرہ، فاء کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے (دِفٰعُ اللّٰه) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دال کے فتحہ، فاء کے سکون اور حذفِ الف سے (دَفْعُ اللّٰه) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح اور خلف نے ابوعمرو بصری کی طرح (دَفْعُ اللّٰهِ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے (دِفٰعُ اللّٰه) اور امام حمزہ نے (دَفْعُ اللّٰه) پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب و ابوجعفر کیلئے [دِفٰعُ اللّٰه] اور خلف کیلئے [دَفْعُ اللّٰهِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

دِفَـــاعُ بِهَـــا وَالْـحَـجِّ فَتْـحٌ وَسَـاكِـنٌ	۵۱۸	وَقَـصْـرٌ خُـصُـوصًـا---------------

نافع کے علاوہ نے (لَوْلاَ دِفٰعُ اللّٰه) میں لفظ (دِفٰعُ) کو دال کے فتحہ، فاء کے سکون اور اس کے بعد الف کے حذف سے (دَفْعُ اللّٰهِ) پڑھا ہے، جبکہ نافع نے دال کے کسرہ، فاء کے فتحہ اور اثباتِ الف سے (دِفٰعُ اللّٰه) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَأَعْلَمُ فُزْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (قَالَ اَعْلَمُ) [۲۵۹] کو ہمزہ قطعی مفتوح اور میم کے رفع سے [قَالَ اَعْلَمُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہو رہا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ وصلی اور میم کے جزم سے [قَالَ اعْلَمْ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اپنی اصل کے موافق خلف کی طرح پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ قطعی مفتوح اور میم کے رفع سے [قَالَ اَعْلَمُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ہمزہ قطعی مفتوح اور میم کے رفع سے [قَالَ اَعْلَمُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَبِـالْـوَصْـلِ قَـالَ اعْـلَـمْ مَعَ الْجَزْمِ شَـافِعٌ	۵۲۳	....

(قَالَ اَعْلَمُ) کو حمزہ کسائی نے ہمزہ وصلی اور میم کے جزم سے (قَالَ اعْلَمْ) پڑھا ہے اور باقی قراء نے ہمزہ قطعی مفتوح اور میم کے رفع سے (قَالَ اَعْلَمُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاكۡسِرۡ فَصُرۡهُنَّ طِبۡ أَلَا ﴾

رویس اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فَصُرۡهُنَّ)[۲۶۰] کو صاد کے کسرہ سے [فَصِرۡهُنَّ] پڑھا ہے (جبکہ امام ابوعمرو بصری اور امام نافع نے صاد کے ضمہ سے [فَصُرۡهُنَّ] پڑھا تھا) اور خلف نے بھی صاد کے کسرہ سے پڑھا ہے، جو کہ اصل کے موافق ہے۔ البتہ روح نے اپنی اصل کے موافق صاد کے ضمہ سے [فَصُرۡهُنَّ] پڑھا ہے۔ لہٰذا روح کے علاوہ باقی ائمہ کی قراءت صاد کے کسرہ سے [فَصِرۡهُنَّ] اور روح کیلئے صاد کے ضمہ سے [فَصُرۡهُنَّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

فَصُرۡهُنَّ ضَمُّ الصَّادِ بِالۡكَسۡرِ فُصِّلَا	۵۲۳	....

حمزہ نے (فَصُرۡهُنَّ) کو صاد کے ضمہ کے بجائے کسرہ سے [فَصِرۡهُنَّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے صاد کے ضمہ سے (فَصُرۡهُنَّ) پڑھا ہے۔

نِعِمَّا حُزۡ اسۡكِنۡ أُدۡ وَمَيۡسَرَةِ افۡتَحَا 83 كَيَحۡسَبُ أُدۡ وَاكۡسِرۡهُ فُقۡ فَأۡذَنُوا وِلَا

قولہ:......﴿ نِعِمَّا حُزۡ اسۡكِنۡ أُدۡ ﴾

لفظ (نِعِمَّا) کو یعقوب اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے خالص عین کے کسرہ سے (نِعِمَّا) پڑھا ہے، اور کسرہ ماقبل پر عطف سے نکلا ہے، اور ابوجعفر نے عین کے سکون سے (نِعۡمَّا) پڑھا ہے (جبکہ امام نافع سے قالون نے عین کو کسرہ مختلسہ سے اور ورش نے خالص کسرہ سے اور امام ابوعمرو بصری نے بھی قالون کی طرح عین کو کسرہ مختلسہ سے پڑھا تھا) البتہ خلف اپنی اصل کے موافق خالص عین کے کسرہ سے (نَعِمَّا) پڑھتے ہیں۔ لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے عین کا خالص کسرہ اور ابوجعفر کیلئے عین کا سکون ہے۔

نیز یاد رہے کہ یہاں ناظم نے صرف عین کا اختلاف بیان کیا ہے اور نون کے اختلاف میں تینوں ائمہ اپنی اپنی اصل کے موافق ہے، یعنی ابوجعفر اور یعقوب کیلئے نون کا کسرہ اور خلف کے لئے نون کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَإِخۡفَاءُ كَسۡرِ الۡعَيۡنِ صِيۡغَ بِهِ حُلَا	۵۳۶	نِعِمَّا مَعًا فِي النُّوۡنِ فَتۡحٌ كَمَا شَفَا

(نِعِمَّا) کو یہاں اور سورۂ نساء میں شامی، حمزہ اور کسائی نے نون کے فتحہ سے [نَعِمَّا] اور باقیین نے نون کے کسرہ سے [نِعِمَّا] پڑھا ہے اور شعبہ، قالون اور بصری نے عین کے کسرہ مختلسہ سے اور باقی ورش، ابن کثیر مکی، حفص، شامی، حمزہ اور کسائی نے کسرہ خالصہ سے پڑھا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس میں چار قراءتیں ہیں [۱] شامی، حمزہ اور کسائی کیلئے نون کا فتحہ اور عین کا کامل کسرہ (نَعِمَّا) [۲] ورش، مکی اور حفص کیلئے نون کا کسرہ اور عین کا کامل کسرہ (نِعِمَّا) [۳] قالون، بصری اور شعبہ کیلئے نون کا کسرہ اور عین کے

کسرہ کے اختلاس سے (نِعِمَّا) ہے، [۴] اور انہیں کیلئے نون کا کسرہ، عین کا سکون اور میم کی تشدید سے (نِعۡمَّا) بھی ایک وجہ ہے، جس کو ناظم نے بیان نہیں کیا ہے۔

قوله:......﴿ وَمَيۡسَرَةِ افۡتَحَا اُدۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اِلٰـى مَيۡسَـرَةٍ) [۲۸۰] کو سین کے فتحہ سے پڑھا ہے (جبکہ امام نافع نے سین کے ضمہ سے [اِلٰـى مَيۡسُـرَةٍ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق سین کے فتحہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی سین کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے سین کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَيۡسُـرَةٍ بِـالـضَّـمِّ فِي السِّيۡنِ اُ صِّلاَ	۵۳۹	------------------------------

(اِلٰى مَيۡسَرَةٍ) کو نافع نے سین کے ضمہ سے (اِلٰى مَيۡسُرَةٍ) پڑھا ہے، اور ان کے علاوہ نے سین کے فتحہ سے (اِلٰى مَيۡسَرَةٍ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ كَيَحۡسَبُ اِدۡ وَاكۡسِرۡهُ فُقۡ ﴾

یہاں ناظمؒ فرماتے ہیں کہ لفظ (يَـحۡسَـبُ) مضارع کے جس صیغہ سے بھی آئے، ہر جگہ ابوجعفر اور خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے سین کے فتحہ سے (يَحۡسَبُ) پڑھا ہے اور فتحہ ماقبل پر عطف سے نکلا ہے، اور خلف نے سین کے کسرہ سے [يَـحۡسِـبُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے سین کے کسرہ سے (يَـحۡسِـبُ) اور امام حمزہ نے سین کے فتحہ سے [يَـحۡسَـبُ] پڑھا تھا) اور باقی یعقوب نے اصل کے موافق سین کے کسرہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمر بصری نے بھی سین کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے سین کے فتحہ سے اور یعقوب وخلف کیلئے سین کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

رِضَـــاهُ وَلَـــمۡ يَـلۡـزَمۡ قِيَـــاسًـــا مُــوَّصَّلاَ	۵۳۸	وَيَـحۡسَـبُ كَسۡرُالسِّيۡنِ مُسۡتَقۡبَلاً سَـمَا

(يَحۡسَبُ) چاہے مضارع کے جس صیغہ سے آئے، ان کو ہر جگہ نافع، ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری اور کسائی نے سین کے کسرہ سے (يَحۡسِبُ) پڑھا ہے، اور شامی، عاصم اور حمزہ نے سین کے فتحہ سے (يَحۡسَبُ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ فُقۡ فَأۡذَنُوا وِلاَ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (فَـأۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ) [۲۷۹] کو ہمزہ کے سکون، حذفِ الف اور ذال کے فتحہ سے [فَأۡذَنُوۡا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ مفتوح اور اس کے بعد اثباتِ الف اور ذال کے کسرہ سے [فَاٰذِنُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی ہمزہ کے سکون، حذفِ الف اور ذال کے فتحہ سے [فَأۡذَنُوۡا] پڑھا ہے، البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام بصری نے بھی ہمزہ کے سکون، حذفِ الف اور ذال کے فتحہ سے [فَأۡذَنُوۡا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے [فَأۡذَنُوۡا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُلۡ فَأۡذَنُوا بِالۡمَدِّ وَاكۡسِرۡ فَتًى صَفَا	۵۳۹	....

(فَـــأۡذَنُـــوۡا بِـــحَـــرۡبٍ) کوحمزہ اورشعبہ نے ہمزہ مفتوح اوراس کے بعد الف اورذال کے کسرہ سے (فَاٰذِنُوۡا بِحَرۡبٍ) پڑھاہے، جبکہ باقیین نے ہمزہ کے سکون، حذفِ الف اورذال کے فتحہ سے (فَأۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ) پڑھاہے۔

وَبِالۡفَتۡحِ أَنۡ تُذۡكِرُ بِنَصۡبِ فَصَاحَةٌ 84 رِهَانٌ حِمًى يَغۡفِرُ يُعَذِّبُ حَمَى الۡعُلَا

بِرَفۡعٍ نُفَرِّقُ يَاءُ نَرۡفَعُ مَنۡ نَشَا 85 ءُ يُوسُفَ نَسۡلُكۡهُ نُعَلِّمُهُ حَلَا

قوله:......﴿ وَبِالۡفَتۡحِ أَنۡ تُذۡكِرُ بِنَصۡبٍ فَصَاحَةٌ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (أَنۡ تَضِلَّ) کوہمزہ کے فتحہ سے اور (تُذَكِّرَ) کوراء کے نصب سے پڑھاہے (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنۡ تَضِلَّ] اورراء کے رفع سے [تُذَكِّرُ] پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ نے بھی دونوں لفظوں کوخلف کی طرح پڑھاہے، البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ کے فتحہ سے [اَنۡ تَضِلَّ] اورراء کے نصب سے [تُذَكِّرَ] پڑھاتھا) لہٰذا تینوں ائمہ دونوں لفظوں میں متفق ہیں۔

نیز یادرہے کہ ناظم نے کلمہ (تُذَكِّرَ) کے کاف میں تشدید اورتخفیف کا اختلاف بیان نہیں کیا، کیونکہ اس میں تینوں ائمہ اپنے اصول پر ہیں، یعنی یعقوب کے لئے کاف کی تخفیف اورابوجعفروخلف کے لئے تشدید ہے۔ لہٰذا اب تینوں ائمہ کی قراءت یوں ہوگی، ابوجعفر کیلئے کاف کی تشدیداورراء کا نصب [فَتُـــذَكِّـــرَ]، یعقوب کیلئے کاف کی تخفیف اورراء کانصب [فَتُذۡكِرَ] اورخلف کیلئے کاف کی تشدیداورراء منصوب [فَتُذَكِّرَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي اَنۡ تَضِلَّ الۡكَسۡرُ فَازَ وَخَفَّفُوا	۵۴۱	فَتُذۡكِرَ حَقًّا وَارۡفَعِ الرَّا فَتَعۡدِلَا

(أَنۡ تَضِلَّ) کوحمزہ نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنۡ تَضِلَّ] پڑھاہےاوران کے علاوہ نے ہمزہ کے فتحہ سے [أَنۡ تَضِلَّ] پڑھاہے۔

ابن کثیرمکی، ابوعمرو بصری نے (فَتُـــذۡكِـرَ) کوکاف کی تخفیف، ذال کے سکون اورراء کے نصب سے (فَتُـــذۡكِـرَ) پڑھاہے، جبکہ حمزہ نے کاف کی تشدید، ذال کے فتحہ اورراء کے رفع (فَتُـذَكِّرُ) اور باقیین نے کاف کی تشدید، ذال کے فتحہ اورراء کے نصب سے (فَتُذَكِّرَ) پڑھاہے۔

قوله:......﴿رِهَانٌ حِمًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَـرِهٰنٌ مَّقۡبُوۡضَةٌ)[۲۸۵] کوراء کے کسرہ، ھا کے فتحہ اوراس کے بعد اثباتِ الف سے [فَـرِهٰنٌ] پڑھاہے، جیساکہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے راءاورھا کے ضمہ اورحذفِ الف سے [فَـرُهُنٌ] پڑھاتھا) اورباقی دوائمہ نے بھی [فَـرِهٰنٌ] پڑھاہے، البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی [فَرِهٰنٌ] پڑھاتھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَــقٌّ رِهَــا نِ ضَــمُّ كَسۡــرٍ وَفَتۡـحَةٍ	۵۴۳	وَقَـــصُــــرٌ---------------

ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری نے (فَــرِهٰــنٌ مَّــقۡبُــوۡضَة) میں (فَــرِهٰــنٌ) کوراءاورھا کے ضمہ اور حذفِ الف سے [فَرُهُنٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے کسرہ، ھا کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [فَرِهٰنٌ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ یَغۡفِرُ یُعَذِّبُ حَمَی اِ لۡعُلاَ ﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف (یَـغۡفِرُ) اور (یُعَذِّبُ) دونوں فعلوں کوراء اور باء کے رفع سے (یَـغۡفِرُ) اور (یُـعَذِّبُ) پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے دونوں فعلوں کومجزوم (یَـغۡـفِرۡ) اور (یُـعَذِّبۡ) پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق دونوں فعلوں کومجزوم (یَـغۡفِرۡ) اور (یُعَذِّبۡ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی دونوں فعلوں کومجزوم (یَغۡفِرۡ) اور (یُعَذِّبۡ) پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے دونوں فعل رفع سے اور خلف کیلئے دونوں فعل مجزوم ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

.... ۵۴۳ ---وَیَـغۡـفِـرۡ مَعۡ یُعَـذِّبۡ سَـمَـا الۡعُلاَ

شَـــذَاالۡـــجَـــزۡم------------ ۵۴۴ ....

(یَـغۡفِرُ) اور (یُـعَذِّبُ) دونوں فعلوں کونافع، مکی، بصری، حمزہ اور کسائی نے مجزوم یعنی (یَـغۡفِرۡ) اور (یُـعَذِّبۡ) اور باقیین نے مرفوع (یَغۡفِرُ) اور (یُعَذِّبُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ بِرَفۡعِ نُفَرِّقُ یَاءُ نَرۡفَعُ مَنۡ نَشَاءُ یُوۡسُفَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَا یُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ) [۲۸۵]، (یَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ یَّشَآءُ) [یوسف:۷۶] تینوں فعلوں کویاءِ غیب سے [لَا یُــفَــرِّقُ]، [یَــرۡفَــعُ]، [مَــنۡ یَّشَــآءُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں فعلوں کونون سے [لَانُفَرِّقُ]، [نَرۡفَعُ]، [مَنۡ نَّشَآءُ] پڑھا تھا) اور تینوں فعلوں میں غیب کی قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی سب قراء نے نون سے [لَانُفَرِّقُ]، [نَرۡفَعُ]، [مَنۡ نَّشَآءُ] پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ (نَرۡفَعُ) اور (مَنۡ نَّشَآءُ) کے ساتھ یوسف کی قید احترازی ہے، کیونکہ سورۃ انعام میں باتفاق یاءِ غیب ہے۔

قولہ:......﴿نَسۡلُكۡهُ نُعَلِّمُهُ حَلاِ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (نَسۡـلُكۡهُ عَذَابًا صَعَدًا) [الجن:۱۷] اور (وَنُـعَلِّمُهُ الۡكِتٰبَ) [ال عمران:۴۸] دونوں فعلوں کو یاءِ غیب سے [یَسۡـلُكۡهُ، وَیُعَلِّمُهُ] پڑھا ہے، اور غیب کی قراءت ماقبل پر عطف سے نکلی، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں فعلوں کو نون سے [نَسۡـلُكۡهُ، وَنُـعَلِّمُهُ] پڑھا تھا) جبکہ باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے پہلے فعل میں نون سے [نَسۡلُكۡهُ] اور دوسرے میں یاءِ غیب سے [وَیُـعَلِّمُهُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی پہلے فعل میں نون سے [نَسۡلُكۡهُ] اور دوسرے میں یاءِ غیب سے [وَیُـعَـلِّمُـهُ] پڑھا تھا) اور خلف نے پہلے میں یاءِ غیب سے [یَسۡـلُـكۡـهُ] اور دوسرے میں نون سے

[وَنُعَلِّمُهُ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی اسی طرح پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے دونوں فعل میں یاءِغیب سے اور ابوجعفر کیلئے پہلے میں نون سے اور دوسرے میں یاءِغیب سے اور خلف کیلئے پہلے میں یاءِغیب سے اور دوسرے میں نون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

نُعَلِّمُهُ بِالْيَاءِ نَصٌّ اَئِمَّةٍ	۵۵۷	....
وَنَسْلُكْهُ يَا كُوفٍ----	۱۰۸۲	....

نافع اور عاصم نے (وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ) کو یاءِغیب سے پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے (وَنُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ) پڑھا ہے۔

کوفیین نے (نَسْلُكْهُ) کو یاءِغیب سے [يَسْلُكْهُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے (نَسْلُكْهُ) پڑھا ہے۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ بقرہ میں کل آٹھ یاءاتِ اضافت ہیں جو درج ذیل ہیں:

[۲،۱][اِنِّيَ اَعْلَمُ][۳][بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ][۴][مِنِّيَ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ] یہ چاروں ابوجعفر کیلئے مفتوح اور باقی دو ائمہ کیلئے ساکن ہے۔[۵][عَهْدِيَ الظّٰلِمِيْنَ][۶][رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ] یہ دونوں تینوں ائمہ کیلئے مفتوح ہے۔[۷][فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ][۸][وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ] یہ دونوں تینوں ائمہ کیلئے ساکن ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں کل چھ یاءاتِ زوائد ہیں جو درج ذیل ہیں:[۱][اَلدَّاعِ][۲][اِذَا دَعَانِ][۳][وَاتَّقُوْنِ] یہ تینوں ابوجعفر کیلئے وصلاً اثبات سے اور وقفاً حذف سے اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات سے اور خلف کیلئے حالین میں حذف سے ہے۔[۴][فَارْهَبُوْنِ][۵][فَاتَّقُوْنِ][۶][وَلَا تَكْفُرُوْنِ] ان تینوں میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہے، اور باقی دو ائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان﴾

يَرَوْنَ خِطَابًا حُزْ وَ فُزْ يَقْتُلُوْ تَقِيَـ 86 يَةً مَعْ وَضَعْتُ حُمْ وَاِنَّ افْتَحَا فُلَا

قولہ:...... ﴿يَرَوْنَ خِطَابًا حُزْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ)[۱۳] کو تاءِخطاب سے [تَرَوْنَهُمْ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے [يَرَوْنَهُمْ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے تاءِخطاب سے [تَرَوْنَهُمْ] اور خلف نے یاءِغیب سے [يَرَوْنَهُمْ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی تاءِخطاب سے [تَرَوْنَهُمْ] اور امام حمزہ نے یاءِغیب سے [يَرَوْنَهُمْ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے تاءِخطاب سے [تَرَوْنَهُمْ] اور خلف کیلئے یاءِغیب سے [يَرَوْنَهُمْ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۵۴۷	۔۔وَتَـــرَوۡنَ الۡـغَیۡـــبُ خُـــصَّ وَخُـــلِّلَا

(تَـــرَوۡنَهُـــمۡ مِّثۡلَیۡهِـمۡ) میں نافع کے علاوہ نے یاءِغیب سے[یَـرَوۡنَهُـمۡ] پڑھا ہے،اورنافع نے تاءِخطاب سے [تَرَوۡنَهُمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَ فُزۡ یَقۡتُلُوۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَیَـقۡتَلُوۡنَ الَّذِیۡنَ)[۲۱] میں لفظ (یَقۡتُلُوۡنَ) کو یاء کے فتحہ ،قاف کے سکون،حذفِ الف اورتاء کے ضمہ سے [یَقۡتُلُوۡنَ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہورہا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے [یُقٰتِلُوۡنَ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [یَـــــقۡتُـــــــلُـــــــوۡنَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی [یَقۡتُلُوۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ یَـقۡتُـلُـوۡنَ الثَّـانِ قَـالَ یُـقَـاتِلُـوۡ	۵۴۹	نَ حَـمۡــزَۃُ وَهُـوَ الۡـحَبۡـرُ سَـادَ مُقَتِّلَا

امام حمزہ نے دوسرا والا (یَقۡتُلُوۡنَ) کے بجائے (یُقٰتِلُوۡنَ) پڑھا ہے،جبکہ غیر مذکورین نے (یَقۡتُلُوۡنَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿تَقِیَّۃً ۔۔۔حُمۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِـنۡهُـمۡ تُـقَـاۃً) کو (تَقِیَّۃً) بروزن (هَدِیَّۃً) پڑھا ہے،اور یہ قراءت تلفظ سے نکلی ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،کیونہ باقی قراءعشرہ نے (تُقَاۃً) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ مَعۡ وَضَعۡتُ حُمۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (بِمَاوَضَعۡتُ)[۳۶] کوعین کے سکون اورتاء کے ضمہ سے [بِمَاوَضَعۡتُ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے عین کے فتحہ اورتاء کے سکون سے [بِـمَـــاوَضَعَتۡ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت اصل کے موافق عین کے فتحہ اورتاء کے سکون سے (بِـمَاوَضَعَتۡ) ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی عین کے فتحہ اور تاء کے سکون سے [بِمَاوَضَعَتۡ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [بِمَاوَضَعۡتُ] اورابوجعفروخلف کیلئے [بِمَاوَضَعَتۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ــــــــــــــــ وَسَــــكِّـــــنُـــــوۡا	۵۵۲	وَضَـعۡـتُ وَضَـمُّـوۡا سَـاكِـنًـا صَـحَّ كُـفِّلَا

شعبہ،ابن عامرشامی نے (وَضَعَتۡ) کوعین کے سکون اورتاء کے ضمہ سے [وَضَعۡتُ] پڑھا ہے،اور باقیین نے عین کے فتحہ اورتاء کے سکون سے [وَضَعَتۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَإِنَّ افۡتَحاً فُلَا﴾

خلف نے اصل کے خلاف (یُـصَـلِّـيۡ فِـی الۡـمِـحۡـرَابِ اِنَّ اللّٰـهَ)[۳۹] میں [اِنَّ اللّٰـهَ] کوہمزہ کے فتحہ سے [أَنَّ

[الـلّٰـهَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّ الـلّٰـهَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق ہمزہ کے فتحہ سے [أَنَّ اللّٰهَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمِـنۡ بَـعۡـدُ اَنَّ الـلّٰــهَ يُكۡسَـرُ فِـيۡ كَلاَ	۵۵۴	....

حمزہ، شامی نے (يُصَلِّيۡ فِي الۡمِحۡرَابِ اَنَّ اللّٰهَ) میں ہمزہ کو کسرہ سے [اِنَّ اللّٰهَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے (يُصَلِّيۡ فِي الۡمِحۡرَابِ اَنَّ اللّٰهَ) پڑھا ہے۔

يُبَشِّرُ كُلًّا فِدۡ قُـلِ الـطَّـائِرِ اِۡ تَـلُ طَـا 87 ثِرًا حُزۡ نُوَفِّى الۡيَا طُوَى افۡتَحۡ لِمَا فُلَا

قولہ:......﴿ يُبَشِّرُ كُلًّا فِدۡ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف ہر جگہ پر لفظ (يُبَشِّــــرُ) کو یاء کے ضمہ، باء کے فتحہ اور شین کی تشدید مع کسرہ از باب تفعیل سے [يُبَشِّـرُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے یاء کے فتحہ ، باء کے سکون اور شین کی تخفیف مع ضمہ از باب نصر سے [يَبۡشُـــرُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح از باب تفعیل سے [يُبَشِّـــرُ] ہی پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی از باب تفعیل [يُبَشِّرُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کی ایک ہی قراءت ہے۔

نیز یاد رہے کہ یہ کلمہ پورے قرآن میں دس جگہ آیا ہوا ہے، اور یہاں سورۂ حجر میں [فَبِـــمَ تُبَشِّــــرُوۡنَ] کے علاوہ باقی تمام نو مقامات مراد ہیں، کیونکہ [فَبِـــمَ تُبَشِّــــرُوۡنَ] باتفاق قراءعشرہ مشدد ہے۔ اور باقی نو مقامات یہ ہیں: [يُبَشِّـــرُكَ][سورۂ آل عمران :۳۹،۴۵]، [يُبَشِّرُهُمۡ رَبُّهُمۡ][توبہ:۲۱]، [اِنَّا نُبَشِّرُكَ][حجر:۵۳، مریم:۷]، [وَيُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ][اسراء:۹، کہف:۲]، [لِتُبَشِّـرَ بِهِ الۡمُتَّقِيۡنَ][مریم:۹۷]، [ذٰلِكَ الَّذِيۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ][شوریٰ:۲۳] البتہ شوریٰ والے لفظ کو خود ناظم نے بھی سورۂ شوریٰ میں بیان کیا ہوا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

نَعَـمۡ ضُـمَّ حَـرِّكۡ وَاكۡسِرِ الضَّـمَّ اَثۡـقَلاَ	۵۵۵	مَـعَ الۡـكَهۡفِ وَالۡاِسۡـرَاءِ يَبۡشُـرُكَـمۡ سَـمَا
لِـحَـمۡـزَةَ مَـعۡ كَـافٍ مَعَ الۡحِجۡرِ اَوَّلاَ	۵۵۶	نَعَمۡ عَمَّ فِي الشُّوۡرٰى وَفِي التَّوۡبَةِ اعۡكِسُوۡا

کلمہ (يُبَشِّـــــرُ) جو سورۂ آل عمران میں دو جگہ، کہف اور اسراء میں آیا ہوا ہے، ان چاروں جگہ میں ابن عامر شامی، نافع، ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری اور عاصم نے یاء کے ضمہ، باء کے فتحہ اور شین کی تشدید مع کسرہ از باب تفعیل سے [يُبَشِّـرُ] پڑھا ہے، جبکہ حمزہ اور کسائی نے یاء کے فتحہ ، باء کے سکون اور شین کی تخفیف مع ضمہ از باب نصر سے [يَبۡشُرُ] پڑھا ہے۔

اور سورۂ شوریٰ کے [يُبَشِّرُ] میں انہی مذکورہ قیود کے ساتھ عاصم، نافع اور ابن عامر نے [ذٰلِكَ الَّـذِيۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے باب نصر سے [ذٰلِكَ الَّـذِيۡ يَبۡشُرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ] پڑھا ہے، البتہ سورۂ توبہ والا [يُبَشِّرُهُمۡ] اور مریم میں دونوں جگہ [نُبَشِّـرُكَ، لِتُبَشِّـرَ] اور سورۂ حجر کے پہلے والے [نُبَشِّـرُكَ] میں صرف حمزہ نے تخفیف سے [

يَبْشُرُهُمْ ،نَبْشُرُکَ ، لِتَبْشُرَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے تشدید سے [یُبَشِّرُهُمْ ،نُبَشِّرُکَ، لِتُبَشِّرَ] پڑھا ہے۔

قوله: ......﴿قُلِ الطَّائِرِ اِ تُلُ ﴾

ابوجعفر نے یہاں اور سورۂ مائدہ میں (كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ)[٤٩،١١٠] میں لفظ[اَلطَّيْرِ] کو طاء کے بعد اثباتِ الف اور ہمزہ کے کسرہ سے (طَائِرًا) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی سب قراء نے (كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ) پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ (كَهَيْـَٔةِ) میں ابوجعفر کیلئے ہمزہ کا یاء سے ابدال پھر یاء کا یاء میں ادغام (كَهَيَّةِ) کا اختلاف اصول میں گزر چکا ہے۔

قوله: ......﴿ طَائِرًا حُزْ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں اور سورۂ مائدہ میں (فَيَكُوْنُ طَائِرًا)[آل عمران:٤٩، مائدہ:١١٠] کو صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے [طَيْرًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] اور خلف نے [طَيْرًا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی اسم فاعل سے [طَائِرًا] اور امام حمزہ نے [طَيْرًا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] اور خلف کیلئے [طَيْرًا] ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہاں اور سورۂ مائدہ کے [اَلطَّيْرِ] اور [طَيْرًا] دونوں کو ابوجعفر نے صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] پڑھا ہے، یعنی پہلے کو خلافاً للاصل اور دوسرے کو وفاقاً للاصل صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے پہلے کو [اَلطَّيْرِ] اور دوسرے کو صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] پڑھا تھا) اور یعقوب نے پہلے کو وفاقاً للاصل [اَلطَّيْرِ] اور دوسرے کو خلافاً للاصل صیغہ اسم فاعل سے [طَائِرًا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کو [اَلطَّيْرِ] اور [طَيْرًا] پڑھا تھا) اور خلف نے دونوں کو وفاقاً للاصل [اَلطَّيْرِ] اور [طَيْرًا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے دونوں کو [اَلطَّيْرِ] اور [طَيْرًا] پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيْ طَائِرًا طَيْرًا بِهَا وَعُقُوْدِهَا	٥٥٨	خُصُوْصًا --------------

(فَيَكُوْنُ طَائِرًا) میں (طَائِرًا) کو نافع کے علاوہ نے (طَيْرًا) پڑھا ہے، اور نافع نے صیغہ اسم فاعل سے (فَيَكُوْنُ طَائِرًا) پڑھا ہے۔

قوله: ......﴿نُوَفِّى الْيَا طُوَى ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَنُوَفِّيْهِمْ)[٥٧] کو یاء سے (فَيُوَفِّيْهِمْ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے نون سے [فَنُوَفِّيْهِمْ] پڑھا تھا) اور باقی روح، ابوجعفر اور خلف نے اپنی اصل کے موافق نون سے [نُوَفِّيْهِمْ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع، امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے نون سے [فَنُوَفِّيْهِمْ] پڑھا تھا) لہٰذا رویس کے لئے بالیاء اور باقین کے بالنون ہے۔ نیز یاد رہے کہ یعقوب کیلئے ہاء ضمیر کا اختلاف اصول میں گزر چکا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------------------------	٥٥٥	---وَيَاءُ فِيْ نُوَفِّيْهِمُوْ عَلَا

(فَنُوَفِّيْهِمْ) کو حفص نے یاء سے (فَيُوَفِّيْهِمْ) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے نون سے (فَنُوَفِّيْهِمْ) پڑھا ہے۔

قولہ: ......﴿ اِفۡتَحۡ لِمَا فُلاَ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (لِمَا اٰتَیۡتُکُمۡ)[۸۱] میں لفظ [لِمَا] کو لام کے فتحہ سے (لَمَا اٰتَیۡتُکُمۡ) پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے لام کے کسرہ سے [لِمَا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق لام کے فتحہ سے [لَمَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی لام کے فتحہ سے [لَمَا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے لام کا فتحہ ہے۔

نیز یاد رہے کہ ناظمؒ نے کلمہ [اٰتَیۡتُکُمۡ] کا اختلاف بیان نہیں کیا، کیونکہ اس کو تینوں ائمہ نے اپنے اصول کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر کیلئے [لَمَا اٰتَیۡنٰکُمۡ] اور یعقوب و خلف کیلئے [لَمَا اٰتَیۡتُکُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ: ......

وَبِالتَّاءِ اٰتَیۡنَا مَعَ الضَّمِّ خُوِّلَا	۵۶۴	....
....	۵۶۵	وَکَسۡرُ لِمَا فِیۡهِ ......

(لِمَا اٰتَیۡنٰکُمۡ) کو نافع کے علاوہ نے تاء کے ضمہ سے [اٰتَیۡتُکُمۡ] پڑھا ہے، جبکہ نافع نے نون اور الف سے [اٰتَیۡنٰکُمۡ] پڑھا ہے۔ اور حمزہ نے لام کے کسرہ سے [لِمَا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے لام کے فتحہ سے [لَمَا] پڑھا ہے۔ لہٰذا نافع کیلئے [لَمَا اٰتَیۡنٰکُمۡ] اور حمزہ کیلئے [لِمَا اٰتَیۡتُکُمۡ] جبکہ باقیین کیلئے [لَمَا اٰتَیۡتُکُمۡ] ہے۔

وَیَأۡمُرُکُمۡ فَانۡصِبۡ وَقُلۡ یُرۡجَعُوۡنَ حُمۡ 88 وَحَجُّ اکۡسِرَنۡ وَاقۡرَأۡ یَضُرُّکُمۡ اُلَا

قولہ: ......﴿ وَیَأۡمُرُکُمۡ فَانۡصِبۡ ... حُمۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلَا یَأۡمُرُکُمۡ)[۸۰] کو راء کے نصب سے [وَلَا یَأۡمُرَکُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری سے سوسی نے سکون سے اور دوری بصری نے اختلاس سے پڑھا تھا) اور اختلاس کا مطلب ہے کہ راء کے ضمہ کو دو تہائی ادا کرنا اور ایک تہائی ختم کر دینا، لہٰذا کامل رفع مراد نہیں) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے راء کے رفع سے [وَلَا یَأۡمُرُکُمۡ] اور خلف نے راء کے نصب سے [وَلَا یَأۡمُرَکُمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے راء کے رفع سے [وَلَا یَأۡمُرُکُمۡ] اور امام حمزہ نے راء کے نصب سے [وَلَا یَأۡمُرَکُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے راء کا نصب اور ابوجعفر کیلئے راء کا رفع ہے۔

قال الشاطبیؒ: ......

....	۵۶۴	وَرَفۡعُ وَلَا یَأۡمُرُکُمُوۡ رَوۡحُهٗ سَمَا

(وَلَا یَأۡمُرَکُمۡ) کو کسائی، نافع، مکی، بصری نے راء کے رفع سے [وَلَا یَأۡمُرُکُمۡ] پڑھا ہے، اور غیر مذکورین نے راء کے نصب سے [وَلَا یَأۡمُرَکُمۡ] پڑھا ہے، البتہ سورۂ بقرہ میں سوسی کیلئے سکون سے اور دوری بصری کیلئے اختلاس کا بیان گزر چکا ہے، لہٰذا یہاں رفع کا ذکر بصری کے لئے اصالۃً ہے، اور سورۂ بقرہ میں تخفیف کی بناء پر ذکر ہے، اور کامل رفع مراد نہیں۔

قولہ: ......﴿ وَقُلۡ یُرۡجَعُوۡنَ حُمۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاِلَیۡهِ یُرۡجَعُوۡنَ)[۸۳] کو یاءِ غیب سے [وَاِلَیۡهِ یَرۡجِعُوۡن] پڑھا ہے، البتہ ان کیلئے

صیغہ معروف سے ہوگا، جیسا کہ سورۂ بقرہ میں گزر چکا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ خطاب سے [وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡن] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اپنی اپنی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے صیغہ مجہول (وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِ خطاب سے [وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡن] پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:.......

وَبِـالۡـغَیۡـبِ تُـرۡجَـعُـوۡ	۵۶۵	نَ عَــادَ---------------

(وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ) کو حفص نے یاءِ غیب سے [وَاِلَیۡهِ یُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے تاءِ خطاب سے (وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَحَجُّ اكۡسِرَنۡ---اِلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (حَـجُّ الۡبَیۡتِ)[۹۷] میں لفظ[حَجُّ] کو حاء کے کسرہ سے [حِـجُّ الۡبَیۡتِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے حاء کے فتحہ سے [حَـجُّ الۡبَیۡتِ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے حاء کے فتحہ سے (حَجُّ الۡبَیۡتِ) اور خلف نے ابوجعفر کی طرح حاء کے کسرہ سے [حِجُّ الۡبَیۡتِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی حاء کے فتحہ سے اور امام حمزہ نے حاء کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے حاء کا کسرہ اور یعقوب کیلئے حاء کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَبِـالۡـكَسۡـرِ حَـجُّ الۡبَیۡتِ عَـنۡ شَـاهِدٍ---	۵۶۶	....

(حَجُّ الۡبَیۡتِ) کو حفص، حمزہ اور کسائی نے حاء کے کسرہ سے [حِجُّ الۡبَیۡتِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے حاء کے فتحہ سے (حَجُّ الۡبَیۡتِ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاقۡرَاۡ یَضُرُّكُمۡ اِلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لَا یَـضُـرُّكُـمۡ)[۱۲۰] ضاد کے ضمہ، راء کی تشدید اور رفع سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام نافع نے (لَا یَضِرۡكُمۡ) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح (لَا یَضُرُّكُمۡ) اور یعقوب نے امام نافع کی طرح [لَا یَضِرۡكُم] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [لَا یَضُرُّكُمۡ] اور امام ابوعمرو بصری نے [لَا یَضِرۡكُم] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے [لَا یَضُرُّكُمۡ] اور یعقوب کیلئے [لَا یَضِرۡكُم] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

یَـضِـرۡكُـمۡ بِـكَسۡـرِ الـضَّـادِ مَـعۡ جَـزۡمِ رَائِـهٖ	۵۶۷	سَــمَــا وَیَــضُــمُّ الۡـغَیۡــرُ وَالــرَّاءَ ثَــقَّلَا

(لَا یَـضُرُّكُمۡ) کو نافع، مکی، بصری نے ضاد کے کسرہ، راء کی تخفیف اور جزم سے (لَا یَـضِرۡكُمۡ) پڑھا ہے، اور باقیین نے ضاد کے ضمہ، راء کی تشدید اور رفع سے (لَا یَضُرُّكُمۡ) پڑھا ہے۔

وَقَاتَلَ مِتُّ اضْمُمْ جَمِيعًا أَ لَا يَغُلْ 89 لَ جَهِّلْ حِمًى وَالْغَيْبُ يَحْسِبُ فُضِّلَا
بِكُفْرٍ وَبُخْلِ الآخِرَ اعْكِسْ بِفَتْحِ بَا 90 كَذِيُ فَرَحٍ وَاشْدُدْ يَمِيزَ مَعًا حَلَا

قولہ:......﴿ وَقَاتَلَ ---- أَ لَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (قٰتَلَ مَعَهٗ)[۱۴۶]کوقاف اورتاء کے فتحہ اور انکے درمیان اثباتِ الف سے [قٰتَلَ]پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے قاف کے ضمہ، تاء کے کسرہ اور حذفِ الف سے [قُتِلَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح [قٰتَلَ] اور یعقوب نے امام نافع کی طرح [قُتِلَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے [قٰتَلَ] اور امام ابوعمرو بصری نے [قُتِلَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے [قٰتَلَ] اور یعقوب کے لئے [قُتِلَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

یُمَدُّ وَفَتْحُ الضَّمِّ وَالْكَسْرِ ذُ وُ وِلَا	۵۷۱	----------------وَقَاتَلَ بَعْدَهٗ

شامی، کوفیین نے (قٰتَلَ مَعَهٗ) کوقاف اورتاء کے فتحہ اور انکے درمیان اثباتِ الف سے [قٰتَلَ مَعَهٗ] پڑھا ہے، اور باقیین نے قاف کے ضمہ، تاء کے کسرہ اور حذف الف سے [قُتِلَ مَعَهٗ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ مِتُّ اضْمُمْ جَمِيعًا أَ لَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ہر جگہ پر لفظ (مِتُّ)، (مِتُّمْ)اور (مِتْنَا) کو میم کے ضمہ سے [مُتُّ، مُتُّمْ، مُتْنَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے میم کے کسرہ سے [مِتُّ، مِتُّمْ ، مِتْنَا] پڑھا تھا) اور یعقوب کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح میم کے ضمہ سے ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی میم کے ضمہ سے [مُتُّ، مُتُّمْ ، مُتْنَا] پڑھا تھا) البتہ خلف نے اصل کے موافق میم کے کسرہ سے (مِتُّ)، (مِتُّمْ)اور (مِتْنَا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی میم کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے ہر جگہ میم کا ضمہ اور خلف کیلئے میم کا کسرہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

صَفَا نَفَرٌ وِرْدًا وَحَفْصٌ هُنَا اجْتَلَا	۵۷۴	وَمِتُّمْ وَمِتْنَا مِتُّ فِي ضَمِّ كَسْرِهَا

شعبہ، مکی، بصری اور شامی نے (مِتُّ)، (مِتُّمْ)اور (مِتْنَا) ہر جگہ پر میم کے کسرہ کو ضمہ سے [مُتُّ، مُتُّمْ ، مُتْنَا] پڑھا ہے، اور حفص نے صرف آل عمران میں دونوں جگہ [مُتُّمْ] کو میم کے ضمہ سے پڑھا ہے، اور باقی تمام قرآن میں میم کے کسرہ سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تینوں لفظوں کو ہر جگہ میم کے کسرہ سے (مِتُّ)، (مِتُّمْ)اور (مِتْنَا) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يَغُلَّ جَهِّلْ حِمًى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَنْ يُّغَلَّ)[۱۴۷]کو یاء کے ضمہ، غین کے فتحہ سے صیغہ مجہول [اَنْ يُّغَلَّ]پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے صیغہ معروف سے [اَنْ يَّغُلَّ]پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح صیغہ مجہول سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی صیغہ مجہول سے [اَنْ يُّغَلَّ]پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------------------وَضُمَّ فِيۡ	٥٧٥	يَـغُـلَّ وَفَتۡـحُ الـضَّـمِّ اِذۡ شَـاعَ كُـفِّلَا

نافع ،حمزہ،کسائی اور شامی نے (اَنۡ يَّغُلَّ) کو یاء کے ضمہ،غین کے فتحہ سے صیغہ مجہول[اَنۡ يُّغَلَّ] پڑھا ہے،اور باقیین نے یاء کے فتحہ ،غین کے ضمہ سے صیغہ معروف(اَنۡ يَّغُلَّ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالۡغَيۡبُ يَحۡسِبُ فُضِّلاَ بِكُفۡرٍ وَبُخۡلٍ ﴾

یہاں ناظم فرماتے ہیں کہ لفظ[يَحۡسَبَنَّ] جو(بِكُفۡرٍ)اور(بُخۡلٍ) کے ساتھ آیا ہوا ہے،یعنی(وَلايَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا)[۱۷۸]اور(وَلايَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ)[۱۸۰]ان دونوں کوخلف نے اصل کے خلاف یاءِغیب سے[وَلايَحۡسَبَنَّ] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے دونوں کوتاءِ خطاب سے[وَلاتَحۡسَبَنَّ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق یاءِغیب سے[وَلايَحۡسَبَنَّ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی یاءِغیب سے[وَلايَحۡسَبَنَّ] پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے دونوں لفظوں میں یاءِغیب کی قراءت ہے،البتہ ابوجعفر کیلئے سین کے فتحہ سے اور یعقوب وخلف کیلئے سین کے کسرہ سے ہے۔

نوٹ: یاد رہے کہ لفظ (يَحۡسَبُ) میں سین کا اختلاف ماقبل گزر چکا ہے،اس لئے ناظم نے تکرار سے بچنے کے لئے دوبارہ ذکر نہیں کیا،البتہ سہولت اور آسانی کے لئے یہاں دوبارہ لکھ رہا ہوں تاکہ تمام اختلافات ذہن نشین رہیں:

لفظ (يَحۡسَبُ) مضارع کے جس صیغہ سے بھی آئے ،ہر جگہ پر ابوجعفراور خلف نے اصل کے خلاف پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے سین کے فتحہ سے (يَحۡسَبُ)اور خلف نے سین کے کسرہ سے[يَحۡسِبُ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے سین کے کسرہ سے (يَحۡسِبُ)اورامام حمزہ نے سین کے فتحہ سے[يَحۡسَبُ] پڑھا تھا)اور باقی یعقوب نے اصل کے موافق سین کے کسرہ سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمر بصری نے بھی سین کے کسرہ سے پڑھا تھا)لہٰذا ابوجعفر کیلئے سین کے فتحہ سے اور یعقوب وخلف کیلئے سین کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَـاطَـبَ حَـرۡفَـايَـحۡسِبَنَّ فَـخُـذۡ---	٥٧٩	....
وَيَـحۡسَـبُ كَسۡـرُالسِّيۡـنِ مُسۡتَقۡبَلاً سَـمَـا	٥٣٨	رِضَـاهُ وَلَـمۡ يَـلۡـزَمۡ قِيَـاسًـا مُـؤَصَّلاَ

(وَلايَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا)اور(وَلايَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ) میں دونوں جگہ لفظ[وَلايَحۡسَبَنَّ] کوحمزہ نے تاءِ خطاب سے(وَلاتَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا)اور(وَلاتَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ) پڑھا ہے،اور باقیین نے یاءِغیب سے(وَلايَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا)اور(وَلايَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ) پڑھا ہے۔

دوسرے شعر میں ناظم نے کلمہ(يَحۡسَبُ) میں ائمہ سبعہ کیلئے سین پر فتحہ اور کسرہ کا اختلاف بیان فرمایا کہ لفظ (يَحۡسَبُ) خواہ مضارع کے جس صیغہ سے بھی آئے ،اس کو ہر جگہ نافع ،ابن کثیر ،بصری اور کسائی نے سین کے کسرہ سے [يَحۡسِبُ] پڑھا ہے،اور شامی، عاصم اور حمزہ نے سین کے فتحہ سے[يَحۡسَبُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ الآخِرَ اعۡکِسۡ بِفَتۡحِ بَا۔۔۔حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ آل عمران کا آخری والا (**فَلا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ**)[۱۸۸]کوتاءِخطاب اور باء کے فتحہ سے[**فَلا تَحۡسَبَنَّهُمۡ**] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب اور باء کے ضمہ سے[**فَلا یَحۡسَبُنَّهُمۡ**] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح تاءِخطاب اور باء کے فتحہ سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِخطاب اور باء کے فتحہ سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

نیز یاد رہے کہ سین کے فتحہ اور کسرہ کا اختلاف ماقبل گزر چکا ہے۔یعنی ابوجعفر کیلئے[**فَلا تَحۡسَبَنَّهُمۡ**]اور یعقوب وخلف کیلئے[**فَلا تَحۡسِبَنَّهُمۡ**] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَقًّا بِضَمِّ الۡبَا فَلاَ یَحۡسِبُنَّهُمۡ	۵۸۴	وَغَیۡبٍ وَفِیۡهِ الۡعَطۡفُ اَوۡ جَاءَ مُبۡدَلاَ

(**فَلا تَحۡسَبَنَّهُمۡ**)کومکی،بصری نے یاءِغیب اور باء کے ضمہ سے(**فَلا یَحۡسَبُنَّهُمۡ**)پڑھا ہے،اور باقیین نے تاءِخطاب اور باء کے فتحہ سے(**فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ**)پڑھا ہے،اورسین کے فتحہ اور کسرہ کا اختلاف ماقبل بیان ہو چکا ہے۔

قولہ:......﴿ کَذِیۡ فَرِحِ۔۔۔حَلاَ ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ [**لا یَحۡسَبَنَّ**] جولفظ[**فَرِحِ**]کے ساتھ آیا ہوا ہے،یعنی[**لایَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡرَحُوۡنَ**][۱۸۸]اس کو یعقوب نے اصل کے خلاف تاءِخطاب سے[**لا تَحۡسَبَنَّ**] پڑھا ہے،اورخطاب ماقبل پرعطف سے نکلا،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے[**لا یَحۡسَبَنَّ**] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے یاءِغیب سے[**لا یَحۡسَبَنَّ**]اورخلف نے تاءِخطاب سے[**لا تَحۡسَبَنَّ**] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی یاءِغیب سے اور امام حمزہ نے تاءِخطاب سے پڑھا تھا)لہٰذا سین کے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئے یعقوب وخلف کیلئے تاءخطاب اورسین کے کسرہ سے[**لا تَحۡسِبَنَّ**]اور ابوجعفر کیلئے یاءغیب اورسین کے فتحہ سے[**لا یَحۡسَبَنَّ**] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۵۸۳	۔۔لا تَحۡسَبَنَّ الۡغَیۡبُ کَیۡفَ سَمَا اعۡتَلا

شامی،مکی،نافع،بصری نے(**لا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡرَحُوۡنَ**)کو یاءِغیب سے پڑھا ہے،اوران کے علاوہ نے تاءِخطاب سے(**لا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡرَحُوۡنَ**)پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاشۡدُدۡ یَمِیۡزَ مَعًا حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں اورسورۂ انفال میں(**حَتّٰی یَمِیۡزَ**)[۱۷۹]اور(**لِیَمِیۡزَ**)[۳۷]کوپہلی یاء کے ضمہ ،میم کے فتحہ اور دوسری یاء کی تشدید مع کسرہ سے از باب تفعیل (**یُمَیِّزَ**) پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے از باب ضرب سے(**یَمِیۡزَ**) پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے یعقوب کی طرح[**یُمَیِّزَ**]اور ابوجعفر

نے امام ابوعمرو بصری کی طرح [یَمِیْزَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے از باب تفعیل سے [یُمَیِّزَ] اور امام نافع نے از باب ضرب سے [یَمِیْزَ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے از باب تفعیل اور ابوجعفر کیلئے از باب ضرب ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

یَـمِیْـزَ مَـعَ الْاَنْـفَـالِ فَـاکْسِرْ سُکُـوْنَـهٗ	۵۸۰	وَشَـدِّدْهُ بَـعْـدَ الْـفَتْـحِ وَالـضَّمِّ شُلْشُلاَ

(یَـمِیْـزَ) کو یہاں اور سورۂ انفال دونوں جگہ پر حمزہ، کسائی نے پہلی یاء کے ضمہ، میم کے فتحہ اور دوسری یاء کی تشدید مع کسرہ سے از باب تفعیل (یُـمَیِّـزَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے پہلی یاء کے فتحہ، میم کے کسرہ، اور دوسری یاء کو تخفیف اور اسکان سے از باب ضرب (یَمِیْزَ) سے پڑھا ہے۔

وَیَحْـزُنُ فَافْتَحْ ضُمَّ کُلًّا سِوَی الَّذِیْ 91 لَـدَی الْأَنْبِیَـا فَـالضَّمُّ وَالْکَسْرُ أُ حُفَلا

قـولـه:......﴿ وَیَحْزُنُ فَافْتَحْ ضُمَّ کُلاًّ سِوَی الَّذِیْ لَدَی الْاَنْبِیَا فَالضَّمُّ وَالْکَسْرُ أُحُفَلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف تمام قرآن میں لفظ (یَـــحْـــزُنُ) کو یاء کے فتحہ اور زاء کے ضمہ سے از باب نصر سے [یَحْزُنُ] پڑھا ہے، البتہ سورۂ انبیاء میں [لاَ یَحْـزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ][۱۰۳] کو یاء کے ضمہ اور زاء کے کسرہ سے از باب افعال [لاَ یُحْزِنُهُمُ] پڑھنے میں یہ منفرد ہیں، (جبکہ امام نافع نے لفظ [یَحْزُنُ] کو ہر جگہ باب افعال سے [یُحْزِنُ] اور سورۂ انبیاء میں باب نصر سے [لاَ یَحْـزُنُهُمُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے سورۂ انبیاء سمیت ہر جگہ اصل کے موافق باب نصر سے [یَـحْـزُنُ] پڑھا ہے، لہٰذا سورۂ انبیاء کے علاوہ ہر جگہ پر تینوں ائمہ کی قراءت باب نصر سے ہے، البتہ انبیاء میں ابوجعفر کیلئے باب افعال سے اور یعقوب وخلف کے لئے باب نصر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

ـــــــــــــــوَیَــحْــزُنُ غَیْـرَ الْاَنْ	۵۷۸	بِیَـــاءٍ بِـضَـمٍّ وَاکْسِرِ الـضَّمَّ اَحْـفَلاَ

سورۂ انبیاء کے علاوہ (یَحْزُنُ) کو ہر جگہ نافع نے یاء کو ضمہ اور زاء کو ضمہ کے بجائے کسرہ سے از باب افعال (یُحْزِنُ) سے پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کے فتحہ اور زاء کے ضمہ سے از باب نصر [یَحْزُنُ] پڑھا ہے، اور سورۂ انبیاء والے [لاَ یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ] کو تمام قراء سبعہ نے از باب نصر سے پڑھا ہے۔

سَـنَـکْتُبُ مَعْ مَا بَعْدُ کَالْبَصْرِ فُزْ یُبَیٰ 92 یِـنُنْ یَکْتُمُوا خَاطِبْ حَنَا خَفَّفُوا طُلا

یَغُـرَّنْکَ یَـحْـطِمْ نَذْہَبَ اوْ نُرِیَنْکَ یَسْـ 93 تَـخِـفَّـنْ وَشَـدِّدْ لَـکِـنِ الَّـذْ مَـعًـا أُ لَا

قـولـه:......﴿سَنَکْتُبُ مَعْ مَا بَعْدُ کَالْبَصْرِ فُزْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (سَـنَـکْتُبُ مَاقَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ)[۱۸۱] والی آیت کو امام ابوعمرو بصری کی طرح (سَـنَـکْتُبُ) کو نون کے فتحہ اور تاء کے ضمہ سے اور اس کے بعد (وَقَتْلَهُمْ) کو لام کے نصب سے اور (نَـقُوْلُ) کو نون سے

[سَـنَـكْتُـبُ مَـاقَـالُـوْا وَقَتْـلَهُـمُ الْاَنْبِيَـآءَ بِغَيْـرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے یاء کے ضمہ اور تاء کے فتحہ سے [سَيُكْتَبُ]اور اس کے بعد[وَقَتْلُهُمْ] کولام کے رفع سے اور[يَقُوْلُ] کو یاء سے[سَيُكْتَبُ مَاقَالُوْا وَقَتْلُهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَـقُـوْلُ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [سَنَكْتُبُ]،[وَقَتْلَهُمْ]،[نَقُوْلُ] پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تینوں کلموں میں ایک ہی قراءت ہے۔نیز یاد رہے کہ ناظمؒ کا بصری سے تشبیہ وزن شعری کیلئے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

سَنَكْتُبُ يَاءٌ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ ضَمِّهِ	٥٨١	وَقَتْلَ ارْفَعُوا مَعْ يَانَقُوْلُ فَيَكْمُلاَ

امام حمزہؒ نے پہلے کلمہ کو یاء کے ضمہ اور تاء کے فتحہ سے [سَيُكْتَبُ] اور دوسرے کلمہ کو لام کے رفع سے [وَقَتْلُهُمْ] اور تیسرے کلمہ کو یاء سے [يَقُوْلُ] پڑھا ہے،اور باقیین نے پہلے کلمہ کو نون کے فتحہ اور تاء کے ضمہ سے (سَنَكْتُبُ) اور اس کے بعد لام کے نصب سے (وَقَتْلَهُمْ)اور (نَقُوْلُ) کو نون سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يُبَيِّنُنْ يَكْتُمُوْ خَاطِبْ حَنَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَيُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ)[١٨٧] میں لفظ[لَيُبَيِّنُنَّهٗ]اور [وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ]دونوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے [لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں فعلوں کو یاءِ غیب سے [لَيُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اپنی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے [لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ] ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی دونوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے دونوں فعلوں میں تاءِ خطاب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

صَفَا حَقُّ غَيْبِ يَكْتُمُوْنَ يُبَيِّنُنْ	٥٨٣	نَ..

شعبہ،مکی،بصری نے (لَيُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ) میں دونوں فعلوں کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے تاءِ خطاب سے (لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿خَفِّفُوا طُلاَ يَغُرَّنْكَ يَحْطِمُ نَذْهَبَ اوْ نُرِيَنْكَ يَسْتَخِفَّنْ ﴾

رویس نے حسب ذیل پانچ افعال کو نون ساکنہ خفیفہ سے پڑھا ہے،یعنی (لَا يَغُرَّنْكَ)[١٩٦]،(لَا يَحْطِمَنْكُمْ)[نمل:١٨]،(فَاِمَّانَذْهَبَنْ بِكَ اَوْ نُرِيَنْكَ)[زخرف:٤١،٤٢]،(وَلَا يَسْتَخِفَّنْكَ)[روم:٦٠]اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراء عشرہ نے تمام افعال کو نون مشدد سے [لَا يَغُرَّنَّكَ، لَايَحْطِمَنَّكُمْ،فَاِمَّانَذْهَبَنَّ بِكَ اَوْ نُرِيَنَّكَ،وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ]

نیز یاد رہے کہ رویس کے لئے [نَذْهَبَنْ] پر جب وقف کیا جائے گا تو وقف میں نون کا الف سے ابدال ہوگا یعنی [نَذْهَبَا]۔اور [نَذْهَبَنَّ] کے ساتھ [اَوْ] قید احترازی ہے،کیونکہ اس سے سورۂ یونس،رعد اور مؤمن

والے [نَـذۡهَبَـنَّ] کونکالنا مقصود ہے، جو کہ باتفاق مشدد ہے، اور اسی طرح [أَوۡ نُـرِیَـنَّکَ] کے ساتھ بھی [أَوۡ] قیدِ احترازی ہے، جس سے باقی کلمات کونکالنا مقصود ہے، جو باتفاق مشدد ہیں۔

قولہ:......﴿ وَشَدِّدُ لَکِنِ الَّذُ مَعًا اُ لاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف یہاں اور سورۂ زمر میں (لٰکِنِ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا)[۱۹۸،۲۰] میں لفظ [لٰکِنۡ] کونون کی تشدید اور فتحہ سے [لٰکِنَّ] پڑھا ہے، اور اس کی قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءِ عشرہ نے نون کی تخفیف اور کسرہ سے (لٰکِنِ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا) پڑھا ہے۔ اور [الَّذُ] کی قید وزنِ شعری کے لئے ہے، نہ کہ قیدِ احترازی۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ آلِ عمران میں کل چھ یاءاتِ اضافت ہیں جو درج ذیل ہیں:

[۱][وَجۡهِـیَ لِلّٰـهِ][۲][مِـنِّـیَ اِنَّکَ][۳][اِنِّـیَ اُعِیۡـذُهَا][۴][رَبِّ اجۡـعَـلۡ لِّـیۡ اٰیَةً][۵][اِنِّـیَ اَخۡلُقُ][۶][اَنۡصَارِیَ اِلَی اللّٰهِ] ان تمام یاءاتِ اضافت کو ابوجعفر نے مفتوح اور باقی دو ائمہ نے ساکن پڑھا ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں جو درج ذیل ہیں: [۱][وَمَـنِ اتَّبَـعَـنِ][۲][وَخَـافُـوۡنِ اِنۡ کُـنۡتُـمۡ][۳][وَاَطِیۡـعُـوۡنِ] پہلی دو کو ابوجعفر نے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف سے اور تیسرے کو حالین میں حذفِ یاء سے پڑھا ہے، اور یعقوب کیلئے تینوں میں حالین میں اثبات سے اور خلف کیلئے حذف سے ہے۔

﴿سُوۡرَةُ النِّسَآءِ﴾

وَالارۡحَـامِ فَانۡصِبۡ اُ مِّ کُلًّا کَحَفۡصِ فُقۡ 94 فَـوَاحِـدَـةٌ مَـعۡـهُ قِیَـامًـا وَجُـهِّـلا

أَحَـلَّ وَنَـصۡـبَ اللهُ وَاللَّاتِ اُ دۡ یَکُنۡ 95 فَـأَنِّـثۡ وَأَشۡـمِمۡ بَابَ أَصۡدَقُ طِبۡ وَلَا

قولہ:......﴿وَالارۡحَامِ فَانۡصِبۡ ۔۔۔ فُقۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَالۡاَرۡحَـامِ)[۱] کو میم کے نصب سے [وَالۡاَرۡحَـامَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے میم کے جر سے [وَالۡاَرۡحَامِ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق میم کے نصب سے [وَالۡاَرۡحَامَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی میم کے نصب سے [وَالۡاَرۡحَامَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے میم کے نصب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَـمۡـزَةُ وَالۡاَرۡحَـامَ بِـالۡـخَـفۡـضِ جَـمَّـلا	۵۸۷	....

حمزہ نے (وَالۡاَرۡحَـامَ) کو میم کے جر سے [وَالۡاَرۡحَـامِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے میم کے نصب سے (وَالۡاَرۡحَامَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ أُمِّ كُلاًّ كَحَفُصٍ فُقْ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف ہرجگہ پر(أُمِّ)کے تمام لفظوں کو حفص کی طرح ہمزہ کے ضمہ سے اور (أُمَّهٰتِكُمْ)[نحل:۷۸،نور:۶۱،زمر:۶،نجم:۳۲]کوہمزہ کےضمہ اورمیم کےفتحہ سے پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے ہرجگہ(أُمِّ)کوہمزہ کے کسرہ سے[اِمِّ]اور[أُمَّهٰتِكُمْ]کوہمزہ اورمیم کے کسرہ سے[اِمِّهٰتِكُمْ]پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کےموافق خلف کیطرح پڑھاہے،لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَ فِــيۡ أُمِّ مَــعۡ فِــيۡ أُمِّهَـــافَلِأُ مِّـــهِ	۵۹۰	لَـدَى الۡـوَصۡـلِ ضَـمُّ الۡـهَـمۡـزِ بِـالۡـكَسۡـرِ شَـمۡلَلَا
وَفِــيۡ أُمَّـهَـــاتِ الــنَّـحۡـلِ وَالـنُّـوۡرِ وَالـزُّمَـر	۵۹۱	مَـعَ الـنَّـجۡـمِ شَـاَ فٍ وَاكۡـسِـرِ الۡـمِـيۡمَ فَيۡصَلَا

حمزہ،کسائی نے(أُمِّ)،(أُمِّهَـــا)اور(فَلِأُ مِّـــهِ)کووصلاً ہمزہ کوضمہ کے بجائے کسرہ سے[اِمِّ،اِمِّهَـــا،فَلِاِمِّهِ]پڑھاہے،اور باقیین نے ہمزہ کےضمہ سے(أُمِّ)،(أُمِّهَا)اور(فَلِأُ مِّهِ)پڑھاہے،اورلفظ[أُمَّهٰتِكُمْ]جوسورۂ نحل،نور،زمراورنجم میں آیاہواہے،اس کوحمزہ،کسائی نے ہمزہ اورمیم کے کسرہ سے[اِمِّهٰتِكُمْ]پڑھاہے،اور باقیین نے ہمزہ کےضمہ اور میم کےفتحہ سے[أُمَّهٰتِكُمْ]پڑھاہے۔

قولہ:......﴿فَوَاحِدَةٌ ـ ـ ـ اُدْ﴾

ابوجعفر نے اصل کےخلاف(فَوَاحِدَةً)[۳]کوتاء کےرفع سے[فَوَاحِدَةٌ]پڑھاہے،جیسا کہ تلفظ سے رفع کی طرف اشارہ ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،کیونکہ باقی قراءعشرہ نے تاء کےنصب سے(فَوَاحِدَةً)پڑھاہے۔

قولہ:......﴿مَعْهُ قِيَامًا ـ ـ ـ اُدْ﴾

ابوجعفر نے اصل کےخلاف(جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا)[۵]میں لفظ(قِيٰمًا)کواثباتِ الف سے پڑھاہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہرہے(جبکہ امام نافع نے حذفِ الف سے[قِيَمًا]پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کےموافق اثبات الف سے[قِيٰمًا]ہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری اورامام حمزہ نے بھی اثباتِ الف سے پڑھاتھا)،لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے اثباتِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقَـصۡـرُ قِيَـامًا عَـمَّ-------------------	۵۸۸	....

نافع،شامی نے لفظ(قِيٰمًا)کوحذفِ الف سے(قِيَمًا)پڑھاہے،اوران کےعلاوہ نے اثباتِ الف سے(قِيٰمًا)پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ وَجُهِّلَا أَحَلَّ ـ ـ ـ اُدْ﴾

ابوجعفر نے اصل کےخلاف(أَحَلَّ لَكُمْ)[۲۴]کوہمزہ کےضمہ اورحاء کے کسرہ سےصیغہ مجہول[أُحِلَّ لَكُمْ]پڑھاہے،(جبکہ امام نافع نے ہمزہ اورحاء کےفتحہ سے[أَحَـــلَّ]صیغہ معروف پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے اصل کےموافق پڑھاہے،یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح صیغہ مجہول سے[أُحِـــلَّ]اوریعقوب نے صیغہ معروف سے[أَحَـــلَّ

پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی صیغہ مجہول سے [أُحِلَّ لَكُمْ] اور امام ابوعمرو بصری نے صیغہ معروف سے [أَحَلَّ لَكُمْ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے صیغہ مجہول سے اور یعقوب کیلئے صیغہ معروف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَضَمٌّ وَكَسْرٌ فِي اَحَلَّ صِحَابُهُ	۵۹۷	وُجُوهٌ--------------------

[أَحَلَّ] کو حفص، حمزہ، کسائی نے ہمزہ کے ضمہ اور حاء کے کسرہ سے [أُحِلَّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ اور حاء کے فتحہ سے [أَحَلَّ] پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ وَنَصْبَ اللهُ وَاللاَّتِ أُذْ ﴾

ابوجعفر نے (بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِيْ)[۳۴] میں لفظ (اَللّٰهُ) کی ھاء کو نصب سے [بِمَا حَفِظَ اللّٰهَ وَالّٰتِيْ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے ھاء کے رفع سے [بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِيْ] پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ يَكُنْ فَأَنِّثْ ---طِبْ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (كَانْ لَّمْ يَكُنْ)[۷۳] کو تاءِ تانیث سے [كَانْ لَّمْ تَكُنْ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ تذکیر سے [كَانْ لَّمْ يَكُنْ] پڑھا تھا) اور باقی روح، ابوجعفر اور خلف نے اپنی اصل کے موافق یاءِ تذکیر سے (كَانْ لَّمْ يَكُنْ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری، امام نافع اور امام حمزہ نے بھی یاءِ تذکیر سے [كَانْ لَّمْ يَكُنْ] پڑھا تھا) لہٰذا روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے یاءِ تذکیر سے اور رویس کیلئے تاءِ تانیث سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَنِّثْ يَكُنْ عَنْ دَارِمٍ -------	۶۰۲	....

(كَانْ لَّمْ يَكُنْ) کو حفص، مکی نے تاءِ تانیث سے [كَانْ لَّمْ تَكُنْ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ تذکیر سے (كَانْ لَّمْ يَكُنْ) پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿وَأَشْمِمْ بَابَ أَصْدَقُ طِبْ وَلَا ﴾

یہاں سے ناظمؒ فرماتے ہیں کہ بابِ (أَصْدَقُ) کے تمام الفاظ جس میں صاد ساکنہ کے بعد دال ہو، اس کو رویس نے اصل کے خلاف صاد کا زاء کے مانند اشمام سے پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے خالص صاد سے پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے اشمام سے اور ابوجعفر وروح نے خالص صاد سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی اشمام سے، امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے خالص صاد سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور خلف کیلئے اشمام سے اور ابوجعفر وروح کیلئے خالص صاد سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ باب [أَصْدَق] سے وہ تمام کلمات مراد ہیں، جن میں صاد ساکنہ کے بعد دال متحرک ہو، اور یہ پورے قرآن مجید میں آٹھ کلمات ہیں، جو بارہ جگہ آئے ہیں:

[۱][۲][أَصۡدَق][نساء:۸۷،۱۲۲] [۳][۴][۵][يَصۡدِفُوۡنَ][انعام:۶،۱۵۷،۱۵۷][۶][وَتَصۡدِيَةً][انفال:۳۵][۷][۸] [تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ][یونس:۳۷،۱۱۱][۹][فَاصۡدَعۡ][حجر:۹۴][۱۰][قَصۡدُالسَّبِيۡلِ][نحل:۹] [۱۱][يُصۡدِرَالرِّعَآءُ] [قصص:۲۳] [۱۲][يَصۡدُرُالنَّاسُ][زلزال:۶]

قال الشاطبیؒ:......

وَاِشۡمَامُ صَادٍ سَاكِنٍ قَبۡلَ دَالِهٖ	۲۰۳	كَاَصۡدَقُ زَايًا شَاعَ وَارۡتَاحَ اَشۡمَلا

ہر صاد ساکن جودال سے پہلے ہو جیسے [أَصۡدَقُ،] اس میں حمزہ، کسائی نے صاد کو زاء کے اشمام سے پڑھا ہے، اور باقیین نے خالص صاد سے پڑھا ہے۔

وَلَا يُظۡلَمُوا اُدۡ يَا وَحُزۡ حَصِرَتۡ فَنَوۡ 96 وِنِ انۡصِبۡ وَأُخۡرَى مُؤۡمِنًا فَتۡحُهُ يَلَا

قوله:......﴿ وَلَا يُظۡلَمُوا اُدۡ يَا﴾

ابوجعفر اور روح نے اصل کے خلاف (وَلا يُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلا)[۷۷] کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے تاءِ خطاب سے [وَلا تُظۡلَمُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یاءِ غیب سے اور رویس نے تاءِ خطاب سے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب سے اور امام ابوعمرو بصری نے تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس کیلئے تاء خطاب سے اور ابوجعفر، روح اور خلف کیلئے یاءِ غیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

-------------- تُظۡلَمُوۡنَ غَيۡ	۲۰۲	بُ شُهۡدٍ دَنَا ----------------

(وَلا تُظۡلَمُوۡنَ) کو حمزہ، کسائی اور مکی نے یاءِ غیب سے [وَلا يُظۡلَمُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب سے (وَلا تُظۡلَمُوۡنَ) پڑھا ہے۔ اور یہاں دوسرا والا مراد ہے، کیونکہ پہلا والا باتفاق قراء عشرہ یاءِ غیب سے ہے۔

قوله:......﴿ وَحُزۡ حَصِرَتۡ فَنَوِّ نِ انۡصِبۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (حَصِرَتۡ)[۹۰] کی تاء کو وصلاً نصب والی تنوین سے [حَصِرَةً] پڑھا ہے، اور وقف ھاء سے ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے حالین میں تاء ساکنہ سے (حَصِرَتۡ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَأُخۡرَى مُؤۡمِنًا فَتۡحُهُ يَلَا﴾

ابن وردان نے (لَسۡتَ مُؤۡمِنًا)[۹۴] میں (مُؤۡمِنًا) کو دوسری میم کے فتحہ سے (مُؤۡمَنًا) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے دوسری میم کو کسرہ سے [مُؤۡمِنًا] پڑھا ہے۔ اور [اُخۡرٰی] کی قید احترازی ہے، کیونکہ اس سے پہلے والا (وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا)[۹۳] کو نکالنا مقصود ہے، جو کہ باتفاق قراءعشرہ میم مکسور سے ہے۔

وَغَيۡرُ انۡصِبًا فُزۡ نُـونَ يُؤۡتِيهِ حُطۡ وَيَدۡ 97 خُلُوا سَمِّ طِبۡ جَهِّلۡ كَطَوۡلٍ وَكَافَ اِلَا
وَفَـاطِــرَ مَـعۡ نَــزَّلۡ وَتِلۡوَيۡـهِ سَمِّ حُمۡ 98 وَتَـلۡوُوۡا فِدًا تَـعۡدُوا اِ تَـلۡ سَـكِّنۡ مُثَقِّلا

قوله:......﴿ وَغَيۡرُ انۡصِبًا فُزۡ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (غَيۡـرُ اُولِى الضَّـرَرِ)[۹۵] میں لفظِ [غَيۡرُ] کوراء کے نصب سے [غَيۡرَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے راء کے رفع سے [غَيۡـرُ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے بھی اصل کے موافق راء کے نصب سے [غَيۡـرَ] پڑھا ہے، البتہ یعقوب نے اصل کے موافق راء کے رفع سے [غَيۡـرُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے راء کے نصب سے اور امام ابوعمرو بصری نے راء کے رفع سے [غَيۡـرُ] پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور ابوجعفر کیلئے راء کے نصب سے [غَيۡرَ] اور یعقوب کیلئے راء کے رفع سے [غَيۡرُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَغَيۡـــرُ اُولِـــى بِـالـرَّفۡـعِ فِيۡ حَقِّ نَهۡشَلاَ	۲۰۵	....

[غَيۡرَ] کو حمزہ، مکی، بصری اور عاصم نے راء کے رفع سے [غَيۡرُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے نصب سے [غَيۡرَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ نُونَ يُؤۡتِيهٗ حُطۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَسَوۡفَ يُؤۡتِيۡـهِ)[۱۱۴] کو نون سے [نُـؤۡتِيۡهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء سے [يُـؤۡتِيۡهِ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے نون سے [نُـؤۡتِيۡهِ] اور خلف نے یاء سے [يُـؤۡتِيۡهِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی نون سے [نُـؤۡتِيۡهِ] اور امام حمزہ نے یاء سے [يُـؤۡتِيۡهِ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کی قراءت نون سے [نُؤۡتِيۡهِ] اور خلف کی یاء سے [يُؤۡتِيۡهِ] ہے۔

نیز یادرہے کہ یہاں دوسراوالا [نُـؤۡتِيۡهِ] مراد ہے، جس کے بعد (وَمَـنۡ يُّشَـاقِـقِ الرَّسُوۡلَ) آتا ہے، اور ناظم نے شہرت کی بناء پر ثانی کی قید نہیں لگائی، کیونکہ پہلے والے میں اختلاف نہیں ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۲۰۶	وَنُـــؤۡتِيۡـــهِ بِـــالۡيَـــا فِـيۡ حِـمَـــاهُ.....

(فَسَوۡفَ يُؤۡتِيۡهِ) میں کلمہ [نُؤۡتِيۡهِ] کو حمزہ، بصری نے یاء سے [يُؤۡتِيۡهِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے (فَسَوۡفَ نُؤۡتِيۡهِ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَيَدۡخُلُوا سَمِّ طِبۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَـاُولٰـئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ)[۱۲۴] میں لفظ (يَدۡخُلُوۡنَ) کو یاء کے فتحہ اور خاء کے ضمہ سے [يَدۡخُلُوۡنَ] صیغہ معروف پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے صیغہ مجہول سے [يُدۡخَلُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی روح وخلف نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے رویس کی طرح صیغہ معروف سے [يَـدۡخُـلُـوۡنَ] اور روح نے صیغہ مجہول

سے[یُـدْخَـلُـوْنَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی صیغہ معروف سے[یَـدْخُـلُـوْنَ]اور امام ابوعمرو بصری نے صیغہ مجہول سے[یُدْخَلُوْنَ] پڑھا تھا)ابوجعفر کی قراءت آگے خود ناظمؒ بیان فرمارہے ہیں

قولہ:......﴿ جَهِّلْ كَطَوْلٍ وَكَافَ اِلَا ﴾

یہاں سے ابوجعفر کی قراءت کا بیان ہورہا ہے کہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف سورۂ غافر اور مریم میں لفظ[یَـدْخُـلُـوْنَ] کو صیغہ مجہول سے[یُـدْخَـلُـوْنَ] پڑھا ہے،اسی طرح سورۂ نساء میں بھی اصل کے خلاف[یَـدْخُـلُـوْنَ] کو صیغہ مجہول سے[یُدْخَلُوْنَ] پڑھا ہے،(جبکہ نافع نے تینوں سورتوں میں[یَدْخُلُوْنَ]معروف پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے سورۂ غافر اور مریم میں اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی یعقوب کیلئے دونوں سورتوں میں صیغہ مجہول سے اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے ہے۔(کیونکہ بصری نے بھی سورۂ غافر و مریم میں صیغہ مجہول سے[یُدْخَلُوْنَ]اور حمزہ نے صیغہ معروف سے [یَدْخُلُوْنَ] پڑھا تھا)

لہٰذا سورۂ نساء میں رویس اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے[یَـدْخُـلُـوْنَ]اور روح وابوجعفر کیلئے صیغہ مجہول سے[یُـدْخَلُوْنَ] ہے۔اور سورۂ غافر اور سورۂ مریم دونوں میں ابوجعفر و یعقوب کیلئے صیغہ مجہول سے[یُـدْخَلُوْنَ]اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے[یُدْخَلُوْنَ] ہے۔

نیز یاد رہے کہ یہاں سورۂ غافر والے سے پہلا موقعہ مراد ہے،یعنی[فَـاُولٰـئِکَ یَـدْخُـلُـوْنَ الْـجَـنَّـةَ یُـرْزَقُـوْنَ فِیْهَـا بِغَیْرِ حِسَابٍ][۴۰]البتہ دوسرا موقعہ(سَیَـدْخُـلُـوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ)[۶۰] کو سورۂ غافر میں ہی بیان کریں گے۔آسانی کیلئے یہاں بھی بیان کیا جاتا ہے۔

کہ ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف صیغہ مجہول سے[سَیُـدْخَلُوْنَ] پڑھا ہے،(کیونکہ نافع،بصری نے صیغہ معروف سے[سَیَدْخُلُوْنَ] پڑھا تھا)اور باقی روح وخلف نے اصل کے موافق صیغہ معروف سے[سَیَدْخُلُوْنَ] پڑھا ہے،(کیونکہ بصری،حمزہ نے بھی صیغہ معروف سے[سَیَدْخُلُوْنَ] پڑھا تھا)

قولہ:......﴿ وَفَاطِرَ ۔۔۔سَمّ حُمْ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ فاطر میں لفظ (یُـدْخَـلُـوْنَهَـا)[۳۳] کو صیغہ معروف سے[یَدْخُلُوْنَهَا] پڑھا ہے،(جبکہ بصری نے صیغہ مجہول سے[یُدْخَلُوْنَهَا] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق صیغہ معروف سے[یَدْخُلُوْنَهَا] پڑھا ہے،(کیونکہ نافع،حمزہ نے بھی صیغہ معروف سے[یَدْخُلُوْنَهَا] پڑھا تھا)لہٰذا سورۂ فاطر میں تینوں ائمہ معروف پڑھنے میں متفق ہوئے۔

تو خلاصہ یہ ہوا کہ قرآن کریم میں[یَـدْخُـلُـوْنَ] والے کلمات دس آئے ہیں،ان میں سے اختلافی کلمات پانچ ہیں:

[۱][نساء:۱۲۴][۲][مریم:۶۰][۳][فاطر:۳۳][۴][طول (غافر):۴۰][۵][طول:۶۰]

خلف کیلئے پانچوں میں صیغہ معروف سے[یَدْخُلُوْنَ] ہے،اور ابوجعفر کیلئے سورۂ فاطر میں صیغہ معروف سے[یَدْخُلُوْنَ] اور باقی چار میں صیغہ مجہول سے[یُدْخَلُوْنَ] ہے،رویس کیلئے سورۂ نساء اور فاطر میں صیغہ معروف سے[یَدْخُلُوْنَ] ہے،اور باقی

تین جگہ صیغہ مجہول سے [یُدۡخَلُوۡنَ] ہے۔اورروح کیلئے سورۂ فاطراورسورغافر میں دوسرااولاصیغہ معروف سے [یَدۡخُلُوۡنَ]اور باقی تین جگہ میں صیغہ مجہول سے [یُدۡخَلُوۡنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

[illegible]	٢٠٦	[illegible]
[illegible]	٢٠٧	[illegible]

سورۂ نساء ،مریم اورمؤمن کا پہلے والے کو مکی ،بصری اورشعبہ نے یاء کے ضمہ اور خاء کے فتحہ سے صیغہ مجہول [یُدۡخَلُوۡنَ] پڑھا ہے،اورسورۂ مؤمن کے دوسرے والے کو مکی ،شعبہ نے صیغہ مجہول سے [سَیُدۡخَلُوۡنَ] پڑھا ہے،اورسورۂ فاطر والے کو صرف بصری نے صیغہ مجہول [یُدۡخَلُوۡنَهَا] پڑھا ہے، باقیین نے پانچوں جگہ صیغہ معروف سے پڑھا ہے۔پس مکی ،شعبہ کیلئے اول کے چار میں صیغہ مجہول سے [یُدۡخَلُوۡنَ] اورفاطر والے میں صیغہ معروف سے [یَدۡخُلُوۡنَهَا] ہے،بصری کیلئے سورۂ مؤمن کے دوسرے والے میں معروف سے [سَیَدۡخُلُوۡنَ] اور باقی چار میں مجہول سے [یُدۡخَلُوۡنَ] ہے، باقیین نافع ،شامی ،حفص ،حمزہ ،کسائی کیلئے پانچوں میں صیغہ معروف سے [یَدۡخُلُوۡنَ] ہے۔

قولہ:.......﴿مَعۡ نَزَّلَ وَتِلۡوَیۡهِ سَمٌّ حُمُ﴾

یہاں سے ناظمؒ فرماتے ہیں کہ یعقوب نے اصل کے خلاف لفظ (نَزَّلَ)اوراس کے بعد آنے والے دوفعل یعنی (اَنۡزَلَ)اور(وَقَدۡنَزَّلَ) تینوں فعلوں کو صیغہ معروف سے [نَزَّلَ ،اَنۡزَلَ ،وَقَدۡنَزَّلَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں فعلوں کو صیغہ مجہول سے [نُزِّلَ ،اُنۡزِلَ ،وَقَدۡنُزِّلَ] پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر وخلف نے اصل کے موافق پہلے دوفعلوں کو صیغہ معروف سے [نَزَّلَ ،اَنۡزَلَ] اورتیسرے فعل کو صیغہ مجہول سے [وَقَدۡ نُزِّلَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی پہلے دوفعلوں کو صیغہ معروف سے [نَزَّلَ ،اَنۡزَلَ] اورتیسرے فعل کو صیغہ مجہول سے [وَقَدۡنُزِّلَ] پڑھا تھا) لہٰذا پہلے دوفعلوں میں تینوں ائمہ کے لئے صیغہ معروف [نَزَّلَ ،اَنۡزَلَ] اورتیسرے فعل میں ابوجعفر وخلف کیلئے صیغہ مجہول سے [وَقَدۡنُزِّلَ] اوریعقوب کیلئے صیغہ معروف سے [وَقَدۡنَزَّلَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَنُــزِّلَ فَتۡـحُ الضَّـمِّ وَالۡكَسۡـرِ حِـصۡنُــهُ	٢١٠	وَاُنۡــزِلَ عَــنۡهُــمۡ عَــاصِــمٌ بَـعۡــدَ نُــزِّلَا

لفظ (نُزِّلَ) کو نافع اورکوفیین نے نون کے ضمہ اورزاء کے کسرہ کے بجائے دونوں جگہ فتحہ سے [نَزَّلَ] صیغہ معروف پڑھا ہے،اوراس کے بعد (اُنۡزِلَ) کو بھی ان چاروں ائمہ نے صیغہ معروف سے [اَنۡزَلَ] پڑھا ہے،اور(وَقَدۡنُزِّلَ) کو صرف عاصم نے صیغہ معروف سے [وَقَدۡنَزَّلَ] پڑھا ہے،اور باقی غیر مذکورین نے تینوں فعلوں کو صیغہ مجہول سے پڑھا ہے،لہٰذا عاصم کیلئے تینوں فعل صیغہ معروف سے [نَزَّلَ ،اَنۡزَلَ ،وَقَدۡنَزَّلَ] اورنافع ،حمزہ ،کسائی کیلئے پہلے دوفعل صیغہ معروف سے [نَزَّلَ ،اَنۡزَلَ] اورتیسرا فعل صیغہ مجہول سے [وَقَدۡنُزِّلَ] ہے،اور باقیین کیلئے تینوں فعل صیغہ مجہول سے [نُزِّلَ ،اُنۡزِلَ ،وَقَدۡنُزِّلَ] ہے۔

قولہ:......﴿وَتَلُوۡوۡا فِدًا﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَاِنۡ تَـلۡـوُوۡا)[۱۳۵]کولام کے سکون اوراس کے بعد دوواو سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے [وَاِنۡ تَـلُـوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [وَاِنۡ تَـلۡوُوۡا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَتَـلُـوۡوا بِـحَـذۡفِ الۡـوَاوِ الۡاُولٰـی وَلَامَـهٗ	۲۰۹	فَـضُـمَّ سُـكُـوۡنًـا لَسۡـتَ فِيۡـهِ مُـجَهَّلَا

(وَاِنۡ تَـلۡـوُوۡا) کو شامی، حمزہ نے واو مضموم کے حذف اور لام کے ضمہ سے [وَاِنۡ تَـلُـوۡا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے دو واو اور لام کے سکون سے [وَاِنۡ تَلۡوُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ تَعۡدُوا اِتۡلُ سَكِّنۡ مُثۡقِلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَلا تَـعۡـدُوۡا فِي السبۡتِ)[۱۵۴] میں لفظ [وَلا تَـعۡدُوۡا] کو عین کے سکون اور دال کی تشدید سے [وَلا تَعۡدوۡاۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے عین کے اختلاس اور دال کی تشدید سے اور ورش نے عین کے فتحہ کامل اور دال کی تشدید سے [وَلا تَعَدوۡاۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق عین کے سکون اور دال کی تخفیف سے [وَلا تَعۡدُوۡا] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

بِـالۡاِسۡـكَـانِ تَـعۡـدُوۡا سَـكِّـنُـوۡهُ وَخَـفِّـفُـوۡا	۲۱۲	خُـصُـوۡصًـا وَاَخۡـفَـی الۡـعَيۡـنَ قَـالُوۡنُ مُسۡهِلَا

(وَلا تَـعۡـدُوۡا فِي السَّبۡتِ) میں لفظ [وَلا تَـعۡدُوۡا] کو نافع کے سوا باقی چھ کیلئے عین کے سکون اور دال کی تخفیف سے [وَلا تَـعۡدُوۡا] ہے، جبکہ نافع کے راوی قالون کیلئے عین کے اختلاس یعنی دو تہائی فتحہ اور دال کی تشدید سے [وَلا تَـعَدُّوۡا] ہے اور قالون کیلئے دوسری وجہ عین کے سکون اور دال کی تشدید سے [وَلا تَـعۡـدُّوۡا] ہے، اس کو ناظم نے بیان نہیں کیا ہے، اور ورش کیلئے عین کے کامل فتحہ اور دال کی تشدید سے [وَلا تَعَدُّوۡا] ہے۔

{ یاءاتِ اضافت }

سورۂ نساء میں کوئی یاءاتِ اضافت نہیں ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں صرف ایک یاء زائدہ ہے، یعنی [سَوۡفَ يُـؤۡتِ اللّٰهُ] کو یعقوب نے حالین میں اثبات سے اور باقین نے حالین میں حذف سے پڑھا ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْمَائِدَةِ﴾

وَشَنْآنُ سَكِّنْ أَ وُفِ إِنْ صَدُّ فَافْتَحاً 99 وَأَرْجُلِكُمْ فَانْصِبْ حَلاَ الْخَفْضُ أُ عُمِلاَ

قوله:.......﴿ وَشَنْآنُ سَكِّنْ أَ وُفِ﴾

[وَلا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ][۲]اور [وَلا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰى اَنْ لَّاتَعْدِلُوْا][۸] میں دونوں جگہ لفظِ (شَنَاٰنُ) کے نون کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف سکون سے [شَنْاٰنُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے نون کے فتحہ سے [شَنَاٰنُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق فتحہ سے [شَنَاٰنُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی نون کے فتحہ سے [شَنَاٰنُ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے نون کے سکون سے اور یعقوب وخلف کیلئے نون کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَسَكِّنْ مَعًا شَنْآنُ صَحَّا كِلاَهُمَا	٦١٤	....

(شَنَاٰنُ کو دونوں جگہ شعبہ اور شامی نے نون کے سکون سے [شَنْاٰنُ] پڑھا ہے اور باقیین نے نون کے فتحہ سے [شَنَاٰنُ] پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿إِنْ صَدُّ فَافْتَحاً وَأَرْجُلِكُمْ فَانْصِبْ حَلاَ الْخَفْضُ أُ عُمِلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [اِنْ صَدُّوْكُمْ][۲] کو ہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ صَدُّوْكُمْ] اور [وَاَرْجُلِكُمْ][۶] کو لام کے نصب سے [وَاَرْجُلَكُمْ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے پہلے کلمہ کو ہمزہ کے کسرہ سے [اِنْ صَدُّوْكُمْ] اور دوسرے کلمہ کو لام کے جر سے [وَاَرْجُلِكُمْ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے پہلے کلمہ کو اصل کے موافق ہمزہ کے فتحہ سے (اَنْ صَدُّوْكُمْ) اور دوسرے کلمہ کو اصل کے خلاف لام کے جر سے [وَاَرْجُلِكُمْ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے پہلے کلمہ کو ہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ صَدُّوْكُمْ] اور دوسرے کلمہ کو لام کے نصب سے [وَاَرْجُلَكُمْ] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق پہلے کلمہ کو ہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ صَدُّوْكُمْ] اور دوسرے کلمہ کو لام کے جر سے [وَاَرْجُلِكُمْ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی پہلے کلمہ میں ہمزہ کا فتحہ اور دوسرے میں لام کا جر پڑھا تھا) لہٰذا پہلا کلمہ تینوں ائمہ کیلئے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ صَدُّوْكُمْ] اور دوسرا کلمہ یعقوب کیلئے لام کے نصب سے [وَاَرْجُلَكُمْ] اور ابوجعفر وخلف کیلئے لام کے جر سے [وَاَرْجُلِكُمْ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِيْ كَسْرِ اَنْ صَدُّوْكُمْ حَامِدٌ دَلاَ	٦١٤	....
وَاَرْجُلِكُمْ بِالنَّصْبِ عَمَّ رِضًى عَلاَ	٦١٥	....

(اَنْ صَدُّوْكُمْ) کے ہمزہ کو مکی اور بصریؒ نے کسرہ سے [اِنْ صَدُّوْكُمْ] پڑھا ہے اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنْ صَدُّوْكُمْ] پڑھا ہے۔ اور [وَاَرْجُلِكُمْ] کو نافعؒ، شامیؒ، کسائیؒ اور حفصؒ نے لام کے نصب سے [وَاَرْجُلَكُمْ] پڑھا ہے، اور باقیین نے لام کے جر سے [وَاَرْجُلِكُمْ] پڑھا ہے۔

مِـنِ اجۡلِ اكۡسِرۡ انۡقُلۡ اِۡذۡ وَقَاسِيَةً عَبَدُ 100 وَطَـاغُـوتَ وَلُيَحۡـكُمۡ كَشُعۡبَةَ فُصِّلَا

قولہ:......﴿ مِنۡ اجۡلِ اكۡسِرۡ انۡقُلۡ اِۡذۡ ﴾

ابوجعفر نے (مِـنۡ اَجۡلِ ذٰلِکَ)[۳۲] کو نقل حرکت سے پڑھا ہے، یعنی ہمزہ کو کسرہ دے، پھر اس کسرہ کو نقل کر کے نون کو دے اور ہمزہ کو حذف کر دے، یعنی (مِـنِ اجۡلِ ذٰلِکَ) اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی یعقوب اور خلف کی قراءت اصل کے موافق ہمزہ مفتوحہ کے اثبات سے [مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِکَ] ہے۔

قولہ:......﴿ وَقَاسِيَةً عَبَدُوَطَاغُوتَ وَلُيَحۡكُمۡ كَشُعۡبَةَ فُصِّلَا ﴾

خلف نے اصل کے خلاف [قَـاسِيَةً، عَبَدَ، طَاغُوۡتَ ، وَلۡيَحۡكُمۡ] کو شعبہ کی طرح پڑھا ہے، یعنی پہلے کلمہ کو اثباتِ الف سے [قٰسِيَةً] اور دوسرے کلمہ کو باء کے فتحہ اور تاء کے نصب سے [عَبَـدَالـطّٰـاغُـوۡتَ] اور تیسرے کلمہ کو لام اور میم کے سکون سے [وَلۡيَـحۡكُـمۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ سب کلمات تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے حذفِ الف اور یاء کی تشدید سے [قَسِيَّةً] اور دوسرے کلمہ کو باء کے ضمہ اور تاء کے کسرہ سے [عَبُدَالطَّاغُوۡتِ] اور تیسرے کلمہ کو لام کسرہ اور میم کے نصب سے [وَلِيَحۡكُمَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور یعقوب نے بھی خلف کی طرح پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی شعبہ کی طرح پڑھا تھا) لہٰذا سب کلمات میں تینوں ائمہ متفق ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

مَـعَ الۡـقَـصۡـرِ شَـدِّدۡ يَـاءَ قٰسِيَةً شَـفَـا	۶۱۵	----------------------------------
وَبَـاعَـبَـدَ اضۡـمُـمۡ وَاخۡـفِـضِ التَّـاءِ بَـعۡدُ فُـزۡ	۶۲۳	----------------------------------
وَحَـمۡـزَـةُ وَلۡيَـحۡـكُـمۡ بِـكَـسۡرٍ وَنَـصۡبِـهٖ	۶۲۰	يُـحَـرِّكُـهٗ------------------------

حمزہ نے [عَبَدَ الطَّاغُوۡتَ] کو باء کے ضمہ اور تاء کے جر سے [عَبُدَ الطَّاغُوۡتِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے حفص کی طرح باء کے فتحہ اور تاء کے نصب سے [عَبَـدَ الـطّٰـاغُوۡتَ] پڑھا ہے۔ دوسرے شعر میں حمزہ اور کسائی نے [قٰسِيَةً] کو حذفِ الف اور یاء کی تشدید سے [قَسِيَّةً] پڑھا ہے، اور باقیین نے اثباتِ الف اور یاء کی تخفیف سے [قٰسِيَةً] پڑھا ہے۔ تیسرے شعر میں حمزہ نے [وَلۡيَـحۡـكُـمۡ] کو لام کے کسرہ اور میم کے نصب سے [وَلِيَحۡكُمَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے لام اور میم دونوں کے سکون سے [وَلۡيَحۡكُمۡ] پڑھا ہے۔

وَرَفۡعَ الۡجُرُوۡحَ اِعۡلَمۡ وَبِالنَّصۡبِ مَعۡ جَزَ 101 اءُ نُـوِّنۡ وَمِثۡلِ ارۡفَـعۡ رِسَـالاتِ حُـوِّلَا

مَـعَ الۡأَوَّلِيۡـنَ اضۡمُمۡ غُيُوبِ عُيُونِ مَعۡ 102 جُيُـوبِ شُيُوخًا فِدۡ وَيَوۡمَ ارۡفَعِ اِ لۡمَلَا

قولہ:......﴿ وَرَفۡعَ الۡجُرُوحَ اعۡلَمۡ وَبِالنَّصۡبِ ـ ـ ـ حُوِّ لَا ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے لفظ [وَالۡـجُـرُوۡحَ][۳۵] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے حاء کے رفع سے [اَلۡـجُرُوۡحُ] اور یعقوب نے نصب سے [وَالۡـجُرُوۡحَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے حاء کے نصب سے [وَالۡـجُرُوۡحَ]

اورامام ابوعمرو بصری نے رفع سے [وَالْجُرُوْحُ] پڑھا تھا) اور باقی خلف کی قراءت اصل کے موافق حاء کے نصب سے [وَالْجُرُوْحَ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی حاء کے نصب سے [وَالْجُرُوْحَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے حاء کا رفع اور یعقوب وخلف کیلئے حاء کا نصب ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۶۱۹	--وَالْـجُـرُوْحَ ارْفَـعْ رِضَـى نَـفَـرٍ مَلاَ

[وَالْجُرُوْحَ] کی حاء کو کسائی، مکی، بصری، شامی نے رفع کے ساتھ [وَالْجُرُوْحُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے حاء کے نصب سے [اَلْجُرُوْحَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ مَعُ جَزَاءُ نُوِّنْ وَمِثْلِ ارْفَعُ---حُوِّ لَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [فَجَزَآءُ مِثْلِ] [۹۵] میں لفظ [فَجَزَآءُ] کو ہمزہ کی تنوین سے اور [مِثْلِ] کو لام کے رفع سے [فَجَزَآءٌ مِّثْلُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تنوین کے حذف اور لام کے جر سے [فَجَزَآءُ مِثْلِ] پڑھا تھا) باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے ترکِ تنوین اور لام کے جر سے [فَجَزَآءُ مِثْلِ] اور خلف نے تنوین اور لام کے رفع سے [فَجَزَآءٌ مِّثْلُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے ترکِ تنوین اور لام کے جر سے اور امام حمزہ نے تنوین اور لام کے رفع سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے ترکِ تنوین اور لام کے جر سے [فَجَزَآءُ مِثْلِ] اور یعقوب وخلف کیلئے تنوین اور لام کے رفع سے [فَجَزَآءٌ مِّثْلُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

فَـــجَـــزَاءُ نَـــوِّ---------------	۶۲۵	وِنُـوا مِثْـلُ مَـافِيْ خَفْـضِـهِ الرَّفْعُ ثُمِّلاَ

کوفیین نے [فَجَزَاءُ مِثْلِ] کو ہمزہ کی تنوین اور لام کے رفع سے [فَجَزَآءٌ مِّثْلُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تنوین کے حذف اور لام کے جر سے [فَجَزَاءُ مِثْلِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ رِسَالاتِ حُوِّ لَا ﴾

[فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلٰتِهٖ] [۶۷] کو یعقوب نے اصل کے خلاف جمع اور تاء کے کسرہ سے [رِسٰلٰتِهٖ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم سے ہورہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے توحید اور تاء کے فتحہ سے [رِسٰلَتَهٗ] پڑھا تھا)، اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے جمع اور تاء کے کسرہ سے [رِسٰلٰتِهٖ] اور خلف نے توحید اور تاء کے فتحہ سے [رِسٰلَتَهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی جمع اور تاء کے کسرہ سے [رِسٰلٰتِهٖ] اور امام حمزہ نے توحید اور تاء کے فتحہ سے [رِسٰلَتَهٗ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے جمع اور تاء کے کسرہ سے اور خلف کیلئے توحید اور تاء کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۲۲۳	رِسَـالَتَـهُ اجۡـمَـعۡ وَاكۡسِـرِ التَّـا كَـمَـا اَعۡتَلاَ
صَــفَــا -----------------------	۲۲۴	....

شامی، نافع، شعبہ نے [فَمَابَلَّغۡتَ رِسَلَتَهٗ] کو جمع اور تاء کے کسرہ سے [رِسٰلٰتِهٖ] پڑھا ہے، اور باقیین نے توحید اور تاء کے فتحہ سے [رِسَلَتَهٗ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿حُوِّ لَا مَعَ الۡأَوَّلِيۡنَ﴾

[عَـلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ] [۱۰۷] کو یعقوب نے اصل کے خلاف واو کی تشدید، لام کے کسرہ اور نون کے فتحہ سے [عَـلَيۡهِمُ الۡاَوَّلِيۡنَ] جمع پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تثنیہ سے [عَـلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے تثنیہ سے [عَلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ] اور خلف نے جمع سے [عَلَيۡهِمُ الۡاَوَّلِيۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے تثنیہ سے اور امام حمزہ نے جمع سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے تثنیہ سے اور یعقوب وخلف کیلئے جمع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۲۲۷	وَفِــي الۡاَوۡلَيَــانِ الۡاَوَّلِيۡــنَ فَــطِــبۡ صِلاَ

[عَلَيۡهِمُ الۡاَوۡلَيٰنِ] کو حمزہ اور شعبہ نے جمع سے [اَلۡاَوَّلِيۡنَ] پڑھا ہے اور باقیین نے تثنیہ سے [اَلۡاَوۡلَيٰنِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ اضۡمُمۡ غُيُوبِ عُيُونِ مَعۡ جُيُوبِ شُيُوخًا فِدۡ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ [غُيُـوۡبِ]، [عُيُـوۡنِ] خواہ معرف باللام ہو یا منکر، ہر جگہ پر اور [جُيُـوۡبِهِـنَّ] [نور] اور [شُيُوۡخًا] [غافر] چاروں کلمات کے اوائل کو خلف نے اصل کے خلاف ضمہ سے [غُيُوۡبِ، عُيُوۡنِ، جُيُوۡبِهِنَّ، شُيُوۡخًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے مذکور چاروں کلمات کے اوائل کو کسرہ سے [غِيُوۡبِ، عِيُوۡنِ، جِيُوۡبِهِنَّ، شِيُوۡخًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق خلف کی طرح ضمہ سے [غُيُـوۡبِ، عُيُـوۡنِ، جُيُـوۡبِهِـنَّ، شُيُـوۡخًـا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی چاروں کلمات کے اوائل کو ضمہ سے پڑھا تھا) لہٰذا چاروں کلمات میں تینوں ائمہ کیلئے ضمہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَضَـمَّ الۡـغُـيُـوۡبِ يَـكۡسِــرَانِ عُيُـوۡنًــا الۡ	۲۲۸	عُيُــوۡنِ شُيُــوۡخًـــا دَانَــــهُ صُـحۡبَةٌ مِلاَ
جيــــوب مــــــنيـــــر دُوۡنَ شَكٍّ----	۲۲۹	....

[غُيُـوۡبِ] خواہ معرف باللام ہو یا منکر، ہر جگہ پر حمزہ، شعبہ نے غین کے کسرہ سے [غِيُـوۡبِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ضمہ سے [غُيُوۡبِ] پڑھا ہے۔

اور مکی، شعبہ، حمزہ، کسائی اور ابن ذکوان نے [عُيُوۡنِ]، [اَلۡعُيُوۡنِ]، [شُيُـوۡخًـا] تینوں کلمات کے اوائل کو کسرہ سے [عِيُـوۡنٍ، اَلۡـعِيُـوۡنِ، شِيُـوۡخًــا] پڑھا ہے، جبکہ باقی نافع، بصری، ہشام اور حفص نے تینوں کلمات کے اوائل کو ضمہ سے

[عُيُوۡنٍ ،اَلۡعُيُوۡن، شُيُوۡخًا] پڑھا ہے۔

اور کلمہ [جُيُـوۡبِهِـنَّ] کوابن ذکوان ،مکی ،حمزہ ، کسائی نے جیم کے کسرہ سے [جِيُـوۡبِهِـنَّ] پڑھا ہے،اور باقی نافع ،بصری ،ہشام اور عاصم نے جیم کے ضمہ سے [جُيُوۡبِهِنَّ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَيَوۡمَ ارۡفَعِ الۡمَلاَ ﴾

ابوجعفر نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [يَـوۡمَ يَـنۡـفَـعُ الـصّٰـدِقِيۡـنَ] [۱۱۹] میں لفظ [يَـوۡمَ] کو میم کے رفع سے [يَوۡمُ] پڑھا ہے، (جبکہ اامام نافع نے میم کے نصب سے [يَوۡمَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی میم کے رفع سے [يَوۡمُ] پڑھا ہے ،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی میم کے رفع سے [يَوۡمُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے میم کا رفع ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَــــوۡمَ بِــــرَفۡـــعٍ خُــــذۡ-------	۶۳۱	....

نافع کے علاوہ باقی تمام قراءسبعہ نے [يَوۡمَ] کو میم کے رفع سے [يَوۡمُ] پڑھا ہے،اور نافع نے میم کے نصب سے [يَوۡمَ] پڑھا ہے۔

{ یاءاتِ اضافت }

سورۂ مائدہ میں کل چھ یاءاتِ اضافت ہیں :[۱] [يَـدِيَ اِلَيۡکَ] [۲۸] [۲] [اِنِّـيَ اَخَـافُ] [۲۸] [۳] [اِنِّـيَ اُرِيۡدُ] [۲۹] [۴] [فَـاِنِّيَ اُعَذِّبُهُ] [۱۱۵] [۵] [اُمِّيَ اِلٰهَيۡنِ] [۱۱۶] [۶] [لِيَ اَنۡ] [۱۱۶] ان تمام یاءاتِ اضافت کو ابوجعفر نے حالین میں فتحہ سے اور باقی دو ائمہ نے حالین میں سکون سے پڑھا ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں کل دو یاءات زوائد ہیں :[۱] [وَاخۡشَـوۡنِ الۡيَـوۡمَ] [۳] یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات سے ہے اور باقی دو ائمہ کیلئے حالین میں حذف سے ہے۔[۲] [وَاخۡشَـوۡنِ وَلَا] [۴۴] ابوجعفر کیلئے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف سے ہے،اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حذف سے ہے۔

﴿ سُوۡرَةُ الۡاَنۡعَام ﴾

وَيُصۡرَفۡ فَسَمَّى نَحۡشُرُ الۡيَا نَقُولُ مَعۡ 103 سَبَأٌ لَمۡ يَكُنۡ وَانۡصِبۡ نُكَذِّبُ وَالۡوِلَا

حَوَى ارۡفَعۡ يَكُنۡ أَنِّثۡ فِدًا يَعۡقِلُوا وَتَحۡـ 104 ـتُ خَاطِبۡ كَيَاسِيۡنَ الۡقَصَصۡ يُوسُفٍ حَلَا

قوله:......﴿ وَيُصۡرَفۡ فَسَمَّى ---حَوَى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [مَنۡ يُّصۡرَفۡ] [۱۶] کو یاء کے فتحہ اور راء کے کسرہ سے صیغۂ معروف [مَنۡ يَّصۡرِفۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے صیغۂ مجہول سے [مَـنۡ يُّـصۡـرَفۡ] پڑھا تھا) باقی ابوجعفر اور خلف نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے صیغۂ مجہول سے [مَـنۡ يُّـصۡـرَفۡ] اور خلف نے صیغۂ معروف سے [مَـنۡ يَّـصۡـرِفۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی صیغۂ مجہول سے

اورامام حمزہ نے صیغہ معروف سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے اور ابوجعفر کیلئے صیغہ مجہول سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَصُحۡبَةٌ يُصۡـــرَفُ فَتۡــحُ ضَــمٍّ وَرَاؤُهُ	٦٣٢	بِــكَسۡـرٍ-----------------------

[مَنۡ يُّصۡرَفۡ]کوشعبہ،حمزہ،کسائی نے یاء کے فتحہ اورراء کے کسرہ سے صیغہ معروف[مَنۡ يَّصۡرِفۡ]پڑھا ہے،اور باقیین نے صیغہ مجہول سے[مَنۡ يُّصۡرَفۡ]پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ نَحۡشُرُ الۡيَا نَقُولُ مَعۡ سَبَأً۔۔۔حَوَى ﴾

یہاں سے ناظمؒ فرماتے ہیں کہ[وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًاثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ][انعام:٢٢]اور[وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًاثُمَّ نَقُوۡلُ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ][سبا:٤٠]والی دوآیتوں میں جوچارافعال آئے ہیں یعنی[نَحۡشُرُهُمۡ ،ثُمَّ نَقُوۡلُ]ان کو یعقوب نے اصل کے خلاف یاءِ غیب سے[يَحۡشُرُهُمۡ ،ثُمَّ يَقُوۡلُ]پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نے چاروں فعلوں کونون سے پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق چاروں فعلوں کونون سے[نَحۡشُرُهُمۡ ،ثُمَّ نَقُوۡلُ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی چاروں فعلوں کونون سے پڑھا تھا)لہٰذاابوجعفروخلف کیلئے چاروں فعل نون سے اور یعقوب کیلئے یاءِغیب سے ہیں۔

نیزیادرہے کہ سورۂ انعام کے دونوں فعلوں کو بالیاء پڑھنے میں یعقوب منفرد ہیں،کیونکہ باقی قراءِعشرہ نے نون سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَنَحۡشُــرُمَــعۡ ثَــانِ بِيُوۡنُــسَ وَهُوَ فِي	٦٦٧	سَبَــامَــعۡ نَـقُـوۡلُ الۡيَــا فِي الۡاَرۡبَعِ عُـمِّلَا

ناظمؒ فرماتے ہیں کہ یہاں سورۂ انعام،سورۂ یونس کا دوسراوالا اورسورۂ سبا میں جولفظ[نَحۡشُرُ]آیا ہوا ہے،یعنی [وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا][انعام:١٢٨][وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ كَاَنۡ لَّمۡ يَلۡبَثُوۡا][یونس:٢٨][وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا][سبا:٤٠]اور ان کے ساتھ لفظ[نَقُوۡلُ]جوسورۂ سبا میں آیا ہے،یعنی[ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ][سبا:٤٠]ان چاروں موقعوں کو حفص نے یاءِغیب سے[يَحۡشُرُ ،يَقُوۡلُ]پڑھا ہے،اور باقیین نے چاروں موقعوں کونون سے[نَحۡشُرُ ،نَقُوۡلُ]پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ لَمۡ يَكُنۡ ۔۔۔حَوَى ۔۔ يَكُنۡ أَنِّثۡ فِدًا ﴾

یعقوب نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے[لَمۡ تَكُنۡ][٢٣]کو یاءِتذکیر سے[لَمۡ يَكُنۡ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری نے تاءِتانیث سے[لَمۡ تَكُنۡ]پڑھا تھا)اور خلف نے اصل کے خلاف تاءِتانیث سے [لَمۡ تَكُنۡ]پڑھا ہے(جبکہ امام حمزہ نے یاءِتذکیر سے پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر نے اصل کے موافق تاءِتانیث سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَانۡصِبۡ نُكَذِّبُ وَالۡوِلَاحَوَى ارۡفَعۡ ۔۔۔ فِدًا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف[نُكَذِّبُ ،نَكُوۡنُ][٢٧]دونوں کونصب سے[نُكَذِّبَ، نَكُوۡنَ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری نے رفع سے[نُكَذِّبُ ،نَكُوۡنُ]پڑھا تھا)اور خلف نے اصل کے خلاف دونوں کورفع سے[نُكَذِّبُ ،نَكُوۡنُ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے دونوں کونصب سے پڑھا تھا)اورابوجعفر نے مذکورہ تمام کلمات کوخلف کی طرح

پڑھا ہے، البتہ ان کی قراءۃ اصل کے موافق ہے۔لہٰذا ابوجعفر وخلف دونوں کیلئے آیت یہ ہوگی (ثُمَّ لَمۡ تَكُنۡ فِتۡنَتَهُمۡ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوۡنُ])

نیز کلمہ [فِتۡنَتَهُمۡ] تینوں ائمہ کیلئے اصل کے موافق منصوب ہیں، اس لئے ناظمؒ نے اس کو بیان نہیں کیا۔

تو خلاصہ کلام یہ ہوا کہ یعقوب کی قراءۃ (ثُمَّ لَمۡ يَكُنۡ فِتۡنَتَهُمۡ][وَلا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوۡنَ]) اور ابوجعفر و خلف العاشر کی قراءۃ (ثُمَّ لَمۡ تَكُنۡ فِتۡنَتَهُمۡ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوۡنُ])

قال الشاطبیؒ:.......

...---وَذَكِّرۡ لَمۡ يَكُنۡ شَاعَ وَانۡجَلاَ	۲۳۲	....
....	۲۳۳	وَفِتۡنَتُهُمۡ بِالرَّفۡعِ عَنۡ دِيۡنِ كَامِلٍ
وَفِيۡ وَنَكُوۡنَ انۡصِبۡهُ فِيۡ كَسۡبِهٖ عَلاَ	۲۳۴	نُكَذِّبُ نَصۡبُ الرَّفۡعِ فَازَ عَلِيۡمُهٗ

[لَمۡ تَكُنۡ][۲۳] کو حمزہ، کسائی نے یاءِ تذکیر سے [لَمۡ يَكُنۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ تانیث سے [لَمۡ تَكُنۡ] پڑھا ہے۔

اور [فِتۡنَتَهُمۡ][۲۳] کی دوسری تاء کو حفص، مکی، شامی نے رفع سے [فِتۡنَتُهُمۡ] اور باقیین نے نصب سے [فِتۡنَتَهُمۡ] پڑھا ہے۔

اور [نُكَذِّبُ ،نَكُوۡنُ][۲۷] دونوں فعلوں کو حفص، حمزہ نے باء اور نون کے نصب سے [نُكَذِّبَ، نَكُوۡنَ] پڑھا ہے اور شامی نے باء کے رفع اور نون کے نصب سے [نُكَذِّبُ، نَكُوۡنَ] اور باقی نافع، مکی، بصری، شعبہ اور کسائی نے باء اور نون دونوں کے رفع سے [نُكَذِّبُ ،نَكُوۡنُ] پڑھا ہے۔

لہٰذا چاروں موقعوں میں قراءِ سبعہ کی قراءت یوں ہوگی، کہ نافع، ابوعمرو بصری اور شعبہ کیلئے (ثُمَّ لَمۡ تَكُنۡ فِتۡنَتَهُمۡ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوۡنُ]) اور مکی کیلئے (ثُمَّ لَمۡ تَكُنۡ فِتۡنَتُهُمۡ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوۡنُ]) اور ابن عامر شامی کیلئے (ثُمَّ لَمۡ تَكُنۡ فِتۡنَتُهُمۡ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوۡنَ]) اور حفص کیلئے (ثُمَّ لَمۡ تَكُنۡ فِتۡنَتُهُمۡ][وَلا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوۡنَ]) اور حمزہ کیلئے (ثُمَّ لَمۡ يَكُنۡ فِتۡنَتَهُمۡ][وَلا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوۡنَ]) اور کسائی کیلئے (ثُمَّ لَمۡ يَكُنۡ فِتۡنَتَهُمۡ][وَلا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَاوَنَكُوۡنُ]) ہے۔

قولہ:.......﴿ يَعۡقِلُوا وَتَحۡتُ خَاطِبۡ كَيَاسِيۡنَ الۡقَصَصُ يُوۡسُفٍ حَلاَ ﴾

یہاں سے ناظم فرماتے ہیں کہ کلمہ (اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ) جو یہاں سورۂ انعام[۳۲]، اعراف[۱۶۹]، یٰسین[۶۸]، قصص[۶۰]، اور یوسف[۱۰۹] میں آیا ہوا ہے، اس کو یعقوب نے اصل کے خلاف تاءِ خطاب [اَفَلا تَعۡقِلُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے مذکورہ پانچوں موقعوں میں یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے مذکورہ پانچوں موقعوں میں تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعۡقِلُوۡنَ] اور خلف نے سورۂ قصص میں تاءِ خطاب سے اور باقی چار سورتوں میں یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعۡقِلُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے پانچوں جگہ میں تاءِ خطاب سے اور امام حمزہ

نے سورۂ قصص میں تاءِ خطاب سے اور باقی چار سورتوں میں یاءِ غیب سے پڑھا تھا)

قال الشاطبیؒ:......

وَعَـمَّ عُلاً لَا يَـعْـقِـلُـوْنَ وَتَـحْتَهَـا	٦٣٦	خِـطَـابًـا وَقُـلْ فِـيْ يُـوْسُـفٍ عَـمَّ نَيْـطَلاَ
وَيَـاسِيْـنَ مِـنْ اَصْـلٍ-------	٦٣٧	....
وَيَـجْبٰى خَـلِيْـطٌ يَـعْـقِـلُـوْنَ حَـفِـظْتُـهٗ---	٩٥٠	....

پہلے دواشعار میں ناظم فرماتے ہیں کہ [اَفَـلا يَـعْـقِـلُـوْنَ] جو سورۂ انعام اور اعراف میں آیا ہوا ہے، اس کو نافع، شامی، حفص نے تاءِ خطاب سے [اَفَـلا تَعْقِلُوْنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے [اَفَـلا يَعْقِلُوْنَ] پڑھا ہے، اور سورۂ یوسف والے کو نافع، شامی، عاصم نے تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعْقِلُوْنَ] اور باقیین نے یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعْقِلُوْنَ] پڑھا ہے۔

اور سورۂ یٰسین والا [اَفَلا يَعْقِلُوْنَ] کو ابن ذکوان اور نافع نے تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعْقِلُوْنَ] اور باقیین نے یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعْقِلُوْنَ] پڑھا ہے۔ اور سورۃ قصص والا [اَفَلا يَعْقِلُوْنَ] ابوعمرو بصری کیلئے یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعْقِلُوْنَ] اور باقیین کیلئے تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعْقِلُوْنَ] پڑھا ہے۔

تو خلاصہ یہ ہوا کہ [اَفَلا يَعْقِلُوْنَ] میں پانچ جگہ یاء اور تاء کا اختلاف ہے: انعام، اعراف، یوسف، قصص، یٰسین۔

[۱] نافع اور ابن ذکوان کے لئے پانچوں میں تاءِ خطاب سے [اَفَلا تَعْقِلُوْنَ] [۲] ابوعمرو بصری کیلئے پانچوں میں یاءِ غیب سے [اَفَـلا يَـعْـقِـلُـوْنَ] [۳] حفص کے لئے یٰسین میں یاءِ غیب سے [اَفَـلا يَـعْـقِـلُـوْنَ] اور باقی چار میں تاءِ خطاب سے [اَفَـلا تَـعْـقِلُوْنَ] [۴] شعبہ کے لئے سورۂ یوسف اور قصص میں تاءِ خطاب سے [اَفَـلا تَـعْـقِلُوْنَ] اور باقی تین میں یاءِ غیب سے [۵] ابن کثیر مکی، ہشام، حمزہ اور کسائی کے لئے سورۂ قصص میں تاءِ خطاب سے اور باقی چار میں یاءِ غیب سے [اَفَلا يَعْقِلُوْنَ] ہے

فَتَـحْنَا وَتَحْتُ اشْدُدُ اُ لَا طِبْ وَالانْبِيَا 105 مَـعَ اقْتَـرَبَتْ حُزْ اِ ذْ وَيُكْذِبُ اُ صِّلَا

قولہ:......﴿ فَتَحْنَا وَتَحْتُ اشْدُدُ اَلَا طِبْ وَالانْبِيَا مَعَ اقْتَرَبَتْ حُزْ اِذْ ﴾

یہاں ناظم فرمانا چاہتے ہیں کہ سورۂ انعام اور اعراف میں جو کلمہ [فَتَـحْنَا] آیا ہوا ہے، اس کو ابو جعفر اور رویس نے اصل کے خلاف تاء کی تشدید سے [فَتَّـحْـنَـا عَلَيْهِمْ]، [لَـفَـتَّـحْـنَا عَلَيْهِمْ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے دونوں سورتوں میں تاء کی تخفیف سے [فَتَـحْنَا] پڑھا تھا) اور باقی روح و خلف نے اصل کے موافق تاء کی تخفیف سے [فَتَـحْنَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تاء کی تخفیف سے پڑھا تھا)

البتہ سورۂ انبیاء میں [اذا فُتِـحَتْ يَاْجُوْجُ] [۹۶] اور سورۂ قمر میں [فَتَـحْـنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ] [۱۱] کو ابو جعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف تاء کی تشدید سے [فُتِّـحَتْ، فَتَّـحْـنَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے تاء کی تخفیف سے [فُتِـحَتْ، فَتَحْنَا] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق دونوں سورتوں میں تاء کی تخفیف سے [فُتِـحَتْ، فَتَحْنَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی تاء کی تخفیف سے پڑھا تھا)

لہٰذا ابوجعفر اور رویس کے لئے چاروں سورتوں میں تاء کی تشدید سے اور روح کیلئے سورۂ انعام واعراف میں تاء کی تخفیف اور سورۂ انبیاء وقمر میں تاء کی تشدید سے اور خلف کیلئے چاروں سورتوں میں تاء کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

اِذَا فُتِـحَـتْ شَـدِّدْ لِشَـامٍ وَهَهُـنَـا	٦٣٩	فَتَـحْـنَـا وَفِي الْاَعْـرَافِ وَاقْتَـرَبَـتْ كِلَا

کلمہ [فُتِحَتْ] اور [فَتَحْنَا] جو سورۂ انعام، اعراف، انبیاء اور قمر میں آیا ہوا ہے، ان کو شامی کے علاوہ نے تاء کی تخفیف سے [فُتِحَتْ، فَتَحْنَا] پڑھا ہے اور شامی نے تاء کی تشدید سے [فَتَّحْنا] اور [فُتِّحَتْ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَيُكْذِبُ اُصِّلاَ ﴾

ابوجعفر نے خلافِ اصل [فَـاِنَّهُـمْ لا يُـكَذِّبُوْنَكَ][٣٣] میں لفظ [لايُكْـذِبُوْنَكَ] کو کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے [لايُـكَـذِّبُـوْنَكَ] پڑھا ہے، اور تشدید ما قبل پر عطف سے نکلا، (جبکہ امام نافع نے کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے [لايُـكْـذِبُـوْنَكَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید ہی سے [لايُـكَـذِّبُـوْنَكَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

ــــــــــوَلَا يُـكْـذِبُـوْنَكَ الْ	٦٣٧	خَـفِيْفُ اَ تٰـى رُحْبًـا وَطَـابَ تَـأَوُّلَا

امام نافع اور کسائی نے [فَـاِنَّهُـمْ لايُـكْذِبُوْنَكَ] کو کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیین نے کاف کے فتحہ اور ذال کی تشدید سے پڑھا ہے۔ یعنی [فَاِنَّهُمْ لايُكَذِّبُوْنَكَ]

وَحُـزْ فَتْـحَ إِنَّــهُ مَـعُ فَـإِنَّــهُ وَ فَـا ئِـزٌ 106 تَـوَفَّتْــهُ وَاسْتَهْـوَتْــهُ يُـنْـجِـى فَثَـقِّـلا

بِثَانٍ أَ تَـى وَالْـخِفُّ فِى الْكُلِّ حُـزْ وَتَحْـ 107 تَ صَـادَ يُـرَى وَالـرَّفْعُ آزَرَ حُـصِّلا

قولہ:......﴿ وَحُزْ فَتْحَ إِنَّهُ مَعُ فَإِنَّهُ ﴾

یعقوب نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [اِنَّـهٗ مَنْ عَـمِلَ] اور [فَـاِنَّهٗ غَفُوْرٌ][٥٤] میں دونوں جگہ لفظ [اِنَّـــــهٗ] کو ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّـــــهٗ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں جگہ ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّـــهٗ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے پہلی جگہ ہمزہ کا فتحہ [اَنَّـــهٗ مَـنْ عَـمِلَ] اور دوسری جگہ میں ہمزہ کا کسرہ [فَـاِنَّهٗ غَفُوْرٌ] اور خلف نے دونوں جگہ ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّـهٗ مَنْ عَـمِلَ] اور [فَـاِنَّـهٗ غَفُوْرٌ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی پہلے میں فتحہ اور دوسرے میں کسرہ اور امام حمزہ نے دونوں جگہ ہمزہ کا کسرہ پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کا فتحہ اور خلف کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کا کسرہ اور ابوجعفر کیلئے پہلی جگہ ہمزہ کا فتحہ اور دوسری جگہ میں ہمزہ کا کسرہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاِنَّ بِـفَتْـحٍ عَـمَّ نَـصْـرًا وَبَـعْـدُ كَـمْ	٦٤١	نَـمَـا ----------------------

[اِنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ] کے ہمزہ کو نافع ،شامی اور عاصم نے فتحہ سے [اَنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ] پڑھا ہے اور باقیین نے کسرہ سے [اِنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ] پڑھا ہے، جبکہ [فَاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ] کے ہمزہ کو شامی، عاصم نے فتحہ سے [فَاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ] پڑھا ہے اور باقیین نے کسرہ کے ساتھ [فَاِنَّهٗ غَفُوۡرٌ] پڑھا ہے۔

لہٰذا تین قراءتیں ہوئی [۱] نافع کے لئے [اَنَّـهٗ مَنۡ عَـمِلَ] میں ہمزہ کا فتحہ ،اور [فَـاِنَّـهٗ غَـفُوۡرٌ] میں ہمزہ کا کسرہ ہے [۲] شامی، عاصم کے لئے دونوں میں ہمزہ کا فتحہ [اَنَّـهٗ مَنۡ عَمِلَ] اور [فَـاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ] ہے [۳] باقیین کے لئے دونوں میں ہمزہ کا کسرہ [اِنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ] اور [فَاِنَّهٗ غَفُوۡرٌ] ہے۔

قولہ:......﴿ وَفَاۤئِزٌ تَوَفَّتۡهُ وَاسۡتَهۡوَتۡهُ ﴾

خلف نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [تَـوَفّٰهُ رُسُلُنَا] [۶۱] اور [وَاسۡتَهۡوٰهُ الشَّيٰطِيۡنُ] [۷۱] میں دونوں فعلوں کو فاء اور واو کے بعد تاءِ ساکنہ سے یعنی تاءِ تانیث سے [تَوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا] اور [وَاسۡتَهۡوَتۡهُ الشَّيٰطِيۡنُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے دونوں فعلوں کو یاءِ تذکیر سے [تَـوَفّٰـهُ رُسُـلُنَا] [۶۱] اور [وَاسۡتَهۡـوٰهُ الشَّيٰطِيۡنُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح تاءِ تانیث سے [تَـوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا] اور [وَاسۡتَهۡوَتۡهُ الشَّيٰطِيۡنُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی دونوں فعلوں کو تاءِ تانیث سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے دونوں فعلوں میں تاء تانیث ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------وَذَكِّـرْ مُـضْـجِـعًـا	٦٤٣	تَـوَفَّـاهُ وَاسْتَهْـوَاهُ حَـمْـزَةُ مُـنْسِلاَ

امام حمزہ کے علاوہ سب قراءِ سبعہ نے [تَـوَفّٰهُ رُسُلُنَا] اور [وَاسۡتَهۡوٰهُ الشَّيٰطِيۡنُ] میں دونوں فعلوں کو تاءِ تانیث سے [تَـوَفَّتۡـهُ رُسُلُنَا] اور [وَاسۡتَهۡـوَتۡهُ الشَّيٰطِيۡنُ] پڑھا ہے، اور امام حمزہ نے دونوں فعلوں کو یاءِ تذکیر سے [تَـوَفّٰـهُ رُسُلُنَا] اور [وَاسۡتَهۡوٰهُ الشَّيٰطِيۡنُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يُنۡجِي فَثَقِّلاَ بِثَانٍ أَتَى ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف سورۂ انعام کا دوسرا والا لفظ [يُـنۡجِيۡ] [۶۴] کو جیم کی تشدید سے [قُـلِ الـلّٰـهُ يُنَجِّيۡكُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے جیم کی تخفیف سے [قُـلِ الـلّٰـهُ يُـنۡـجِيۡـكُـمۡ] پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے موافق جیم کی تشدید سے [قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی جیم کی تشدید سے [قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ] پڑھا تھا)

نیز یاد رہے کہ ناظم کا [ثَـانِيۡ] کہنے سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں [قُـلۡ مَـنۡ يُّـنَجِّيۡكُمۡ] مراد نہیں ہے، بلکہ [قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيۡكُمۡ] مراد ہے، کیونکہ اول یعنی [قُلۡ مَنۡ يُّنَجِّيۡكُمۡ] میں ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق پہلے ہی تشدید ہے۔

قوله:......﴿ وَالۡخِفَّ فِي الۡكُلِّ حُزۡ وَتَحۡتَ صَادَ يُرَى ﴾

یہاں سے یعقوب کی قراءت کا بیان ہو رہا ہے، کہ یعقوب نے اصل کے خلاف بابِ (یُنۡجِیۡ) کے تمام اختلافی مواقع میں تخفیف سے پڑھا ہے، البتہ سورۂ صاد کے بعد آنے والی سورۂ زمر میں روح نے تخفیف سے اور رویس نے تشدید سے پڑھا ہے، اور باقی مواقع میں روح اور رویس دونوں کیلئے تخفیف ہے، کیونکہ ناظم کی عبارت [وَالۡخِفَّ فِي الۡكُلِّ حُزۡ] میں دونوں شامل ہیں۔

نیز یاد رہے کہ سورۂ انعام میں [قُلۡ مَنۡ یُّنَجِّیۡکُمۡ] اور اسی طرح سورۂ یونس میں [فَالۡیَوۡمَ نُنَجِّیۡکَ]، [ثُمَّ نُنَجِّیۡ رُسُلَنَا] کی تخفیف میں یعقوب اور سورۂ زمر کے [وَیُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا] کی تخفیف میں روح منفرد ہیں۔

لہٰذا ابوجعفر کیلئے صرف سورۂ صف میں تخفیف اور باقی مواقع میں تشدید اور خلف کیلئے حجر، صف اور عنکبوت کے دونوں مواقع میں تخفیف اور باقی مواقع میں تشدید ہے، اور روح کیلئے تمام مواقع میں تخفیف اور رویس کیلئے زمر میں تشدید اور باقی مواقع میں تخفیف ہے۔

فائدہ:

قرآن مجید میں بابِ (یُنۡجِیۡ) کے اختلافی کلمات گیارہ آئے ہیں:

[١] **قُلۡ مَنۡ یُّنَجِّیۡکُمۡ** [انعام:٦٣] [٢] **قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیۡکُمۡ** [انعام:٦٤] [٣] **فَالۡیَوۡمَ نُنَجِّیۡکَ** [یونس:٩٢] [٤] **ثُمَّ نُنَجِّیۡ رُسُلَنَا** [یونس:١٠٣] [٥] **حَقًّا عَلَیۡنَا نُنۡجِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ** [یونس:١٠٣] [٦] **اِنَّا لَمُنَجُّوۡهُمۡ** [حجر:٥٩] [٧] **ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا** [مریم:٧٢] [٨] **لَنُنَجِّیَنَّه وَاَهۡلَهٗۤ** [عنکبوت:٣٢] [٩] **اِنَّا مُنَجُّوۡکَ وَاَهۡلَکَ** [عنکبوت:٣٣] [١٠] **وَیُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا** [زمر:٦١] [١١] **تُنۡجِیۡکُمۡ مِنۡ عَذَابٍ** [صف:١٠]

قال الشاطبیؒ:......

....	٦٤٤	وَاَنۡجَیۡتَ لِلۡکُوۡفِيۡ اَنۡجٰی تَحَوَّلَا
قُلِ اللّٰهُ یُنۡجِیۡکُمۡ یُثَقِّلُ مَعۡهُمۡ	٦٤٥	هِشَامٌ----------------------
وَثَانِيۡ نُنۡجِ احۡذِفۡ وَشَدِّدۡ وَحَرِّکَا	٧٨٤	کَذَا نَلۡ----------------------
....	٨٩١	---- وَنُنۡجِيۡ اِحۡذِفۡ وَثَقِّلۡ کَذِيۡ صِلَا

[قُلِ اللّٰهُ یُنۡجِیۡکُمۡ] کو کوفیین اور ہشام نے جیم کی تشدید سے [قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیۡکُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے جیم کی تخفیف سے [قُلِ اللّٰهُ یُنۡجِیۡکُمۡ] پڑھا ہے۔

اور سورۂ یوسف میں جو [فَنُنۡجِیَ مَنۡ نَّشَآءُ] آیا ہوا ہے، اس کو شامی اور عاصم نے دوسرے نون کے حذف، جیم کی تشدید اور یاء کے فتحہ سے [فَنُجِّیَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے دوسرے نون کے اثبات، جیم کی تخفیف اور یاء کے سکون سے [فَنُنۡجِیۡ] پڑھا ہے۔

اور سورۂ انبیاء میں جو [نُنۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ] آیا ہوا ہے، اس کو شامی، شعبہ نے ایک نون اور جیم کی تشدید سے [نُجِّی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے دو نون اور جیم کی تخفیف سے [نُنۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَالرَّفْعُ آزَرَ حُصِّلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لِاَبِیۡـهِ اٰزَرَ)[۴۷] کوراء کے رفع سے [لِاَبِیۡـهِ اٰزَرُ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراء عشرہ نے راء کے فتحہ سے (لِاَبِیۡهِ اٰزَرَ) پڑھا ہے۔

ہُنَـا دَرَجَـاتِ الـنُّـوْنُ يَجْعَلُ وَبَعْدُ خَـا 108 طِبًـا دَرَسَـتْ وَاضْمُمْ عُدُوًّا حُلًى حَلاَ

قولہ:......﴿ ہُنَا دَرَجَاتِ النُّوْنُ ـــ حُلًى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں (دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَـآءُ)[۸۳] کوتنوین سے [دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَـآءُ] پڑھا ہے، البتہ سورۂ یوسف میں اصل کے موافق بغیر تنوین ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یہاں اور سورۂ یوسف دونوں جگہ پر بغیر تنوین سے [دَرَجٰتِ مَـنۡ نَّشَـآءُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے دونوں جگہ تنوین کے بجائے اضافت سے [دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَآءُ] اور خلف نے دونوں جگہ تنوین سے [دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی دونوں جگہ بغیر تنوین سے [دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَآءُ] اور امام حمزہ نے تنوین سے [دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے دونوں جگہ بغیر تنوین سے اور خلف کیلئے دونوں جگہ تنوین سے اور یعقوب کیلئے سورۂ انعام میں تنوین سے اور سورۂ یوسف میں بغیر تنوین سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ [ھـنـا] کی قید احترازی ہے، اور اس سے سورۂ یوسف والے [دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَـآءُ] کو نکالنا مقصود ہے، کیونکہ اس کو یعقوب نے بھی اصل کے موافق تنوین سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيْ دَرَجٰتِ النُّـوْ نُ مَعْ يُوْسَفٍ ثَوَى ---	۲۵۱	....

یہاں سورۂ انعام اور سورۂ یوسف میں لفظ (دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَآءُ) کو کوفیین نے تنوین سے [دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے دونوں جگہ تنوین کے بجائے اضافت سے (دَرَجٰتِ مَنۡ نَّشَآءُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يَجْعَلُ وَبَعْدُ خَا طِبًا ـــ حُلًى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (يَـجۡعَلُوۡنَـهٗ قَـرَاطِيۡـسَ يُبۡدُوۡنَهَـا وَ يُخۡفُوۡنَ كَثِيۡـرًا)[۹۱] والی آیت میں (يَجۡعَلُوۡنَهٗ) اور اس کے بعد (يُبۡدُوۡنَهَا) اور (يُخۡفُوۡنَ) تینوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے [تَـجۡعَلُوۡنَهٗ ، تُبۡدُوۡنَهَا، تُخۡفُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں فعلوں کو یاءِ غیب سے [يَـجۡعَلُوۡنَهٗ ، يُبۡدُوۡنَهَا، يُخۡفُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف نے اصل کے موافق تینوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے [تَـجۡعَلُوۡنَهٗ ، تُبۡدُوۡنَهَا، تُخۡفُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تینوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تینوں فعلوں میں تاءِ خطاب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَتُبۡـدُوۡنَهَـا تُـخۡـفُـوۡنَ مَعۡ تَـجۡـعَـلُـوۡنَـهٗ	۲۵۴	عَـلـى غَيۡـبِـهِ حَـقًّـا----------------

ابن کثیر مکی، ابوعمرو بصری نے (تَـجۡـعَـلُـوۡنَهٗ قَرَاطِيۡسَ تُبۡدُوۡنَهَاوَ تُخۡفُوۡنَ كَثِيۡرًا) کی آیت میں [تَـجۡعَلُوۡنَهٗ ،

تُبۡدُوۡنَهَا، تُخۡفُوۡنَ] تینوں فعلوں کو یاءِ غیب سے [یَـجۡعَلُوۡنَهٗ ، یُبۡدُوۡنَهَا، یُخۡفُوۡنَ] پڑھا ہے،اور باقیین نے تینوں فعلوں کو تاءِ خطاب سے [تَجۡعَلُوۡنَهٗ ، تُبۡدُوۡنَهَا، تُخۡفُوۡنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ دَرَسَتُ۔۔۔حُلًی ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [دَرَسَـتُ][۱۰۵] کو دال کے بعد حذف الف، سین کے فتحہ اور تاء کے سکون سے [دَرَسَـتۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دال کے بعد اثباتِ الف، سین کے سکون اور تاء کے فتحہ سے [دٰرَسۡـتَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف نے اپنی اصل کے موافق حفص کی طرح حذفِ الف ،سین کے سکون اور تاء کے فتحہ سے [دَرَسۡـتَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی حذفِ الف، سین کے سکون اور تاء کے فتحہ سے [دَرَسۡـتَ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کی قراءت [دَرَسَـتۡ] اور ابوجعفر وخلف کی قراءت [دَرَسۡتَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۶۵۷	وَدَارَسۡـتَ حَـقٌّ مَـدُّهٗ وَلَـقَـدۡ حَـلا
وَحَـرِّكۡ وَسَـكِّـنۡ كَـافِيًـا......	۶۵۸	....

[دٰرَسۡـتَ] کو تین طرح پڑھا گیا ہے، مکی، بصری نے دال کے بعد اثباتِ الف، سین کے سکون اور تاء کے فتحہ سے [دٰرَسۡتَ] پڑھا ہے، اور شامی نے حذفِ الف، سین کے فتحہ اور تاء کے سکون سے [دَرَسَتۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے حذف الف، سین کے سکون اور تاء کے فتحہ سے [دَرَسۡتَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاضۡمُمۡ عُدُوًّا حُلًی حَلاَ ﴾

یعقوب نے (عُـدُوًّا بِـغَيۡـرِ عِلۡمٍ)[۱۰۸] کو عین اور دال کے ضمہ اور واو کی تشدید سے (عُـدُوًّا بِـغَيۡـرِ عِلۡمٍ) پڑھا ہے ،جیسا کہ نظم میں تلفظ سے قراءت واضح ہو رہی ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءعشرہ نے عین کے فتحہ ، دال کے سکون اور واو کی تخفیف سے (عَدۡوًا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ) پڑھا ہے۔

وَطِبۡ مُسۡتَـقِـرٌّ افۡتَـحۡ وَكَسۡرَ انَّـهَا وَيُؤۡ 109 مِـنُـوا فِـدۡ وَحَبۡرٌ سَـمِّ حُـرِّمَ فُـصِّلاَ

قولہ:......﴿ وَطِبۡ مُسۡتَقِرٌّ افۡتَحۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَمُسۡتَقِرٌّ)[۹۸] کو قاف کے فتحہ سے [فَمُسۡتَقَرٌّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے قاف کے کسرہ سے [فَـمُسۡتَـقِـرٌّ] پڑھا تھا) اور روح کے علاوہ باقی دو ابوجعفر وخلف نے بھی اپنی اصل کے موافق قاف کے فتحہ سے [فَـمُسۡتَـقَـرٌّ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی قاف کے فتحہ سے [فَـمُسۡتَـقَـرٌّ] پڑھا تھا) البتہ روح نے وفاقاً للاصل قاف کے کسرہ سے (فَـمُسۡتَقِرٌّ) پڑھا ہے، لہٰذا ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے قاف کے فتحہ سے [فَـمُسۡتَقَرٌّ] اور روح کیلئے قاف کے کسرہ سے [فَمُسۡتَقِرٌّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

----------وَاكْسِرُ بِمُسْتَقَرُ	٦٥٦	رُّالْقَافَ حَقًّا---------------

مکی، بصری نے (فَمُسْتَقَرٌّ) کے قاف کو کسرہ سے (فَمُسْتَقِرٌّ) پڑھا ہے، اور باقیین نے قاف کے فتحہ سے (فَمُسْتَقَرٌّ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَكَسْرَ انَّهَا۔۔فِدْ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اَنَّهَا اِذَا جَآءَتْ)[۱۰۹] میں لفظ [اَنَّهَا] کو ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّهَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهَا] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر و یعقوب نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے یعنی ابوجعفر نے ہمزہ کا فتحہ [اَنَّهَا] اور یعقوب نے ہمزہ کا کسرہ [اِنَّهَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی ہمزہ کا فتحہ [اَنَّهَا] اور امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کا کسرہ [اِنَّهَا] پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کی قراءت ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّهَا] اور ابوجعفر کی قراءت ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهَا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

-------------وَاكْسِرِ انَّهَا	٦٥٨	حِمًى صَوْبِهِ بِالْخُلْفِ دَرَّ وَاَوْبَلاَ

(اَنَّهَا اِذَا جَآءَتْ) میں لفظ [اَنَّهَا] کو مکی، بصری نے بلا خلف اور شعبہ نے بالخلف ہمزہ کو کسرہ سے [اِنَّهَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کو فتحہ سے [اَنَّهَا] پڑھا ہے، اور شعبہ کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

قولہ:......﴿ وَيُؤْمِنُوْا فِدْ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف صرف یہاں سورۂ انعام میں (جَآءَتْ لا يُؤْمِنُوْنَ)[۱۰۹] کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، البتہ سورۂ جاثیہ میں اصل کے موافق تاءِ خطاب سے (وَاٰيٰتِهٖ تُؤْمِنُوْنَ) پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے یہاں اور سورۂ جاثیہ میں دونوں جگہ پر تاءِ خطاب سے [لاتُؤْمِنُوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر و یعقوب نے یہاں اپنی اصل کے موافق یاءِ غیب سے [لايُؤْمِنُوْنَ] پڑھا ہے، لہٰذا یہاں تینوں ائمہ کیلئے یاءِ غیب [جَآءَتْ لا يُؤْمِنُوْنَ] سے ہے۔

البتہ سورۂ جاثیہ میں ابوجعفر اور روح نے اصل کے موافق یاءِ غیب سے اور رویس نے خلافاللاصل تاءِ خطاب سے [تُؤْمِنُوْنَ] پڑھا ہے، اور اس کو ناظمؒ نے مستقلاً سورۂ جاثیہ میں بھی بیان کیا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَاطِبْ فِيْهَا يُؤْمِنُوْنَ كَمَا فَشَا	٦٥٩	وَصُحْبَةُ كُفْؤٌ فِي الشَّرِيْعَةِ وَصَّلاَ

یہاں سورۂ انعام میں (جَآءَتْ لا يُؤْمِنُوْنَ) میں لفظ [لا يُؤْمِنُوْنَ] کو شامی، حمزہ نے تاءِ خطاب سے (لا تُؤْمِنُوْنَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے (لا يُؤْمِنُوْنَ) پڑھا ہے، اور سورۂ جاثیہ والے کو حمزہ، کسائی، شعبہ اور شامی نے تاءِ خطاب سے (وَاٰيٰتِهٖ تُؤْمِنُوْنَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے (وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ) پڑھا ہے، لہٰذا شامی، حمزہ نے دونوں جگہ پر تاءِ خطاب سے [تُؤْمِنُوْنَ] پڑھا ہے، اور کسائی، شعبہ کے علاوہ باقیین نے دونوں جگہ پر یاءِ غیب سے [يُؤْمِنُوْنَ] پڑھا ہے، البتہ

کسائی شعبہ نے پہلے میں یاءِغیب (جَآءَ تۡ لا یُؤۡمِنُوۡنَ) اوردوسرے میں تاءِخطاب سے (وَ اٰیٰتِهٖ تُؤۡمِنُوۡنَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَحَیۡزٌ سَمّ حُرّمَ فُصّلاَ ﴾

(وَقَدۡ فُصِّلَ لَکُمۡ مَّا حُرِّمَ عَلَیۡکُمۡ)[۱۱۹] والی آیت میں یعقوب نے اصل کے خلاف (فُصِّلَ) کوفا اورصاد کےفتحہ سے [فَصَّلَ] اور (حُرِّمَ) کوحاء اورراء کےفتحہ سے [حَرَّمَ] پڑھاہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں فعلوں کوصیغہ مجہول سے (فُصِّلَ،حُرِّمَ) پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح دونوں فعلوں کو معروف سے [فَصَّلَ،حَرَّمَ] اورخلف نے پہلے فعل کومعروف اوردوسرے کومجہول سے (فَصَّلَ،حُرِّمَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی دونوں فعلوں کومعروف اورامام حمزہ نے پہلے فعل کومعروف اور دوسرے کومجہول پڑھاتھا) لہٰذا ابوجعفرو یعقوب کیلئے دونوں فعل معروف سے اورخلف کیلئے پہلافعل معروف اوردوسرا مجہول ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۶۶۲	وَحُــرِّمَ فَتۡــحُ الــضَّــمِّ وَالۡـکَسۡـرِ اِذۡ عَلاَ
وَفُـصِّـلَ اِذۡ ثَـنّـی-------------	۶۶۳	....

(وَقَدۡ فُصِّلَ لَکُمۡ مَّا حُرِّمَ عَلَیۡکُمۡ) والی آیت میں لفظ [حُرِّمَ] کونافع اورحفص نے حاء اورراء کےفتحہ سے [حَرَّمَ] معروف پڑھاہے، اورباقیین نے حاء کےضمہ اورراء کےکسرہ سے [حُرِّمَ] مجہول پڑھاہے، اوراسی آیت میں لفظ [فُصِّلَ] کونافع اورکوفیین نے فاء اورصاد کےفتحہ سے [فَصَّلَ] معروف پڑھاہے، اورباقیین نے فاء کےضمہ اورصاد کےکسرہ سے [فُصِّلَ] مجہول پڑھاہے۔

وَحُزۡ کَلِمَتُ وَالۡیَاءُ نَحۡشُرُہُمۡ یَدۡ 110 یَکُونَ یَکُنۡ أَنِّثۡ وَمَیۡتَةً اِ نۡجَلَا

بِرَفۡعِ مَعًا عَنۡهُ وَذَکِّر یَکُونَ فُزۡ 111 وَخِفٌّ وَأَنۡ حِفۡظٌ وَقُلۡ فَرَّقُوا فُلَا

قولہ:......﴿وَحُزۡ کَلِمَتُ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ انعام میں (وَتَمَّتۡ کَلِمَتُ رَبِّکَ)[۱۱۵] میں لفظ [کَلِمَتُ] کوتوحید سے [کَلِمَتُ] پڑھاہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے جمع سے [کَلِمٰتُ] پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کےموافق پڑھاہے، یعنی خلف نے توحید سے [کَلِمَتُ] اورابوجعفر نے جمع سے [کَلِمٰتُ] پڑھاہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی توحید سے [کَلِمَتُ] اورامام نافع نے جمع سے [کَلِمٰتُ] پڑھاتھا) لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے توحید سے اورابوجعفر کیلئے جمع سے ہے۔

نیزیادرہے کہ یہ لفظ سورۂ انعام کے ساتھ ساتھ سورۂ یونس میں دوجگہ اورغافر میں بھی ایک جگہ آیا ہواہے، مگر ناظم نے صرف سورۂ انعام والے کوبیان کیااور اس کے ساتھ کوئی قید بھی نہیں لگائی ، کیونکہ یعقوب نے چاروں جگہ توحید سے پڑھاہے، البتہ سورۂ انعام میں اصل کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناظم نے بیان کیا، اور باقی مواقع میں اصل کےموافق ہونے کی وجہ سے سکوت اختیار فرمایا، اورکوئی قید نہیں لگائی۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُلْ كَلِمَاتٌ دُونَ مَا الِفٍ ثَوَى	٢٦١	وَفِي يُونُسٍ وَالطَّوْلِ حَامِيهِ ظَلَّلَا

یہاں سورۂ انعام میں (وَتَمَّتْ كَلِمٰتُ رَبِّكَ) میں لفظ [كَلِمٰتُ] کو کوفیین نے توحید سے [كَلِمَتُ] پڑھا ہے ،اور باقیین نے جمع سے [كَلِمٰتُ] پڑھا ہے،اور سورۂ یونس وغافر میں کوفیین کے ساتھ مکی ، بصری نے بھی توحید سے [كَلِمَتُ] پڑھا ہے،اور باقی نے جمع سے [كَلِمٰتُ] پڑھا ہے،لہٰذا کوفیین تینوں سورتوں میں توحید سے پڑھتے ہیں، نافع ، شامی تینوں سورتوں میں جمع سے پڑھتے ہیں اور مکی ، بصری سورۂ انعام میں جمع سے اور سورۂ یونس وغافر میں توحید سے پڑھتے ہیں۔

قولہ:......﴿ وَالْيَاءُ نَحْشُرُهُمْ يَدٌ ﴾

روح نے اصل کے خلاف دوسرا والا (وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ)[١٢٨] کو یاء سے [وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے نون سے [وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ] پڑھا تھا) اور باقی رویس، ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق نون سے [وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ] سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری، امام نافع اور امام حمزہ نے نون سے [وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ] پڑھا تھا) لہٰذا روح کیلئے یاء سے اور رویس، ابوجعفر اور خلف کیلئے نون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَنَحْشُرُ مَعْ ثَانٍ بِيُونُسَ وَهُوَ فِي	٢٦٧	سَبَا مَعْ نَقُولُ الْيَا فِي الْاَرْبَعِ عُمِّلَا

ناظم فرماتے ہیں کہ یہاں سورۂ انعام، سورۂ یونس کا دوسرا والا اور سورۂ سبا میں جو لفظ [نَحْشُرُ] آیا ہوا ہے، یعنی [وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا][انعام:١٢٨] [وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْا][یونس:٢٨] [وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا][سبا:٤٠] اور ان کے ساتھ لفظ [نَقُوْلُ] جو سورۂ سبا میں آیا ہے، یعنی [ثُمَّ نَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ][سبا:٤٠] ان چاروں موقعوں کو حفص نے یاءِ غیب سے [يَحْشُرُ ،يَقُوْلُ] پڑھا ہے،اور باقیین نے چاروں موقعوں کو نون سے [نَحْشُرُ ،نَقُوْلُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يَكُونَ يَكُنْ أَنِّثْ وَمَيْتَةً اِ نُجَلَا بِرَفْعِ مَعًا عَنْهُ وَذَكِّرْ يَكُونَ فُزْ ﴾

(وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً)[١٣٩] اور (اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً)[١٤٥] دونوں آیتوں میں لفظ (يَكُنْ) اور (يَكُوْنُ) دونوں فعلوں کو ابوجعفر نے اصل کے خلاف تاءِ تانیث سے [تَكُنْ] اور [تَكُوْنَ] اور دونوں جگہ پر لفظ (مَيْتَةٌ) کو یاء کی تشدید اور تاء کے رفع سے [مَيِّتَةٌ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے دونوں فعلوں کو یاءِ تذکیر سے [يَكُنْ] اور [يَكُوْنَ] اور [مَيْتَةً] کو یاء کی تخفیف اور تاء کے نصب سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق دونوں فعل کو یاءِ تذکیر سے [يَكُنْ ، يَكُوْنَ] اور [مَيْتَةً] کو یاء کی تخفیف اور تاء کے نصب سے پڑھا ہے، البتہ خلف کیلئے [يَكُوْنَ] میں تذکیر اصل کے خلاف ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں فعل کو یاءِ تذکیر سے اور [مَيْتَةً] کو یاء کی تخفیف اور تاء کے نصب سے اور امام حمزہ نے پہلے فعل کو یاءِ تذکیر سے اور دوسرے کو تاءِ تانیث سے اور [مَيْتَةً] کو یاء کی تخفیف اور تاء کے نصب سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے دونوں فعل تاءِ تانیث سے اور (مَيْتَةٌ) یاء کی تشدید اور تاء کے رفع سے [مَيِّتَةٌ] ہے،اور یعقوب وخلف کیلئے دونوں فعل یاءِ تذکیر سے اور (مَيْتَةٌ) یاء کی تخفیف

اور تاء کے نصب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاِنۡ يَّـكُـنۡ اَنِّـثۡ كُـفُـوًّ صِـدۡقٍ وَمَيۡتَةٌ	٦٧٥	دَنَـا كَـا فِيًـا	----------------------
-----------------------وَاَنِّثُـــوۡا	٦٧٦	يَكُـوۡنُ كَـمَـا فِـيۡ دِيۡـنِهِـمۡ مَيۡتَةٌ كَلَا	

(وَاِنۡ يَّـكُـنۡ مَّيۡتَةً) میں [وَاِنۡ يَّـكُـنۡ] کو شامی، شعبہ نے تاءِ تانیث سے [وَاِنۡ تَـكُـنۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء تذکیر سے [وَاِنۡ يَّـكُـنۡ] پڑھا ہے، اور [مَيۡتَةً] مکی، شامی نے تاء کے رفع سے [مَيۡتَةٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاء کے نصب سے [مَيۡتَةً] پڑھا ہے، لہٰذا اس میں چار قراءتیں ہوئیں، شامی کے لئے [وَاِنۡ تَكُنۡ مَّيۡتَةٌ]، شعبہ کے لئے [وَاِنۡ تَكُنۡ مَّيۡتَةً]، مکی کے لئے [وَاِنۡ يَّكُنۡ مَّيۡتَةٌ] اور باقیین کے لئے [وَاِنۡ يَّكُنۡ مَّيۡتَةً] اور (اِلَّا اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً) میں [اَنۡ يَّكُوۡنَ] کو شامی، حمزہ، مکی نے تاءِ تانیث سے [اَنۡ تَكُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ تذکیر سے [اَنۡ يَّكُوۡنَ] پڑھا ہے، اور لفظ [مَيۡتَةً] کو شامی نے تاء کے رفع سے [مَيۡتَةٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاء کے نصب سے [مَيۡتَةً] پڑھا ہے۔ لہٰذا اس میں تین قراءتیں ہوئیں، شامی کیلئے [اِلَّا اَنۡ تَـكُـوۡنَ مَيۡتَةٌ] اور مکی، حمزہ کے لئے [اِلَّا اَنۡ تَكُوۡنَ مَيۡتَةً] اور باقیین کے لئے [اِلَّا اَنۡ يَّكُوۡنَ مَيۡتَةً] ہے۔

قولہ:......﴿وَخِفُّ وَأَنۡ حِفۡظٌ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَأَنَّ هٰـذَا صِـرَاطِـيۡ)[١٥٣] میں [وَأَنَّ] کو شامی کی طرح نون کی تخفیف سے [وَأَنۡ] پڑھا ہے، البتہ ہمزہ کا فتحہ اصل کے موافق ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تشدید سے [وَأَنَّ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تشدید سے [وَأَنَّ] اور خلف نے ہمزہ کے کسرہ اور نون کی تشدید سے [وَاِنَّ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے ہمزہ کے فتحہ اور نون کی تشدید سے اور امام حمزہ نے ہمزہ کے کسرہ اور نون کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے ہمزہ کا فتحہ اور نون کی تخفیف سے [وَأَنۡ] اور ابوجعفر کیلئے ہمزہ کا فتحہ اور نون کی تشدید سے [وَأَنَّ] اور خلف کیلئے ہمزہ کا کسرہ اور نون کی تشدید سے [وَاِنَّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٦٧٧	وَاَنَّ اكۡسِـرُوۡا شَـرۡعًـا وَبِـالۡخِفِّ كُـمِّلَا

(وَأَنَّ هٰـذَا صِرَاطِيۡ) میں [وَأَنَّ] کو حمزہ، کسائی نے ہمزہ کے کسرہ سے [وَاِنَّ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے [وَاَنَّ] پڑھا ہے، اور شامی نے نون کی تخفیف سے [وَاَنۡ] اور باقیین نے نون کی تشدید سے [وَاَنَّ] پڑھا ہے۔ لہٰذا تین قراءتیں ہوئیں۔ شامی کیلئے ہمزہ کا فتحہ اور نون کی تخفیف سے [وَاَنۡ] ہے اور حمزہ، کسائی کے لئے ہمزہ کا کسرہ اور نون کی تشدید سے [وَاِنَّ] ہے اور باقیین کے لئے ہمزہ کا فتحہ اور نون کی تشدید سے [وَاَنَّ] ہے۔

قولہ:......﴿وَقُلْ فَرَّقُوا فُلاَ﴾

خلف نے اصل کے خلاف یہاں اورسورۂ روم میں (اِنَّ الَّـذِيْنَ فَرَّقُوْا)[۱۵۹]اور(مِـنَ الَّـذِيْنَ فَرَّقُوْا)[۳۲] میں دونوں جگہ لفظ[فَـرَّقُوْا] کوفاء کے بعدحذفِ الف اورراء کی تشدید سے [فَـرَّقُوْا] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سےظاہر ہے،(جبکہ امام حمزہ نے اثباتِ الف اورراء کی تخفیف سے [فٰرَقُوْا] پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کےموافق خلف کی طرح [فَـرَّقُوْا] ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی حذفِ الف اورراء کی تشدید سے[فَـرَّقُوْا] پڑھاتھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــشَـــافٍ............ـــــفَـــارَقُـــوْا	٦٧٨	مَـــعَ الـــرُّوْمِ مَـــدَّاهُ خَـــفِيْـــفًـــا وَعَـــدَّلاَ

یہاں سورۂ انعام اورسورۂ روم میں حمزہ،کسائی نے (اِنَّ الَّـذِيْنَ فَرَّقُوْا)اور(مِـنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا)میں لفظ (فَرَّقُوْا) کوفاء کے بعد اثباتِ الف اورراء کی تخفیف سے[فٰرَقُوْا] پڑھا ہے،اور باقیین نے حذفِ الف اورراء کی تشدید سے[فَرَّقُوْا] پڑھا ہے۔

وَعَشْـــرُ فَـنَـوِّنْ وَارْفَـعْ اَمْثَـالِـهَـا حُلاً 112 كَـذَا الـضِّعْفِ وَانْصِبْ قَبْلَهُ نَوِّنًا طُلاَ

قولہ:......﴿وَعَشْرُ فَنَوِّنْ وَارْفَعْ اَمْثَالِهَا حُلاً﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَـلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا)[۱۶۰] میں لفظ[عَشْرُ] کورفع والی تنوین سےاور[اَمْثَالِهَا] کولام کے رفع سے[فَـلَـهٗ عَشْرٌ اَمْثَالُهَا] پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءعشرہ نے[عَشْرُ] کوراء کے رفع اور لام کے جر سے (فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿كَذَا الضِّعْفِ وَانْصِبْ قَبْلَهُ نَوِّنًا طُلاَ﴾

رویس نے اصل کے خلاف سورۂ سباء میں(فَـاُو لٰئِکَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ)[۳۷] میں لفظ[اَلضِّعْفِ] کوفاء کے رفع سے[الـضِّـعْفُ]اور[جَـزَاءُ] کونصب والی تنوین سے[جَـزَاءً] پڑھا ہے،یعنی(فَـاُو لٰـئِکَ لَهُـمْ جَـزَاءً الضِّعْفُ)اوررفع ماقبل پرعطف سے نکلا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے[اَلضِّعْفِ] کوجر سےاور [جَزَاءُ] کورفع سے(فَاُو لٰئِکَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ) پڑھا ہے۔

{ یاءاتِ اضافت }

سورۂ انعام میں کل آٹھ یاءاتِ اضافت ہیں،جودرج ذیل ہیں:

[۱][اِنِّـیَ اُمِرْتُ][۱۴][۲][اِنِّـیَ اَخَافُ][۱۵][۳][اِنِّیَ اَرٰکَ][۷۴][۴][وَجْهِـیَ لِلَّذِیْ][۷۹][۵][رَبِّیَ اِلٰـی صِـرٰطٍ][۱۶۱][۶][وَمَـمَـاتِـیَ لِـلّٰـهِ][۱۶۲]ان سب میں ابوجعفر کیلئے حالین میں فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون ہے۔[۷][صِـرٰطِیْ مُسْتَقِيْمًا][۱۵۳]اس کوتینوں ائمہ نے سکون سے پڑھا ہے۔[۸][وَمَحْيَایَ][۱۶۲]ابوجعفر کیلئے حالین میں سکون اور باقی دو کیلئے فتحہ ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں ایک ہی یاءِزائد ہے، یعنی [وَقَدۡهَدَانِ][۸۰] اس میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡاَعۡرَافِ وَالۡاَنۡفَالِ﴾

113	ہُنَا تُخۡرَجُوا سَمَّی حِمًی نَصۡبُ خَالِصَۃٌ	أَتَی تُفۡتَحُ اشۡدُدۡ مَعۡ أُبَلِّغُکُمۡ حَلَا
114	یُغَشِّی لَہُ أَنۡ لَعۡنَۃُ اِتۡلُ کَحَمۡزَۃٍ	وَلَا یَخۡرُجُ اضۡمُمۡ وَاکۡسِرِ الۡخُلۡفُ یُجِّلَا

قولہ:......﴿ ہُنَا تُخۡرَجُوا سَمَّی حِمًی ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ اعراف میں لفظ (مِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ)[۲۵] کو تاء کے فتحہ اور راء کے ضمہ سے صیغہ معروف [مِنۡهَا تَخۡرُجُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کے ضمہ اور راء کے فتحہ سے صیغہ مجہول [مِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح صیغہ معروف سے [مِنۡهَا تَخۡرُجُوۡنَ] اور ابوجعفر نے صیغہ مجہول سے [مِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی صیغہ معروف سے اور امام نافع نے صیغہ مجہول سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے [مِنۡهَا تَخۡرُجُوۡنَ] اور ابوجعفر کیلئے صیغہ مجہول سے [مِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ] ہے۔

نیز یاد رہے کہ نظم میں [ہُنَا] قید احترازی ہے، اور اس سے سورۂ روم کا پہلا والا [وَکَذٰلِکَ تُخۡرَجُوۡنَ][۱۹]، سورۂ زخرف والا [فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ بَلۡدَۃً مَّيۡتًا کَذٰلِکَ تُخۡرَجُوۡنَ][۱۱] اور سورۂ جاثیہ والا [فَالۡيَوۡمَ لَا يُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا][۳۵] تینوں کو نکالنا مقصود ہے، کیونکہ ان تینوں مواقع میں ائمہ ثلاثہ اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھتے ہیں، یعنی ابوجعفر اور یعقوب کیلئے صیغہ مجہول اور خلف کیلئے صیغہ معروف سے ہیں (کیونکہ امام نافع، امام ابوعمرو بصری نے ان تینوں مواقع کو صیغہ مجہول سے اور امام حمزہ نے معروف سے پڑھا تھا) البتہ سورۂ روم کا دوسرا والا [اِذَآ اَنۡتُمۡ تَخۡرُجُوۡنَ]، سورۂ حشر والا [لَا يَخۡرُجُوۡنَ مَعَهُمۡ] اور معارج والا [يَوۡمَ يَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ] میں سب قراء عشرہ کیلئے صیغہ معروف ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

مَعَ الزُّخۡرُفِ اعۡكِسۡ تُخۡرَجُوۡنَ بِفَتۡحَةٍ	۶۸۲	وَضَمٍّ وَاَوۡلَى الرُّوۡمِ شَافِيۡهِ مُثِّلَا
بِخُلۡفٍ مَضَى فِي الرُّوۡمِ لَا يَخۡرُجُوۡنَ فِي	۶۸۳	رِضًا ------------------------

ان دو اشعار میں ناظمؒ فرماتے ہیں کہ لفظ [تُخۡرَجُوۡن] جو سورۂ اعراف میں [مِنۡهَا تُخۡرَجُوۡنَ] اور سورۂ زخرف میں [وَکَذٰلِکَ تُخۡرَجُوۡنَ] اور سورۂ روم کا پہلا والا [وَکَذٰلِکَ تُخۡرَجُوۡنَ] اور سورۂ جاثیہ میں [فَالۡيَوۡمَ لَا يُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا] آیا ہوا ہے، ان چاروں مواقع میں سے پہلے تین مواقع کو حمزہ، کسائی اور ابن ذکوان نے حرفِ مضارع کا فتحہ اور راء کے ضمہ

سے صیغہ معروف [تَخۡرُجُوۡن] پڑھا ہے، البتہ ابن ذکوان کے لئے صرف سورۂ روم میں خُلف ہے، یعنی صیغہ معروف و مجہول دونوں وجوہ ہیں، اور باقیین نے صیغہ مجہول سے [تُخۡرَجُوۡن] پڑھا ہے، اور سورۂ جاثیہ میں حمزہ کسائی نے صیغہ معروف سے [يَخۡرُجُوۡن] پڑھا ہے، اور باقیین نے صیغہ مجہول سے [يُخۡرَجُوۡن] پڑھا ہے۔

لہٰذا حمزہ کسائی کیلئے چاروں مواقع میں صیغہ معروف سے [تَخۡرُجُوۡنَ،يَخۡرُجُوۡن] ہے، اور ابن ذکوان کیلئے سورۂ اعراف اور زخرف میں صیغہ معروف سے [تَخۡرُجُوۡن] اور سورۂ جاثیہ میں صیغہ مجہول سے [يُخۡرَجُوۡن] اور سورۂ روم کے پہلے والے میں صیغہ معروف اور مجہول دونوں وجوہ ہیں اور باقی نافع، مکی، بصری، ہشام اور عاصم کیلئے چاروں مواقع میں صیغہ مجہول سے [تُخۡرَجُوۡنَ،يُخۡرَجُوۡن] ہے۔

قولہ:......﴿ نَصۡبُ خَالِصَةً اِتۡلِی ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (خَالِصَةٌ)[۳۲] کو تاء کے نصب سے [خَالِصَةً] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے تاء کے رفع سے [خَالِصَةٌ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح تاء کے نصب سے [خَالِصَةً] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تاء کے نصب سے [خَالِصَةً] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاء کا نصب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۶۸۴	وَخَـالِصَةٌ اَصۡـلٌ----------

(خَالِصَةً) کو امام نافع نے تاء کے رفع سے (خَالِصَةٌ) پڑھا ہے، اور باقیین نے تاء کے نصب سے (خَالِصَةً) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ تُفۡتَحُ اشۡدُدۡ ---حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لا تُفۡتَحُ لَهُمۡ)[۴۰] کو تاء کی تشدید سے [لا تُفَتَّحُ لَهُمۡ] پڑھا ہے، اور تشدید کی وجہ سے فاء پر فتحہ آئیگا، البتہ تاءِ تانیث اصل کے موافق ہونے کی وجہ سے ہے، کیونکہ یہاں صرف تشدید کا اختلاف بیان کرنا مقصود ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کی تخفیف اور فاء کے سکون سے [لا تُفۡتَحُ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر و خلف نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح [لا تُفَتَّحُ لَهُمۡ] اور خلف نے یاءِ تذکیر، تاء کی تخفیف اور فاء کے سکون سے [لا يُفۡتَحُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاءِ تذکیر، تاء کی تخفیف اور فاء کے سکون سے [لا يُفۡتَحُ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب و ابوجعفر کیلئے [لا تُفَتَّحُ لَهُمۡ] اور خلف کیلئے [لا يُفۡتَحُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------وَيُـفۡتَـحُ شَـمۡـلَـلا	۶۸۴	....
....	۶۸۵	وَخَـفِّفۡ شَـفَـا حُـكۡـمًـا-----

[لا يُفۡتَحُ لَهُمۡ] کو حمزہ، کسائی نے یاءِ تذکیر سے [لا يُفۡتَحُ لَهُمۡ] اور باقیین نے تاءِ تانیث سے [لا تُفۡتَحُ لَهُمۡ] پڑھا ہے، اور حمزہ، کسائی اور بصری نے تاء کی تخفیف اور فاء کے سکون سے اور باقیین نے تاء کی تشدید اور فاء کے فتحہ سے

پڑھا ہے۔لہٰذا تین قراءتیں ہوئیں[۱]حمزہ،کسائی کے لئے یاءتذکیر،تاءکی تخفیف اورفاء کےسکون سے[لا يُفۡتَحُ]ہے۔[۲]امام ابوعمرو بصری کے لئے تاءتانیث،تاءکی تخفیف اورفاء کےسکون سے[لا تُفۡتَحُ]ہے۔[۳]باقیین کے لئے تاءِتانیث ،تاءکی تشدیداورفاءکےفتحہ سے(لا تُفَتَّحُ لَهُمۡ)ہے۔

قوله:......﴿مَعۡ أُبَلِّغُكُمۡ حَلاَ﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف یہاں سورۂ اعراف میں دوجگہ اورسورۂ احقاف میں لفظ(أُبَـلِّـغُـكُـمۡ)[۶۲/۶۸/۲۳]کولام کی تشدید سے پڑھاہے،اورتشدیدکی وجہ سے باءپرفتحہ لازمی آئیگا،جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہاہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نے تینوں جگہ پرلام کی تخفیف اور باءکےسکون سے[أُبۡـلِـغُـكُـمۡ]پڑھاتھا)اورباقی ابوجعفروخلف نے بھی اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح[أُبَـلِّـغُـكُـمۡ]پڑھاہے، (کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی لام کی تشدیداورباءکےفتحہ سے[أُبَلِّغُكُمۡ]پڑھاتھا)لہٰذاتینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۲۹۰	----وَالۡـخِفُّ أُبۡـلِـغُـكُـمۡ حَلاَ
مَـعَ احۡـقَـافِهَـا-----------	۲۹۱	....

(أُبَـلِّـغُـكُـمۡ)کو یہاں سورۂ اعراف میں دوجگہ اورسورۂ احقاف میں بصری نے لام کی تخفیف اور باء کےسکون سے (أُبۡلِغُكُمۡ)پڑھاہے،جبکہ باقیین نے لام کی تشدیداور باءکےفتحہ سے(أُبَلِّغُكُمۡ)پڑھاہے۔

قوله:......﴿يُغَشِّيۡ لَهُ﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف یہاں سورۂ اعراف اورسورۂ رعد میں(يُـغۡـشِـيۡ)[۵۴/۳]کوشین کی تشدیداورغین کےفتحہ سے[يُغَشِّيۡ]پڑھاہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہرہے،اورتشدید ماقبل پرعطف سے نکلی ہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نےشین کی تخفیف اورغین کےسکون سے[يُـغۡـشِـيۡ]پڑھاتھا)اورباقی خلف وابوجعفرنے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھاہے،یعنی خلف نے یعقوب کی طرح[يُغَشِّيۡ]اورابوجعفرنےشین کی تخفیف سے(يُغۡشِيۡ)پڑھاہے،(کیونکہ امام حمزہ نےشین کی تشدیداورامام نافع نےشین کی تخفیف سے پڑھاتھا)لہٰذایعقوب وخلف کیلئےشین کی تشدید سے[يُغَشِّيۡ]اورابوجعفرکیلئےشین کی تخفیف سے[يُغۡشِيۡ]ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۶۸۷	وَيُـغۡشِيۡ بِهَـا وَالرَّعۡـدِ ثَـقَّـلَ صُحۡبَةٌ---

لفظ(يُـغَـشِّـيۡ)جو یہاں سورۂ اعراف اورسورۂ رعد میں آیاہواہے،اس کوشعبہ،حمزہ اورکسائی نےشین کی تشدید سے (يُغَشِّيۡ)پڑھاہے،جبکہ باقیین نےشین کی تخفیف سے(يُغۡشِيۡ)پڑھاہے۔

قوله:......﴿أَنۡ لَعۡنَةُ اِتۡلُ كَحَمۡزَةٍ﴾

ابوجعفرنے اصل کےخلاف(أَنۡ لَّـعۡـنَـةُ الـلّٰـهِ)[۴۴]میں لفظ[أَنۡ]کوامام حمزہ کی طرح نون کی تشدید سے[أَنَّ]اور [لَـعۡـنَـةُ اللّٰهِ]کوتاءکےنصب سے[أَنَّ لَـعۡـنَـةَ اللّٰهِ]پڑھاہے،(جبکہ امام نافع نےنون کی تخفیف اورتاءکےرفع سے[أَنۡ لَّعۡنَةُ

يعقوب [أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ] بو جعفر کی طرح [أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ] پڑھا یعنی خلف فق پڑھا صل کے ثمہ باقی پڑھا نافع کی طرح [أَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ] پڑھا کیونکہ نے کی تشدید کے نصب بو بصر " نے کی تخفیف فع سے پڑھا بو جعفر خلف کیلئے [أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ] یعقوب کیلئے [أَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ] ہے

قال الشاطبیؒ:......

وَاَنْ لَـعْـنَةُ التَّـخْـفِيْفُ وَالـرَّفْعُ نَـصُّــهُ	٦٨٦	سَـمَـا مَـا خَلاَالْبَـزِّي وَفِـي الـنُّـوْرِ اُوْصِلاَ

[أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ] کو عاصم نافع قنبل بصر " نے کی تخفیف فع سے [أَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ] پڑھا ہے جبکہ بزی شامی کسائی نے کی تشدید کے نصب سے [أَنَّ لَـعْـنَةَ الـلّٰـهِ] پڑھا ہے۔ [أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ] کو نافع نے کی تخفیف فع سے [أَنْ لَّعْنَتُ اللّٰهِ] پڑھا باقیین نے کی تشدید کے نصب سے [أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ] پڑھا ہے

قوله: ﴿وَلَا يَخْرُجُ اضْمُمْ وَاكْسِرِ الْخُلْفُ يُجِّلاَ﴾

صل کے خلا وَالَّذِىْ خَبُثَ لا يَخْرُجُ میں [لا يَخْرُجُ] کی طرح پڑھا جبکہ کے ضمہ کے کسرہ سے [وَلا يُخْرِجُ] جس میں یہ منفرد ہیں ناظم نے بھی صراحت کیا ہے جبکہ کے فتحہ کے ضمہ سے [وَلا يَخْرُجُ] پڑھا ہے جیسا کہ باقیین نے پڑھا ہے

وَخَــفْـضُ إِلَــهٍ غَيْـرُهُ نَـكِـدًا أَلَا افُـــ 115 تَـحَـنْ يَقْتُلُوا مَعْ يَتْبَعُ اشْدُدُ وَقُلْ عَلاَ

لَـهُ وَرِسَـالَتُ يَحِلُ وَاضْـمُمْ حُلِيِّ فِدْ 116 وَحُزْ حَـلْيِهِـمْ تُـغْـفَـرْ خَطِيْئَاتُ حُمِّلاَ

كَـوَرْشٍ يَقُولُوا خَاطِبَنْ حُمْ وَيَـلْحَدُو اضْـ 117 مُـمِ اكْسِرْ كَحَا فِدْ ضُـمَّ طَا يَبْطِشُ اِسْجِلا

قوله: ﴿وَخَفْضُ إِلَهٍ غَيْرُهُ ـــ اِلَاَ﴾

بو جعفر صل کے خلا ہر جگہ مَــالَـكُـمْ مِنْ اِلٰـهٍ غَيْـرُهُ میں [اِلٰــهٍ غَيْرُهُ] کے جر سے [اِلٰــهٍ غَيْرِهٖ] پڑھا جبکہ نافع فع سے اِلٰـهٍ غَيْـرُهُ پڑھا باقی ثمہ صل کے فع سے [اِلٰــهٍ غَيْرُهُ] پڑھا کیونکہ بو بصر نے فع سے [اِلٰــهٍ غَيْرُهُ] پڑھا بو جعفر کیلئے کے جر سے [اِلٰهٍ غَيْرِهٖ] یعقوب خلف کیلئے فع سے [اِلٰهٍ غَيْرُهُ] ہے

قال الشاطبیؒ:......

وَرَامِـــنْ اِلٰــــهٍ غَيْــرُهُ خَــفْــضُ رَفْــعِـــهٖ	٦٩٠	بِــكُــلِّ رَسَـــا------------------

اِلٰـهٍ غَيْرُهُ کو ہر جگہ پر کسائی فع کے ے جر سے اِلٰـهٍ غَيْرِهٖ پڑھا باقیین فع سے اِلٰهٍ غَيْرُهُ پڑھا ہے

قولہ: ﴿ نَکِدًا اَ لَا افۡتَحَنُ ﴾

ابوجعفر کے اصل کے [الَّا نَکِدًا] کو کاف کے فتحہ سے [الَّا نَکَدًا] پڑھا ہے "یہ منفرد ہیں" باقی نے کاف کے کسرہ سے [الَّا نَکِدًا] پڑھا ہے۔

قولہ: ﴿ یَقۡتُلُوا مَعۡ یَتۡبَعُ اشۡدُدۡ وَقُلۡ عَلَا لَہٗ ﴾

"ناظمؒ" ابوجعفر کیلئے [یَقۡتُلُوۡنَ اَبۡنَآءَ کُمۡ]، [لَایَتۡبَعُوۡکُمۡ، یَتۡبَعُهُمُ الۡغَاوُوۡنَ] [حَقِیۡقٌ عَلٰی الَّا اَقُوۡلَ] فرمایا ابوجعفر نے اپنی اصل کے مطابق پہلے کلمہ کی قاف کے فتحہ [یُقَتِّلُوۡنَ اَبۡنَآءَ کُمۡ] سے [لَایَتَّبِعُوۡکُمۡ] [یَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوُوۡنَ] کے تیسر "الف سے [عَلَیَّ] پڑھا نافع نے پہلے کلمہ کی تخفیف سے [یَقۡتُلُوۡنَ اَبۡنَآءَ کُمۡ] [لَایَتۡبَعُوۡکُمۡ، یَتۡبَعُهُمُ الۡغَاوُوۡنَ] تیسر "و یدسے [عَلَیَّ] پڑھا باقی یعقوب اصل کے موافق تینوں کلمات ابوجعفر کی طرح [یُقَتِّلُوۡنَ]، [لَایَتَّبِعُوۡکُمۡ، یَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوُوۡنَ] [حَقِیۡقٌ عَلٰی الَّا اَقُوۡلَ] پڑھا تینوں کلموں کو [یُقَتِّلُوۡنَ]، [لَایَتَّبِعُوۡکُمۡ، یَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوُوۡنَ]، [حَقِیۡقٌ عَلٰی الَّا اَقُوۡلَ] پڑھا تینوں کلمات "متفق ہے" [لَہٗ] کی ضمیر [اَلَا] کی طرف رجوع ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

----------------وَضُــــمَّ فِـــيَ	۶۹۴	سَــنُـــقَتِّــلُ وَاکۡسِــرۡ ضَـمَّـــهُ مُتَثَـقِّلاَ
---وَفِـــيۡ یَـــقۡتُـــلُـوۡنَ خُــذۡ--------	۶۹۵	....
وَلَایَتۡبَـــعُـوۡکُـمۡ خَفَّ مَـعۡ فَتۡـحِ بَـائِــهٖ	۷۱۱	وَیَتۡبَـــعُهُـــمۡ فِـــي الـــظُّـلَّةِ اٰحۡتَـلَّ وَاعۡتَلَا
عَـلَـيَّ عَـلٰـى خُـصُّـوا------------	۶۹۳	....

[یَقۡتُلُوۡنَ اَبۡنَآءَ کُمۡ] کو نافع کے علاوہ نے قاف کے فتحہ اور تاء کی تشدید سے [یُقَتِّلُوۡنَ] پڑھا ہے اور نافع نے قاف کے سکون اور تاء کی تخفیف سے [یَقۡتُلُوۡنَ] پڑھا ہے "ما" [سَنُقَتِّلُ] کے ختلاف نہیں ہے "سوائے"

[لَا یَتۡبَعُوۡکُمۡ] جو کہ نافع کے علاوہ نے تاء کی تشدید اور باء کے فتحہ سے [لَا یَتَّبِعُوۡکُمۡ] [یَتَّبِعُهُمۡ] پڑھا ہے جبکہ نافع نے تاء کی تخفیف اور باء کے فتحہ سے [لَا یَتۡبَعُوۡکُمۡ] [یَتۡبَعُهُمۡ] پڑھا ہے نافع کی دلیل [تَبِعَ] ہے اور باقیین کی [اِتَّبَعَ] سے ہے۔

[حَقِیۡقٌ عَلٰی الَّا اَقُوۡلَ] "کو [عَلَیَّ] کو نافع کے علاوہ نے یاء کی تشدید سے [عَلَیَّ] پڑھا ہے اور نافع نے تخفیف سے [عَلٰی] پڑھا ہے۔

قولہ: ﴿ وَرِسَالَتُ یَحِلُ ﴾

[عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلَتِیۡ] "کو [بِرِسٰلَتِیۡ] کو ابوجعفر کے اصل کے مطابق حذف الف یعنی توحید سے

سے [بِـــــرِسٰـــــلَتِـــــیۡ] پڑھا ہے کہ سے ظاہر ہے جبکہ لف سے

[بِـرِسٰـلٰتِیۡ] پڑھا باقی نے صل کے فق پڑھا بو کی طرح [بِـرِسٰـلَتِیۡ] یس

نے سے [بِـرِسٰـلٰتِیۡ] پڑھا نافع تو سے [بِـرِسٰـلَتِیۡ]

سے [بِرِسٰلٰتِیۡ] پڑھا بو کے تو سے [بِرِسٰلَتِیۡ] کے سے [بِرِسٰلٰتِیۡ] ہے

قال الشاطبیؒ:.......

وَجَـــمۡـــعُ رِسٰـــلٰتِـــیۡ حَـــمَتُـــهُ ذُكُـــوۡرُهُ	۶۹۸	....

[عَـلَی النَّاسِ بِرِسٰلَتِیۡ] بِرِسٰلَتِیۡ شامی کوفیین لف

بِرِسٰلٰتِیۡ پڑھا باقیین نے حذف لف تو بِرِسٰلَتِیۡ پڑھا ہے.

قولہ: ﴿وَاضۡمُمۡ حُلِیِّ فِدۡ وَخُزۡ حَلۡیِهِمۡ﴾

[مِنۡ حُلِیِّهِمۡ] بن عامر شامی کی طرح کے کے کی یہ سے

مِنۡ حُلِیِّهِمۡ پڑھا کا کی صل کی جبکہ نے کے کی

یہ سے [مِنۡ حِلِیِّهِمۡ] پڑھا بو صل کے فق کی طرح مِنۡ حُلِیِّهِمۡ پڑھا

نافع مِنۡ حُلِیِّهِمۡ پڑھا لبتہ صل کے کی تخفیف سے

مِنۡ حَلۡیِهِمۡ پڑھا ہے کہ سے ظاہر ہے "یہ منفرد" مِنۡ

حُلِیِّهِمۡ پڑھا

بو کے مِنۡ حُلِیِّهِمۡ کے مِنۡ حَلۡیِهِمۡ ہے

قال الشاطبیؒ:.......

------------وَضَـــــمُّ حُـــــلِیِّهِـــمُ	۶۹۹	بِـــكَسۡـــرٍ شَـفَـــا وَافٍ وَالۡاِتۡبَـــاعُ ذُوۡحُلَا

مِنۡ حُلِیِّهِمۡ ئی نے " مِنۡ حِلِیِّهِمۡ پڑھا باقیین نے "

کے مِنۡ حُلِیِّهِمۡ پڑھا کا کی یہ سب سبعہ کے ہے

قولہ: ﴿تُغۡفَرۡ خَطِیۡئٰتُ حُمِّلَا كَوۡرُشٍ﴾

[تُـغۡفَرۡلَكُمۡ خَطِیۡـٔتُكُمۡ] صل کے کی طرح تا کے کے

سے [تُـغۡفَــرۡلَكُمۡ] سر فع سے [خَـطِیۡـٔتُكُمۡ] پڑھا ہے کہ سے ظاہر ہے جبکہ

نے [نَـغۡـفِـرۡلَـكُـمۡ خَـطٰـیٰكُمۡ] پڑھا بو صل کے فق کی طرح [تُـغۡفَــرۡلَكُمۡ

خَطِیۡـٔتُكُمۡ] پڑھا لبتہ صل کے فق کے سے [نَـغۡفِرۡلَكُمۡ] سر

[illegible] کے [illegible] سے [خَطِيْئٰتِكُمْ] پڑھا [illegible] [نَغْفِرْلَكُمْ خَطِيْئٰتِكُمْ] پڑھا [illegible]

[تُغْفَرْلَكُمْ خَطِيْئٰتُكُمْ] [illegible] [نَغْفِرْلَكُمْ خَطِيْئٰتِكُمْ] ہے [illegible]

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِيهَا وَفِي الْاَعْرَافِ نَغْفِرْ بِنُوْنِهِ	۴۵۶	وَلَا ضَمَّ وَاكْسِرْ فَاءَهُ حِيْنَ ظَلَّلَا
وَذَكِّرْ هُنَا اَصْلًا وَلِلشَّامِ اَنَّثُوْا	۴۵۷	وَعَنْ نَافِعٍ مَعْهُ فِي الْاَعْرَافِ وُصِّلَا
خَطِيْئَاتُكُمْ وَحِّدْهُ عَنْهُ وَرَفْعُهُ	۷۰۲	كَمَا اَلْفُوْا وَالْغَيْرُ بِالْكَسْرِ عَدَّلَا
وَلٰكِنْ خَطَايَا حَجَّ فِيْهَا وَنُوْحِهَا	۷۰۳	....

[illegible] نَغْفِرْ [illegible] کوفیین نے [illegible] کے [illegible] سے

[نَغْفِرْ] پڑھا [illegible] نافع نے [illegible] سے [يُغْفَرْ] [illegible]

[illegible] سے [تُغْفَر] پڑھا [illegible] شامی نے [illegible] سے [تُغْفَرْ] پڑھا ہے [illegible]

[illegible] [نَغْفِر] [illegible] نغفر [illegible] يغفر [illegible] تغفر [illegible]

[illegible] نغفر [illegible] تغفر

[illegible] نَغْفِرْلَكُمْ خَطِيْئٰتِكُمْ کو شامی نے [illegible] سے [illegible]

[تُغْفَرْلَكُمْ] [illegible] سے [خَطِيْئٰتُكُمْ] پڑھا [illegible] نافع نے [illegible]

[illegible] سے [illegible] [تُغْفَرْلَكُمْ] [illegible] سے [خَطِيْئٰتُكُمْ] پڑھا [illegible] نے

[illegible] سے [نَغْفِرْلَكُمْ] [illegible] [خَطٰيٰكُمْ] [illegible] تکسیر [illegible] سے

پڑھا [illegible] باقی [illegible] کوفیین نے [illegible] سے [نَغْفِرْلَكُمْ] [illegible] کے [illegible]

سے [خَطِيْئٰتِكُمْ] پڑھا ہے [illegible]

قولہ: ﴿يَقُوْلُوْا خَاطِبَنْ حُمْ﴾

[illegible] اَنْ يَقُوْلُوْا اَوْيَقُوْلُوْا [illegible] اَنْ تَقُوْلُوْا

اَوْتَقُوْلُوْا پڑھا [illegible] سے [اَنْ يَقُوْلُوْا اَوْيَقُوْلُوْا] پڑھا [illegible] باقی [illegible]

[illegible] سے [اَنْ تَقُوْلُوْا اَوْتَقُوْلُوْا] پڑھا [illegible]

[illegible] سے [اَنْ تَقُوْلُوْا اَوْتَقُوْلُوْا] پڑھا [illegible] سے پڑھا [illegible]

قال الشاطبیؒ:.......

تَقُوْلُوْا مَعًا غَيْبٌ حَمِيْدٌ	۷۰۸	....

[اَنْ تَقُوْلُوْا اَوْتَقُوْلُوْا] [illegible] سے [اَنْ يَقُوْلُوْا اَوْيَقُوْلُوْا] پڑھا [illegible]

باقیین [illegible] کو [illegible] اَنۡ تَقُوۡلُ [illegible] اَوۡتَقُوۡلُ [illegible] پڑھا [illegible]

قولہ: ﴿ وَيَلۡحَدُو اضۡـمُمِ اكۡسِرُ كَحَا فِذۡ ﴾

[illegible] يَـلۡحَدُو [illegible] کو [illegible] فصلت [illegible] کے [illegible] کے

[illegible] [يُلۡحِدُوۡن] پڑھا [illegible] [يَلۡحَدُوۡن] پڑھا [illegible] باقی [illegible] نمبر [illegible]

کے [illegible] فرق [illegible] کی طرح [يُـلۡـحِدُوۡن] پڑھا [illegible] کے [illegible] کے [illegible]

[يُلۡحِدُوۡن] پڑھا [illegible] نمبر [illegible] یک [illegible]

نیز [illegible] کہنا [illegible] "[كَـحَا] [حٰـمٓ فُصِّلَتۡ] کی طرح [illegible] يُـلۡحِدُو [illegible] نحل

[illegible] کوسب [illegible] کے [illegible] فرق پڑھا [illegible]

کے [illegible] [يَلۡحَدُوۡن] [illegible] کے [illegible] کے [illegible] [يُلۡحِدُوۡن] پڑھا [illegible]

قال الشاطبیؒ:.......

.............وَحَيۡـــــــثُ يُـــــلۡ	۴۰۸	حِـدُوۡنَ بِـفَتۡـحِ الـضَّـمِّ وَالۡكَسۡـرِ فُـصِّلَا
وَفِــي الـنَّـحۡلِ وَالاَهُ الۡكِسَـائِـيۡ----	۴۰۹	....

[illegible] يُـلۡـحِدُو [illegible] فصلت [illegible] نحل [illegible] فصلت [illegible]

[illegible] نحل [illegible] پڑھا [illegible] يُـلۡـحِدُو [illegible] کے [illegible] کے [illegible] باقیین [illegible] پڑھا [illegible] يَـلۡـحَدُو [illegible] کے [illegible]

[illegible] لے کو [illegible] باقیین [illegible] [يَـلۡـحَـدُوۡن] [illegible] کے [illegible] کے [illegible] [يُـلۡـحِـدُوۡن]

پڑھا [illegible] فصلت [illegible] يَـلۡـحَدُو [illegible] کے

[illegible] کے [illegible] يُلۡحِدُو [illegible] نحل [illegible] يَلۡحَدُو [illegible] باقیین [illegible]

کے [illegible] کے [illegible] يُلۡحِدُو [illegible] پڑھا [illegible]

قولہ: ﴿ضُمَّ طَا يَبۡطِشُ اِ سُجِلَا﴾

[illegible] يَـبۡـطِشُ [illegible] کو [illegible] کے [illegible] [يَـبۡـطُشُ] پڑھا [illegible] باقی

[illegible] کے [illegible] [يَبۡطِشُ] پڑھا [illegible] کی طرح [illegible] [اُسۡجِلا] [illegible] کردیا [illegible]

وَقَصۡرَ أَنَا مَعۡ كَسۡرِ اِعۡلَمۡ وَمُرۡدِفِي افۡـ 118 تَحَنۡ مُوۡهِنٌ وَاقۡرَأۡ يُغَشِّى انۡصِبِ الۡوِلَا

حَلَا يَعۡمَلُوا خَاطِبۡ طَرَى حَىَّ أَظۡهِرَنۡ 119 فَتًى حُزۡ وَيَحۡسَبُ أُدۡ وَخَاطَبَ فَاِعۡتَلَا

قولہ: ﴿ وَقَصۡرَ أَنَا مَعۡ كَسۡرِ اِعۡلَمۡ ﴾

[illegible] اَنَـــــــــــــــ [illegible] کے [illegible] جا [illegible] یک [illegible] "[اِنۡ

اَنَاالَّنَذِيۡرُوَّبَشِيۡرٌ ... "[اِنۡ اَنَاالَّنَذِيۡرُمُّبِيۡنٌ] ... "[وَمَا اَنَاالَّنَذِيۡرُمُّبِيۡنٌ]

... حذ ... لف ... پڑھا ... یت ... حذ

... حذ ... پڑھا ... ئمہ ... لف ... حذ

... لف ... پڑھا ... حذ ... لف ... پڑھا ... ئمہ

" ... [اَنَـــا] ... مہ یا ... جا ... کر ... کہ نا ... نیز ... "

سب ... حذ ... لف ... پڑھا ... لف

پڑھا ... حالت ... قف ... لف سب

قال الشاطبیؒ:.......

وَمَـدُّ اَنَـافِـي الۡـوَصۡـلِ مَـعۡ ضَـمِّ هَـمۡـزَةٍ ۵۲۱ وَفَتۡـحٍ اَتَـى وَالۡـخُـلۡـفُ فِـى الۡـكَسۡـرِ بُـجِّلَا

[اَنَـا] ... گر ... مہ یا ... جا ... حالت ... لف ... پڑھا

... گر [اَنَـــا] ... جا ... حالت ... لف ... حذ ... لف ... حذ

پڑھا ... باتیین ... حذ ... لف ... پڑھا ... قفاً سب ... لف ... پڑھا

{ یاء ات اضافت }

... "سا ... ضافت ... [رَبِّـىَ الۡـفَوَاحِشَ] [عَـنۡ ايَـاتِـىَ الَّذِيۡنَ]

... ئمہ ... پڑھا ... [اِنِّـىۡ اَخَافُ] [مِـنۡ بَـعۡدِىَ اَعَجِلۡتُمۡ] [عَـذَابِـىَ اُصِيۡبُ]

... ساکن ... [مَعِىۡ بَنِىۡ اِسۡرَآئِيۡلَ] [اِنِّـىۡ اَصۡطَفَيۡتُكَ] ... سب ... ساکن

{ یاء ات زوائد }

... ئد ... [ثُمَّ كِيۡدُوۡنِ] ... حا ... حا

حا ... "حذ ... [فَلَا تُنۡظِرُوۡنِ] ... " ... ئمہ ... حا ... حا ... "حذ

﴿سُوۡرَةُ الۡاَنۡفَالِ﴾

قوله: ﴿ وَمُرۡدِفِى افۡـتَحَنۡ ـــ حَلَا ﴾

... مُـرۡدِفِى ... مُـرۡدَفِى ... پڑھا ... "

... [مُرۡدَفِيۡنَ] ... پڑھا ... ئمہ ... پڑھا

... [مُـرۡدَفِيۡـنَ] ... [مُـرۡدِفِيۡـنَ] ... پڑھا ...

[مُرۡدَفِيۡنَ] ... [مُرۡدِفِيۡنَ] ... پڑھا ... [مُرۡدِفِيۡنَ] ... [مُرۡدَفِيۡنَ]

... [مُرۡدِفِيۡنَ]

قال الشاطبیؒ:.......

وَعَـنُ قُـنبُـلٍ يُـرُوَى وَلَيْـسَ مُـعَـوَّلَا	٤١٣	وَفِـيُ مُـرُدِفِيُـنَ الـدَّالَ يَـفُتَـحُ نَـافِـعٌ

مُـرُدِفِين ... مُـرُدَفِين ... قنبل ...

قنبل ... مُرُدفِين ...

قوله: ﴿مُوُهِنٌ ـــ حَلَا﴾

مُـوُهِنٌ كَيُدَالُكَفِرِيُن ... [مُوُهِنٌ] ...

[مُوُهِنٌ] ...

[مُوَهِّنٌ] ... [مُوُهِنٌ] ...

[مُـوَهِّـنٌ] ...

[مُوُهِنٌ] ... [مُوَهِّنٌ] ...

[مُوُهِنٌ] ... [كَيُدَ] ...

[مُوُهِنٌ] ... [كَيُدَ] ...

قال الشاطبیؒ:.......

يُـنَـوَّنُ لِـحَـفُـصٍ كَيُـدِ بِالُـخَـفُـضِ عُـوِّلَا	٤١٧	وَمُـوُهِـنُ بِـالتَّـخُـفِيُفِ ذَاعَ وَفِيُـهِ لَـمُ

مُوُهِنُ كَيُدَالُكَفِرِين ... [مُوُهِنُ] ... فين ...

... قيين ... [مُوَهِّنٌ] ... [كَيُدَ] ...

[كَيُدِالُكَفِرِين] ... قيين ... [كَيُدَالُكَفِرِين] ... [مُوَهِّنٌ]

كَيُدَالُكَفِرِيُن ... [مُوُهِنٌ كَيُدَالُكَفِرِيُن] ... [مُوُهِنُ كَيُدِالُكَفِرِيُن] ...

قوله: ﴿ وَاقُرَأُ يُغَشِّى انُصِبِ الُوِلَا حَلَا﴾

يُـغَشِّيُـكُـمُ الـنُّعَـاس ...

[يُغَشِّيُكُمُ] ... [النُّعَاسَ] ...

... [يَغُشَـكُمُ] ... [النُّعَاسُ] ...

... [يُـغَشِّيُـكُـمُ الـنُّعَاسَ] ...

[يُغُشِيُكُمُ] ... [النُّعَاسَ] ... [يُـغَشِّيُكُمُ النُّعَاسَ] ... [يُغُشِيُكُمُ

النُّعَاسَ] ... [يُغُشِيُكُمُ النُّعَاسَ] ... [يُغَشِّيُكُمُ النُّعَاسَ] ...

قال الشاطبیؒ:.......

وَيُغۡشِي سَمَا خِفًّا وَفِي ضَمِّهِ افۡتَحُوا	٤١٥	وَفِي الۡكَسۡرِ حَقًّا وَالنُّعَاسَ ارۡفَعُوا وِلاَ

يُغَشِّيكُمُ النُّعَاس [يُغۡشِيكُمۡ

النُّعَاسَ

[يَغۡشٰكُمُ النُّعَاسُ] [يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ] أقيين

﴿يَعۡمَلُوا خَاطِبۡ طِرَى﴾

[فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ] [يَعۡمَلُوۡنَ] [تَعۡمَلُوۡنَ]

[فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ]

﴿حَيَّ أَظۡهِرَنۡ فَتًى خُزۡ﴾

وَيَحۡيٰى مَنۡ حَيَّ [حَيَّ]

[حَيِـــــــــــــيَ]

[حَيَّ] [حَيِيَ]

قال الشاطبیؒ:.......

وَمَنۡ حَيِيَ اكۡسِرۡ مُظۡهِرًا اِذۡ صَفَا هُدًى	٤١٩	....

حَـــــــــــيِيَ

[حَيِيَ] أقيين

﴿وَيَحۡسَبُ اِدۡ وَخَاطَبَ فَاِ عُتَلاَ﴾

وَلا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا [وَلا يَحۡسَبَنَّ]

[وَلا تَحۡسَبَنَّ] [وَلا يَحۡسَبَنَّ]

[وَلا تَحۡسَبَنَّ] [وَلا يَحۡسَبَنَّ]

[وميسرة افتحا كيحسب اد واكسره فق]

[وَلا يَحۡسَبَنَّ] [وَلا تَحۡسِبَنَّ]

قال الشاطبیؒ:.......

وَيَحۡسَبُ كَسۡرُ السِّيۡنِ مُسۡتَقۡبِلاً سَمَا	٥٣٨	رِضَاهُ وَلَمۡ يَلۡزَمۡ قِيَاسًا مُؤَصَّلاَ
وَ بِالۡغَيۡبِ فِيۡهَا تَحۡسَبَنَّ كَمَا فَشَا	٤٢٠	عَمِيۡمًا وَقُلۡ فِي النُّوۡرِ فَاشِيۡهِ كَحَّلاَ

يَحۡسَبُ

[وَلا تَــحۡسَبَـنَّ] [وَلا يَــحۡسَبَـنَّ]

[وَلا تَــحۡسَبَـــنَّ] باقيين

باقيين

وَفِى تُرۡهِبُوا اشۡدُدۡ طِبۡ وَضُعۡفًا فَحَرِّكۡ امۡـ 120 دُدِ اهۡـمِـزۡ بِـلا نُـوۡنٍ أُسَـارَى مَعًـا أَلا

يَـكُـونَ فَـأَنِّـثۡ إِذۡ وِلَايَةَ ذِى افۡتَـحَـنۡ 121 فِنًا وَاقۡـرَإِ الۡأَسۡرَى حَمِيۡدًا مُحَصِّلَا

﴿ وَفِى تُرۡهِبُوا اشۡدُدۡ طِبۡ ﴾

تُرۡهِبُوۡنَ تُرَهِّبُوۡنَ

تُرۡهِبُوۡنَ

﴿ وَضُعۡفًا فَحَرِّكۡ امۡـدُدِ اهۡمِزۡ بِلا نُوۡنٍ ـــ أَلا ﴾

[ضُعۡفًا] اَنَّ فِيۡكُمۡ ضُعۡفًا

[ضُعَفآءَ] [فَحَرِّكۡ]

[ضُعۡفًا] [ضُعۡفًا] [ضُعۡفًا]

[ضُعۡفًا] [ضُعَفآءَ] [ضُعۡفًا] [ضُعۡفًا]

قال الشاطبیؒ:.......

....	٧٢٢	وَضُـعۡـفًـا بِفَتۡحِ الضَّـمِّ فَـاشِيۡـهِ نُـفِّلَا	
وَفِي الـرُّوۡمِ صِفۡ عَنۡ خُلۡفِ فَصۡلٍ ــــ	٧٢٣	....	

اَنَّ فِيۡـكُـمۡ ضُعۡفًا [ضُعۡفًا] [ضَعۡفًا]

باقيين [ضُعۡفًا] الخلف

باقيين

﴿ أُسَارَى مَعًا أَلا يَكُونَ فَأَنِّثۡ إِذۡ ﴾

مَـا كَـانَ لِـنَبِـيٍّ اَنۡ يَّـكُوۡنَ لَهٗۤ اَسۡرٰى قُـلۡ لِـمَـنۡ فِـيۡۤ اَيۡدِيۡكُمۡ مِّنَ

الۡاَسۡرٰۤى [اَنۡ يَّكُوۡنَ] [أَسۡرٰى]

[فُــعَـــالـــى] أُسَـــر

[تَــكُـوۡنُ] [لَــهٗ أَسۡـرٰى] [لَــهٗ]

[اَنۡ يَّكُوۡنَ] [اَسۡرٰى] [اَسۡرٰى]

[اَسۡـــرٰى] [ ] [ ]

[اَنۡ تَكُوۡنَ] [يَكُوۡنَ] [اَسۡرٰى] [قَتۡلٰى]

[اُسۡرٰى] [فُعَالٰى] [اَسۡرٰى] [اَنۡ يَّكُوۡنَ]

[اَنۡ تَكُوۡنَ] [اَنۡ يَكُوۡنَ] [اَسۡـرٰى] [اَسۡـرٰى] [قَتۡـلٰى]

[اَنۡ يَّكُوۡنَ]

قال الشاطبیؒ:.......

اَنّـــــــــثُ اَنۡ	۴۲۳	يَّـكُـوۡنَ مَعَ الۡاَسۡرٰى الۡاُسَـارَى حُلاًّ حَلاَ

"[اَنۡ يَّكُوۡنَ] مَاكَانَ لِنَبِيٍّ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗ اَسۡرٰى قُلۡ لِمَنۡ فِيۡۤ اَيۡدِيۡكُمۡ مِّنَ الۡاَسۡرٰى"

[مـن الۡاَسۡرٰى] لفظِ [اَنۡ يَّكُوۡنَ] قیین [اَنۡ تَكُوۡنَ]

[اَسۡرٰى] [قَتۡلٰى] قیین [اُسۡرٰى] [فُعَالٰى]

"وِلَايَتِهِمۡ" [ ] مَالَكُمۡ مِّنۡ وَّلَايَتِهِمۡ

[وِلَايَتِهِمۡ] [وَلَايَتِهِمۡ]

[وِلَايَتِهِمۡ]

[وَلَايَتِهِمۡ]

[اَلۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ] " [ذِئۡ]

[اَلۡـوِلَايَةُ لِلّٰـهِ]

[اَلۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ]

قال الشاطبیؒ:.......

وَلَايَتِهِـمۡ بِـالۡكَسۡـرِ فُـزۡ وَبِـكَهۡـفِـهٖ	۴۲۴	شَــفَـــا ----------------------

مَـالَـكُـمۡ مِّـنۡ وَّلَايَتِهِمۡ وَلَايَتِهِمۡ

[وِلَايَتِهِمۡ] قیین [اَلۡـوَلَايَةُ لِلّٰـهِ] وَلَايَتِهِمۡ

[اَلۡـوَلَايَةُ لِلّٰهِ] قیین [اَلۡـوِلَايَةُ لِلّٰهِ]

[وِلَايَتِهِمۡ ،اَلۡوِلَايَةُ لِلّٰهِ] [وَلَايَتِهِمۡ ،اَلۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ]

[وَلَايَتِهِمۡ] [اَلۡوِلَايَةُ لِلّٰهِ]

قُلۡ لِّمَنۡ فِيۡ اَيۡدِيۡكُمۡ مِّنَ الۡأَسۡرٰى ... اَلۡاَسۡرٰى

اَلۡاَسۡرٰى ... قَتۡلٰى ... اَلۡاَسۡرٰى

فُعَالٰى ... اَلۡاُسٰرٰى ... اَلۡاَسۡرٰى

اَلۡاَسۡرٰى ... اَلۡاُسۡرٰى

قال الشاطبیؒ:......

....	۷۲۳	ــ مَــعَ الۡاَسۡــرٰى الۡاُسَــارَى حُلاَ حَــلا

قُلۡ لِمَنۡ فِيۡ اَيۡدِيۡكُمۡ مِنَ الۡاَسۡرٰى ... اَسۡرٰى ... فُعَالٰى ... اُسۡرٰى

قَتۡلٰى ... اَسۡرٰى

اِنِّيَ اَرٰى ... اِنِّيَ اَخَافُ اللّٰهَ

وَقُلۡ عَـمَـرَهُ مَـعۡهَا سُقَاةَ الۡخِلَافَ بِنۡ 122 عُـــزَيۡـرُ فَـنَــوِّنۡ حُـزۡ وَعَيۡـنَ عَشَــرُ أَ لَا

فَسَــكِّــنۡ جَمِيۡعًا وَامۡدُدۡ اثۡنَا يَضِلُّ حُطۡ 123 بِضَمٍّ وَخِفَّ اسۡكِنۡ مَعَ الۡفَتۡحِ مَدۡخَلَا

اَجَـعَــلۡتُــمۡ سِـقَايَةَ الۡـحَــآجِّ وَعِـمَــارَةَ الۡـمَسۡـجِـدِالۡـحَـرَامِ

سِــقَــايَـة ... عِــمَــارَة ... سُــقَــاة

غُـزٰة ... فَـجَـرَة ... عَـمَـرَة

سِقَايَة ... عِمَارَة

عُـزَيۡرُابۡنُ اللّٰهِ ... عُزَيۡرٌ ... عُزَيۡرُ

[illegible] عُـزَيْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ [illegible] عُزَيْر [illegible]

[illegible] عُـزَيْـرُابْنُ اللّٰهِ [illegible] عُزَيْر [illegible]

[illegible] عُزَيْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ [illegible] عُزَيْرُابْنُ اللّٰهِ [illegible]

قال الشاطبیؒ:.......

----------------وَنَـــوِّنُـــوْا	٤٢٦	عُـــزَيْـرٌ رِضَـا نَـصٌّ وَبِـالْـكَسْـرِ وُكِّلاَ

[illegible] عُـزَيْرُابْنُ اللّٰهِ [illegible] عُزَيْر [illegible] عُزَيْر [illegible]

[illegible] عُزَيْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ [illegible] عُزَيْرُابْنُ اللّٰهِ [illegible]

[illegible]

[illegible] اَحَـــــدَعَشَـــ [illegible] عَشَــــ [illegible]

[illegible] خَـمْسَةَعَشَـ [illegible] اَحَـدَعُشَـ [illegible] خَـمْسَةَعُشَـ [illegible]

[illegible] اِثْنَاعَشَـ [illegible] اِثْنَاعُشَـ [illegible]

[illegible] اَحَـدَعَشَـ [illegible] اِثْنَاعَشَـ [illegible]

[illegible]

[illegible] يُـضَـلُّ بِـهِ الَّـذِيْـنَ [illegible] يُضِلُّ [illegible]

[illegible] يُضِلُّ [illegible]

[illegible] يَـضِـلُّ [illegible]

[illegible] يَضِلُّ [illegible] يُضَلُّ [illegible]

[illegible] يَـضِـلُّ [illegible]

[illegible] يُضِلُّ [illegible] يُضَلُّ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قال الشاطبیؒ:.......

يَـضِـلُّ بِـضَـمِّ الْيَـاءِ مَـعْ فَتْـحِ ضَـادِهِ	٤٢٨	صِـحَـابٌ وَلَـمْ يَـخْشَـوْهُـنَـاكَ مُـضَـلِّلاَ
---يَـضِـلُّـوْنَ ضُـمَّ مَـعْ	٢٦٣	يَـضِـلُّـوا الَّـذِيْ فِـيْ يُـوْنُـسٍ ثَـابِتًـا وَلاَ

[illegible] يَضِلُّ [illegible] يُضَلُّ [illegible]

يَضِلُّ لِيَضِلُّوْنَ،لِيَضِلُّوْا

لِيَضِلُّوْنَ،لِيُضِلُّ لِيَضِلُّوْنَ،لِيَضِلُّ

مُدْخَلًا مُدَّخَلًا

مُدَّخَلًا

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَكَلِمَةُ اللّٰهِ

وَكَلِمَةَ اللّٰهِ وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ثَانِيَ

يَلْمِزُ يَلْمِزُ

يَلْمِزُ

وَرَحْمَةٍ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةٌ رَحْمَةٍ رَحْمَةٌ

رَحْمَةٍ رَحْمَةٌ

رَحْمَةٌ

قال الشاطبیؒ:......

[illegible]	۷۲۹	....

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةٌ رَحْمَةٍ رَحْمَةٌ

رَحْمَةٌ

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ

[illegible]

133

133

ب ، خلاف ، ح

لفظ میم کسرہ ام ، لفظ ، راء ، سے ، لفظ ، لفظ

عمرو بصری ، میم ، لفظ ، تنوین ، لفظ ، ے لفظ راء

تنوین ، بھی اپنی ، میم ، وا ، تھا ، ر

کیونکہ ، مم حمزہ ، او ، م ، تھا ، ب ، ء

وخلف

کسرہ ، اور تنوین ، اور ، م ، س

راء ، ر ، اور کسرہ ، میم ، کسرہ ام ، اور راء

خلاف اور ، ب ، عمرو بصری ، خلاف ، خلاف

و میں تنوین ، میں ا ، ال ، و ، میں ، مم حمزہ

تنوین ، میں ا ، اور ، ب ، مم حمزہ ، و میں

تنوین ، کیونکہ ، عمرو بصری ، و میں تنوین

ح ، خلاف ، ال ، ا

لہذا ، وخلف ، تنوین اور ، ب ، تنوین

ر ، تنوین

اس ، شہرت ، بیان ، کیا۔

اور حمزہ ، تنوین ، اس ، میں

جگہ تنوین ... بغیر تنوین ... حمزہ او ... نجم میں اس ... ،

کِ تنوین ... تنوین ...

و لئے ... س ... تنوین ... اور بغیر تنوین ... س ... لئے و ... ، تنوین ... ر

بغیرا ... یعنی سکون ... ۔

خلف ... خلاف یہاں ... ت میں ... فتحہ ... م ... بعد

اثبات ... سکون ... سین ... کسرہ ... م حمزہ ... (... تھا) اور

بھی ... عمرو بصری ... اپنی ... خلف ... وا ...

(تھا) لہٰذا تینوں ... اءت ... ۔

یہاں ... ت میں ... سین ... کسرہ ... سکون ...

بعد اثبات ... فتحہ ... م ... سین ... ۔

خلف ... خلاف ...

حمزہ ... م ... (... بھی ا ... وا ... (تھا) ... ء

اءت ... لہٰذا تینوں ... (تھا) ... عمرو بصری ... اور ... (کیونکہ ...

ء ... ۔

... حمزہ او ... ء ... ، اور

ء ... ۔

یعقوب ... خلاف ... ء ... (... عمرو بصری

ء ... بھی اپنی ... وا ...

... (تھا) لہٰذا تینوں ... حمزہ ... (کیونکہ ... ء ... ۔

مکی، بصری ء ء نصب

جعفر ا خلاف میں لفظ (،

(کیونکہ ، ن ا ن ا اء ت بھی اپنی ا وا تھا) ل

م عمرو بصری اور م حمزہ بھی ن ن تھا) لہٰذا تینوں ا ا ء ن ۔

میں لفظ ، اور مکی کیلئے ن ، (ن

۔ ( )

لفظ یہاں ر سین ف میں ، یہاں ا رق میں ر جعفر اور

سین ف میں جماز ا خلاف میم ان ا ا میم

اور خلاف) (، (روں جگہ میم

خلاف روں جگہ میم (کیونکہ م حمزہ روں جگہ میم تھا) اور

یعقوب ا (کیونکہ عمرو بصری بھی روں جگہ میم ا روں جگہ میم

) لہٰذا یہاں ا رق میں ر جعفر کیلئے میم ا سین ف

میں جماز کیلئے میم اور ان کیلئے میم اور خلاف و یعقوب کیلئے روں جگہ میم

۔

ر روں جگہ رج ذ

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

لفظ [illegible] سین اور زی میں [illegible] اور حمزہ نے میم [illegible] ہے، [illegible] ف میں حمزہ

[illegible] نے بلاخلف اور ہشام [illegible] میم [illegible] ہے، جبکہ [illegible] مکی، بصری اور کسائی نے میم [illegible]

[illegible] ہے، اور [illegible] ان نے [illegible] ف وا [illegible] میم [illegible] ہے، اور یہی ہشام [illegible] ہے۔

[illegible]

ابو جعفر نے ا [illegible] خلاف [illegible] ہے، (جبکہ [illegible] ضمہ [illegible] فتحہ

[illegible] تھا) اور اس [illegible] اءت میں [illegible] ہیں، اور [illegible] عشرہ [illegible] فتحہ [illegible] ہے۔

[illegible]

ابن جماز نے ا [illegible] خلاف [illegible] کسرہ [illegible] ف [illegible] سکون [illegible] ہے، اور

اس [illegible] اءت میں [illegible] ہیں، جبکہ [illegible] اعشرہ [illegible] فتحہ [illegible] ف [illegible] کسرہ [illegible] ہے۔

[illegible]

یعقوب نے ا [illegible] خلاف یہاں [illegible] عمل میں [illegible] خطاب [illegible]

[illegible] ہے، (جبکہ امام عمرو بصری [illegible] دونوں جگہ [illegible] غیب [illegible] دونوں جگہ اپنی

ا [illegible] ہے، یعنی ابو جعفر [illegible] خطاب [illegible] غیب [illegible]

[illegible] کیونکہ [illegible] خطاب [illegible] اور امام حمزہ [illegible] غیب [illegible] تھا)

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]

یہاں [illegible] عمل میں [illegible] خطاب [illegible] اور [illegible] جبکہ

[illegible] غیب [illegible]

[illegible]

[illegible] میں اٹھا [illegible] اءات ا [illegible] ہیں [illegible] رج ذ [illegible] ہیں:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تمام میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور [illegible] وکیلئے سکون ہے۔

[illegible]

اس سورت میں [illegible] ءات زائد [illegible] ہیں [illegible] رج ذ [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] جعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب [illegible] لین میں اثبات اور خلف کیلئے لین میں [illegible] ف
[illegible] یعقوب کیلئے لین میں اثبات اور ابوجعفر وخلف کیلئے [illegible] ف ہے۔

[illegible]

[illegible] 137 [illegible]

[illegible]

ابوجعفر نے اصل [illegible] خلاف [illegible] جگہ [illegible] ء [illegible] فتحہ [illegible] ہے، اور [illegible] ء [illegible] تھ
[illegible]، جیسا [illegible] اصول [illegible] رہا ہے (جبکہ [illegible] ء [illegible] کسرہ [illegible] وا [illegible] نے اپنی اصل [illegible]
[illegible] ء [illegible] کسرہ سے [illegible] م حمزہ نے [illegible] ء [illegible] کسرہ سے
[illegible] تھا) البتہ ابوجعفر اور یعقوب کیلئے [illegible] کیلئے [illegible] ء [illegible] سکون [illegible]۔

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] جگہ ابن [illegible] ء [illegible] فتحہ [illegible] ہے، جبکہ [illegible] ء [illegible] کسرہ سے
[illegible] ہے۔

[illegible]

یعقوب نے اصل [illegible] خلاف ([illegible] بعد ([illegible] ءِ غیب سے
[illegible] (جبکہ [illegible] م ابوعمرو بصری [illegible] نون [illegible]
وا [illegible] نے اپنی اصل [illegible] غیب [illegible] اور [illegible] م حمزہ نے بھی
[illegible] غیب [illegible] رہے [illegible] نے یہاں [illegible] اختلاف بیان
[illegible]، کیونکہ عین [illegible] اختلاف [illegible] میں تینوں [illegible] اپنی اصل [illegible] ہیں، یعنی ابوجعفر عین [illegible] کسرہ [illegible] یعقوب
وخلف عین [illegible] سکون [illegible] ہیں۔

( ) نے ... غیب ... فع ... نوں فعلوں ... نے

نون سے ( ) ہے۔ اور ... می اور بصری کیلئے ... عین کے سکون سے ... کے لئے

عین کے کسرہ سے ... لہذا ... کیلئے ... کیلئے

( )

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ یو ⑩ میں ⑩ وجگہ ... وصل میں شین کے بعد ... فِ ا

سے ... ہے، البتہ ... و ❹ میں ... ف ا اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری ... وصل

میں شین کے بعد اثبات ا سے ... سے ا ... تھا) ... وا ... نے بھی

اپنی اصل کے موافق شین کے بعد ... فِ ا سے ... ہے، (کیونکہ امام ... فع اور امام حمزہ نے بھی ... فِ ا

... تھا) لہذا تینوں ... کے لئے ... ا ہے۔

یہاں سورۂ یو ⑩ میں ⑩ وجگہ ... بصری ... وصل میں شین کے بعد اثبات ا سے ...

... و ❹ میں ... فِ ا ... ہے، جبکہ ... لین میں شین کے بعد ... ا سے ... ہے۔

یعقوب نے اصل کے خلاف پہلے والے ... کے فتحہ سے

... ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے سین کے کسرہ ... تھا) اور اس ... اءت میں ... ہیں، اور

... قی ... اءعشرہ نے سین کے کسرہ ... ہے، البتہ ... کی قید احترازی ہے، کیونکہ اس ... قی تمام مقامات کو نکالنا

مقصود ہے ... اءعشرہ کے ... تفاق سین کے کسرہ سے ہیں۔

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ... کو تخفیف سے

... ہے، (جبکہ امام ... فع نے ذال کی تشدید ...) ... وا ... نے اپنی اصل کے موافق

ہے، یعنی یعقوب نے ذال کی تشدید ... نے ذال کی تخفیف ... (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے ذال کی تشدید سے اور امام حمزہ نے ذال کی تخفیف سے تھا) لٰہذا ابوجعفر اور خلف کے لئے ذال کی تخفیف سے اور یعقوب کے لئے ذال کی تشدید سے ہے۔

نے ... ذال کی تخفیف سے ... ہے، جبکہ ... نے ذال کی تشدید سے ... ہے۔

یعقوب نے اصل کے خلاف ... دوسرے نون کے حذف، جیم کی تشدید اور یاء کے فتحہ سے ... ہے، جیسا تلفظ سے ... ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دوسرے نون کے اثبات، جیم کی تخفیف اور یاء کے سکون سے ... اور ... نے اپنی اصل کے موافق دوسرے نون کے اثبات، جیم کی تخفیف اور یاء کے سکون سے ... (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ...) لٰہذا ابوجعفر اور خلف کے لئے ... یعقوب کے لئے ... ہے۔

... دوسرے نون کے حذف، جیم کی تشدید اور یاء کے فتحہ سے ... ہے، ... دوسرے نون کے اثبات، جیم کی تخفیف اور یاء کے سکون سے ... ہے۔

سورۂ یونس میں ... یاءات ... ہیں ... درج ذیل ہیں:

... میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور ... واں کیلئے سکون سے ہے۔

اس سورت میں ءات ہیں رج ذ ہیں:

بوجعفر کیلئے و اور یعقوب کیلئے لین میں اثبات اور خلف کیلئے ف ہے

ن تینوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور وائمہ کیلئے ف ہے۔

یعقوب نے اصل کے خلاف اصم کی طرح کیر سے ہے، جیسا تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری تھا) اور قی وائمہ نے اپنی اصل کے موافق نکہ امام نافع اور امام حمزہ نے سے تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے کیر سے اور ابوجعفر و خلف کیلئے سے ہے۔

عاصم اور ابن عامر کیر سے ہے، اور سے ہے۔

یعقوب نے اصل کے خلاف سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ف کیلئے بھی اصل کے موافق جمع امام حمزہ نے بھی جمع نے اصل کے موافق امام نافع نے بھی یعقوب اور خلف کے لئے جمع سے اور ابوجعفر کے لئے سے ہے۔

نے جمع ہے، جبکہ نے

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ رعد اور سورۂ میں میں لفظ کو کے

ضمہ … ھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے … کے فتحہ … ھا تھا) اور خلف نے بھی … کے ضمہ … ھا ہے، جو کہ اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی … کے ضمہ … ھا تھا) البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق … کے فتحہ … ہے، (کیونکہ امام … فع نے … کے فتحہ … تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کے لئے … کا ضمہ اور ابوجعفر کیلئے … کا فتحہ ہے۔

… نے یہاں اور سورۂ … میں … سے … ھا ہے، جبکہ … نے … کے فتحہ … ھا ہے۔

سورۂ رعد میں … ء اضافت کوئی نہیں۔

اس سورت میں چار … ءاتِ زائد ہیں، … رج ذیل ہیں:

… ان … میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی … وائمہ کے … ف ہے

رویس نے اصل کے خلاف … ابتداء کی صورت میں ھاء کے رفع … ہے، البتہ ماقبل سے وصل کی صورت میں ھاء کی … ابوعمرو بصری نے حالین میں ھاء کے … سے … ھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق … ھا ہے یعنی ابوجعفر نے حالین میں ھاء کے رفع سے اور روح وخلف نے ھاء کے … ھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے حالین میں ھاء کے رفع سے اور امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے ھاء کی … ھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے حالین میں ھاء کا رفع اور روح وخلف کے لئے ھاء کا … اور رویس کیلئے ابتداء میں ھاء کا رفع اور وصل میں ھاء کا … ہے۔

… نے ابتداء اور وصل … دونوں حالتوں میں ھاء کے رفع … ھا ہے، اور … نے ھاء

سے [illegible] ہے۔

[illegible]

رویس نے اصل کے خلاف سورۂ [illegible] میں [illegible] ابتداء میں ہمزہ کے کسرہ سے [illegible]
حا[illegible] وصل میں ہمزہ کے فتحہ سے [illegible] نے حالین میں ہمزہ کے کسرہ سے
[illegible] قی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق [illegible] ھا ہے، یعنی ابوجعفراورروح نے حالین میں ہمزہ کے کسرہ سے
[illegible] نے ہمزہ کے فتحہ سے [illegible] (کیونکہ امام [illegible] فع اورامام ابوعمرو بصری نے حالین میں ہمزہ
کے کسرہ سے اورامام حمزہ نے ہمزہ کے فتحہ سے [illegible] ھا تھا) لہٰذا رویس کیلئے ابتداء کی حا[illegible] میں ہمزہ کے کسرہ سے اور وصل میں
ہمزہ کے فتحہ سے اورابوجعفرروح کیلئے حالین میں ہمزہ کے کسرہ سے اور خلف کیلئے حالین میں ہمزہ کے فتحہ سے ہے۔

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] ابتداء اور وصل [illegible] ونوں حالتوں میں ہمزہ کے فتحہ سے [illegible]
نے ہمزہ کے کسرہ سے [illegible]

[illegible]

سورۂ لقمان میں [illegible] یعقوب نے اصل کے خلاف [illegible] ء کے ضمہ [illegible] ھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری
[illegible] ء کے فتحہ [illegible] ھا تھا) اور [illegible] قی ابوجعفر وخلف نے بھی اصل کے موافق [illegible] ء کے ضمہ [illegible] ھا ہے، (کیونکہ
امام [illegible] فع اورامام حمزہ نے بھی [illegible] ء کے ضمہ [illegible] ھا تھا) لہٰذا سورۂ لقمان میں تینوں ائمہ کی [illegible] ء کے ضمہ سے ہے۔
البتہ سورۂ لقمان کے علاوہ لفظ [illegible] جو کہ یہاں، سورۂ حج اور زمر میں [illegible] ہوا ہے، اس کو روح نے اصل کے خلاف
[illegible] ء کے ضمہ [illegible] ھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری [illegible] ء کے فتحہ [illegible] ھا تھا) البتہ رویس نے اصل کے موافق [illegible] ء کے فتحہ سے
[illegible] ھا ہے، جبکہ [illegible] قی ابوجعفر وخلف نے اصل کے موافق سورۂ لقمان کی طرح ان سورتوں میں بھی [illegible] ء کے ضمہ [illegible] ھا ہے۔ لہٰذا
ابوجعفر وخلف اورروح نے سورۂ لقمان [illegible] اھیم، حج اور زمر میں [illegible] ء کے ضمہ [illegible] ھا ہے، جبکہ رویس نے سورۂ لقمان میں [illegible] ء
کے ضمہ اور [illegible] قی سورتوں میں [illegible] ء کے فتحہ [illegible] ھا ہے۔

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]

لفظ [illegible] ہیں، اور [illegible] سورۂ حج، زمر اور لقمان میں [illegible] می [illegible]، اور [illegible] فع [illegible] ء کے ضمہ سے
[illegible] ھا ہے، اور [illegible] ء کے فتحہ سے [illegible] ھا ہے۔

قولہ:......

خلف نے اصل کے خلاف ی کے فتحہ سے پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ ی کے کسرہ سے پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق ی کے فتحہ سے پڑھا ہے۔ تینوں ائمہ کیلئے ی کے فتحہ سے ہے۔

امام حمزہ ی کے کسرہ سے پڑھا ہے اور باقی ائمہ ی کے فتحہ سے پڑھا ہے،

سورۃ ابراہیم میں تین یاء اضافت ہیں ... سکون سے پڑھا ہے ... سکون اور باقی ڈھائی کیلئے فتحہ ہے ... ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی ائمہ کے لئے سکون سے ہے۔

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں ... یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی ائمہ کیلئے حذف ہے ... ونون میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حذف ہے۔

قولہ:......

یعقوب نے اصل کے خلاف (...) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے۔ (جبکہ امام ابوعمرو بصری ... پڑھا تھا) اور اس ... میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءِ عشرہ ... پڑھا ہے۔

قولہ:......

خلف نے اصل کے خلاف ہر جگہ لفظ ... کو نون کے کسرہ سے پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے نون کے فتحہ ... پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے نون کے فتحہ ... اور یعقوب نے نون کے کسرہ ... پڑھا ہے، کیونکہ نافع نے نون کے فتحہ اور امام ابوعمرو بصری نے نون کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے نون کا کسرہ اور ابوجعفر کے لئے نون کا فتحہ ہے۔

لفظ ... یہاں ... اور اس کے ساتھ سورۂ روم ... سورۂ زمر ... الفاظ کو کسائی ، بصری نے نون کے کسرہ سے ... نے نون کے فتحہ سے ... پڑھا ہے، اور ... پڑھا ہے۔

قولہ: ......

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ... نون کے فتحہ سے ... پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے نون کے کسرہ سے ... اور قالون وائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق نون کے فتحہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی نون کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ نے نون کے فتحہ سے پڑھا ہے۔ ... رہے کہ نون کی تخفیف میں تینوں ائمہ اپنی اصل کے موافق ہیں، اس لئے ناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔

... نون کی تشدید سے پڑھا ہے ... نے نون کی تخفیف سے پڑھا ہے، اور نافع، مکی نے نون کے کسرہ سے پڑھا ہے، اور ... نے نون کے فتحہ سے پڑھا ہے۔ لہٰذا مکی کیلئے نون کی تشدید اور کسرہ سے ... نافع کیلئے نون کی تخفیف اور کسرہ سے ... کے لئے نون کی تخفیف اور فتحہ سے ...

سورۂ حجر میں چار یاءات اضافت ہیں ... میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور قالون وائمہ کیلئے سکون ہے۔

اس سورت میں دو یاءات زوائد ہیں ... دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور قالون وائمہ کیلئے حذف ہے۔

قولہ: ......

روح نے اصل کے خلاف ... روایت ... ء، نون کے فتحہ، زاء کی تشدید مع فتحہ سے ... پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ...

اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی ابوجعفر اور خلف نے حفص کی طرح ... پڑھا ہے، البتہ رویس نے اصل کے موافق نون کی تخفیف سے ... پڑھا ہے۔

تمام ... آن میں ... صیغے ہوں خواہ معروف ہوں یا مجہول، جمہور نے زاء کی تشدید سے ... باب ... سے ... جبکہ مکی، بصری نے زاء کی تخفیف سے ... باب افعال سے ... سورۂ حجر میں مکی، بصری نے بھی جمہور کی طرح زاء کی تشدید سے پڑھا ہے۔

قوله: ...... ✓ شِقّ ا فُ تَحِ اتلُ

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ... شین کے فتحہ ... پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے شین کے کسرہ ...) اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی ائمہ عشرہ نے شین کے کسرہ سے ... ۔

قوله: ...... ✓ تشد ا قون نون ز

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ... کے فتحہ ... اور فتحہ ماقبل ... عطف سے نکلا ہے، (جبکہ امام نافع نے نون کے کسرہ سے ...) وائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق نون کے فتحہ ... کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی نون کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے نون کا فتحہ ہے۔

... نون کے کسرہ سے ... نے نون کے فتحہ سے ... پڑھا ہے۔

قوله: ...... ✓ یدعُونَ حفُظُ

یعقوب نے اصل کے خلاف ... غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری ... خطاب سے ... پڑھا تھا) اور باقی وائمہ نے اپنی اصل کے موافق ... خطاب سے ... پڑھا ہے ... کیونکہ امام ... حمزہ نے بھی ... خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے غیب سے اور ابوجعفر و خلف کیلئے خطاب سے ہے۔

[illegible]

[illegible]		

[illegible] کو عاصم [illegible] غیب سے پڑھا ہے، جبکہ [illegible] خطاب سے [illegible] پڑھا ہے۔

قولہ:...... مُفُرِطُونَ اشُدُدِ الۡعُلاَ

ابو جعفر نے اصل کے خلاف [illegible] سے [illegible] پڑھا ہے، البتہ راء کا کسرہ اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع نے راء کی تخفیف اور کسرہ سے [illegible]) اور [illegible] والی قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق راء کی تخفیف اور فتحہ سے [illegible] پڑھا ہے۔

[illegible]

[illegible]		

[illegible] نے راء کے فتحہ سے [illegible] پڑھا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] 144 [illegible]

قولہ:...... وَنُسۡقِيكُمُ افۡتَحۡ حُمِ وَأَنِّثۡ إِذًا

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورہ [illegible] اور سورۂ مؤمنون دونوں جگہ میں [illegible] سے [illegible] (جبکہ امام ابو عمرو بصری نے نون کے ضمہ سے [illegible]) اور خلف کی قراءت اپنی اصل کے موافق نون کے ضمہ سے [illegible] کیونکہ امام حمزہ نے بھی نون کے ضمہ سے پڑھا تھا) البتہ ابو جعفر نے اصل کے خلاف [illegible] سے [illegible] پڑھا ہے [illegible] میں منفرد ہیں، کیونکہ باقی ائمہ عشرہ نے نون سے [illegible] پڑھا ہے۔ لہٰذا یعقوب کیلئے نون کے فتحہ سے، خلف کیلئے نون کے ضمہ سے اور ابو جعفر کیلئے [illegible] سے ہے۔

[illegible]

[illegible]		

[illegible] بصری، حمزہ، کسائی، حفص نے نون کے ضمہ سے [illegible] پڑھا ہے، جبکہ [illegible] نے نون کے فتحہ سے [illegible] پڑھا ہے۔

قولہ:...... وَلِيَحذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ فَخَاطِبُ طِبُ

رویس نے اصل کے خلاف ... کو شعبہ کی طرح ... خطاب سے ... پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری ... غیب ... پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر، روح اور خلف نے اپنی اصل کے موافق ... غیب ... پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع، امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے ... غیب سے ... پڑھا تھا) لہٰذا رویس کیلئے ... خطاب سے اور روح، ابوجعفر و خلف کیلئے ... غیب سے ہے۔

... کو شعبہ نے ... خطاب ... پڑھا ہے، جبکہ ... غیب ... پڑھا ہے۔

قولہ:...... كَذَاكَ يَرَوْا حُلاً

یعقوب نے اصل کے خلاف ... خطاب ... پڑھا ہے، اور خطاب ماقبل ... عطف سے نکلا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری ... غیب ... پڑھا تھا) اور باقی ... دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق ... پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر ... غیب ... خلف ... خطاب ... پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے ... غیب ... امام حمزہ ... خطاب ... پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کے ... خطاب سے اور ابوجعفر کیلئے ... غیب سے ہے۔

... رہے کہ یہاں سورۃ ... دوسرا ... ہے، کیونکہ پہلے والے ... میں تینوں ائمہ اپنی اصل کے موافق ہے، یعنی ابوجعفر و یعقوب کیلئے ... غیب اور خلف کیلئے ... خطاب ہے۔

سورۃ ... میں پہلے والے ... خطاب سے ... پڑھا ہے، دوسرے والے ... خطاب ... پڑھا ہے اور ... نے دونوں جگہ ... غیب ... پڑھا ہے، لہٰذا حمزہ کیلئے دونوں جگہ ... خطاب سے اور کسائی کیلئے پہلے میں ... خطاب اور دوسرے میں ... غیب سے اور ... کیلئے پہلے میں ... غیب اور دوسرے میں ... خطاب سے اور ... کیلئے دونوں جگہ ... غیب سے ہے۔

قولہ:...... وَيُنْزِلُ عَنهُ اشْدُدُ

یعقوب نے اصل کے خلاف ... اور زاء کی تشدید کی ... فتحہ لازمی ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے زاء کی تخفیف ...

[illegible] ھا تھا) اور [illegible] وائمہ نے اپنی اصل کے موافق زاء کی تشدید سے [illegible] ھا ہے، (کیونکہ امام [illegible] فع اور امام حمزہ نے بھی زاء کی تشدید سے [illegible] ھا تھا) لہذا زاء کی تشدید میں تینوں ائمہ متفق ہیں، [illegible] ضمیر ما [illegible] کی طرف راجع ہے۔

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]

تمام [illegible] آن میں [illegible] خواہ معروف ہو [illegible] مجہول، جمہور نے زاء کی تشدید سے [illegible] ب [illegible] سے [illegible] نے زاء کی تخفیف سے [illegible] ب افعال سے [illegible] سورۃ الحجر میں مکی، بصری نے بھی جمہور کی طرح زاء کی تشدید سے [illegible] ھا ہے۔

قولہ:...... لِيَجْزِيَ نُونٌ [illegible]

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [illegible] جمع متکلم [illegible] جبکہ امام [illegible] فع [illegible] غیب سے [illegible] وائمہ نے اپنی اصل کے موافق [illegible] غیب سے [illegible] ھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے [illegible] غیب سے [illegible] ھا تھا) لہذا ابوجعفر کیلئے نون جمع متکلم سے اور یعقوب وخلف کیلئے [illegible] غیب ہے، البتہ [illegible] نون جمع متکلم ہے، شہرت کی بنا [illegible] نہیں کی۔

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] ھا ہے، جبکہ [illegible] فع، بصری، ہشام، حمزہ، کسائی [illegible] غیب سے [illegible] ابن ذکوان کیلئے خلف ہے، یعنی اخفش نے ابن ذکوان [illegible] غیب نقل کی ہے، اور نقاش نے اخفش سے نون روایت کیا ہے [illegible] ظم نے علامہ [illegible] کی اتباع میں نون والی روایت کو غیر صحیح کہا ہے، لیکن نشر کی تحقیق کی رو سے ابن ذکوان کیلئے [illegible] غیب کی طرح نون بھی صحیح ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۃ [illegible] میں کوئی [illegible] ء اضافت نہیں ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں [illegible] ء زائد [illegible] ونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور [illegible] وائمہ کیلئے [illegible] ف ہے۔

﴿سُورَۃُ الْاِسْرَاءِ﴾

قولہ:......﴿وَيَتَّخِذُوا خَاطِبُ حَلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف ﴿ ﴾ تاءِ خطاب سے ﴿ ﴾ پڑھا ہے، (جبکہ امام ابو عمرو بصری نے یاءِ غیب سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں کیلئے تاءِ خطاب ہے۔

﴿ ﴾ بصری نے یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے تاءِ خطاب سے ﴿ ﴾ پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿نخرج اِ نُجلاَ حَوَى اليَا وَضُمَّ افتَحُ اَ لَا افتَحُ وَضُمَّ حُطِ﴾

ابو جعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف ﴿ ﴾ یاء سے پڑھا ہے، البتہ ابو جعفر کیلئے یاء کا ضمہ اور راء کا فتحہ یعنی صیغہ مجہول سے [ ] اور یعقوب کیلئے یاء کا فتحہ اور راء کا ضمہ یعنی صیغہ معروف سے [ ] ہے، اور دونوں اپنی اپنی قراءتوں میں منفرد ہیں کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے نون کے ضمہ اور راء کے کسرہ سے [ ] پڑھا ہے، اور یہی خلف کی قراءت بھی ہے۔

قولہ:......﴿وَحُز مَدَّ اَمَرنَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف ﴿ ﴾ کو میم کے بعد الف مدہ سے [ ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے الف مدہ کے حذف سے [ ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يُلَقَّاهُ اُ وُصِلاَ ﴾

ابو جعفر نے اصل کے خلاف ﴿ ﴾ کو یاء کے ضمہ، لام کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے ﴿ ﴾ پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاء کے فتحہ، لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے ﴿ ﴾ پڑھا ہے) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق یاء کے فتحہ، لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے ﴿ ﴾ پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابو عمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاء کے فتحہ، لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے پڑھا ہے۔ لہٰذا ابو جعفر کیلئے [ ] اور یعقوب و خلف کیلئے [ ] ہے۔

شامی نے ﴿ ﴾ کو یاء کے ضمہ، لام کے فتحہ اور قاف کی تشدید سے ﴿ ﴾ پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کے فتحہ، لام کے سکون اور قاف کی تخفیف سے ﴿ ﴾ پڑھا ہے۔

وَاُفتِحَت السَّمَاءُ ... وَقَالَ ... 145 وَ نَخسِفُ نُعِيدُ الاِيَا وَنُرسِل ... حِمِّلا

وَ ... 146 ... الخُلفِينَ ...

... الخِ ...

قوله:......﴿ وَاُفتِ افتُحَنُ حَقًّا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ اسراء، سورۂ انبیاء اور سورۂ احقاف میں لفظ [۱۷/۶۷/۲۳] کو فاء کے فتحہ اور بغیر تنوین کے پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے کسرہ اور بغیر تنوین سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے کسرہ وتنوین سے اور خلف نے کسرہ اور بغیر تنوین سے پڑھا ہے۔ لہٰذا یعقوب کیلئے، ابوجعفر کیلئے اور خلف کیلئے ہے۔

لفظ یہاں، انبیاء اور احقاف میں مکی، شامی نے فاء کے فتحہ اور بغیر تنوین پڑھا ہے، اور نافع، حفص نے کسرہ وتنوین سے پڑھا ہے، اور باقیین نے کسرہ اور بغیر تنوین سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَقُل خَطَأً أَتَى ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف ... ابن ذکوان کی طرح خاء اور طاء کے فتحہ سے ... پڑھا ہے، جیسا کہ لفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام نافع نے خاء کے کسرہ اور طاء کے سکون سے ... پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق خاء کے کسرہ اور طاء کے سکون سے ... پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی خاء کے کسرہ اور طاء کے سکون سے ... پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے خاء اور طاء دونوں کے فتحہ سے اور یعقوب وخلف کیلئے خاء کے کسرہ اور طاء کے سکون سے ہے۔

... کو ابن ذکوان نے خاء اور طاء کے فتحہ سے ... پڑھا ہے، اور مکی نے خاء کے کسرہ، طاء کے فتحہ اور الف مدہ سے ... پڑھا ہے، اور باقیین نے خاء کے کسرہ اور طاء کے سکون سے ... پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَنَخسِفُ نُعِيدُ الَيا وَنُرسِلَ حُمِّلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف ... غیب سے ... نے چاروں فعلوں کو نون جمع متکلم سے

(ان نخسف، او، ان نرسل، عيد)کو پڑھا تھا)اور باقی ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق چاروں فعلوں کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب سے پڑھا تھا)لہٰذا چاروں فعل تینوں ائمہ کیلئے یاءغیب سے ہے۔

قولہ:......﴿ وَنُغۡرِقَ يَمٌّ أَ نِّثۡ اِ تُلۡ طِمَىِ وَشَدِّدِ الۡخُلۡفَ بِنۡ ﴾

روح نے اصل کے خلاف (فنغرق) کو یاءِ غیب کے بجائے [فيغرق] پڑھا ہے، اور غیب ماقبل پر عطف سے نکلا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے نون جمع متکلم سے [فنغرق] پڑھا تھا)اور خلف نے بھی اصل کے موافق یاءِ غیب سے [فيغرق] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب سے [فيغرق] پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف تاءِ تانیث سے [فتغرق] پڑھا ہے، البتہ ابن وردان نے تاء تانیث کے ساتھ راء کی تشدید اور تخفیف دونوں طرح سے [فتغرق] اور [فتغرّق] پڑھا ہے، اور ابوجعفر کیلئے رویس کی طرح تخفیف سے ہے، اور تشدید والی وجہ میں ابن وردان منفرد ہیں ،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے نون سے اور امام نافع نے یاءِ غیب سے پڑھا تھا)

لہٰذا روح اور خلف کیلئے یاءِ غیب سے [فيغرقكم] اور ابن جماز کو رویس کیلئے تاء تانیث سے [فتغرقكم] اور ابن وردان کیلئے دو وجوہ ہیں: پہلی وجہ تاء تانیث اور راء کی تشدید سے [فتغرّقكم] اور دوسری وجہ تاء تانیث اور راء کی تخفیف سے [فتغرقكم]

قال الشاطبیؒ:......

وَيَخۡسِفَ حَقٌّ نونُ نُرۡسِلَ	نُعِيۡدَكُمۡ فَيُغۡرِقَكُمۡ	وَاءَهُ	ثَنَا أَنۡ يُرۡسِلَ

(ان يخسف، ان يرسل، ان يعيدكم، فيغرقكم)ان پانچوں لفظوں میں مکی اور بصری کیلئے نون جمع متکلم سے(ان نخسف، ان نرسل، ان نعيدكم، فنغرقكم) ہے، اور باقیوں کیلئے یاءِ غیب سے (ان يخسف، ان يعيدكم، فيغرقكم) ہے اور(يرسل، فيرسل)

قولہ:......﴿وَالرِّيۡحِ بِالۡجَمۡعِ اُ صِلاَ كَصَادَ سَبَأُ وَالۡأَنۡبِيَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف لفظ (الريح) کو یہاں سورۂ اسراء میں [قاصفا من الريح][۶۹] اور سورۂ صٓ میں [فسخرنا له الريح][۳۶]، سورۂ انبیاء میں [ولسليمن الريح][۸۱] اور سورۂ سبا میں [ولسليمن الريح][۱۲] کو جمع یعنی (الرياح) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے چاروں جگہ میں توحید سے [الريح] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ نَاءَ اُ دُ مَعًا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ اسراء اور سورۂ فصلت میں لفظ (ونا بجانبه [۸۳/۵۱]) کو ابن ذکوان کی طرح الف مدہ اور اس کے بعد ہمزہ سے [ناء] بروزن [جاء] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے،(جبکہ امام نافع نے [نای] بروزن [رای] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق [نای] بروزن [رای] پڑھا ہے، اور خلف کیلئے امالہ اصول میں گزرا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۲۶	ـــ ـــنَـــآی اَخِّـــرُ مَـعًـــا هَـمۡـــزَهٗ مُلَا

یہاں اور سورۂ فصلت میں لفظ (نَــــــــاٰی) کو ابن ذکوان نے ہمزہ کو الف مدہ کے بعد [نَــــــــآءَ] بروزن [جَآءَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے ہمزہ کو الف مدہ سے پہلے [نَاٰی] بروزن [رَاٰی] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿خِلافَكَ ـــ حُمِّلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (خِــــــلٰـــــــفَکَ)[۷۶] کو خاء کے کسرہ، لام کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے [خِــلٰــفَکَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے خاء کے فتحہ، لام کے سکون اور حذفِ الف سے (خَلۡفَکَ) پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [خِلٰفَکَ] اور ابوجعفر نے (خَــلۡفَکَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [خِــلٰفَکَ] اور امام نافع نے [خَــلۡفَکَ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے [خِلٰفَکَ] اور ابوجعفر کیلئے [خَلۡفَکَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــ ـــ صِفۡ ـــــــــــ ســـــــــمَ ـــــــــا	۸۲۶	خِلاَ فَكَ فَــافۡتَــحۡ مَــعۡ سُـكُـوۡنٍ وَقَـصۡــرِهٖ

نافع، مکی، بصری اور شعبہ نے (خِـــــــــلٰـــــــــفَکَ) کو خاء کے فتحہ، لام کے سکون اور حذفِ الف سے [خَلۡفَکَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے خاء کے کسرہ، لام کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے [خِلٰفَکَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿مَعۡ تَفۡجُرُ لَنَا الۡخِفُّ حُمِّلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (تُــفَــجِّــرَ لَــنَـــا)[۹۰] کو تاء کے فتحہ، فاء کے سکون، جیم کے ضمہ اور تخفیف سے [تَفۡجُرَ لَنَا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے (تُفَجِّرَ لَنَا) پڑھا تھا) اور خلف نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [تَـفۡـجُـرَ لَـنَـا] پڑھا ہے، البتہ ابوجعفر کیلئے وفا قاللاصل (تُـفَـجِّـرَ لَـنَـا) ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی [تُفَجِّرَ لَنَا] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے [تَفۡجُرَ لَنَا] اور ابوجعفر کیلئے [تُفَجِّرَ لَنَا] ہے۔

نیز یاد رہے کہ (تُفَجِّرَ لَنَا) کے ساتھ (لَنَا) کی قید احترازی ہے، کیونکہ اس سے (فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡهٰرَ)[۹۱] کو نکالنا مقصود ہے، جو باتفاق مشدد ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۲۷	تُــفَــجِّـــرَ فِـي الۡاُوۡلٰـى كَـتَـقۡتُـلَ ثَـــابِــتٌ

(تُــفَــجِّـــرَ لَــنَـــا) کو کوفیین نے تاء کے فتحہ، فاء کے سکون، جیم کے ضمہ اور تخفیف سے [تَــقۡتُــلَ] کی طرح (تَفۡجُرَ لَنَا) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے (تُفَجِّرَ لَنَا) از باب تفعیل سے پڑھا ہے، اور [اَلۡاُوۡلٰی] کی قید سے یہی کلمہ مراد ہے، کیونکہ (فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡهٰرَ) باتفاق مشدد ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ اسراء میں صرف ایک یاءِ اضافت ہیں: [۱] [رَبِّی اِذًا] [۱۰۰] اس کوابوجعفر نے فتحہ سے اور باقی دوائمہ نے سکون سے پڑھا ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں صرف دو یاءاتِ زوائد ہیں: [۱] [لَئِنۡ اَخَّرۡتَنِ] [۶۲] [۲] [فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ وَمَنۡ] [۹۷] دونوں میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡكَهۡفِ﴾

وَتَـزۡوَرُّ حُـزۡ وَاكۡسِـرۡ بِـوَرۡقِ كَتُـمۡـرِهِ 148 بِضَمَّیۡ طُوًی فَتۡحَا اِ تُلۡ یَا ثُمُرٌ اِذۡ حَلَا

قوله: ......﴿وَتَزۡوَرُّ حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوئے [تَزٰوَرُ عَنۡ كَهۡفِهِمۡ] [۱۷] میں لفظ [تَزٰوَرُ] کوزاء کے سکون، حذفِ الف اور راء کی تشدید سے [تَـزۡوَرُّ عَنۡ كَهۡفِهِمۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [تَزّٰوَرُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے زاء کی تشدید اور اثباتِ الف سے [تَـــزّٰوَرُ] اور خلف نے زاء کی تخفیف اور اثباتِ الف سے [تَزٰوَرُ] پڑھا ہے۔ لہٰذا یعقوب کیلئے [تَزۡوَرُّ]، ابوجعفر کیلئے [تَزّٰوَرُ] اور خلف کیلئے [تَزٰوَرُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۳۴	وَتَـــزۡوَرُّ لِـلشَّـامِـيۡ كَتَـحۡـمَـرُّ وُصِّلَا
وَتَـزَّاوَرُ التَّـخۡـفِيۡفُ فِـي الـزَّايِ ثَـابِتٌ...	۸۳۵	....

شامی نے [تَزٰوَرُ] کوزاء کے سکون، حذفِ الف، اور راء کی تشدید سے (تَـحۡمَرُّ) کے وزن پر [تَزۡوَرُّ] پڑھا ہے، اور کوفیین نے زاء کی تخفیف اور اثباتِ الف سے [تَزٰوَرُ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے زاء کی تشدید اور اثباتِ الف سے [تَزّٰوَرُ] پڑھا ہے۔

قوله: ......﴿ وَاكۡسِرۡ بِوَرۡقِ ---طُوًی ﴾

رویس نے اصل کے خلاف [بِـوَرۡقِكُمۡ] [۱۹] کوراء کے کسرہ سے [بِـوَرِقِكُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے راء کے سکون سے [بِـوَرۡقِكُمۡ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے بھی راء کے کسرہ سے [بِـوَرِقِكُمۡ] پڑھا ہے، البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی راء کے کسرہ سے پڑھا تھا) باقی خلف اور روح کی قراءت اصل کے موافق راء کے سکون سے [بِوَرۡقِكُمۡ] ہے۔ لہٰذا رویس، ابوجعفر کیلئے راء کے کسرہ سے اور روح وخلف کیلئے راء کے سکون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡـــهِ عَـــنِ الۡبَـــاقِيۡـــنَ كَسۡـــرٌ تَـــأَصَّلَا	۸۳۶	بِـوَرۡقِـكُـمُ الۡإِسۡـكَـانُ فِـيۡ صَـفۡـوِ حُـلۡـوِهِ

حمزہ، شعبہ اور بصری کیلئے [بِوَرۡقِكُمۡ] راء کے سکون سے [بِوَرۡقِكُمۡ] اور باقیین کیلئے راء کے کسرہ سے [بِوَرِقِكُمۡ] ہے۔

قولہ:......﴿کَثُمُرِہٖ بِضَمَّیۡ طُوًی فَتۡحَا اِ تَلُ یَا﴾

رویس نے اصل کے خلاف[وَاُحِیۡطَ بِثَمَرِہٖ][۴۲] میں لفظ(بِثَمَرِہٖ) کوثاءاورمیم کے ضمہ سے[بِثُمُرِہٖ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے ثاء کے ضمہ اور میم کے سکون سے[بِثُمۡرِہٖ] پڑھاتھا)اورخلف کی قراءت بھی اصل کے موافق رویس کیطرح ثاءاور میم کے ضمہ سے ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی ثاءاور میم کے ضمہ سے پڑھاتھا)البتہ ابوجعفراورروح کی قراءت خلافِ اصل ثاءاورمیم کے فتحہ سے[بِثَمَرِہٖ] ہے،(کیونکہ امام نافع نے ثاءاور میم کے ضمہ سے[بِثُمُرِہٖ]اورامام ابوعمرو بصری نے ثاء کے ضمہ اور میم کے سکون سے[بِثُمۡرِہٖ] پڑھاتھا)لہٰذارویس اورخلف کیلئے[بِثُمُرِہٖ]ابوجعفراورروح کیلئے[بِثَمَرِہٖ] ہے۔

قولہ:......﴿ثُمُرٌ اِذۡ حَلَا﴾

ابوجعفراور یعقوب نے خلافِ اصل[وَکَانَ لَہٗ ثَمَرٌ][۳۴]کوثاءاورمیم کے فتحہ سے[ثَمَرٌ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے ثاءاورمیم کے ضمہ سے[ثُمُرٌ]اورامام ابوعمرو بصری نے ثاء کے ضمہ اور میم کے سکون سے[ثُمۡرٌ] پڑھاتھا)البتہ خلف نے اصل کے موافق ثاءاورمیم کے ضمہ سے[ثُمُرٌ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی [ثُمُرٌ] پڑھاتھا)

خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفراورروح نے دونوں کلموں میں اصل کے خلاف ثاءاورمیم کا فتحہ اورخلف کیلئے دونوں کلموں میں اصل کے موافق ثاءاورمیم کا ضمہ ہے،البتہ رویس کیلئے اصل کے خلاف پہلے کلمہ میں ثاءاورمیم کا ضمہ اوردوسرے کلمہ میں دونوں کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡ ثُمُرٍ ضَمَّيۡهِ يَفۡتَحُ عَاصِمٌ	۸۳۸	بِحَرۡفَيۡهِ وَالۡاِسۡكَانُ فِي الۡمِيۡمِ حُصِّلَا

عاصم کے لئے[بِثَمَرِہٖ]اور[ثَمَرٌ]دونوں کلموں میں ثاءاورمیم کا فتحہ ہےاوربصری کے لئے دونوں کلموں میں ثاء کا ضمہ اور میم کا سکون[بِثُمۡرِہٖ]اور[ثُمۡرٌ]ہےاور باقیین کے لئے دونوں کلموں میں ثاءاورمیم دونوں کا ضمہ[بِثُمُرِہٖ]اور[ثُمُرٌ]ہے۔

وَمَــدُّكَ لَكِنَّـا اُ لَا طِبۡ نُسَيِّـرُ الۡـ 149 جِبَالَ كَحَفۡصِ الۡحَقُّ بِالۡخَفۡضِ حُلِّلَا

قولہ:......﴿وَمَدُّكَ لَكِنَّا اُ لَا طِبۡ﴾

ابوجعفراوررویس نے خلافِ اصل[لٰكِنَّاهُوَاللّٰهُ][۳۸] میں لفظ[لٰكِنَّا] کوحالتِ وصل میں اثباتِ الف سے پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے حذفِ الف سے پڑھاتھا)اورباقی روح اورخلف کی قراءت اصل کے موافق حذفِ الف سے ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اورامام حمزہ نے بھی حذفِ الف سے پڑھاتھا)لہٰذاابوجعفراوررویس کیلئے وصلاً اثباتِ الف سےاورروح وخلف کیلئے حذفِ الف سے ہے،اورحالت وقف میں تمام قراء نے الف کے اثبات سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۳۹	وَفِي الۡاَصۡلِ لٰكِنَّا فَمُدَّ لَهٗ مُلَا

ہشام اورابن ذکوان نے حالتِ وصل میں لفظ[لٰكِنَّا] کواثباتِ الف سے پڑھا ہےاورباقیین نے حذفِ الف سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ كَحَفۡص۔۔۔ حُلِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ][۴۷] کو حفص کی طرح نون اور یاء کے کسرہ اور لام کے نصب سے [وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ تانیث مضموم اور یاء کے فتحہ اور لام کے رفع سے [وَيَوۡمَ تُسَيَّرُ الۡجِبَالُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی نون، یاء کے کسرہ اور لام کے نصب سے [وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کی قراءت ایک ہی ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وَيَا	۸۴۱	نُسَيِّرُ وَالَی فَتۡحَهَا نَفَرٌ مَلَا
وَفِي النُّوۡنِ اَنِّثۡ وَالۡجِبَالَ بِرَفۡعِهِمۡ۔۔۔	۸۴۲	....

مکی، بصری، شامی نے [وَيَوۡمَ تُسَيَّرُ الۡجِبَالُ] کو تاءِ تانیث مضموم، یاء کے فتحہ اور لام کے رفع سے پڑھا ہے اور باقیین نے نون اور یاء کے کسرہ اور لام کے نصب سے [وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ الۡحَقُّ بِالۡخَفۡضِ حُلِّلَا ﴾

یعقوب نے [هُنَالِكَ الۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ الۡحَقُّ][۴۴] میں لفظ [اَلۡحَقُّ] کو اصل کے خلاف قاف کے جر سے [اَلۡحَقِّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے قاف کے رفع سے [اَلۡحَقُّ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے بھی اصل کے موافق جر سے [اَلۡحَقِّ] پڑھا ہے۔ لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے قاف کے جر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔۔۔۔وَفِي الۡحَقِّ جَرُّهُ	۸۴۰	عَلَى رَفۡعِهِ حَبۡرٌ سَعِيۡدٌ تَأَوَّلَا

بصری اور کسائی نے [اَلۡحَقُّ] کو قاف کے رفع سے [اَلۡحَقُّ] اور باقیین نے قاف کے جر سے [اَلۡحَقِّ] پڑھا ہے۔

وَكُنۡتُ افۡتَحۡ اشۡهَدۡنَا وَحَامِيَةٍ وَضَمۡ 150 مَتَى قُبُلًا أُدۡ يَا نَقُولُ فَكَمِّلَا

قوله:......﴿وَكُنۡتُ افۡتَحۡ ۔۔۔ أُدۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [وَمَا كُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّيۡنَ][۵۱] میں لفظ (وَمَا كُنۡتُ) کو تاء کے فتحہ سے [وَمَا كُنۡتَ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءِ عشرہ نے واحد متکلم کے صیغہ سے [وَمَا كُنۡتُ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿اشۡهَدۡنَا ۔۔۔ أُدۡ ﴾

ابوجعفر نے خلافِ اصل [مَا اَشۡهَدۡنَاهُمۡ][۵۱] کو جمع متکلم کے صیغہ سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ [مَا اَشۡهَدۡتُّهُمۡ] پڑھتے ہیں۔

قولہ:......﴿وَحَامِيَۃٍ ۔۔۔اُ دُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [وَحَـــــامِيَۃٍ][٨٦] کوحاء کے بعد الف مدہ اور ہمزہ کی جگہ یاء سے [حَـــــامِيَۃٍ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہورہا ہے، (جبکہ امام نافع نے حذفِ الف اور ہمزہ سے [وَحَــمِـئَۃٍ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کیطرح [حَامِيَۃٍ] اور یعقوب نے [وَحَمِئَۃٍ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی الف مدہ کے اثبات اور یاء سے [حَــامِيَۃٍ] اور امام ابوعمرو بصری نے [وَحَــمِـئَۃٍ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کے لئے [حَامِيَۃٍ] اور یعقوب کیلئے [حَمِئَۃٍ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وحَـــامِيَۃً بِـــالۡـمَـدِّ صُـحۡبَتُـــۃٗ كَلَا	٨٤٩	....
....	٨٥٠	وَفِـــي الۡهَــمۡـــزِ يَـــاءٌ عَـنۡهُـمُـوۡ۔۔۔

شعبہ، حمزہ، کسائی، شامی نے [وَحَــامِيَۃٍ] کوحاء کے بعد الف مدہ سے اور ہمزہ کی جگہ یاء سے پڑھا ہے، اور باقیین نے الف مدہ کے حذف اور ہمزہ سے [وَحَمِئَۃٍ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَضَمَّتَیۡ قُبُلاً اُ دُ﴾

ابوجعفر نے خلافِ اصل [اَوۡ يَـــأۡتِيَهُـــمُ الۡـعَــذَابُ قُبُلاً][٥٥] میں لفظ (قُبُلاً) کوقاف اور باء کے ضمہ سے پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ سے [قِبَلاً] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح قاف اور باء کے ضمہ سے [قُبُلاً] اور یعقوب نے قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ سے [قِبَلاً] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے [قُبُلاً] اور امام ابوعمرو بصری نے [قِبَلاً] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے قاف اور باء کے ضمہ سے اور یعقوب کیلئے قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ظَهِيـــرًا وَلِـلۡـكُـوۡفِـيِّ فِي الۡكَهۡفِ وُصِّلاَ	٦٦٠	وَكَسۡـــرٌ وَّفَتۡـــحٌ ضُـــمَّ فِـــيۡ قِبَلاً حِـــمًـــى

سورۂ انعام میں [قُبُلاً] کومکی، بصری اور کوفیین نے قاف اور باء کے ضمہ سے [قُبُلاً] پڑھا ہے اور سورۂ کہف میں صرف کوفیین نے قاف اور باء کے ضمہ سے [قُبُلاً] پڑھا ہے، اور مکی بصری نے صرف یہاں اور نافع، شامی نے دونوں مقام پر قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ سے [قِبَلاً] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يَا نَقُوۡلُ فَكَمِّلاَ﴾

خلف نے اپنی اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [وَيَوۡمَ نَقُوۡلُ نَادُوۡا][٥٢] کوصیغہ غائب سے [وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے نون سے [وَيَـــوۡمَ نَـــقُـــوۡلُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ بھی اصل کے موافق خلف کی طرح یاءِ غیب سے پڑھتے ہیں (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی غائب سے [وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے یاءِ غیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَــوۡمَ يَــقُــوۡلُ الــنُّــوۡنُ حَــمۡــزَـةُ فَـضَّلاَ	۸۴۲	....

حمزہ کے لئے[وَیَوۡمَ یَقُوۡلُ]نون سے[وَیَوۡمَ نَقُوۡلُ]اور باقی قراء کے لئے یاء سے[وَیَوۡمَ یَقُوۡلُ]ہے۔

زَكِيَّةَ يَسۡـــمُـوۡا كُــلَّ يُبۡـدِلَ خِفَّ حُـطۡ 151 جَـزَاءُ كَـحَـفۡـصٍ ضَـمُّ سَدَّيۡنِ حُوِّ لاَ

قولہ:......﴿زَكِيَّةَ يَسۡمُوۡا﴾

روح نے اصل کے خلاف[زَكِيَّةً][۷۴]کوزاء کے بعد حذفِ الف اور یاء کی تشدید سے[زَكِيَّةً]پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے زاء کے بعد اثباتِ الف اور یاء کی تخفیف سے[زَاكِيَةً]پڑھا تھا)اور باقی ڈھائی قراء نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے روح کی طرح[زَكِيَّةً]اور ابوجعفر ورویس نے[زَاكِيَةً]پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی[زَكِيَّةً]اور امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے[زَاكِيَةً]پڑھا تھا)لہٰذا روح وخلف کیلئے[زَكِيَّةً]اور ابوجعفر ورویس کیلئے[زَاكِيَةً]ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمُــــدَّ وَخَــــفِّفۡ يَــــاءَ زَاكِيَةً سَــــمَـــا	۸۴۶	....

نافع،مکی،بصری نے[زَاكِيَةً]کوزاء کے بعد اثباتِ الف اور یاء کی تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیین نے زاء کے بعد حذفِ الف اور یاء کی تشدید سے[زَكِيَّةً]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿كُلَّ يُبۡدِلَ خِفَّ حُطۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(اَنۡ یُّبۡدِلَهُمَا)[۸۱]،(اَنۡ یُّبۡدِلَهٗ اَزۡوَاجًا)[تحریم:۵]اور(اَنۡ یُّبۡدِلَنَا خَیۡرًا)[قلم:۳۲]تینوں جگہ پر دال کی تخفیف سے پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہورہا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں جگہ پر دال کی تشدید سے[اَنۡ یُّبَدِّلَهُمَا،اَنۡ یُّبَدِّلَهٗ اَزۡوَاجًا،اَنۡ یُّبَدِّلَنَا خَیۡرًا]پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے یعقوب کی طرح دال کی تخفیف سے اور ابوجعفر نے دال کی تشدید سے پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی دال کی تخفیف سے اور امام نافع نے دال کی تشدید سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے دال کی تخفیف سے اور ابوجعفر کیلئے دال کی تشدید سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمِــنۡ بَــعۡـدِ بِـالتَّـخۡـفِيۡفِ يُبۡـدِلَ هَـاهُـنَـا	۸۴۸	وَفَــوۡقَ وَتَــحۡــتَ الۡـمُـلۡكِ كَــا فِيۡهِ ظَـلَّلاَ

کلمہ(یُبۡدِلَ)جو کہ یہاں سورۂ کہف،سورۂ تحریم اور سورۂ نون میں آیا ہوا ہے،اس کو شامی،مکی،اور کوفیین نے تینوں جگہ پر دال کی تخفیف سے[اَنۡ یُّبۡدِلَهُمَا،اَنۡ یُّبۡدِلَهٗ اَزۡوَاجًا،اَنۡ یُّبۡدِلَنَا خَیۡرًا]پڑھا ہے،اور نافع،بصری نے دال کی تشدید سے[اَنۡ یُّبَدِّلَهُمَا،اَنۡ یُّبَدِّلَهٗ اَزۡوَاجًا اور اَنۡ یُّبَدِّلَنَا خَیۡرًا]پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ جَزَاءُ كَحَفُصٍ۔۔۔حُوِّلا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَلَـهُ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى)[۸۸] کو حفص کی طرح تنوین سے [جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے بغیر تنوین کے [فَلَـهُ جَزَآءُ الْحُسْنٰى] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى] اور ابوجعفر نے تنوین کے بغیر (جَزَاءُ الْحُسْنٰى) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے تنوین سے اور امام نافع نے بغیر تنوین کے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے تنوین سے اور ابوجعفر کیلئے بغیر تنوین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَصِحَابُهُم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۸۵۰	جَزَاءُ فَنَوِّنْ وَانْصِبِ الرَّفْعَ وَاَقْبَلاَ

مرموزین صحاب (حفص، حمزہ، کسائی) کے لئے تنوین اور نصب سے (جَزَاءَ نِ الْحُسْنٰى) ہے اور باقیین کے لئے رفع اور تنوین کے حذف سے (جَزَاءُ الْحُسْنٰى) ہے۔

قولہ:......﴿ ضَمُّ سَدَّيْنِ حُزِ لاَكَسَدًّا هُنَا ﴾

یعقوب نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے کلمہ (اَلسَّدَّيْنِ)[۹۳] اور (سَدًّا)[۹۴] دونوں کو سین کے ضمہ سے (اَلسُّدَّيْنِ) اور (سُدًّا) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے سین کے فتحہ سے (اَلسَّدَّيْنِ) اور (سَدًّا) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح دونوں کلموں کو سین کے ضمہ سے [اَلسُّدَّيْنِ اور سُدًّا] اور خلف نے پہلے کلمہ کو سین کے ضمہ سے [اَلسُّدَّيْنِ] اور دوسرے کلمہ کو سین کے فتحہ سے [سَدًّا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی دونوں کلموں کو سین کے ضمہ سے اور امام حمزہ نے پہلے کلمہ کو سین کے ضمہ اور دوسرے کلمہ کو سین کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے دونوں کلموں میں سین کا ضمہ اور خلف کیلئے پہلے کلمہ میں سین کا ضمہ اور دوسرے میں سین کا فتحہ ہے۔

سورۂ یٰسین میں جو دو جگہ پر کلمہ [سَدًّا] آیا ہے، ائمہ ثلاثہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر اور یعقوب کے لئے سین کا ضمہ اور خلف کے لئے سین کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

عَلٰى حَقٍّ السُّدَّيْنِ سُدًّا صِحَابُ حَقٍّ	۸۵۱	ق الضَّمُّ مَفْتُوحٌ وَيٰسَ شِدْ عُلاَ

کلمہ [اَلسَّدَّيْنِ] اور [سَدًّا] جو یہاں سورۂ کہف، اور سورۂ یٰسین میں آیا ہوا ہے، حفص کے لئے سب جگہ سین کے فتحہ سے [اَلسَّدَّيْنِ، سَدًّا] اور مکی، بصری کے لئے سورۂ کہف میں سین کے فتحہ سے [اَلسَّدَّيْنِ، سَدًّا] اور سورۂ یٰسین میں سین کے ضمہ سے [سُدًّا] ہے اور حمزہ، کسائی کے لئے [اَلسُّدَّيْنِ] میں سین کا ضمہ اور [سَدًّا] میں سین کا فتحہ ہے اور باقی نافع، شامی، شعبہ کے لئے ہر جگہ سین کے ضمہ سے [اَلسُّدَّيْنِ، سُدًّا] ہے۔

كَسَـدًّا بُنَـا آتُـوْنِ بِـالْـمَـدِّ فَـاخِـرٌ 152 وَعَـنْـهُ فَـمَـا اسْـطَـاعُـوا يُخَفِّفُ فَاقْبَلَا

قولہ:......﴿ ا تُوْنِ بِالْمَدِّ فَاخِرٌ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف [قَـالَ ائۡتُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ] کو ہمزہ قطعی اور الف سے [قَـالَ ا تُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے الف کے بجائے ہمزہ ساکنہ سے [قَـالَ ائۡتُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی خلف کی طرح ہمزہ قطعی اور الف مدہ سے [قَالَ ا تُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ] ہے، پس تینوں ائمہ کی قراءت ایک ہی ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــ وَالثَّـــانِيْ فَشَـــا صِفْ بِـخُـلْـفِـهِ	٨٥٦	وَلَا كَسْـــرَ وَابْـــدَافِيْهِـمَـــا الْيَـــاءَ مُبْـدِلَا
وَزِدْ قَبْـلُ هَـمْـزَالْـوَصْلِ وَالْغَيْرُ فِيْهِمَـا	٨٥٧	بِـقَـطْـعِهِـمَـا وَالْـمَـدُّ بَدْءًا وَمَوْصِلَا

حمزہ نے بلا خلف اور شعبہ نے بالخُلف [قَـالَ ائۡتُـوۡنِـیۡ اُفۡـرِغۡ] الف کے بجائے ہمزہ ساکنہ، اور اس سے پہلے حرف پر کسرہ کے بجائے فتحہ پڑھا ہے، اور باقیین کے لئے ہمزہ قطعی اور الف کے ساتھ [قَالَ ا تُوۡنِیۡ اُفۡرِغۡ] پڑھا ہے۔ اور اعادہ کی صورت میں شعبہ، حمزہ کیلئے ہمزہ ساکنہ کے شروع میں ہمزہ وصلی اور اس کے بعد ہمزہ ساکنہ کو یاء سے بدل کر [اِ یْتُـــوۡنِـــیۡ] پڑھا جائیگا اور باقیین کیلئے حالین میں [ا تُوۡنِیۡ] پڑھا جائیگا۔

قولہ:......﴿وَعَنۡهُ فَمَا اسۡطَاعُوا يُخَفِّفُ فَاقْبَلَا ﴾

خلف نے اصل کے خلاف کلمہ (فَمَا اسۡطَاعُوۡا) [۹۷] کو طاء کی تخفیف سے [فَمَا اسۡطَاعُوۡا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے طاء کی تشدید سے [فَـمَا اسۡطَّاعُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کیلئے بھی طاء کی تخفیف سے ہے، جو کہ اصل کے موافق ہے۔ لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَطَـاءَ فَـمَـا اسْـطَـاعُـوْا لِـحَـمْـزَةَ شَدِّدُوْا	٨٥٨	....

کلمہ (فَـمَـا اسۡطَاعُوۡا) کی طاء کو حمزہ نے تشدید سے [فَـمَـا اسۡطَّاعُوۡا] پڑھا ہے، اور باقیین نے طاء کو تخفیف سے (فَمَا اسۡطَاعُوۡا) پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ کہف میں نو یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں: [۱] [رَبِّـــیۡ اَعۡـلَـمُ] [۲۲] [۲] [۳] [بِـــرَبِّـــیۡ اَحَدًا] [۳۸/۴۲] [۴] [رَبِّیۡ اَنۡ] [۴۰] [۵] [سَتَـجِـدُنِیۡ اِنۡ] [۶۹] [۶] [مِـنۡ دُوۡنِـیۡ اَوۡلِیَآءَ] [۱۰۲] ان چھ یاءات اضافت میں ابو جعفر کیلئے فتحہ اور باقی کیلئے سکون ہے۔ [۷] [۸] [۹] [مَعِیَ صَبۡرًا] [۶۷/۷۲/۷۵] ان تینوں میں تینوں ائمہ کیلئے سکون ہے۔

{یاءاتِ اضافت}

اس سورت میں سات یاءاتِ زوائد ہیں، جودرج ذیل ہیں: [۱][اَلْـمُهْتَـدِ][۱۷][۲][اَنْ یَّهْـدِیَـنِ][۳][اَنْ یُّؤْتِیَنِ][۴][اَنْ تُعَلِّمَنِ][۵][اِنْ تَرَنِ][۶][مَاکُنَّانَبْغِ]ان چھ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔ [۷][فَلا تَسْئَلْنِیْ][۷۰] میں یاء مرسوم ہے، تینوں ائمہ کیلئے حالین میں اثبات ہے۔

﴿ وَمِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ عليها السلام اِلٰى سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ ﴾

یَرِثْ رَفْعُ حُزْ وَاضْمُمْ عِتِیًّا وَبَابَهُ 153 خَلَقْتُكَ فِدْ وَالْهَمْزُ فِی لَأَهَبُ أَلَا

قوله:......﴿یَرِثْ رَفْعُ حُزْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف کلمہ(یَـرِثُـنِـیْ وَیَـرِثُ)[۶]دونوں فعلوں کوثاء کے رفع سے[یَـرِثُـنِـیْ وَیَـرِثُ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ثاء کے سکون سے[یَـرِثْنِیْ وَیَرِثْ]پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق ثاء کے رفع سے[یَـرِثُنِیْ وَیَـرِثُ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی دونوں فعلوں کوثاء کے رفع سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کی ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۲۰	حَـرْفَـا یَـرِثْ بِـالْـجَـزْمِ حُـلْـوٌ رِضـیً۔

بصری اور کسائی نے (یَـرِثْنِیْ وَیَـرِثْ)دونوں فعلوں کوثاء کے جزم کے ساتھ پڑھا ہے،اور باقیین نے ثاء کے رفع سے[یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ]پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَاضْمُمْ عِتِیًّا وَبَابَهُ۔۔۔فِدْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (عِتِیًّا،بِـکِیًّـا ،صِـلِیًّا،جِثِیًّا)تمام کلمات کے پہلے حرف کوضمہ سے[عُتِیًّـا ،بُـکِیًّـا ،صُـلِیًّا ،جُثِیًّـا]پڑھا ہے(جبکہ امام حمزہ نے تمام کلمات کے پہلے حرف کوکسرہ سے پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح ضمہ سے ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی تمام کلمات کے پہلے حرف کوضمہ سے پڑھا تھا)پس تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

عُتِیًّـــاصُـــلِیًّـــا مَـعْ جُثِیًّـــا شَـذًا عَلاَ	۸۲۱	وَضَـمُّ بُـکِیًّـــا کَسْـــرُهُ عَـنْـهُـمَـــا وَقُـلْ

حمزہ،کسائی نے چاروں کلمات کے پہلے حرف کوکسرہ سے[عِتِیًّـا ،بِـکِیًّـا ،صِـلِیًّا،جِثِیًّا]پڑھا ہے اور حفص نے [بُکِیًّا] میں ضمہ اور باقی تین میں کسرہ اور باقیین نے چاروں کلمات میں پہلے حرف کوضمہ سے پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿خَلَقۡتُكَ فِدۡ﴾

خلف نے خلافِ اصل (وَقَـدۡ خَـلَـقۡتُکَ)[۹] کو واحد متکلم سے [وَقَـدۡ خَـلَـقۡتُکَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہورہا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے جمع متکلم سے [وَقَـدۡ خَـلَـقۡـنٰکَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق واحد متکلم سے [وَقَـدۡ خَلَقۡتُکَ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی واحد متکلم سے [وَقَـدۡ خَلَقۡتُکَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے واحد متکلم سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُـــــــــــــــــلُ---------	۸۲۰	خَـلَـقۡـتُ خَـلَـقۡـنَـا شَـاعَ وَجۡهًـا مُـجَـمِّلَا

حمزہ، کسائی نے کلمہ (وَقَـدۡ خَـلَـقۡتُکَ) کو جمع متکلم سے [وَقَـدۡ خَـلَـقۡـنٰکَ] پڑھا ہے اور باقیین نے واحد متکلم سے [وَقَدۡ خَلَقۡتُکَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَالۡهَمۡزُ فِی لِّأَهَبُ أُ لَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف کلمہ (لِيَهَبَ)[۱۹] کو یاء کے بجائے ہمزہ سے [لِاَهَبَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاء سے [لِيَهَـــــبَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح ہمزہ سے [لِاَهَبَ] اور یعقوب نے یاء سے (لِيَهَبَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی ہمزہ سے [لِاَهَبَ] اور امام ابوعمرو بصری نے یاء سے [لِيَهَبَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے ہمزہ سے اور یعقوب کیلئے یاء سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

بِـــــــخُـــــــلۡفٍ---------------	۸۲۲	وَهَـمۡـزُ اَهَـبُ بِـالۡيَـا جَـرٰى حُـلۡـوُ بَـحۡـرِهٖ

ورش، بصری نے بلا خلف اور قالون نے بالخلف [لِاَهَبَ] کو ہمزہ کے بجائے یاء سے [لِيَهَبَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ سے [لِاَهَبَ] پڑھا ہے۔

وَنَسۡيًا بِكَسۡرٍ فُزۡ وَمَـنۡ تَحۡتَهَا اكۡسِرِ اخۡـ 154 فِـضًـا يَعۡلُ تَسَّـاقَـطۡ فَذَكِّرۡ حُلًا حَلَا

وَشَدِّدۡ فَتًى قَوۡلُ انۡصِبًا حُزۡ وَأَنَّ فَاكۡ 155 سِرَنۡ يَحۡلُ نُورِثۡ شُدَّ طِبۡ يَذۡكُرۡ اِعۡتَلَا

قولہ:......﴿وَنَسۡيًا بِكَسۡرٍ فُزۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَكُـنۡـتُ نَسۡيًـا)[۲۳] میں لفظ [نَسۡيًـا] کو نون کے کسرہ سے [وَكُـنۡـتُ نِسۡيًـا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے نون کے فتحہ سے (وَكُـنۡـتُ نَسۡيًـا) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح نون کے کسرہ سے (وَكُـنۡـتُ نِسۡيًـا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی نون کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے نون کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۲۲	ـــوَنِسۡيًــافَتۡــحُـــهٗ فَـــائِــزًا عَلَاَ

حمزہ اور حفص نے [وَ كُنۡتُ نِسۡيًا] کونون کے فتحہ سے [وَ كُنۡتُ نَسۡيًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون کے کسرہ سے [وَكُنۡتُ نِسۡيًا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَمَنۡ تَحۡتَهَا اكۡسِرِ اخۡـفِضًا يَعۡلُ ﴾

روح نے اصل کے خلاف (وَمَنۡ تَحۡتَهَا)[۲۴]کو میم کے کسرہ اور دوسری تاء کے جر سے [وَمِنۡ تَحۡتِهَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے میم کے فتحہ اور تاء کے نصب سے [وَمَنۡ تَحۡتَهَا] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق روح کی طرح [وَمِنۡ تَحۡتِهَا] پڑھا ہے، البتہ رویس نے اصل کے موافق میم کے فتحہ اور تاء کے نصب سے (وَمَنۡ تَحۡتَهَا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے [وَمِـنۡ تَحۡتِهَا] اور امام ابوعمرو بصری نے [وَمَـنۡ تَحۡتَهَا] پڑھا تھا) لہٰذا روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے میم کے کسرہ اور تاء کے جر سے اور رویس کیلئے میم کے فتحہ اور تاء کے نصب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۲۳	وَمَـنۡ تَـحۡتَهَـا اكۡسِرۡوَاخۡفِضِ اَلـدَّهۡرَ عَنۡ شَذًا

نافع، حفص، حمزہ اور کسائی نے [وَمَـنۡ تَـحۡتَهَا] کو میم کے کسرہ اور دوسری تاء کو جر سے [وَمِـنۡ تَـحۡتِهَا] پڑھا ہے اور باقیین نے میم کے فتحہ اور تاء کے نصب سے [وَمَنۡ تَحۡتَهَا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ تَسَّاقَطُ فَذَكِّرۡ حُلاً حلاَوَشَدِّدُ فَتیً ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (تَسّٰـقَـطُ)[۲۵]کو یاءِ تذکیر سے [يَسّٰـقَـطُ] پڑھا ہے، اور سین کی تشدید اصل کے موافق ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ تانیث اور سین کی تشدید سے [تَسّٰـــقَـــطُ] پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے خلاف سین کی تشدید سے (تَسّٰـــقَــطُ) پڑھا ہے، تاء اور قاف کا فتحہ اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے تاء اور قاف کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے [تَسٰقَطُ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے اصل کے موافق خلف کی طرح [تَسّٰقَطُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی [تَسّٰقَطُ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [يَسّٰقَطُ] اور ابوجعفر و خلف کیلئے [تَسّٰقَطُ] ہے۔

نیز یاءِ تذکیر والی قراءۃ میں یعقوب منفرد ہیں کیونکہ باقی قراءِ عشرہ تاءِ تانیث سے پڑھتے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۲۳	وَخَفَّ تَسَـــاقَـطُ فَــاصِلاً فَتُــحِّمِلاَ
....	۸۲۴	وَبِـالـضَّـمِّ وَالتَّـخۡفِيۡفِ وَالۡكَسۡرِ حَفۡصُهُمۡ

حمزہ کے لئے تاء اور قاف کے فتحہ اور سین کی تخفیف سے (تَسٰـقَطُ)، حفص کے لئے تا کے ضمہ، سین کی تخفیف اور قاف کے کسرہ سے (تُسٰقِطُ) اور باقیین کے لئے تاء اور قاف کے فتحہ اور سین کی تشدید سے (تَسّٰقَطُ) ہے۔

قوله:......﴿ قَوْلُ انْصِبًا حُزْ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (قَـوْلُ الْـحَـقِّ)[۳۴]کو لام کے نصب سے [قَـوْلَ الْـحَـقِّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے لام کے رفع سے [قَـوْلُ الْـحَـقِّ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق لام کے رفع سے [قَوْلُ الْحَقِّ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی لام کے رفع سے [قَوْلُ الْحَقِّ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے لام کے نصب سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے لام کے رفع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيْ رَفْـعِ قَـوْلِ الْـحَـقِّ نَـصْـبُ نَـدٍ كَلَا	۸۲۴	....

عاصم شامی کیلئے (قَوْلُ الْحَقِّ) میں لام کے نصب سے [قَوْلَ الْحَقِّ] ہے اور باقیین کیلئے لام کے رفع سے [قَوْلُ الْحَقِّ] ہے۔

قوله:......﴿ وَأَنَّ فَاكْسِرَنْ يَحُلُ ﴾

روح نے اصل کے خلاف (وَاَنَّ اللّٰہ رَبِّـی)[۳۶]کو ہمزہ کے کسرہ سے [وَاِنَّ اللّٰہ رَبِّـی] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے فتحہ سے [وَاَنَّ اللّٰہ رَبِّـی] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے روح کی طرح ہمزہ کے کسرہ سے [وَاِنَّ اللّٰہ رَبِّی] اور ابوجعفر ورویس نے ہمزہ کے فتحہ سے (وَاَنَّ اللّٰہ رَبِّی) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے کسرہ اور امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا روح اور خلف کیلئے ہمزہ کے کسرہ سے اور ابوجعفر ورویس کیلئے ہمزہ کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۲۵	وَكَسْـرُ وَاَنَّ الـلّٰـهَ ذَاكٍ ---

(وَاَنَّ اللّٰہ رَبِّـی) کے ہمزہ کو شامی، کوفیین نے کسرہ سے [وَاِنَّ اللّٰہ رَبِّـی] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے [وَاَنَّ اللّٰہ رَبِّی] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ نُوْرِثُ شُدَّ طِبُ ﴾

رویس نے کلمہ (نُـوْرِثُ)[۶۳]کو راء کی تشدید سے (نُـوَرِّثُ) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہے، اور باقی قراء عشرہ نے راء کی تخفیف سے (نُوْرِثُ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ يَذْكُرُ اِ عْتَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَوَ لَا يَـذْكُـرُ الْاِنْسَـانُ)[۶۷]کو ذال اور کاف کی تشدید سے [اَوَ لَا يَـذَّكَّـرُ الْاِنْسَـانُ] پڑھا ہے، اور تشدید ماقبل پر عطف ہے، (جبکہ امام نافع نے ذال اور کاف کی تخفیف سے [اَوَ لَا يَـذْكُـرُ الْاِنْسَـانُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کیطرح پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ذال اور کاف کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ذال اور کاف کی تشدید سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَفِّفْ مَعَ الْفُرْقَانِ وَاضْمُمْ لِيَذْكُرُوْا	۸۲۲	شِفَاءً وَفِي الْفُرْقَانِ يَذْكُرُ فُصِّلَا
وَفِيْ مَرْيَمٍ بِالْعَكْسِ حَقٌّ شِفَاؤُهُ۔۔	۸۲۳	....

سورۂ اسراء اور سورۂ فرقان میں جو کلمہ (لِيَذَّكَّرُوْا) آیا ہے، اس کو حمزہ، کسائی نے ذال اور کاف کی تخفیف اور کاف کے ضمہ سے [لِيَذْكُرُوْا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ذال اور کاف کی تشدید اور کاف کے فتحہ سے [لِيَذَّكَّرُوْا] پڑھا ہے، اور سورۂ فرقان میں جو [اَنْ يَّذَّكَّرَ] آیا ہے، اس کو صرف حمزہ نے تخفیف سے [اَنْ يَّذْكُرَ] اور باقیین نے تشدید سے [اَنْ يَّذَّكَّرَ] پڑھا ہے، اور سورۂ مریم میں جو (اَوَلَا يَذَّكَّرُ الْاِنْسَانُ) آیا ہے، اس کو مکی، بصری، حمزہ، کسائی نے ذال اور کاف کی تشدید سے پڑھا ہے، اور باقیین نے ذال اور کاف کی تخفیف سے پڑھا ہے۔

وَفُزْ وَلَدًا لَا نُوحَ فَافْتَحْ يَكَادُ أَن 156 نِتْ اِنِّي أَنَا افْتَحْ اِدَ وَالْكَسْرَ حُطْ وَلَا

قولہ:......﴿وَفُزْ وَلَدًا لَا نُوحَ فَافْتَحْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف کلمہ (مَالاً وَّوَلَدًا) [۷۷] کو سورۂ نوح والے کے علاوہ ہر جگہ اصل کے خلاف واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا] پڑھا ہے، البتہ سورۂ نوح والے کو اصل کے موافق واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہر جگہ واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [مَالاً وَّوُلْدًا]، [مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے خلف کی طرح اور ابوجعفر نے ہر جگہ واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا]، [مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی سورۂ نوح میں واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ] اور باقی ہر جگہ واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا] اور امام نافع نے ہر جگہ واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا]، [مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ] پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے سورۂ نوح میں واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ] اور باقی ہر جگہ واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا] اور ابوجعفر کیلئے ہر جگہ واو اور لام کے فتحہ سے [مَالاً وَّوَلَدًا]، [مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَوُلْدًا بِهَا وَالزُّخْرُفِ اضْمُمْ وَسَكِّنَا	۸۶۷	شِفَاءً وَفِيْ نُوحٍ شَفَا حَقُّهٗ وَلَا

یہاں اور سورۂ زخرف میں لفظ (وَوَلَدًا) کو حمزہ کسائی نے واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [وَوُلْدًا] پڑھا ہے، اور سورۂ نوح میں حمزہ، کسائی، مکی اور بصری نے واو کے ضمہ اور لام کے سکون سے [مَالُهٗ وَوُلْدُهٗ] پڑھا ہے اور باقیین کے لئے ہر جگہ واو اور لام دونوں کے فتحہ سے [وَوَلَدًا]، [مَالُهٗ وَوَلَدُهٗ] ہے۔

قولہ:......﴿يَكَادُ أَ نِتْ۔۔۔اِدُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف یہاں اور سورۂ شوریٰ میں کلمہ (يَكَادُ السَّمٰوٰتُ) [۵/۹۰] کو تاءِ تانیث سے [تَكَادُ السَّمٰوٰتُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاءِ تذکیر سے [يَكَادُ السَّمٰوٰتُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی

اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح تاءِتانیث سے [تَکَادُالسَّمٰوٰتُ] ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی دونوں جگہ پر تاءِتانیث سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے دونوں جگہ پر تاءِتانیث سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡهَا وَفِي الشُّوۡرٰی يَكَادُ اَتٰی رِضًا	٨٦٨	....

یہاں اور سورۂ شوریٰ میں کلمہ [يَكَادُالسَّمٰوٰتُ] کو نافع اور کسائی نے یاءِتذکیر سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِتانیث سے [تَكَادُالسَّمٰوٰتُ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ مریم میں چھ یاءاتِ اضافت ہیں: [۱] [مِنۡ وَّرَآئِيۡ][۵] سب کیلئے یاء کا سکون ہے۔ [۲] [اِجۡعَلۡ لِّيۡ اٰيَةً][۱۰] [۳] [اِنِّيۡ اَعُوۡذُ][۱۸] [۴] [اِنِّيۡ اَخَافُ][۴۵] [۵] [رَبِّيۡ اِنَّهٗ] چاروں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو ائمہ کیلئے سکون ہے۔ [۶] [اٰتٰنِيَ الۡكِتٰبَ][۳۰] سب کیلئے فتحہ ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں کوئی یاء زائدہ نہیں۔

﴿سُوۡرَةُ طٰهٰ﴾

قولہ:......﴿ اِنِّيۡ أَنَا افۡتَحۡ اِدۡ وَالۡكَسۡرَ حُطۡ وَلَا ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (اِنِّيۡ اَنَا)[۱۲] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنِّيۡ اَنَا] اور یعقوب نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنِّيۡ اَنَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنِّيۡ اَنَا] اور امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنِّيۡ اَنَا] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق ہمزہ کے کسرہ سے [اِنِّيۡ اَنَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی ہمزہ کے کسرہ سے [اِنِّيۡ اَنَا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے ہمزہ کے فتحہ سے اور یعقوب و خلف کیلئے ہمزہ کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٨٧١	ــوَافۡتَحُوۡا اِنِّيۡ اَنَا دَائِمًا حَلَا

(اِنِّيۡ اَنَا) کو مکی، بصری نے ہمزہ کے فتحہ سے (اَنِّيۡ اَنَا) پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے کسرہ سے (اِنِّيۡ اَنَا) پڑھا ہے۔

أَنَا اخۡتَرۡتُ فِدۡ سَكِّنۡ لِتُصۡنَعۡ وَاجۡزِمَنۡ 157 كَنُخۡلِفۡهُ أَسۡنَى اضۡمُمۡ سِوًى حُمۡ وَطُوِّلَا

فَيَسۡحَتَ ضُمَّ اكۡسِرۡ وَبِالۡقَطۡعِ أَجۡمِعُوا 158 وَهَذَانِ حُزۡ أَنِّثۡ يُخَيِّلُ يُجۡتَلَى

قولہ:......﴿أَنَا اخۡتَرۡتُ فِدۡ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اَنَّا اخۡتَرۡنٰكَ)[۱۳] کے بجائے (اَنَا اخۡتَرۡتُكَ) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ

امام حمزہ نے [اَنَّا اخْتَرْنٰکَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح (اَنَااخْتَرْتُکَ) ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی (اَنَااخْتَرْتُکَ) پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۷۲	وَفِـــي اخْتَـــرْتُكَ اخْتَـــرْنَـــاكَ فَـــا زَ وَثَـــقَّلَا
وَاَنَّــــا --------------------------	۸۷۳	....

(اِخْتَرْتُکَ) کو حمزہ نے (اِخْتَرْنٰکَ) اور (اَنَا) کو نون کی تشدید سے [اَنَّـا اخْتَرْنٰکَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون کی تخفیف اور واحد متکلم کے صیغہ سے (اَنَااخْتَرْتُکَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿سَکِّنْ لِتُصْنَعَ وَاجْزِمَنْ ـــاِ سُنی﴾

ابوجعفر نے (وَلِتُصْنَعَ) [۳۹] کو لام کے سکون اور عین کے جزم سے [وَلْتُصْنَعْ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہے، اور باقی قراءِ عشرہ نے لام کے کسرہ اور عین کے نصب سے (وَلِتُصْنَعَ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿کَنُخْلِفُهُ اِ سُنی﴾

ابوجعفر نے (لا نُخْلِفُهُ) [۵۸] کو فاء کے جزم سے [لانُخْلِفْهُ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہے، اور باقی قراءِ عشرہ نے فاء کے رفع سے (لا نُخْلِفُهُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ اضْمُمْ سِوًی حُمِ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مَکَانًاسِوًی) [۵۸] کو سین کے ضمہ سے [مَکَانًاسُوًی] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے سین کے کسرہ سے [مَکَانًاسِوًی] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے سین کے ضمہ سے [مَکَانًاسُوًی] اور ابوجعفر نے سین کے کسرہ سے [مَکَانًاسِوًی] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے سین کے ضمہ سے اور امام نافع نے سین کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے سین کے ضمہ سے اور ابوجعفر کیلئے سین کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۷۴	--وَاضْـــمُـــمْ سِـــوًی فِـــيْ نَـــدٍ کَلَا
وَیَـــکْسِـــرُ بَـــاقِیْهِـــمْ-------	۸۷۵	....

(مَـــکَـــانًـــاسُـــوًی) کو حمزہ، عاصم اور شامی نے سین کے ضمہ سے پڑھا ہے اور باقیین نے سین کے کسرہ سے [مَکَانًاسِوًی] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَطُوٍّ لَافَیَسْحَتَ ضُمَّ اکْسِرْ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَیَسْحَتَکُمْ) [۶۱] کو یاء کے ضمہ اور حاء کے کسرہ سے [فَیُسْحِتَکُمْ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء اور حاء دونوں کے فتحہ سے [فَیَسْحَتَکُمْ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی

خلف نے رویس کی طرح [فَيُسۡحِتَكُمۡ] اورابوجعفرو روح نے یاءاورحاء دونوں کےفتحہ سے (فَيَسۡحَتَكُمۡ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے [فَيُسۡحِتَكُمۡ] اورامام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے [فَيَسۡحَتَكُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور خلف کیلئے [فَيُسۡحِتَكُمۡ] اورابوجعفرو روح کیلئے [فَيَسۡحَتَكُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

فَيَسۡحَتَكُمۡ ضَمٌّ وَكَسۡرٌ صِحَابُهُمۡ---	۸۷۶	....

(فَيَسۡحَتَكُمۡ) کوحفص، حمزہ، کسائی نے یاء کے ضمہ اورحاء کے کسرہ سے [فَيُسۡحِتَكُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء اورحاء دونوں کے فتحہ سے [فَيَسۡحَتَكُمۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَبِالۡقَطۡعِ أَجۡمِعُوا---حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَاَجۡمِعُوۡا كَيۡدَكُمۡ)[۶۴] کوہمزہ قطعی اور میم کے کسرہ سے [فَاَجۡمِعُوۡا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ وصلی اور میم کے فتحہ سے [فَاجۡمَعُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [فَاَجۡمِعُوۡا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ قطعی اور میم کے کسرہ سے [فَاَجۡمِعُوۡا] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۷۷	---فَاجۡمَعُوۡا صِلۡ وَافۡتَحِ الۡمِيۡمَ حُوَّلَا

(فَاَجۡمِعُوۡا) کوبصری نے ہمزہ وصلی اور میم کے فتحہ سے [فَاجۡمَعُوۡا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ قطعی اور میم کے کسرہ سے [فَاجۡمِعُوۡا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَهَذَان حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اِنَّ هٰذَان)[۶۳] کوالف سے [اِنَّ هٰذَان] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے الف کے بغیر [اِنَّ هٰذَيۡنِ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اِنَّ هٰذَانِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی بالالف [اِنَّ هٰذَانِ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۷۶	وَتَخۡفِيۡفُ قَالُوۡا اِنَّ عَالِمُهٗ دَلَا
وَهٰذَيۡنِ فِيۡ هٰذَان حَجَّ وَثِقۡلُهٗ	۸۷۷	دَنَا----------

(اِنۡ هٰذَانِ) میں لفظ [اِنۡ] کوحفص مکی نے نون کی تخفیف سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تشدید سے [اِنَّ] پڑھا ہے، اور (هٰذَانِ) کوابوعمرو بصری نے [هٰذَيۡنِ] پڑھا ہے، اور مکی کیلئے نون کی تشدید سے [هٰذَانِّ] ہے، اور باقیین نے

الف کے ساتھ [ھٰذَانِ] پڑھا ہے۔ لہٰذا مکی کیلئے [اِنْ ھٰذٰنّ]، حفص کیلئے [اِنْ ھٰذَانِ]، بصری کیلئے [اِنَّ ھٰـذَیْنِ] اور باقیین کیلئے [اِنَّ ھٰذَان] ہے۔

قولہ:......﴿ أَنِّثْ يُخَيَّلُ يُجْتَلَى ﴾

روح نے اصل کے خلاف (یُـخَیَّلُ اِلَیْہِ)[٦٦] کوتاءِ تانیث سے [تُـخَیَّلُ اِلَیْہِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ تذکیر سے [یُخَیَّلُ اِلَیْہ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق یاءِ تذکیر سے [یُخَیَّلُ اِلَیْہ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع ،امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاءِ تذکیر سے [یُـخَیَّلُ اِلَیْہ] پڑھا تھا) لہٰذا روح کیلئے تاءِ تانیث سے اور ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے یاءِ تذکیر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٨٧٨	ـ ـ أُنْثـــی یُـــخَیَّـــلُ مُـــقْبِلاَ

ابن ذکوان نے (یُخَیَّلُ اِلَیْہِ) کوتاءِ تانیث سے [تُخَیَّلُ اِلَیْہِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ تذکیر سے [یُخَیَّلُ اِلَیْہِ] پڑھا ہے۔

وَفُزْ لَا تَـخَافُ ارْفَعْ وَإِثْرِی اكْسِرِ اسْكِنَنْ 159 كَذَا اضْمُمْ حَمَلْنَا وَاكْسِرِ اشْدُدْ طَمَا وَلَا

قولہ:......﴿وَفُزْ لَا تَخَافُ ارْفَعْ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (لا تَـخٰفُ دَرَكًـا)[٧٧] کوخاء کے بعد الف اور فاء کے رفع سے [لا تَـخٰفُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے حذفِ الف اور فاء کے جزم سے [لا تَـخَفْ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [لا تَـخٰفُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی اثباتِ الف اور فاء کے رفع سے [لا تَخٰفُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٨٧٩	ـ ـ لَا تَـخَفْ بِـالْـقَصْرِ وَالْجَزْمِ فُصِّلاَ

حمزہ نے (لاتَـخٰفُ) کوالف کے حذف اور فاء کے جزم سے [لاتَـخَفْ] پڑھا ہے، اور باقیین نے الف کے اثبات اور فاء کے رفع سے (لاتَخٰفُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَإِثْرِی اكْسِرِ اسْكِنَنْ ـ ـ ـ طَمَا﴾

رویس نے [ھُـمْ اُولَآءِ عَـلٰی اَثَرِیْ][٨٤] کوہمزہ مکسورہ اور ثاء کے سکون سے [عَـلٰی اِثْـرِیْ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءِ عشرہ نے ہمزہ مفتوحہ اور ثاء کے فتحہ سے [عَلٰی اَثَرِیْ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿كَذَا اضْمُمْ حَمَلْنَا وَاكْسِرِ اشْدُدْ طَمَا وَلَا ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (حَـمَـلْـنَـا اَوْزَارًا)[٨٧] کوحاء کے ضمہ، میم کے کسرہ اور تشدید سے [حُـمِّـلْـنَـا]

پڑھا ہے (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حاء اور میم کے فتحہ اور تشدید کے بغیر [حَمَلْنَا] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے رویس کی طرح [حُمِّلْنَا] اور خلف وروح نے حاء اور میم کے فتحہ اور تشدید کے بغیر (حَمَلْنَا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے [حُمِّلْنَا] اور امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے [حَمَلْنَا] پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور ابوجعفر کیلئے [حُمِّلْنَا] اور روح وخلف کیلئے [حَمَلْنَا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۸۸۱	۔۔وَحُمِّلْنَا اضْمُمْ وَاكْسِرْ مُثَقِّلاَ
كَمَا عِنْدَ حِرْمِيٍّ۔۔۔۔۔	۸۸۲	....

شامی، حفص، نافع اور مکی نے (حَمَلْنَا) کو حاء کے ضمہ، میم کے کسرہ اور تشدید سے [حُمِّلْنَا] پڑھا ہے اور باقیین نے حاء اور میم کے فتحہ مع بلا تشدید [حَمَلْنَا] پڑھا ہے۔

لِنُحْرِقَ سَكِّنْ خَفِّفْ اِعْلَمْهُ وَافْتَحاً 160 وَضُمَّ يَدًا نَنْفُخْ بِيَا حُلْ مُجَهِّلاَ

وَيُقْضَى بِنُوْنٍ سَمِّ وَانْصِبْ كَوَحْيُهُ 161 لِيَعْقُوبِهِمْ وَافْتَحْ وَإِنَّكَ لاَ اِ نُجَلاَ

قوله: ......﴿لِنُحْرِقَ سَكِّنْ خَفِّفْ اِ عْلَمْهُ وَافْتَحاً وَضُمَّ يَدًا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لَنُحَرِّقَنَّهُ)[۹۷] کو حاء کے سکون اور راء کی تخفیف سے پڑھا ہے، البتہ ابن وردان کیلئے نون کے فتحہ اور راء کے ضمہ سے [لَنَحْرُقَنَّهُ] اور ابن جماز کیلئے نون کے ضمہ اور راء کے کسرہ سے [لَنُحْرِقَنَّهُ] ہے، اور اس قراءت میں پورے ابوجعفر منفرد ہیں، کیونکہ باقی سب قراءعشرہ نے [لَنُحَرِّقَنَّهُ] پڑھا ہے۔

قوله: ......﴿نَنْفُخْ بِيَا حُلْ مُجَهِّلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (يَوْمَ نَنْفُخُ)[۱۰۲] کو یاء مضموم اور فاء کے فتحہ سے [يَوْمَ يُنْفَخُ] پڑھا ہے (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے نون مفتوح اور فاء کے ضمہ سے [يَوْمَ نَنْفُخُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [يَوْمَ يُنْفَخُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [يَوْمَ يُنْفَخُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

۔۔۔وَمَعْ يَاءٍ بِنَنْفُخُ ضَمُّهُ	۸۸۳	وَفِي ضَمِّهِ افْتَحْ عَنْ سِوَى وَلَدِالْعَلاَ

(يَوْمَ يُنْفَخُ) کو بصری نے نون مفتوح اور فاء کے ضمہ سے [يَوْمَ نَنْفُخُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء مضموم اور فاء کے فتحہ سے [يَوْمَ يُنْفَخُ] پڑھا ہے۔

قوله: ......﴿حُلْ۔۔۔وَ يُقْضَى بِنُوْنٍ سَمِّ وَانْصِبْ كَوَحْيُهُ لِيَعْقُوبِهِمْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰى اِلَيْكَ وَحْيُهُ)[۱۱۴] کو [مِنْ قَبْلِ اَنْ نَقْضِيَ اِلَيْكَ

وَحُیَهٗ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے (مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّقۡضٰی اِلَیۡکَ وَحۡیُهٗ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَافۡتَحۡ وَاِنَّکَ لَا اِنۡجَلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَاِنَّکَ لا تَظۡمَؤُا)[۱۱۹] کو ہمزہ کے فتحہ سے [وَاَنَّکَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے ہمزہ کے کسرہ سے [وَاِنَّکَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق ہمزہ کے فتحہ سے [وَاَنَّکَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ کے فتحہ سے [وَاَنَّکَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَنَّکَ لَافِـيۡ کَسۡـرِهٖ صَـفۡـوَةُ اُلـعُلَا	۸۸۴	....

(وَاَنَّکَ لا تَظۡمَؤُا) کو شعبہ، نافع نے ہمزہ کے کسرہ سے [وَاِنَّکَ لا تَظۡمَؤُا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے [وَاَنَّکَ لا تَظۡمَؤُا] پڑھا ہے۔

وَزَهۡـرَةَ فَتۡـحُ الۡهَـا حُلًا یَـأۡتِهِـمۡ یَدًا 162 وَطِـبۡ نُـوۡنَ یُحۡـصِنۡ اَنِّثَا اُدۡ وَجُهِّلَا

مَـعَ الۡیَـاءِ نَقۡدِرۡ حُزۡ حَرَامٌ فَشَا وَأَنۡ 163 نِثَنۡ جَهِّلَنۡ نَطۡوِی السَّمَاءَ ارۡفَعِ اِلۡعُلَا

قولہ:......﴿وَزَهۡرَةَ فَتۡحُ الۡهَا حُلًا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [زَهۡرَةَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا][۱۳۱] کو ھاء کے فتحہ سے [زَهَرَةَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءِ عشرہ نے ھاء کے سکون سے [زَهۡرَةِ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ یَأۡتِهِمۡ یَدًا﴾

ابن وردان نے اصل کے خلاف (اَوَلَـمۡ یَـاۡتِهِـمۡ)[۱۳۳] کو یاءِ تذکیر سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے تاءِ تانیث سے [اَوَلَـمۡ تَاۡتِهِمۡ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابن وردان کی طرح [اَوَلَـمۡ یَـاۡتِهِـمۡ] اور باقی ابن جماز اور یعقوب نے تاءِ تانیث سے [اَوَلَـمۡ تَـاۡتِهِـمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے یاءِ تذکیر سے اور امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے تاءِ تانیث سے پڑھا تھا) لہٰذا ابن وردان اور خلف کیلئے یاءِ تذکیر سے اور ابن جماز اور یعقوب کیلئے تاءِ تانیث سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

نَـثۡ عَنۡ اُولِيۡ حِـفۡظٍ------------	۸۸۵	------------یَـــأۡتِهِــمۡ مُــؤَنَّثٌ

حفص، نافع، بصری کے لئے (اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ) تاءِ تانیث سے ہے، اور باقیین کے لئے یاءِ تذکیر سے [اَوَلَمۡ یَاۡتِهِمۡ] ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ طٰہٰ میں تیرہ یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں: [۱][اِنِّیۡ اٰنَسۡتُ][۱۰][۲][لَعَلِّیۡ اٰتِیۡکُمۡ][۱۰][۳][اِنِّیۡ اَنَـارَبُّکَ][۱۲][۴][اِنَّـنِـیۡ اَنَـا][۱۴][۵][لِذِکۡرِیۡ اِنَّ][۱۴][۶][وَیَسِّـرۡلِـیۡ اَمۡرِیۡ][۲۶][۷][عَـلٰی عَیۡـنِـیۡ

اِذْ][۳۹][۸][وَلَا بِرَاْسِیَ اِنِّیَ][۹۴][۹][حَشَرْتَنِیَ اَعْمٰی][۱۲۵][۱۰][لِنَفْسِیَ اذْهَبْ][۴۱][۱۱][فِیْ ذِکْرِیَ اذْهَبَا][۴۲]ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون ہے۔[۱۲][وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ][۱۸][۱۳][اَخِیَ اشْدُدْ][۳۰]دونوں میں تینوں کیلئے سکون ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں، جودرج ذیل ہیں:[۱][بِالْوَادِالْمُقَدَّسِ][۱۲]میں یعقوب کیلئے وصلاً حذف اوروقفاً اثبات ہےاور باقی دوائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۲][اَلَّا تَتَّبِعَنِ اَفَعَصَیْتَ][۹۳]میں ابوجعفر کیلئے حالین میں اثبات اس طرح ہے، کہ وصلاً یاء کے فتحہ[اَلَّا تَتَّبِعَنِ یَ اَفَعَصَیْتَ]اوروقفاً یاء کا سکون ہے،اور یعقوب کیلئے حالین میں یاءساکنہ کا اثبات اور خلف کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْاَنْبِیَآءِ علیهم السلام﴾

قوله:......﴿وَطِبْ نُوْنَ یُحصِنُ اَنِّثَا اُدُ﴾

رویس اورابوجعفر نے (لِیُحْصِنَکُمْ)[۸۰]کواصل کے خلاف پڑھا ہے،یعنی رویس نےنون سے[لِنُحْصِنَکُمْ]اور ابوجعفر نے تاءِتانیث سے[لِتُحْصِنَکُمْ]پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری اورامام نافع نے یاءِتذکیر سے [لِیُحْصِنَکُمْ]پڑھا تھا)اور باقی روح اورخلف نے اصل کے موافق یاءِتذکیر سے(لِیُحْصِنَکُمْ)پڑھا ہے۔لہٰذا رویس کیلئے نون سے[لِنُحْصِنَکُمْ]،ابوجعفر کیلئے تاءِتانیث سے[لِتُحْصِنَکُمْ]اورروح وخلف کیلئے یاءِتذکیر سے[لِیُحْصِنَکُمْ]ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

لِیُحْصِنَکُمْ صَافِی وَاَنِّثْ عَنْ کِلَا	۸۹۰	--------وَنُوْنُهٗ

(لِیُحْصِنَکُمْ)کوشعبہ نےنون سے[لِنُحْصِنَکُمْ]،حفص شامی نے تاءِتانیث سے(لِتُحْصِنَکُمْ)اور باقیین نے یاءِتذکیر سے(لِیُحْصِنَکُمْ)پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَجُهِّلَا مَعَ الْیَاءِ نَقْدِرُ حُزْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(اَلَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ)[۸۷]کو یاء کے ضمہ اوردال کے فتحہ سے [اَلَّنْ یُّقْدَرَ عَلَیْهِ]پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے[اَلَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ]پڑھا ہے۔

قوله:......﴿حَرَامٌ فَشَا﴾

خلف نے اصل کے خلاف(وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ)[۹۵]کوحاءاورراء کے فتحہ اوراس کے بعداثباتِ الف سے [وَحَرٰمٌ]پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام حمزہ نے حاء کے کسرہ،راء کے سکون اورحذفِ الف سے[وَحِرْمٌ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح[وَحَرٰمٌ]ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی[وَحَرٰمٌ]پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَسَكَّنَ بَيۡنَ الۡكَسۡرِ وَالۡقَصۡرِ صُحۡبَةٌ	۸۹۱	وَحِرۡمٌ---------------------------

شعبہ،حمزہ،کسائی نے (وَحَـرٰمٌ) کوحاء کےکسرہ،راء کےسکون اورحذفِ الف سے(وَحِـرۡمٌ) پڑھاہے،اور باقیین نے حاءاورراء کےفتحہ اوراثباتِ الف سے[وَحَرٰمٌ] پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ وَأَنِّثَا جَهِّلَنۡ نَطۡوِى السَّمَاءَ ارۡفَعِ اِلۡعُلاَ ﴾

ابوجعفر نے[نَـطۡـوِى السَّـمَـآءَ][۱۰۴]کوتاءِتانیث مضموم اورواومفتوح سےاوراس کے بعدوالےلفظ کومرفوع پڑھاہے،یعنی[تُطۡوَى السَّمَآءُ]اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے[نَطۡوِى السَّمَآءَ] پڑھاہے۔

وَبَا رَبِّ ضُـمَّ اهۡـمِـزۡ مَعًا رَبَأَتۡ اِۤ تَى 164 لِيَقۡطَعۡ لِيَقۡضُوا أَسۡكِنُوا اللاَّمَ يَاِ اِۤولَى

قولہ:......﴿وَبَا رَبِّ ضُمَّ ---اِۤتٰى﴾

ابوجعفر نے (رَبِّ احۡـكُمۡ بِالۡحَقِّ)[۱۱۲]کوباء کےضمہ سے[رَبُّ احۡكُمۡ] پڑھاہے،اوراس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے باء کےکسرہ سے(رَبِّ احۡكُمۡ بِالۡحَقِّ)پڑھاہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ انبیاء میں چار یاءاتِ اضافت ہیں، جودرج ذیل ہیں:[۱][مَنۡ مَّعِىَ وَذِكۡرُ][۲۴] میں تینوں کیلئے سکون سے [۲][اِنِّـىَ اِلٰـهٌ][۲۹] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون سے ہے[۳][مَسَّـنِـىَ الـضُّـرُّ][۸۳][۴][عِبَـادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ][۱۰۵]دونوں میں تینوں ائمہ کیلئے فتحہ ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں، جودرج ذیل ہیں:[۱][۲][فَـــــــاعۡبُـــــدُوۡنِ][۹۲/۲۵] [۳][فَلا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ][۳۷]تینوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡحَجِّ﴾

قولہ:......﴿ اهۡمِزۡ مَعًا رَبَأَتۡ اِۤتَى ﴾

ابوجعفر نے یہاں سورۂ حج اورسورۂ فصلت دونوں جگہ میں (اهۡـتَـزَّتۡ وَرَبَـتۡ)[۵/۳۹]کوباء کے بعدہمزہ مفتوحہ سے [اهۡتَزَّتۡ وَرَبَأَتۡ] پڑھاہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،اور باقی قراءعشرہ نے بغیرہمزہ سے[وَرَبَتۡ] پڑھاہے۔

قولہ:......﴿لِيَقۡطَعۡ لِيَقۡضُوا أَسۡكِنُوا اللاَّمَ يَاِ اُۤولَى ﴾

روح اورابوجعفر نے اصل کےخلاف (ثُـمَّ لِيَـقۡـطَعۡ)[۱۵]اور(ثُـمَّ لِيَـقۡـضُوۡا)[۲۹]دونوں کلموں کولام کےسکون سے [ثُـمَّ لۡيَـقۡطَعۡ]،[ثُـمَّ لۡيَـقۡضُوۡا] پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری اورامام نافع سےورش نے دونوں کلموں کولام کےکسرہ سے [ثُـمَّ لِيَـقۡـطَعۡ]،[ثُـمَّ لِيَـقۡـضُـوۡا] پڑھاتھا)اورخلف کی قراءت بھی اصل کےموافق لام کےسکون سے[ثُـمَّ لۡيَـقۡـطَعۡ]،

[ثُمَّ لۡيَقۡضُوۡا] ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی لام کے سکون سے [ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ]،[ثُمَّ لۡيَقۡضُوۡا] پڑھا تھا) البتہ رویس نے اصل کے موافق لام کے کسرہ سے [ثُـمَّ لِيَـقۡطَعۡ]،[ثُـمَّ لِيَـقۡضُوۡا] پڑھا ہے۔لہٰذا روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے لام کے سکون سے اور رویس کیلئے لام کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------------وَمُــــحَــــرِّكٌ	۸۹۳	لِيَـقۡـطَـعۡ بِـكَسۡـرِاللَّامِ كَـمۡ جِيۡدُهٗ حَلاَ
....	۸۹۴	لِيَــقۡــضُـوۡا سِـوَى بَـزِّيِّهِـمۡ نَــفَـرٌ جَلاَ

(ثُـمَّ لِيَقۡطَعۡ) کو شامی، ورش، بصری نے لام کے کسرہ سے [ثُـمَّ لِيَقۡطَعۡ] پڑھا ہے اور باقیین نے لام کے سکون سے [ثُـمَّ لۡيَـقۡطَعۡ] پڑھا ہے،اور (ثُـمَّ لِيَـقۡضُوۡا) کو قنبل، بصری، شامی، ورش نے لام کے کسرہ سے [ثُـمَّ لِيَـقۡضُوۡا] پڑھا ہے، اور باقیین نے لام کے سکون سے [ثُمَّ لۡيَقۡضُوۡا] پڑھا ہے۔

وَلُـؤۡلُـؤٍ انۡـصِـبۡ ذِئ وَأَنِّـثۡ يَنَالَ فِيۡـ 165 ـــهِـمَـا وَمُـعَـاجِـزِيۡنَ بِـالۡمَدِّ حُـلِّلَا

قوله:.......﴿وَلُؤۡلُؤٍ انۡصِبۡ ذِئ۔۔۔حُلِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف صرف یہاں سورۂ حج میں (وَلُؤۡلُؤًا)[۲۳] کو ہمزہ کے نصب سے [وَلُؤۡلُؤًا] پڑھا ہے، البتہ سورۂ فاطر میں اصل کے موافق جر سے ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں جگہ جر سے [وَلُــؤۡلُـؤٍ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے دونوں جگہ پر اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے ہمزہ کے نصب سے اور خلف نے جر سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے دونوں جگہ منصوب اور امام حمزہ نے مجرور پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے یہاں منصوب اور سورۂ فاطر میں مجرور ہے، اور ابوجعفر کیلئے دونوں جگہ منصوب اور خلف کیلئے مجرور ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَـعۡ فَـاطِـرَانۡـصِـبۡ لُـؤۡلُـؤًا نَـظۡـمُ اِلۡـفَة	۸۹۵	....

یہاں سورۂ حج اور سورۂ فاطر میں دونوں جگہ پر (وَلُـؤۡلُـؤًا) کو عاصم اور نافع نے ہمزہ کے نصب سے [وَلُـؤۡلُـؤًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے جر سے (وَلُؤۡلُؤٍ) پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿وَأَنِّثۡ يَنَالَ فِيۡـهِمَا۔۔۔حُلِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَنۡ يَـنَـالَ اللّٰهَ)اور(وَلٰـكِـنۡ يَـنَـالُـهُ التَّقۡوٰى)[۳۷] دونوں جگہ پر تاءِ تانیث سے [لَـنۡ تَـنَالَ اللّٰهَ]،[وَلٰـكِـنۡ تَـنَـالُـهُ التَّقۡوٰى] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراء نے یاءِ تذکیر سے (لَنۡ يَنَالَ اللّٰهَ)اور (وَلٰكِنۡ يَنَالُهُ التَّقۡوٰى) پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿ وَمُعَاجِزِيۡنَ بِالۡمَدِّ حُلِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف ہر جگہ کلمہ (مُــعٰــجِــزِيۡــنَ)[۵۱] کو عین کے بعد الف مدہ اور جیم کی تخفیف سے

[مُعَـاجِزِيۡنَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حذفِ الف اور جیم کی تشدید سے [مُعَـجِّزِيۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [مُعٰجِزِيۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [مُعٰجِزِيۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ سَبَـاٍ حَـرۡفَـانِ مَعۡهَـا مُعَـاجِـزِيۡـنَ	۹۰۱	حَـقٌّ بِلاَمَـدٍّ وَفِـي الۡـجِيۡـمِ ثُـقِّلاَ

کلمہ (مُعٰجِزِيۡنَ) جو یہاں اور سورۂ سبا میں دو جگہ پر آیا ہے، مکی، بصری نے عین کے بعد حذفِ الف اور جیم کی تشدید سے (مُعَجِّزِيۡنَ) پڑھا ہے، اور باقیین نے الف مدہ اور جیم کی تخفیف سے (مُعٰجِزِيۡنَ) پڑھا ہے۔

وَيَدۡعُونَ الۡأُخۡرَى فَتۡحُ سِيۡنَا حِمًى وَتُنۡـ 166 ـبِتُ افۡتَحۡ بِضَمٍّ يَحُلۡ هَيۡهَاتَ أُدۡ كِلاَ

قوله:......﴿وَيَدۡعُونَ الۡأُخۡرَى۔۔۔حِمًى﴾

یعقوب نے (اِنَّ الَّذِينَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ)[۷۳] کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے تاءِ خطاب سے پڑھا ہے۔ اور (اَلۡاُخۡـرٰى) قید احترازی ہے، اور اس پہلے والے [وَاَنَّ مَـا يَـدۡعُـوۡنَ مِـنۡ دُوۡنِـهٖ هُوَ الۡبٰطِلُ] سے احتراز مقصود ہے، کیونکہ اسمیں سب اصل کے موافق پڑھتے ہیں، یعنی ابوجعفر کیلئے تاءِ خطاب اور یعقوب وخلف کیلئے یاءِ غیب ہے۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ حج میں ایک یاءاتِ اضافت ہے: [۱] [بَيۡتِيَ لِلطَّآئِفِيۡنَ][۲۶] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں، جو درج ذیل ہیں: [۱] [نَـكِيۡـرِ][۴۴] میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہے، اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف ہے۔ [۲] [وَالۡبَـادِ][۲۵] ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہے، اور خلف کیلئے حالین میں اور ابوجعفر کیلئے وقفاً حذف ہے۔ [۳] [لَهَـادِ الَّـذِيۡـنَ اٰمَـنُـوۡا][۵۴] میں صرف یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات سے ہے، اور باقی دو ائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنُوۡنِ﴾

قوله:......﴿فَتۡحُ سِيۡنَا حِمًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِنۡ طُوۡرِسَيۡنَآءَ)[۲۰] کو سین کے فتحہ سے [مِنۡ طُوۡرِسَيۡنَآءَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے سین کے کسرہ سے [مِنۡ طُوۡرِسِيۡنَآءَ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق سین کے فتحہ سے ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی سین کے فتحہ سے پڑھا تھا) البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق سین کے کسرہ سے [مِنۡ طُوۡرِسِيۡنَآءَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی سین کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے سین کے فتحہ سے اور ابوجعفر کیلئے سین کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٩٠٤	---وَالۡـمَـفۡتُـوۡحُ سِیۡـنَـآءَ ذُ لِّلَا

(سِیۡـنَـاءَ) کوکوفیین اور شامی نے سین کے فتحہ سے [سَیۡـنَـاءَ] پڑھاہے، اور باقیین نے سین کے کسرہ سے [سِیۡنَاءَ] پڑھاہے۔

قوله:......﴿ وَتُنۡبِتُ افۡتَحۡ بِضَمٍّ یَحُلِ ﴾

روح نے اصل کے خلاف (تُنۡبِتُ بِالدُّهۡنِ) [٢٠] کوتاءاول کے فتحہ اور باء کے ضمہ سے [تَنۡبُتُ] پڑھاہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءاول کے ضمہ اور باء کے کسرہ سے [تُـنۡبِـتُ] پڑھاتھا) ابوجعفر اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق روح کی طرح [تَنۡبُتُ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاء کے فتحہ اور باء کے ضمہ سے [تَنۡبُتُ] پڑھاتھا) البتہ رویس کی قراءت اصل کے موافق تاء کے ضمہ اور باء کے کسرہ سے [تُنۡبِتُ] ہے۔ لہٰذا روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے [تَنۡبُتُ] اور رویس کیلئے [تُنۡبِتُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---وَاضۡـمُـمۡ وَاكۡسِـرِ الـضَّـمَّ حَـقُّـهٗ	٩٠٤	بِتَـنۡبُـتُ---------------

(تَنۡبُتُ) کومکی بصری کے لئے تاءاول کے ضمہ اور باء کے کسرہ سے (تُنۡبِتُ) ہے، اور باقیین کے لئے تاءاول کے فتحہ اور باء کے ضمہ سے (تَنۡبُتُ) ہے۔

قوله:......﴿هَیۡهَاتَ اُدۡ كِلَا فَلِلتَّا اكۡسِرَنۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (هَیۡهَاتَ هَیۡهَاتَ) [٣٦] دونوں لفظوں کوتاء کے کسرہ سے [هَیۡهَاتِ هَیۡهَاتِ] پڑھاہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراء عشرہ نے دونوں لفظوں کوتاء کے فتحہ سے (هَیۡهَاتَ هَیۡهَاتَ) پڑھاہے۔

فَلِلتَّا اكۡسِرَنۡ وَالۡفَتۡحُ وَالضَّمُّ تَهۡجُرُو 167 نَ تَنۡوِیۡنُ تَتۡرًا اِهۡلٌ وَحُلِّیۡ بِلَا

قوله:......﴿وَالۡفَتۡحُ وَالضَّمُّ تَهۡجُرُوۡن---اِهِلٌ ﴾

ابوجعفر نے خلافِ اصل (سٰمِرًا تَهۡجُرُوۡنَ) [٦٧] کوتاء کے فتحہ اور جیم کے ضمہ سے [تَهۡجُرُوۡنَ] پڑھاہے، (جبکہ امام نافع نے تاء کے ضمہ اور جیم کے کسرہ سے [تُهۡجِرُوۡنَ] پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [تَهۡـجُـرُوۡنَ] پڑھاہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تاء کے فتحہ اور جیم کے ضمہ سے [تَهۡجُرُوۡنَ] پڑھاتھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------وَتَـهۡ	٩٠٦	جُـرُوۡنَ بِـضَـمٍّ وَاكۡسِـرِ الـضَّـمَّ اَجۡـمَلَا

(تَهۡجُرُوۡنَ) نافع کے لئے تا کے ضمہ اور جیم کے کسرہ سے [تُهۡجِرُوۡنَ] ہے، اور باقیین کیلئے تاء کے فتحہ اور جیم کے ضمہ سے [تَهۡجُرُوۡنَ] ہے۔

قولہ:......﴿ تَنۡوِیۡنُ تَتۡرًا اِهۡلٌ وَحُلۡیٌ بِلاَ ﴾

ابوجعفراور یعقوب نے (تَتۡـرًا)[۴۴] کواصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے تنوین کے ساتھ [تَتۡـرًا] اور یعقوب نے بغیر تنوین کے [تَتۡـــرَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے بغیر تنوین کے [تَتۡـــرَا] اور امام ابوعمرو بصری نے تنوین سے [تَتۡـرًا] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح بغیر تنوین سے [تَتۡـرَا] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی بغیر تنوین سے [تَتۡرَا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے تنوین سے [تَتۡرًا] اور یعقوب وخلف کیلئے بغیر تنوین سے [تَتۡرَا] ہے۔
نیز اس میں خلف اصل کے موافق امالہ بھی کرینگے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۰۵	وَنَـوَّنَ تَتۡرًا حَـقُّـهٗ ------------------

(تَتۡرًا) کو مکی بصری نے تنوین سے [تَتۡرًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے بغیر تنوین سے (تَتۡرَا) پڑھا ہے۔

وَاِنَّهُـمُ افۡتَـحۡ فِـدۡ وَقَـالَ مَـعًـا فَتًـی 168 وَخَـفِّـفۡ فَـرَضۡـنَـا أَنۡ مَعًا وَارۡفَعِ الۡوِلَا
حَلَا اشۡـدُدۡ هُمَا بَعۡدُ انۡصِبًا غَضِبَ افۡتَحَنۡ 169 نَ ضَـادًا وَبَـعۡـدُ الۡـخَفۡضُ فِی اللّٰهِ اُوۡصِلَا

قولہ:......﴿وَاِنَّهُمُ افۡتَحۡ فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اِنَّهُـمۡ هُـمُ الۡفَائِزُوۡنَ)[۱۱۱] کو ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ کے کسرہ سے [اِنَّهُـــــمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ہمزہ کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۱۰	وَاَنَّهُـــمۡ کَسۡـــرٌ شَـــرِیۡفٌ --------

حمزہ کسائی نے (اَنَّهُمۡ) کے ہمزہ کو کسرہ سے [اِنَّهُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَنَّهُمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَقَالَ مَعًا فَتًی ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (قَـالَ کَـمۡ لَبِثۡتُمۡ)[۱۱۲] اور (قَـالَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ)[۱۱۴] دونوں جگہ صیغہ ماضی سے [قَـالَ کَـمۡ لَبِثۡتُمۡ]، [قَـــالَ اِنۡ لَّبِثۡـتُـمۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے دونوں جگہ صیغہ امر سے [قُـلۡ کَـمۡ لَبِثۡـتُـمۡ]، [قُـلۡ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق صیغہ ماضی سے [قَالَ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ]، [قَالَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی صیغہ ماضی سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے صیغہ ماضی سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

شَـفَا ------------------------------	۹۱۱	وَفِـیۡ قَـالَ کَـمۡ قُـلۡ دُوۡنَ شَكٍّ وَبَـعۡـدَه

حمزہ، کسائی کے لئے (قُـلۡ کَـمۡ لَبِثۡتُمۡ) اور (قُـلۡ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ) صیغہ امر سے ہے، اور مکی کیلئے پہلی جگہ صیغہ امر سے اور

دوسری جگہ صیغہ ماضی سے[قُلۡ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ]،[قَالَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ] ہے،اور باقیین کے لئے دونوں صیغہ ماضی سے[قَالَ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ]،[قَالَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ] ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ مؤمنون میں ایک یاء اضافت ہے:[۱][لَعَلِّيَ اَعۡمَلُ][۱۰۰] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں چھ یاءاتِ زوائد ہیں، جو درج ذیل ہیں:[۱][۲][بِمَا کَذَّبُوۡنِ][۳۹/۲۶][۳][فَاتَّقُوۡنِ][۵۲][۴][اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ][۹۸][۵][رَبِّ ارۡجِعُوۡنِ][۹۹][۶][وَلَا تُکَلِّمُوۡنِ][۱۰۸]ان سب میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ النُّوۡرِ﴾

قوله:......﴿وَخَفَّفُ فَرَضۡنَا ـــ حلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(فَرَضۡنٰهَا)[۱]کوراء کی تخفیف سے[فَرَضۡنٰهَا] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے راء کی تشدید سے[فَرَّضۡنٰهَا] پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفر اور خلف نے بھی اصل کے موافق راء کی تخفیف سے[فَرَضۡنٰهَا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی راء کی تخفیف سے[فَرَضۡنٰهَا] پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے راء کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَقٌّ وَفَرَضۡنَاثَـقِيۡلاً ـــ	۹۱۲	....

مکی، بصری نے (فَرَضۡنٰهَا) کوراء کی تشدید سے[فَرَّضۡنٰهَا] پڑھا ہے،اور باقیین نے راء کی تخفیف سے(فَرَضۡنٰهَا) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿أَنۡ مَعًا ـــ حلاَ﴾

یہاں سے ناظم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ دو جگہ پر[وَالۡخَامِسَةَ اَنۡ] میں جو لفظ[اَنَّ] آیا ہوا ہے، یعقوب نے اصل کے خلاف دونوں جگہ تخفیف سے[اَنۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، یا ماقبل پر عطف ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں جگہ تشدید سے[اَنَّ] پڑھا تھا)

قوله:......﴿ وَارۡفَع الۡوِلَا حلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف[لَعۡنَتَ اللّٰهِ][۷]اور[غَضَبَ اللّٰهِ][۹]کو تاء اور باء کے رفع سے[لَعۡنَتُ اللّٰهِ]اور[غَضَبُ اللّٰهِ] پڑھا ہے،اور(غَضَبُ) میں ضاد کا فتحہ اصل کے موافق ہے،البتہ باء کے رفع میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے باء کا فتحہ پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء اور باء کے نصب اور ضاد کے فتحہ سے[لَعۡنَتَ اللّٰهِ]اور[غَضَبَ اللّٰهِ] پڑھا تھا)

قوله:......﴿ اشۡدُدۡهُمَا بَعۡدُ انۡصِبًا غَضِبَ افۡتَحَنۡ ضَادًا وَبَعۡدُ الۡخَفۡضُ فِى اللهِ اُ وُصِلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [اَنۡ] کو دونوں جگہ تشدید سے [اَنَّ] اور [لَـعۡـنَتَ اللّٰهِ] و[غَـضِـبَ اللّٰهِ] کو تاء اور باء کے نصب، ضاد کے فتحہ ،اور اسم جلالہ کو جر سے [اَنَّ لَعۡنَتَ اللّٰهِ] اور [اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے [اَنۡ لَّـعۡـنَـتُ اللّٰـهِ] اور [اَنۡ غَـضِـبَ اللّٰـهُ] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [اَنَّ لَـعۡـنَتَ اللّٰهِ] اور [اَنَّ غَـضَبَ اللّٰهِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [اَنَّ لَـعۡـنَتَ اللّٰهِ] اور [اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ] پڑھا تھا)

خلاصہ یہ ہوا کہ یعقوب کیلئے [اَنۡ لَّـعۡـنَـتُ اللّٰهِ] اور [اَنۡ غَـضَـبُ اللّٰـهِ] ہے، اور ابوجعفر وخلف کیلئے [اَنَّ لَعۡنَتَ اللّٰهِ] اور [اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاَنۡ لَـعۡـنَةُ التَّـخۡـفِيۡفُ وَالـرَّفۡـعُ نَصُّـهُ	۲۸۶	سَـمَـا مَـا خَلاَالۡبَـزِّي وَفِـي الـنُّـوۡرِ اَ وُصِلاَ	
....	۹۱۳	ـ ـاَنۡ غَـضِـبَ التَّـخۡـفِيۡفُ وَالۡـكَسۡـرُ اَدۡخِلاَ	
وَيَـــرۡفَـــعُ بَـعۡـدُ الۡـجَـــرَّ---------	۹۱۴	....	

(أَنَّ لَعۡنَةَ اللّٰهِ) کو عاصم، نافع، قنبل اور بصری نے نون کی تخفیف اور تاء کے رفع سے [أَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ] پڑھا ہے، جبکہ بزی، شامی، حمزہ اور کسائی نے نون کی تشدید اور تاء کے نصب سے [أَنَّ لَـعۡـنَةَ اللّٰهِ] پڑھا ہے۔ اور سورۂ نور والے [أَنَّ لَـعۡـنَتَ اللّٰهِ][۷] کو نافع نے نون کی تخفیف، تاء کے رفع سے [أَنۡ لَّـعۡـنَتُ اللّٰهِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون کی تشدید اور تاء کے نصب سے [أَنَّ لَعۡنَتَ اللّٰهِ] پڑھا ہے۔

نافع نے (اَنَّ غَضِبَ اللّٰهُ) کو نون کی تخفیف، ضاد کے کسرہ اور اسم جلالہ کو رفع سے [اَنۡ غَضِبَ اللّٰهُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون کی تشدید، ضاد کے فتحہ اور اسم جلالہ کو جر سے [اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ] پڑھا ہے۔

وَلَا يَتَـأَلَّ اِعۡـلَـمۡ وَكِبۡرَهُ ضُـمَّ حُـطۡ 170 وَغَيۡـرِ انۡصِب اِذۡ دُرِّیٌّ اضۡـمُمۡ مُثَقَّلاَ

حِمًى فِدۡ تَوَقَّدۡ يَذۡهَبُ اضۡمُمۡ بِكَسۡرٍ اِذۡ 171 وَيَحۡسِـبُ خَـاطِبۡ فُقۡ وَحُقٌّ لِيُبۡدِلاَ

قوله:......﴿وَلَا يَتَأَلَّ اِعۡلَمۡ ﴾

ابوجعفر نے [وَلا يَأۡتَلِ][۲۲] کو تاء اور ہمزہ کے فتحہ اور لام کی تشدید سے [وَلايَتَأَلَّ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی تمام قراءعشرہ نے (وَلا يَأۡتَلِ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَكِبۡرَهُ ضُمَّ حُطۡ﴾

یعقوب نے (وَالَّـذِیۡ تَـوَلّٰـی كِبۡرَهٗ)[۱۱] کو کاف کے ضمہ سے [وَالَّـذِیۡ تَـوَلّٰـی كُبۡرَهٗ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے کاف کے کسرہ سے [كِبۡرَهٗ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَغَیۡرِ انۡصِب اُدُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَغَیۡرِ اُوۡلِی الۡاِرۡبَۃِ)[۳۱] کوراء کے نصب سے [وَغَیۡرَ اُوۡلِی الۡاِرۡبَۃِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے راء کے جر سے [وَغَیۡرِ اُوۡلِی الۡاِرۡبَۃِ] پڑھا تھا) اور باقی یعقوب اور خلف نے اصل کے موافق راء کے جر سے [وَغَیۡرِ اُوۡلِی الۡاِرۡبَۃِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی راء کے جر سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے راء کے نصب سے اور یعقوب وخلف کیلئے راء کے جر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۱۴	وَغَیۡرِاُولِي بِالنَّصۡبِ صَاحِبُهُ كَلَا

(وَغَیۡرِ اُوۡلِی الۡاِرۡبَۃِ) کو شامی، شعبہ نے راء کے نصب سے [وَغَیۡرَ اُوۡلِی الۡاِرۡبَۃِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے جر سے [وَغَیۡرِ اُوۡلِی الۡاِرۡبَۃِ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿دُرِّیٌّ اضۡمُمۡ مُثَقِّلاً حِمًی فِدۡ﴾

یعقوب اور خلف نے اصل کے خلاف (دُرِّیٌّ)[۳۵] کو حفص کی طرح دال کے ضمہ اور یاء کی تشدید سے [دُرِّیٌّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دال کے کسرہ، مد اور ہمزہ سے [دِرِّیۡءٌ] اور امام حمزہ نے دال کے ضمہ، مد اور ہمزہ سے [دُرِّیۡءٌ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر کی قراءت اصل کے موافق دال کے ضمہ، یاء کی تشدید، اور مد و ہمزہ کے بغیر [دُرِّیٌّ] ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی [دُرِّیٌّ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَدُرِّیٌّ اِكۡسِرۡ ضَمَّهُ حُجَّةً رِضًی	۹۱۵	وَفِي مَدِّهٖ وَالۡهَمۡزِ صُحۡبَتُهٗ حَلَا

بصری، کسائی کے لئے دال کا کسرہ، مد اور ہمزہ سے (دِرِّیۡءٌ) ہے، شعبہ، حمزہ کے لئے دال کا ضمہ، مد اور ہمزہ سے (دُرِّیۡءٌ) ہے، اور نافع، مکی، شامی، حفص کیلئے دال کا ضمہ، یاء کی تشدید اور بغیر مد اور ہمزہ کے (دُرِّیٌّ) ہے۔

قولہ:......﴿ تَوَقَّدَ۔۔۔اُدُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (تُوۡقَدُ)[۳۵] کو بابِ تفعّل سے ماضی کا صیغہ [تَوَقَّدَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے [یُوۡقَدُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے ابوجعفر کی طرح [تَوَقَّدَ] اور خلف نے [تُوۡقَدُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [تَوَقَّدَ] اور امام حمزہ نے [تُوۡقَدُ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے [تَوَقَّدَ] اور خلف کیلئے [تُوۡقَدُ] ہے۔

اب دونوں قراءتوں کو ملانے سے خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر اور یعقوب کیلئے [دُرِّیٌّ تَوَقَّدَ] اور خلف کیلئے [دُرِّیٌّ تُوۡقَدُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـوَيُــــــوُقَــــــدُالُ		مُــؤَنَّــثُ صِفُ شَــرُعَـــا وَحَـــقٌّ تَــفَــعَّلَا

شعبہ،حمزہ،کسائی کے لئے تاءِتانیث سے[تُوۡقَدُ]اور مکی بصری کے لئے بروزن تفعّل (تَوَقَّدَ)اور باقیین کے لئے یاءِ تذکیر سے[يُـــوۡقَـــدُ]ہے۔لہٰذادونوں لفظوں کوملانے سے پانچ قراءتیں بنتی ہیں:[۱] نافع،شامی اورحفص کیلئے[دُرِّيٌّ يُوۡقَدُ][۲]مکی کیلئے[دُرِّيٌّ تَوَقَّدَ][۳]شعبہ،حمزہ کیلئے[دُرِّيۡءٌ تُوۡقَدُ][۴]بصری کیلئے[دِرِّيۡءٌ تَوَقَّدَ][۵]کسائی کیلئے[دِرِّيۡءٌ تُوۡقَدُ]ہے۔

قوله:......﴿يَذۡهَبُ اضۡمُمۡ بِكَسۡرٍ اُدۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف(يَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصٰرِ)[۴۳]کویاء کے ضمہ اورھاء کے کسرہ سے[يُذۡهِبُ بِالۡاَبۡصٰرِ]پڑھاہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نےیاءاورھاءدونوں کےفتحہ سے(يَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصٰرِ)پڑھاہے۔

قوله:......﴿وَيَحۡسِبُ خَاطِبُ فُقۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف(لَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا)[۵۷]کوتاءِخطاب سے[لَا تَحۡسَبَنَّ]پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے یاءِغیب سے[لَا يَحۡسَبَنَّ]پڑھاتھا)اور باقی ابوجعفراوریعقوب نے بھی اصل کے موافق تاءِخطاب سے[لَا تَحۡسَبَنَّ]پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمروبصری نے بھی تاءِخطاب سے[لَا تَحۡسَبَنَّ]پڑھاتھا)لہٰذاتینوں ائمہ کیلئے تاءِخطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبِــالۡـغَيۡـبِ فِيۡهَــاتَحۡسَبَـنَّ كَــمَـا فَشَـا	۷۲۰	عَــمِيۡمًـا وَقُلۡ فِي النُّـوۡرِ فَـاشِيۡـهِ كَـحَّلَا

سورۂ انفال میں(لَا تَحۡسَبَنَّ)کوشامی،حمزہ،حفص نے یاءِغیب سے[لَا يَحۡسَبَنَّ]پڑھاہے،اور باقیین نے تاءِخطاب سے[لَا تَحۡسَبَنَّ]پڑھاہے،اورسورۂ نور میں اسی لفظ کوحمزہ،شامی نے یاءِغیب سے[لَا يَحۡسَبَنَّ]پڑھاہے،اور باقیین نے تاءِخطاب سے[لَا تَحۡسَبَنَّ]پڑھاہے۔

قوله:......﴿وَحُقٌّ لِيُبۡدِلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(لَيُبَــدِّلَـــنَّهُـــمۡ)[۵۵]کودال کی تخفیف اور باء کے سکون سے[لَيُبۡـدِلَـنَّهُـمۡ]پڑھاہے،جیساکہ تلفظ سے ظاہرہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نے دال کی تشدیداور باء کے فتحہ سے[لَيُبَـدِّلَـنَّهُـمۡ]پڑھاتھا)اور باقی ابوجعفراورخلف نے اصل کے موافق دال کی تشدیداور باء کے فتحہ سے(لَيُبَـدِّلَـنَّهُـمۡ)پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی دال کی تشدیداور باء کے فتحہ سے[لَيُبَدِّلَنَّهُمۡ]پڑھاتھا)لہٰذایعقوب کیلئے دال کی تخفیف اور باء کے سکون سے اورابوجعفروخلف کیلئے دال کی تشدیداور باء کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـــيْ يُبْـدِلَـنَّ الْـخِفُّ صَـــاحِبُـــهٗ دَلَا	۹۱۸	....

شعبہ،مکی نے (لَیُبۡـدِلَـنَّهُـمۡ) کی دال کوتخفیف اور باءکوسکون سے پڑھا ہے،اور باقیین نے دال کی تشدید اور باء کے فتحہ سے [لَيُبَدِّلَنَّهُمۡ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت زوائد}

سورۂ نور میں دونوں یاءات میں سے کوئی نہیں۔

﴿وَمِنۡ سُوۡرَةِ الۡفُرۡقانِ اِلٰى سُوۡرَةِ الرُّوۡمِ﴾

وَنَـحۡشُـرُ يَـا حُـزۡ إِذۡ وَجُـهِّـلَ نَتَّـخِـذُ 172 أَلَا اشۡـدُدۡ تَشَـقُّـق جَـمۡـعُ ذُرِّيَّةٍ حَلَا

قولہ:......﴿وَنَحۡشُرُ يَا حُزۡ اِذۡ﴾

یعقوب اورابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ)[۱۷] کویاءِغیب سے [وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ] پڑھاہے،(جبکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے نون سے [وَيَوۡمَ نَـحۡشُرُهُمۡ] پڑھاتھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق نون سے [وَيَوۡمَ نَـحۡشُرُهُمۡ] پڑھا ہے(کیونکہ امام حمزہ نے بھی نون سے پڑھاتھا) لہٰذاابوجعفراور یعقوب کیلئے یاءِغیب سےاورخلف کیلئے نون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَنَـــحۡشُـــرُ يَـــا دَارٍ عَلَا-------	۹۲۱	....

(وَيَوۡمَ نَـحۡشُـرُهُمۡ) کومکی اورحفص نے یاءِغیب سے [وَيَـوۡمَ يَـحۡشُـرُهُمۡ] پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے نون سے [وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَجُهِّلَ نَتَّخِذُ أَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَنۡ نَتَّـخِـذَ)[۱۸] کونون کے ضمہ اور خاء کے فتحہ سے [اَنۡ نُّتَّـخَـذَ] صیغہ مجہول پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں اور باقی قراءعشرہ نے نون کے فتحہ اور خاء کے کسرہ سے (اَنۡ نَتَّخِذَ) صیغہ معروف پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿اشۡدُدۡ تَشَقُّقُ --- حَلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ فرقان اور سورۂ قاف دونوں جگہ پر لفظ (تَشَقَّقُ)[۲۵/۴۴] کوشین کی تشدید سے [تَشَّقَّقُ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے شین کی تخفیف سے [تَشَقَّقُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے شین کی تشدید سے [تَشَّـقَّقُ] اور خلف نے شین کی تخفیف سے [تَشَـقَّقُ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی شین کی تشدید سے اور امام حمزہ نے شین کی تخفیف سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے شین کی تشدید سے اور خلف کیلئے شین کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

تَشَــقَّــقُ خِفُّ الشِّیۡـنِ مَعۡ قَـافَ غَـالِبٌ	۹۲۳	....

یہاں اور سورۂ قاف دونوں جگہ پر بصری اور کوفیین کیلئے شین کی تخفیف سے [تَشَـقَّقُ] ہے، اور باقیین کیلئے دونوں جگہ شین کی تشدید سے [تَشَّقَّقُ] ہے۔

قوله:.......﴿ جَمۡعُ ذُرِّيَّةٍ حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ)[۷۴] کو جمع سے [وَذُرِّيّٰتِنَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے واحد سے [وَذُرِّيَّتِـــــــنَــــــا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے جمع سے [وَذُرِّيّٰتِــنَــا] اور خلف نے واحد سے [ذُرِّيَّتِـنَــا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی جمع سے اور امام حمزہ نے واحد سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے جمع سے اور خلف کیلئے واحد سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَوَحِّـدَ ذُرِّيّٰتِــنَــا حِـفۡـظُ صُـحۡبَةٍ	۹۲۵	....

بصری، شعبہ، حمزہ، کسائی واحد سے (ذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ) پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے جمع سے (ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ) پڑھا ہے۔

وَيَـأۡمُرُ خَاطِبۡ فِدۡ يَـضِيۡقُ وَعَطۡفَهُ انۡـ 173 صِبَـنَّ وَأَتۡبَـاعُكَ حَلاَ خَـلۡـقُ أُ وُصِلاَ

قوله:.......﴿وَيَأۡمُرُ خَاطِبۡ فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (لِـمَـا يَاۡمُرُنَا)[۶۰] کو تاءِ خطاب سے [لِـمَـا تَاۡمُرُنَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے یاءِ غیب سے [لِـمَــا يَــاۡمُـرُنَــا] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور یعقوب نے بھی اصل کے مطابق تاءِ خطاب سے [لِـمَــا تَــاۡمُـرُنَــا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے تاءِ خطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۹۲۳	وَيَـــأۡمُــرُ شَـــافٍ--------------------

حمزہ، کسائی کے لئے (لِمَا يَاۡمُرُنَا) یاءِ غیب سے ہے، اور باقیین کے لئے تاءِ خطاب سے (لِمَا تَاۡمُرُنَا) ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ فرقان میں دو یاءاتِ اضافت ہیں: [۱] [يٰلَيۡتَنِـى اتَّخَذۡتُ][۲۷] میں تینوں کیلئے سکون ہے۔ [۲] [اِنَّ قَـوۡمِـىَ اتَّخَذُوۡا][۳۰] ابوجعفر اور روح کیلئے فتحہ اور باقی رویس وخلف کیلئے سکون ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں کوئی یاءاتِ زوائد نہیں۔

﴿سُوۡرَةُ الشُّعَرَاءِ﴾

قوله:......﴿ يَضِيۡقُ وَعَطۡفَهُ انۡصِبَنَّ۔۔۔حَلاَ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَیَضِیۡقُ صَدۡرِیۡ وَلاَ یَنۡطَلِقُ)[۱۳] میں دونوں فعلوں کے لام کلمہ کونصب سے [وَیَضِیۡقَ صَدۡرِیۡ وَلاَ یَنۡطَلِقَ] پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے دونوں فعلوں کومرفوع (وَیَضِیۡقُ صَدۡرِیۡ وَلاَ یَنۡطَلِقُ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَأَتۡبَاعُكَ حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاتَّبَعَکَ الۡاَرۡذَلُوۡنَ)[۱۱۱] میں لفظ [وَاتَّبَعَکَ] کوہمزہ قطعی،تاء کے سکون،باء کے بعداثباتِ الف اورعین کے رفع سے (وَاَتۡبَاعُکَ) پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہورہا ہے،اوراس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں،کیونکہ باقی قراءعشرہ نے (وَاتَّبَعَکَ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿خَلۡقُ اُ وۡصِلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اِنۡ هٰذَااِلَّاخُلُقُ الۡاَوَّلِیۡنَ)[۱۳۷] میں لفظ [خُلُقُ] کوخاء کے فتحہ اورلام کے سکون سے [اِنۡ هٰذَااِلَّاخَلۡقُ الۡاَوَّلِیۡن] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(کیونکہ امام نافع نے خاءاورلام کے ضمہ سے [خُلُقُ] پڑھاتھا)اورباقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی یعقوب نے خاء کے فتحہ اورلام کے سکون سے [خَلۡقُ] اورخلف نے خاءاورلام کے ضمہ سے [خُلُقُ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری نے بھی خاء کے فتحہ اورلام کے سکون سے اورامام حمزہ نے خاءاورلام کے ضمہ سے پڑھاتھا)لہٰذا ابوجعفراوریعقوب کیلئے خاء کے فتحہ اورلام کے سکون سے اورخلف کیلئے خاءاورلام کے ضمہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۲۷	۔۔۔وَخَلۡقُ اضۡمُمۡ وَحَرِّكۡ بِهِ اُلۡعُلاَ
كَمَا فِيۡ نَدٍ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۹۲۸	....

نافع،شامی،حمزہ،عاصم نے خاءاورلام کے ضمہ سے (اِنۡ هٰذَااِلَّاخُلُقُ الۡاَوَّلِیۡنَ) پڑھا ہے،اورباقیین نے خاء کے فتحہ اورلام کے سکون سے (اِنۡ هٰذَااِلَّاخَلۡقُ الۡاَوَّلِیۡنَ) پڑھا ہے۔

نَزَلَ شُدَّ بَعۡدُ انۡصِبۡ وَنَوِّنۡ سَبَأً شِهَا 174 بِ حُزۡ مَكُثَ افۡتَحۡ يَا وَإِذۡ طَا بَ قُلۡ أَلَا

قوله:......﴿نَزَلَ شُدَّ بَعۡدُ انۡصِبۡ ۔۔۔حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِیۡنُ)[۱۹۳] میں [نَزَلَ] کوزاء کی تشدید سے اور [اَلرُّوۡحُ الۡاَمِیۡنُ] دونوں کونصب سے [نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الۡاَمِیۡنَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نے زاء کی تخفیف اوراس کے بعد دونوں اسموں کومرفوع یعنی [نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِیۡنُ] پڑھاتھا)اورباقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الۡاَمِیۡنَ] اورابوجعفر نے امام ابوعمروبصری کی طرح [نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ

الْاَمِیۡنُ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی[نَـزَّلَ بِـهِ الـرُّوۡحَ الْاَمِیۡنَ]اورامام نافع نے[نَـزَلَ بِـهِ الـرُّوۡحُ الْاَمِیۡنُ] پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اورخلف کیلئے[نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الْاَمِیۡنَ]اورابوجعفر کیلئے[نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الْاَمِیۡنُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِـيۡ نَـزَّلَ التَّـخۡفِيۡفُ وَالـرُّوۡحُ وَالْاَمِيۡـنُ	۹۲۹	رَفُـعُهُـمَـا عُـلُـوٌ سَـمَـا وَتَبَـجَّلاَ

حفص، نافع، مکی اور بصری نے[نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الْاَمِیۡنَ] میں[نَزَّلَ]کو زاء کی تخفیف اوراس کے بعد دونوں اسموں کو مرفوع یعنی[نَـزَلَ بِـهِ الـرُّوۡحُ الْاَمِیۡـنُ]پڑھا ہے،اور باقیین نے(نَـزَلَ)زاء کی تشدید اوراس کے بعد[اَلـرُّوۡحُ]اور [اَ لْاَمِیۡنُ]دونوں اسموں کو منصوب یعنی[نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الْاَمِیۡنَ]پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ شعراء میں تیرہ یاءاتِ اضافت ہیں:[۱][۲][اِنِّـی اَخَافُ][۱۲/۱۳۵][۳][رَبِّـیۡ اَعۡـلَمُ][۱۸۸][۴][بِـعِبَادِیۡ اِنَّـكُمۡ][۵۲][۵][عَـدُوٌّلِّیۡ اِلَّا][۷۷][۶][لِاَبِـیۡ اِنَّـهٗ][۸۶][۷]تا[۱۱][اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا][۱۰۹/۱۲۷/۱۴۵/۱۶۴/۱۸۰]ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون ہے۔[۱۲][اِنَّ مَعِیَ رَبِّیۡ][۶۲][۱۳][وَمَنۡ مَّعِیَ]ان دو میں تینوں کیلئے سکون ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں سولہ یاءاتِ زوائد ہیں، جودرج ذیل ہیں:

[۱][یُـكَذِّبُوۡنِ][۱۲][۲][یَـقۡتُلُوۡنِ][۱۴][۳][سَیَهۡدِیۡنِ][۶۲][۴][یَهۡدِیۡنِ][۷۸][۵][وَیَسۡقِیۡنِ][۷۹]

[۶][یَشۡـــــــــــــــــــــــفِیۡـــــــــــــــــــــــنِ][۸۰]

[۷][ثُـمَّ یُحۡیِیۡنِ][۸۱][۸][كَـذَّبُوۡنِ][۱۱۷][۹]تا[۱۶][وَاَطِیۡـعُوۡنِ][۱۰۸/۱۱۰/۱۲۶/۱۳۱/۱۴۴/۱۵۰/۱۶۳/۱۷۹]ان سب میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ النَّمۡلِ﴾

قوله:......﴿وَنَوِّنۡ سَبَاًــــ خُزِ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ نمل اورسورۂ سبا میں لفظ[مِنۡ سَبَاٍ،لَقَدۡ كَانَ لِسَبَاٍ][۲۲/۱۵]کوکسرہ والی تنوین سے[مِنۡ سَبَـاٍ،لَـقَدۡ كَـانَ لِسَبَـاٍ]پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے بغیرتنوین سے[مِـنۡ سَبَـاَ،لَـقَدۡ كَـانَ لِسَبَـاَ] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق تنوین سے[مِنۡ سَبَاٍ،لَقَدۡ كَانَ لِسَبَاٍ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی تنوین سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:.......

مَـعًـا سَبَـا افۡتَـحۡ دُوۡنَ نُـوۡنٍ حِـمًـى هُـدًى	۹۳۳	وَسَـكِّـنۡـهُ وَانۡـوِالۡـوَقۡفَ زُهۡـرًا وَمَنۡـدَلاَ

یہاں اورسورۂ سبا میں لفظ(سَبَاٍ)کو بصری اور بزی نے ہمزہ کے فتحہ سے بغیرتنوین[سَبَاَ]پڑھا ہے،اور قنبل نے وصلاً ہمزہ کے سکون سے[سَبَاۡ]پڑھا ہے،اور باقیین نے ہمزہ اور کسرہ والی تنوین سے[سَبَاٍ]پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ شِهَابِ حُزْ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَوْ اٰتِیْکُمْ بشَهَابِ)[۷] کوتنوین سے [اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشَهَابٍ] پڑھا ہے، اورتنوین ماقبل پرعطف سے نکلی ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے بغیرتنوین سے [اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشَهَاب] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے تنوین سے [اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشَهَابٍ] اورابوجعفر نے بغیرتنوین سے [اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشَهَابِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی تنوین سے اور امام نافع نے بغیرتنوین سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے تنوین سے اور ابوجعفر کیلئے بغیرتنوین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

شِهَـــابِ بِـــنُـــوْنٍ ثِـــقْ----------	۹۳۲	....

کوفیین نے (بِشَهَابِ) کوتنوین سے [بِشَهَابٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے بغیرتنوین سے [بِشَهَابِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿مَکُثَ افْتَحْ یَا﴾

روح نے اصل کے خلاف (فَمَکُثَ)[۲۲] کوکاف کے فتحہ سے [فَمَکَثَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے کاف کے ضمہ سے [فَمَکُثَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق کاف کے ضمہ سے [فَمَکُثَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی کاف کے ضمہ سے پڑھا تھا) لہٰذا روح کیلئے کاف کے فتحہ سے اور ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے کاف کے ضمہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۳۲	--مَـکُــثَ افْتَــحْ ضَــمَّةَ الْـکَــافِ نَـوْفَلَا

عاصم نے [فَمَکُثَ] کوکاف کے فتحہ سے [فَمَکَثَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے کاف کے ضمہ سے [فَمَکُثَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَإِذْ طَابَ قُلْ أَلَا ﴾

ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف (اَ لَّایَسْجُدُوْا)[۲۵] کولام کی تخفیف سے [اَ لا یَسْجُدُوْا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے لام کی تشدید سے [اَ لَّایَسْجُدُوْا] پڑھا تھا) اور باقی خلف اور روح نے اصل کے موافق لام کی تشدید سے (اَ لَّایَسْجُدُوْا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ اور امام ابوعمرو بصری نے لام کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور رویس کیلئے لام کی تشدید سے اور خلف وروح کیلئے لام کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

اَلَّایَسْــجُـدُوْا رَاوٍ----------------	۹۳۴	....

کسائی نے (اَ لَّایَسْجُدُوْا) کولام کی تخفیف سے [اَ لا یَسْجُدُوْا] پڑھا ہے، اور باقیین نے لام کی تشدید سے (اَ لَّایَسْجُدُوْا) پڑھا ہے۔

وَإِنَّــا وَإِنَّ افۡتَـحۡ حَلَا وَطَـرِى خِـطَـا 175 بُ يَـذَّكَّـرُوا أَدۡرَكُ أَلَا هَـــادِ وَالۡـوِلَا
فَتًى يُصۡدِرَ افۡتَحۡ ضُمَّ أُدۡ وَاضۡمُمِ اكۡسِرَنۡ 176 حَلَا وَيُـصَــدِّقۡ فِـــهِ فَـذَانِكَ يُـعۡتَلَا

قوله:......﴿وَإِنَّا وَإِنَّ افۡتَحۡ حَلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اِنَّـادَمَّـرۡنَـاهُـمۡ)[۵۱]اور(اِنَّ الـنَّـاسَ كَـانُوۡا)[۸۲]دونوں جگہ پر ہمزہ کوفتحہ سے [اَنَّـادَمَّرۡنَاهُمۡ]،[اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا]پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں جگہ پر ہمزہ کو کسرہ سے[اِنَّـادَمَّرۡنَاهُمۡ]، [اِنَّ الـنَّـاسَ كَـانُوۡا]پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے یعقوب کی طرح دونوں جگہ پر ہمزہ کے فتحہ سے اور ابوجعفر نے ہمزہ کے کسرہ سے[اِنَّـادَمَّرۡنَاهُمۡ]،[اِنَّ الـنَّاسَ كَانُوۡا]پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی دونوں جگہ پر ہمزہ کے فتحہ سے اور امام نافع نے ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کے فتحہ سے اور ابوجعفر کیلئے ہمزہ کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَـعۡ فَتۡـحِ اَنَّ النَّـاسِ مَـابَعۡـدَ مَكۡـرِهِـمۡ	۹۴۰	لِكُوۡفٍ--------------------------

کوفیین نے (اَنَّادَمَّرۡنَاهُمۡ)اور(اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا)دونوں جگہ پر ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا ہے،اور باقیین نے دونوں جگہ پر ہمزہ کے کسرہ سے[اِنَّادَمَّرۡنَاهُمۡ]،[اِنَّ النَّاسَ كَانُوۡا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَطَرِى خِطَابُ يَذَّكَّرُوۡا﴾

رویس نے اصل کے خلاف (قَـلِيۡلاً مَّايَذَّكَّرُوۡنَ)[۶۲]کو تاءِ خطاب سے[قَـلِيۡلاً مَّاتَذَّكَّرُوۡنَ]پڑھا ہے،البتہ ذال کی تشدید اصل کے موافق ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب اور ذال کی تشدید سے[قَـلِيۡلاً مَّـايَذَّكَّرُوۡنَ]پڑھا تھا)اور باقی ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے رویس کی طرح اور خلف نے تاءِ خطاب اور ذال کی تخفیف سے[قَلِيۡلاً مَّاتَذَكَّرُوۡنَ]اور روح نے یاءِ غیب اور ذال کی تشدید سے[قَلِيۡلاً مَّايَذَّكَّرُوۡنَ]پڑھا ہے(کیونکہ امام نافع نے تاءِ خطاب اور ذال کی تشدید اور امام حمزہ نے تاءِ خطاب اور ذال کی تخفیف اور امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب اور ذال کی تشدید سے پڑھا تھا)لہٰذا رویس اور ابوجعفر کیلئے تاءِ خطاب اور ذال کی تشدید سے اور روح کیلئے یاءِ غیب اور ذال کی تشدید سے اور خلف کیلئے تاءِ خطاب اور ذال کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۴۱	---يَـــذَّكَّـــرُوۡنَ لَــــــهُ حَلاَ
وَتَـذَّكَّـرُوۡنَ الۡـكُـلُّ خَفَّ عَـلَـى شَـذًا	۷۷۴	....

(قَـلِيۡلاً مَّـــايَـذَّكَّـرُوۡنَ) کو ہشام اور بصری نے یاءِ غیب سے پڑھا ہے،اور باقیین نے تاءِ خطاب سے[قَلِيۡلاً مَّاتَذَكَّرُوۡنَ] پڑھا ہے۔

اور[تَـذَّکَّرُوْنَ] کی ذال کو ہرجگہ حفص،حمزہ،کسائی نے تخفیف سے[تَـذَکَّرُوْنَ] پڑھاہے،اور باقیین نے ذال کی تشدید سے[تَذَّکَّرُوْنَ] پڑھاہے۔

پس حفص،حمزہ،کسائی نے تاءِخطاب اورذال کی تخفیف سے[تَـذَکَّـرُوْنَ] پڑھاہے،اور ہشام وبصری نے یاءِغیب اورذال کی تشدید سے[یَـــذَّکَّــــرُوْنَ] پڑھاہے،اور باقی نافع،مکی،ابن ذکوان اورشعبہ نے تاءِخطاب اورذال کی تشدید سے[تَذَّکَّرُوْنَ] پڑھاہے۔

قوله:......﴿ أَدْرَكُ أَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف[بَــلِ ادّٰرَکَ][۶۶]کو(بَــلْ اَدْرَکَ)پڑھاہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام نافع نے[بَــــلِ ادّٰرَکَ] پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھاہے،یعنی یعقوب نے ابوجعفر کی طرح[بَــلْ اَدْرَکَ]اورخلف نے[بَــلِ ادّٰرَکَ]پڑھاہے،(کیونکہ امام ابوعمروبصری نے بھی[بَــلْ اَدْرَکَ]اورامام حمزہ نے[بَلِ ادّٰرَکَ]پڑھاتھا)لہٰذاابوجعفراوریعقوب کیلئے[بَلْ اَدْرَکَ]اورخلف کیلئے[بَلِ ادّٰرَکَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَشَــدِّدْ وَصِـلْ وَامْـدُدْبَـلِ ادَّارَكَ الَّـذِیْ	۹۴۱	ذَكَـــــــا----------------------

نافع،کوفیین،شامی نے دال کی تشدید،ہمزہ وصلی،اوردال کے بعدالف مدہ سے[بَـلِ ادّٰرَکَ] پڑھاہے،اور باقیین نے(بَلْ اَدْرَکَ)پڑھاہے۔

قوله:......﴿هَادِ وَالْوِلَا فَتًى ﴾

خلف نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ نمل اورسورۂ روم میں(وَمَآ اَنْتَ بِهَادِی الْعُمْیِ)[۸۱/۵۳]کو باء کے کسرہ،ھاء کے فتحہ اوراوراس بعدالف مدہ اور[اَلْـعُمْیَ] کوجر سے(وَمَـآ اَنْـتَ بِهٰـدِی الْـعُمْیِ)پڑھاہے،(جبکہ امام حمزہ نے دونوں سورتوں میں[تَهْـدِی الْـعُـمْـیَ]پڑھاتھا)اور باقی ابوجعفراوریعقوب نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح[وَمَــآ اَنْـتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ]پڑھاہے۔

نیزیادرہے کہ سورۂ نمل میں وقفاً سب کیلئے یاء کا اثبات ہے،یعنی[بِهٰــــدِیْ]ہے،البتہ سورۂ روم میں صرف یعقوب کے لئے وقفاً یاء کا اثبات اورابوجعفروخلف کے لئے یاء کا حذف ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

بِهٰـدِیْ مَـعًـاتَهْـدِیْ فَشَـاالْـعُـمْـیِ نَـاصِبًا	۹۴۲	وَبِــالْیَــاءِلِـكُـلٍّ قِفْ وَفِی الـرُّوْمِ شَـمْـلَلَا

یہاں سورۂ نمل اورسورۂ روم میں(بِهٰدِیْ) کوامام حمزہ نے[تَهْدِیْ]اور[اَلْـعُـمْیِ]کو یاء کے نصب سے[تَهْدِی الْعُمْیَ] پڑھاہے،اور باقیین نے[وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ]پڑھاہے۔

{یاء ات اضافت}

سورۂ نمل میں پانچ یاءاتِ اضافت ہیں:[۱][اِنِّیَ اٰنَسْتُ][۷][۲][اِنِّیَ اُلْقِیَ][۲۹][۳][لِیَبْلُوَنِیَ ءَ اَشْکُرُ][۴۰]ابوجعفر کیلئے تینوں مفتوح اور باقی دو کیلئے سکون سے ہے،[۴][اَوْزِعْنِیَ اَنْ اَشْکُرَ][۱۹][۵][مَالِیَ لاَ اَرٰی][۲۰]تینوں کیلئے سکون سے ہے۔

{یاء ات زوائد}

اس سورت میں پانچ یاءاتِ زوائد ہیں، جودرج ذیل ہیں:[۱][اَتُـمِـدُّوْنَـنِ][۳۶]ابوجعفر کیلئے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف ہے اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حذف ہے۔[۲][اٰتٰـــنِـیَ الـلّٰـهُ][۳۶]ابوجعفر کیلئے وصلاً مفتوح اور وقفاً حذف سے ،رویس کیلئے وصلاً مفتوح اور وقفاً سکون سے،روح کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات سے،اور خلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۳][وَادِالنَّمْلِ][۱۸][یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات سے،اور باقین کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۴][حَتّٰـــــــــــی تَشْهَــــــــــدُوْن][۳۲]یعقوب کیلئے حالین میں اثبات، باقین کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۵][بِهٰدِالْعُمْیِ][۸۱]سب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات سے ہے۔

﴿سُوْرَۃُ الْقَصَص﴾

قولہ:......﴿ یُصْدِرَ افْتَحْ ضُمَّ اُ دُ وَاضْمُمِ اکْسِرَنْ حَلاَ﴾

ابوجعفراور یعقوب نے[حَتّٰـی یُـصْـدِرَالرِّعَاءُ][۲۳]کواصل کے خلاف پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے یاء کے فتحہ اور دال کے ضمہ سے[یَـصْدُرَ]اور یعقوب نے یاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ[یُصْدِرَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے یاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے[یُصْدِرَ]اور امام ابوعمرو بصری نے یاء کے فتحہ اور دال کے ضمہ سے[یَصْدُرَ] پڑھا تھا)اور باقی خلف نے اصل کے موافق یعقوب کی طرح[یُصْدِرَ]پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے [یَصْدُرَ]اور یعقوب وخلف کیلئے[یُصْدِرَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

دُرَاضُـمُـمْ وَكَسْـرُ الـضَّمِّ ظَـا مِيْـهِ اٰ نْهَلاَ	۹۴۶	وَيَــــــصْ-------------------

کوفیین،مکی،نافع نے یاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے[یُصْدِرَ] پڑھا ہے،اور باقیین نے یاء کے فتحہ اور دال کے ضمہ سے[یَصْدُرَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَیُصَدِّقُ فِهِ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف(رِدْاً یُّصَدِّقُنِیْ)[۳۴]کوقاف کے جزم سے[رِدْاً یُّصَدِّقْنِیْ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام حمزہ نے قاف کے ضمہ سے[رِدْاً یُّـصَـدِّقُـنِـیْ] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح[رِدْاً یُّصَدِّقْنِیْ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی[رِدْاً یُّصَدِّقْنِیْ] پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے قاف کے جزم سے[رِدْاً یُّصَدِّقْنِیْ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

يُـصَـدِّقُـنِـي ارْفَـعْ جَـزْمَـهُ فِـيْ نُـصُـوْصِـهِ	٩٤٨	....

(رِدْاً يُّصَدِّقُنِیْ) کوحمزہ اورعاصم نے قاف کے جزم کے بجائے رفع سے[رِدْاً يُّصَدِّقُنِیْ] پڑھا ہے،اور باقیین نے قاف کے جزم سے[رِدْاً يُّصَدِّقْنِیْ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿فَذَانِكَ يُعْتَلَا﴾

روح نے اصل کے خلاف (فَـــذٰنِّکَ)[٣٢]کونون کی تخفیف سے [فَـــذٰنِکَ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہورہا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے نون کی تشدید سے [فَـــــــذٰنِّکَ] پڑھا تھا)اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی رویس نے نون کی تشدید سے (فَـــــذٰنِّکَ)اور ابوجعفر وخلف نے نون کی تخفیف سے [فَـــــذٰنِکَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے نون کی تشدید سے اور امام نافع اور امام حمزہ نے نون کی تخفیف سے پڑھا تھا)لہٰذا روح ،ابوجعفر اور خلف کیلئے نون کی تخفیف سے اور رویس کیلئے نون کی تشدید سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٥٩٣	يُشَــــــــدِّدُ... فَــــــــذَانِكَ دُمْ حَلاَ

(فَذٰنِکَ) کو مکی، بصری نے نون کی تشدید سے[فَذٰنِّکَ] پڑھا ہے،اور باقیین نے نون کی تخفیف سے[فَذٰنِکَ] پڑھا ہے۔

وَيُجْبَى فَأَنِّثْ طِبْ وَسَمِّ خُسِفْ وَنَشْـ 177 ـأَةً حَا فِظٌ وَانْـصِـبْ مَـوَدَّةُ يُجْتَلَا

وَنَـوِّنْـهُ وَانْـصِـبْ بَيْنَكُمْ فِي فَـصَـاحَـةٍ 178 وَمَـعْ وَيَـقُـولُ الـنُّوْنُ وَلَ كَسْرَهُ اِ نْقُلَا

قولہ:......﴿وَيُجْبَى فَأَنِّثْ طِبْ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (يُجْبٰی اِلَيْهِ)[٥٧]کوتاءِ تانیث سے [تُجْبٰی اِلَيْهِ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ تذکیر سے [يُـجْبٰـی اِلَيْـهِ] پڑھا تھا)اور ابوجعفر کی قراءت بھی اصل کے موافق رویس کی طرح ہے،البتہ خلف اور روح کی قراءت اصل کے موافق یاءِ تذکیر سے [يُــجْبٰــی اِلَيْــهِ] ہے(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاءِ تذکیر سے پڑھا تھا)لہٰذا رویس اور ابوجعفر کیلئے تاءِ تانیث سے اور روح وخلف کیلئے یاءِ تذکیر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيُـجْبٰـى خَـلِيْـطٌ-------------	٩٥٠	....

(يُجْبٰی اِلَيْهِ) کونافع کے علاوہ قراء سبعہ نے یاءِ تذکیر سے پڑھا ہے،اور نافع نے تاءِ تانیث سے[تُجْبٰی اِلَيْهِ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَسَمِّ خُسِفْ...حَافِظٌ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لَخُسِفَ بِنَا)[٨٢]کوخاء اور سین کے فتحہ سے صیغہ معروف[لَخَسَفَ بِنَا] پڑھا ہے،جیسا کہ

تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے صیغہ مجہول سے [لَخُسِفَ بِنَا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق خاء کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے صیغہ مجہول سے (لَخُسِفَ بِنَا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی صیغہ مجہول سے [لَخُسِفَ بِنَا] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے صیغہ معروف سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے صیغہ مجہول سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۵۰	وَفِـيْ خُسِفَ الْـفَتْـحَيْـنِ حَـفْـصٌ تَـنَـخَّلاَ

حفص نے (لَخُسِفَ بِنَا) کو خاء اور سین کے فتحہ سے صیغہ معروف [لَخَسَفَ بِنَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے خاء کے ضمہ اور سین کے کسرہ سے [لَخُسِفَ بِنَا] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ قصص میں بارہ یاءاتِ اضافت ہیں: [۱] [رَبِّیۡ اِنۡ] [۲۲] [۲] [اِنِّیۡ اُرِیۡدُ] [۳] [سَتَجِدُنِیۡ اِنۡ شَآءَ] [۲۷] [۴] [اِنِّیۡ اٰنَسۡتُ] [۲۹] [۵] [لَعَلِّیۡ اٰتِیۡكُمۡ] [۲۹] [۶] [اِنِّیۡ اَنَا] [۳۰] [۷] [اِنِّیۡ اَخَافُ] [۳۴] [۸] [۹] [رَبِّیۡ اَعۡلَمُ] [۳۷/۸۵] [۱۰] [لَعَلِّیۡ اَطَّلِعُ] [۳۸] [۱۱] [عِنۡدِیۡ اَوَلَمۡ] [۷۸] ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون سے ہے۔ [۱۲] [مَعِیۡ رِدۡاً] [۳۴] تینوں کیلئے سکون سے ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں: [۱] [یَقۡتُلُوۡنِ] [۳۳] [۲] [یُكَذِّبُوۡنِ] [۳۴] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ﴾

قوله:......﴿ وَنَشۡـأَةً حَافِظٌ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ عنکبوت، نجم اور واقعہ میں (اَلنَّشۡـأَةَ) [۲۰/۴۷/۶۲] کو شین کے سکون اور الف کے بغیر [اَلنَّشۡـأَةَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے شین کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [اَلنَّشَاءَةَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اَلنَّشۡأَةَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [اَلنَّشۡأَةَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــوَحَــــرِّكْ وَمُـــدَّفِـــي الـــنْ	۹۵۲	نَشَــاءَةَ حَـقًّـا وَهُـوَحَيْـثُ تَـنَـزَّلاَ

لفظ [اَلنَّشۡأَةَ] جہاں بھی واقع ہو، مکی اور بصری نے شین کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [اَلنَّشَاءَةَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے شین کے سکون اور حذفِ الف سے [اَلنَّشۡأَةَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَانۡصِبۡ مَوَدَّةُ يُجۡتَلَا وَنَوِّنۡهُ وَانۡصِبۡ بَيۡنَكُمۡ فِيۡ فَصَاحَةٍ ﴾

روح اور خلف نے (مَوَدَّةً بَيۡنَكُمۡ)[۲۵]کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی روح نے تاء کے نصب بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ] اور خلف نے تاء کو نصب والی تنوین اور نون کے نصب سے [مَوَدَّةً بَيۡنَكُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کے رفع بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةُ بَيۡنِكُمۡ] اور امام حمزہ نے تاء کے نصب بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی رویس نے تاء مرفوع بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةُ بَيۡنِكُمۡ] اور ابوجعفر نے خلف کی طرح پڑھا ہے۔ لہٰذا روح کیلئے [مَوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ] خلف اور ابوجعفر کیلئے [مَوَدَّةً بَيۡنَكُمۡ] اور رویس کیلئے [مَوَدَّةُ بَيۡنِكُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

مَـوَدَّةً الۡـمَـرۡفُـوۡعِ حَـقُّ رُوَاتِـهِ	۹۵۳	وَنَـوِّنۡـهُ وَانۡـصِبۡ بَيۡـنَـكُمۡ عَـمَّ صَنۡدَلَا

مکی، بصری اور کسائی نے تاء مرفوع بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةُ بَيۡنِكُمۡ] پڑھا ہے، اور نافع، شامی، شعبہ نے تاء نصب والی تنوین اور نون کے نصب سے [مَوَدَّةً بَيۡنَكُمۡ] پڑھا ہے، اور حفص، حمزہ نے تاء منصوب بلاتنوین اور نون کے جر سے [مَوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ] پڑھا ہے

قوله:......﴿وَمَعۡ وَيَقُوۡلُ النُّوۡنُ ---اُنۡقَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَيَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا)[۵۵]کو نون جمع متکلم سے [وَنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاءِ غیب سے [وَيَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے ابوجعفر کی طرح [وَنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا] اور خلف نے یاءِ غیب سے [وَيَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے نون جمع متکلم سے اور امام حمزہ نے یاءِ غیب سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے نون جمع متکلم سے اور خلف کیلئے یاءِ غیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۵۵	وَفِيۡ وَنَقُوۡلُ الۡيَاءُ حِصۡنٌ----------

کوفیین، نافع نے (وَنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا) کو یاءِ غیب سے [وَيَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے [وَنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَلۡ كَسۡرَهُ اُنۡقُلا ﴾

ابوجعفر نے بروایتِ قالون اصل کے خلاف (وَلۡيَتَمَتَّعُوۡا)[۲۶]کو لام کے کسرہ سے [وَلِيَتَمَتَّعُوۡا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے لام کے سکون سے [وَلۡيَتَمَتَّعُوۡا] اور ورش نے لام کے کسرہ سے [وَلِيَتَمَتَّعُوۡا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے لام کے کسرہ سے [وَلِيَتَمَتَّعُوۡا] اور خلف نے لام کے سکون سے [وَلۡيَتَمَتَّعُوۡا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی لام کے کسرہ سے اور امام حمزہ نے لام کے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا

ابوجعفراور یعقوب کیلئے لام کے کسرہ سے [وَلِيَتَمَتَّعُوۡا] اورخلف کیلئے لام کے سکون سے [وَلۡيَتَمَتَّعُوۡا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَاِسۡكَانُ وَلۡ فَاكۡسِرۡ كَمَا حَجَّ جَا نَدًى	٩٥٧	....

(وَلۡيَتَمَتَّعُوۡا) کوشامی، بصری، ورش اور عاصم نے لام کے سکون کے بجائے لام کا کسرہ [وَلِيَتَمَتَّعُوۡا] پڑھا ہے، اور باقیین نے لام کا سکون [وَلۡيَتَمَتَّعُوۡا] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ عنکبوت میں تین یاءاتِ اضافت ہیں: [ا] [اِلٰى رَبِّىَ اِنَّهٗ][٢٦] ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون سے ہے۔ [٢] [يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ][٥٦] ابوجعفر کیلئے وصلاً فتحہ اور وقفاً اسکان سے اور یعقوب وخلف کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً رسم کی اتباع میں اثبات سے ہے۔ [٣] [اِنَّ اَرۡضِىۡ وَاسِعَةٌ][٥٦] تینوں کیلئے سکون سے ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں ایک یاء زائدہ ہے۔: [ا] [فَاعۡبُدُوۡنِ][٥٦] میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الرُّوۡمِ وَلُقۡمَانَ عليه السلام وَالسَّجۡدَةِ﴾

وَطِبۡ يَرۡجِعُوا خَاطِبۡ لِتُرۡبُوا وَضُمَّ حُزۡ 179 يُذِيۡقَهُمُ نُوۡنٌ يَعِىۡ كِسۡفًا اِ نۡقُلَا

قوله:......﴿وَطِبۡ يَرۡجِعُوا خَاطِبۡ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ)[١١] کوتاءِ خطاب سے [ثُمَّ اِلَيۡهِ تَرۡجِعُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے [ثُمَّ اِلَيۡهِ يُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی روح نے یاءِ غیب سے [يَرۡجِعُوۡنَ] اور ابوجعفر وخلف نے تاءِ خطاب سے [ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے تاءِ خطاب سے [ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ] ہے) لہٰذا رویس، ابوجعفر اور خلف کیلئے تاءِ خطاب سے اور روح کیلئے یاءِ غیب سے ہے ،البتہ رویس اور روح کیلئے صیغہ معروف سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے صیغہ مجہول سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

-------------وَيُـــــرۡجَـــعُـــوۡ	٩٥٥	نَ صَفۡوٌ وَحَرۡفُ الرُّوۡمِ صَافِيۡهِ حُلِّلَا

سورۂ عنکبوت میں (ثُمَّ اِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ) کوشعبہ نے یاءِ غیب سے [يُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب سے [تُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، اور سورۂ روم میں (يُرۡجَعُوۡنَ) کوشعبہ، بصری نے یاءِ غیب سے [يُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب سے [تُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے، لہٰذا شعبہ کیلئے سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم دونوں میں یاءِ غیب سے اور ابوعمرو بصری کیلئے سورۂ عنکبوت میں تاءِ خطاب سے اور سورۂ روم میں یاءِ غیب سے ہے اور باقیین کیلئے دونوں میں تاءِ خطاب سے ہے۔

قولہ:......﴿ لِتُرْبُوا وَضُمَّ حُزْ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لِتُـرْبُـوْافِـیْ اَمْـوَالِ الـنَّـاسِ)[۳۹]کوتاءِخطاب مضموم اورواو کےسکون سے [لِتُـرْبُوْا] پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب مفتوح اورواو کےفتحہ سے [لِیَـرْبُوَا] پڑھاتھا)اورابوجعفرکی قراءت بھی اصل کےموافق یعقوب کی طرح [لِتُـرْبُـوْا] ہے،البتہ خلف کی قراءت اصل کےموافق یاءِغیب مفتوح اورواو کےفتحہ سے [لِیَرْبُوَا] ہے۔لہٰذا یعقوب اورابوجعفرکیلئے [لِتُرْبُوْا] اورخلف کیلئے [لِیَرْبُوَا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

لِیَـرْبُـوْا خِـطَـابٌ ضُـمَّ وَالْـوَاوُ سَـاكِـنٌ	۹۵۹	اَ ٹـــــــــــــــــی------------------

نافع نے (لِیَـرْبُوْافِیْ اَمْوَالِ النَّاسِ) کوتاءخطاب مضموم اورواو کےسکون سے [لِتُرْبُوْا] پڑھاہے،جبکہ باقیین نے یاءِغیب مفتوح اورواو کےفتحہ سے [لِیَرْبُوَا] پڑھاہے۔

قولہ:......﴿یُذِیْقَھُمْ نُوْنٌ یَعِیْ ﴾

روح نے اصل کےخلاف (لِیُـذِیْـقَـھُـمْ بَـعْـضَ الَّـذِیْ عَـمِلُوْا)[۴۱]کونون سے [لِنُـذِیْـقَھُمْ] پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے [لِیُـذِیْـقَھُـمْ] پڑھاتھا)اورباقی ائمہ نے اپنی اصل کےموافق یاءِغیب سے [لِیُـذِیْـقَھُـمْ]پڑھاہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری،امام نافع اورامام حمزہ نے بھی یاءِغیب سے [لِیُـذِیْقَھُمْ] پڑھاتھا)لہٰذا روح کیلئے نون سے اوررویس،ابوجعفراورخلف کیلئے یاءِغیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------وَبِـــــــنُـــــــوْنِـــــــــــہٖ	۹۵۸	نُـــــذِیْـــقُ زَكَـــــــا------------

(لِنُـذِیْـقَھُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا) کوقنبل نے نون جمع متکلم سے [لِنُذِیْقَھُمْ] پڑھاہے،اورباقیین نے یاءِغیب سے [لِیُذِیْقَھُمْ]پڑھاہے۔

قولہ:......﴿کِسْفًا اِ نْقُلاَ ﴾

ابوجعفرنے اصل کےخلاف (وَیَجْعَلُہٗ کِسَفًا)[۴۸]کوسین کےسکون سے [وَیَجْعَلُہٗ کِسْفًا] پڑھاہے،جیساکہ تلفظ سےظاہر ہے،(جبکہ امام نافع نے سین کےفتحہ سے [وَیَـجْعَلُہٗ کِسَفًا] پڑھاتھا)اورباقی دوائمہ نے اصل کےموافق سین کےفتحہ سے [وَیَـجْـعَـلُـہٗ کِسَفًـا] پڑھاہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری اورامام حمزہ نے بھی سین کےفتحہ سے [وَیَـجْـعَـلُـہٗ کِسَفًـا] پڑھاتھا)لہٰذا ابوجعفرکیلئے سین کےسکون سےاوریعقوب وخلف کیلئے سین کےفتحہ سے ہے۔

نیز یادرہے کہ کلمہ [کِسَـفًـا]مختلف فیہ چارجگہ آیاہواہے،یہاں صرف سورۂ روم والااختلاف مرادہے،البتہ باقی تین جگہ سورۂ اسراء،سورۂ شعراءاورسورۂ سبامیں ائمہ ثلاثہ اپنے اصول کےموافق پڑھتے ہیں،اس لئے ناظم نے ان تینوں کوبیان نہیں کیا،یعنی ابوجعفرکیلئے سورۂ اسراءمیں سین کےفتحہ سے اورسورۂ شعراءوسبامیں سین کےسکون سے ہے،اوریعقوب وخلف کیلئے

تینوں جگہ پر سین کے سکون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَعَمَّ نَدًى كِسۡفًا بِتَحۡرِيۡكِهِ وَلَا	۸۲۷	....
وَفِي الرُّوۡمِ سَكِّنۡ لَيۡسَ بِالۡخُلۡفِ مُشۡكِلَا	۸۲۸	وَفِي سَبَأٍ حَفۡصٌ مَعَ الشُّعَرَاءِ قُلۡ

سورۂ اسراء میں نافع، شامی، عاصم نے (کِسۡفًا) کو سین کے فتحہ سے [کِسَفًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے سین کے سکون سے [کِسۡفًا] پڑھا ہے، اور سورۂ سباء اور شعراء میں صرف حفص نے سین کے فتحہ سے [کِسَفًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے سین کے سکون سے [کِسۡفًا] پڑھا ہے، اور سورۂ روم میں ہشام نے بالخلف اور ابن ذکوان نے بلا خلف سین کے سکون سے [کِسۡفًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے سین کے فتحہ سے [کِسَفًا] پڑھا ہے۔

لہٰذا خلاصہ یہ ہوا کہ [۱] حفص کیلئے چاروں جگہ سین کے فتحہ سے [۲] نافع اور شعبہ کیلئے سورۂ اسراء اور روم میں سین کے فتحہ سے اور شعراء وسبا میں سین کے سکون سے۔ [۳] ہشام کیلئے اسراء میں فتحہ اور شعراء وسبا میں سکون اور سورۂ روم میں سکون اور فتحہ دونوں ہیں۔ [۴] ابن ذکوان کیلئے اسراء میں فتحہ اور باقی تین میں سکون ہے۔ [۵] باقیین کیلئے روم میں فتحہ اور باقی تین میں سکون ہے۔

وَضَعۡفًا بِضَمٍّ رَحۡمَةٌ نَصۡبُ فُزۡ وَيَتۡـ 180 تَخِذۡ حُزۡ تُصَعِّرۡ اِذۡ حَمَى نِعۡمَةً حَلَا

قوله:......﴿وَضَعۡفًا بِضَمٍّ ۔۔۔ فُزۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (اَللّٰهُ الَّذِيۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ ضَعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡ بَعۡدِ ضَعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضَعۡفًا وَّشَيۡبَةً)[۵۴] والی آیت میں تین جگہ [ضَعۡفٍ، ضَعۡفٍ، ضَعۡفًا] کو ضاد کے ضمہ سے [ضُعۡفٍ، ضُعۡفًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے تینوں جگہ ضاد کے فتحہ سے [ضَعۡفٍ، ضَعۡفًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح ضاد کے ضمہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ضاد کے ضمہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تینوں کلمات ضاد کے ضمہ سے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَضُعۡفًا بِفَتۡحِ الضَّمِّ فَاشِيۡهِ نُفِّلَا	۷۲۲	....
....	۷۲۳	وَفِي الرُّوۡمِ صِفۡ عَنۡ خُلۡفِ فَصۡلٍ۔۔

سورۂ انفال میں لفظ (ضُعۡفًا) کو حمزہ، عاصم نے ضاد کے ضمہ کو فتحہ سے [ضَعۡفًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ضاد کے ضمہ سے [ضُعۡفًا] پڑھا ہے، اور سورۂ روم میں تینوں کلمات کو شعبہ، حمزہ نے بلا خُلف اور حفص نے بالخلف ضاد کے فتحہ سے [ضَعۡفٍ، ضَعۡفًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ضاد کے ضمہ سے [ضُعۡفٍ، ضُعۡفًا] پڑھا ہے، اور حفص کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ روم میں یاءاتِ اضافت کوئی نہیں ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں ایک یاءزائدہ ہے۔:[ا][بِهٰدِي الۡعُمۡيِ][۵۳] میں یعقوب کیلئے حالین میں یاءزائدہ ہے، جو وقفا ثابت اور وصلاً اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گی، اور اس میں وقفا حمزہ کیلئے [تَهۡـــدِيۡ] اور کسائی یعقوب کیلئے [بِهٰدِيۡ] ہے، باقی سب کیلئے یاء کے حذف سے [بِهٰدۡ] ہے۔

﴿سُوۡرَةُ لُقۡمٰن علیه السلام﴾

قوله:......﴿رَحۡمَةٌ نَصۡبُ فُزۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (رَحۡمَةٌ لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ)[۳] میں تاءکو نصب والی تنوین سے [رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے تاءکو رفع والی تنوین سے [رَحۡمَةٌ لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح تاءکو نصب والی تنوین سے [رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی تاء کو نصب والی تنوین سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاءکو نصب والی تنوین سے [رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَرَحۡـمَةً ارۡفَـعۡ فَـائِـزًا وَمُـحَـصِّلاَ	۹۶۰	....

(رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ) کو حمزہ نے تاءکو رفع والی تنوین سے [رَحۡمَةٌ لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ] پڑھا ہے، اور ان کے علاوہ نے تاءکو نصب والی تنوین سے [رَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَيَتَّخِذُ حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَيَتَّخِذَهَا)[۶] کو ذال کے نصب سے [وَيَتَّخِذَهَا] پڑھا ہے، اور نصب ماقبل پر عطف سے نکلا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ذال کے رفع سے [وَيَتَّخِذُهَا] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق ذال کے نصب سے ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی ذال کے نصب سے پڑھا تھا) البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق ذال کے رفع سے [وَيَتَّخِذُهَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی ذال کے رفع سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے ذال کے نصب سے اور ابوجعفر کیلئے ذال کے رفع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۶۱	وَيَتَّـخِـذَ الۡـمَـرۡفُوۡعُ غَيۡـرُ صِـحَـابِهِـمۡ

حفص، حمزہ، کسائی کے علاوہ نے (وَيَتَّخِذُهَا) کو ذال کے رفع سے پڑھا ہے، جبکہ حفص، حمزہ، کسائی نے ذال کے نصب سے (وَيَتَّخِذَهَا) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ تُصَعِّرْ إِذْ حَمَى ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلا تُـصَـعِّـرْ)[١٨] کو عین کی تشدید اور اس سے پہلے حذفِ الف سے [وَلا تُـصَـعِّـرْ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے عین کی تخفیف اور اس سے پہلے اثباتِ الف سے [وَلا تُـصٰـعِرْ] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق عین کی تخفیف اور اس سے پہلے اثباتِ الف سے (وَلا تُـصٰـعِـرْ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی عین کی تخفیف اور اثباتِ الف سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے [وَلا تُصَعِّرْ] اور خلف کیلئے [وَلا تُصٰعِرْ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	٩٦١	تُـصَـعِّـرْ بِـمَـدٍّ خَفَّ اِذْ شَـرْعُـهُ حَلاَ

نافع، حمزہ، کسائی، بصری نے (وَلا تُـصَـعِّـرْ) کو عین کی تخفیف اور اثباتِ الف سے (وَلا تُـصٰـعِـرْ) پڑھا ہے، اور باقیین نے عین کی تشدید اور حذفِ الف سے (وَلا تُصَعِّرْ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ نِعْمَةً حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاَسْبَغَ عَـلَـيْـكُمْ نِعَمَـهٗ)[٢٠] کو تاءِ تانیث سے [نِـعْـمَةً] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے عین کے فتحہ اور ہاءِ ضمیر سے [نِـعَـمَـهٗ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [نِعْمَةً] اور ابوجعفر نے حفص کی طرح [نِـعَمَهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [نِعْمَةً] اور امام نافع نے [نِعَمَهٗ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے [نِعْمَةً] اور ابوجعفر کیلئے [نِعَمَهٗ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيْ نِـعْـمَةً حَـرِّكْ وَذَكِّـرْهَـا وُّهَـا	٩٦٢	وَضُـمَّ وَلاَ تَـنْـوِيْـنَ عَـنْ حُسْـنٍ ا عْتَلاَ

(وَاَسْبَغَ عَـلَيْكُمْ نِعْمَةً) کو حفص، بصری، نافع نے عین کے فتحہ اور ہاءِ ضمیر مذکر سے [نِـعَمَهٗ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ تانیث سے (نِعْمَةً) پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت وزوائد }

سورۂ لقمان میں نہ کوئی یاءِ اضافت ہے، اور نہ یاءِ زائدہ ہے۔

﴿سُوْرَةُ السَّجْدَةِ﴾

وَإِذْ خَـلْقَهُ الإِسْكَانُ أُخْفِى حِمًى وَفَتْـ 181 حُـهُ مَعْ لِمَا فَصْلٌ وَبِالْكَسْرِ طِبْ وَلَا

قوله:......﴿وَإِذْ خَلْقَهُ الإِسْكَانُ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَلَّـذِىْ اَحْسَـنَ كُـلَّ شَـىْءٍ خَـلَقَـهٗ)[٧] میں لفظ [خَـلَـقَـهٗ] کو لام کے سکون سے

[خَـلۡقَهٗ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے لام کے فتحہ سے[خَـلَقَهٗ] پڑھا تھا)اور یعقوب کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح[خَـلۡقَـهٗ] ہے،البتہ خلف کی قراءت اصل کے موافق لام کے فتحہ سے[خَـلَقَـهٗ] ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی لام کے فتحہ سے پڑھا تھا)لہٰذاابوجعفراور یعقوب کیلئے لام کےسکون سے[خَلۡقَهٗ]اور خلف کیلئے لام کے فتحہ سے[خَلَقَهٗ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

---خَـلۡـقَـهُ التَّـحۡـرِيۡكُ حِصۡنٌ تَـطَوَّلَا	۹۶۳	....

(اَلَّذِیۡ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَهٗ)میں[خَلۡقَهٗ] کوکوفیین ،نافع نے لام کے فتحہ سے[خَلَقَهٗ] پڑھا ہے،جبکہ باقیین نے لام کےسکون سے[خَلۡقَهٗ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿أُخۡفِیۡ حِمًّی وَفَتۡحُهٗ۔۔فَصۡلٌ﴾

یعقوب اور خلف نے(مَـااُخۡفِیَ لَهُمۡ)[۱۷]کواصل کے خلاف پڑھا ہے،یعنی یعقوب نے یاء کےسکون سے[مَـااُخۡفِیۡ]اور خلف نے یاء کے فتحہ سے[مَـااُخۡفِیَ] پڑھا ہے،اوراسکان ماقبل پرعطف یاتلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاء کے فتحہ اور امام حمزہ نے یاء کےسکون سے پڑھا تھا)اورابوجعفر نے اصل کے موافق خلف کی طرح یاء کے فتحہ سے[مَـااُخۡـفِـیَ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی یاء کے فتحہ سے پڑھا تھا)لہٰذایعقوب کیلئے یاء کاسکون اورابوجعفروخلف کیلئے یاء کافتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

---اُخۡـفِـیۡ سُـکُـوۡنُـهٗ	۹۶۳	فَشَـا ....

حمزہ نے(مَااُخۡفِیۡ لَهُمۡ)کو یاء کےسکون سے پڑھا ہے،اور باقیین نے یاء کے فتحہ سے[مَااُخۡفِیَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَفَتۡحُهُ مَعۡ لِمَا فَصۡلٌ وَبِالۡکَسۡرِ طِبۡ وَلَا ﴾

خلف اور رویس نے[لِـمَـاصَبَـرُوۡا][۲۴]کواصل کے خلاف پڑھا ہے،یعنی خلف نے لام کے فتحہ اور میم کی تشدید سے[لَمَّاصَبَرُوۡا]اور رویس نے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے[لِمَاصَبَرُوۡا] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے[لِـمَـاصَبَـرُوۡا]اورامام ابوعمرو بصری نے لام کے فتحہ اور میم کی تشدید سے[لَـمَّـاصَبَـرُوۡا] پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفروروح نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح[لَـمَّـاصَبَرُوۡا] پڑھا ہے۔لہٰذا خلف،ابوجعفراورروح کیلئے لام کے فتحہ اور میم کی تشدید سے اور رویس کیلئے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے ہے۔نیز یادرہے کہ ناظم نے خلف کے لئے میم کی تشدیداوررویس کیلئے میم کی تخفیف شہرت کی بناء پر بیان نہیں کیا ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

لِـمَـاصَبَـرُوۡا فَـاکۡسِرۡوَخَفِّفۡ شَـذًا---	۹۶۴	....

[لِمَاصَبَرُوۡا] کوحمزہ نے لام کے کسرہ اور میم کی تخفیف سے پڑھا ہے،اور باقیین نے لام کے فتحہ اور میم کی تشدید سے[لَمَّاصَبَرُوۡا] پڑھا ہے۔

﴿ سُوۡرَۃُ الاحزاب و سَبَإٍ و فاطر ﴾

مَـعًا يَعۡمَلُوا خَاطِبۡ حُلًى وَالظُّنُونَ قِفۡ 182 مَـعَ اخۡتَيۡـهِ مَدًّا فُقۡ وَيَسَّــاءَلُوا طُلَا

قـولـه:......﴿مَعًا يَعۡمَلُوا خَاطِبۡ حُلىً﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف (بِـمَـايَـعۡـمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا)اور(بِـمَـايَـعۡـمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا)[۳/۲]دونوں کوتاءِخطاب سے [بِـمَاتَعۡمَلُوۡنَ] پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کویاءِغیب سے [بِـمَايَعۡمَلُوۡنَ] پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کےموافق تاءِخطاب سے[بِـمَـاتَـعۡـمَلُوۡنَ] پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نےبھی تاءخطاب سے پڑھاتھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے دونوں جگہ تاءِخطاب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــــــــــــــوَقُــــــــــــــــــلۡ	۹۶۴	بِـمَــايَـعۡـمَـلُوۡنَ اثۡـنَــانِ عَـنۡ وَلَـدِالۡـعَلَا

(بِمَايَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا)اور(بِمَايَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا)دونوں کوابوعمروبصری نے یاءِغیب سے پڑھاہے،اور باقیین نے تاءِخطاب سے[بِمَاتَعۡمَلُوۡنَ] پڑھاہے۔

قـولـه:......﴿ وَالظُّنُونَ قِفۡ مَعَ اخۡتَيۡهِ مَدًّا فُقۡ﴾

خلف نے اصل کےخلاف (اَلـظُّـنُوۡنَ)[۱۰]،(اَلـرَّسُوۡلَ)[۶۶]اور(اَلسَّبِيۡلَ)[۶۷]تینوں لفظوں کووقفاً اثباتِ الف سے[اَلـظُّنُوۡنَا]،[اَلرَّسُوۡلاَ]،[اَلسَّبِيۡلاَ] پڑھاہے،اوروصلاً حذفِ الف اصل کےموافق ہے،(جبکہ امام حمزہ نے حالین میں حذفِ الف سے[اَلظُّنُوۡنَ]،[اَلرَّسُوۡلَ]،[اَلسَّبِيۡلَ] پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کےموافق پڑھاہے،یعنی ابوجعفر نے حالین میں اثباتِ الف سے[اَلـــظُّـــنُـــوۡنَـــا]،[اَلـــرَّسُـــوۡلاَ]،[اَلسَّبِيۡلاَ]اوریعقوب نے حذفِ الف سے[اَلـظُّـنُوۡنَ]،[اَلـرَّسُوۡلَ]،[اَلسَّبِيۡلَ] پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع نے حالین میں اثباتِ الف سےاورامام ابوعمروبصری نے حذفِ الف سے پڑھاتھا)لہٰذا خلف کیلئے وصلاً حذفِ الف اور وقفاً اثباتِ الف سےاورابوجعفر کیلئے حالین میں اثباتِ الف سےاوریعقوب کیلئے حالین میں حذفِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَحَقُّ صِحَابٍ قَصۡـرُوَصۡلِ الظُّنُوۡنَ وَالـرَّ	۹۶۹	سُـوۡلَ السَّبِيۡلَاوَهُـوَفِـي الۡـوَقۡفِ فِـيۡ حَلَا

(اَلـظُّنُوۡنَا)اور(اَلرَّسُوۡلاَ)اور(اَلسَّبِيۡلاَ) تینوں لفظوں کومکی،بصری،حمزہ،کسائی،حفص نے وصلاً حذفِ الف سے [اَلـــظُّـــنُـــوۡنَ]،[اَلـــرَّسُـــوۡلَ]،[اَلسَّبِيۡـــلَ] پڑھاہے،اور باقیین نے وصلاً اثباتِ الف سے [اَلـــظُّـــنُـــوۡنَـــا]،[اَلـــرَّسُـــوۡلاَ]،[اَلسَّبِيۡلاَ] پڑھاہے،اوروقفاً حمزہ،بصری نے حذفِ الف سے [اَلـــظُّـــنُـــوۡنَ]،[اَلـــرَّسُـــوۡلَ]،[اَلسَّبِيۡـــلَ] پڑھاہے،اور باقیین نے وقفاً اثباتِ الف سے

[اَلظُّنُوۡنَا]،[اَلرَّسُوۡلاَ]،[اَلسَّبِيۡلاَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَيَسَّاءَلُوا طُلَا﴾

رویس نے اصل کے خلاف (وَيَسۡـئَـلُوۡنَ عَنۡ اَنۡبَـآئِكُمۡ)[٢٠] کوسین کی تشدید اور سین کے بعد الف سے [وَيَسَّـــــآءَلُـــوۡنَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراء عشرہ نے (وَيَسۡئَلُوۡنَ) پڑھا ہے۔

وَسَادَاتِنَا اجْمَعْ بَيِّنَاتٍ حَوَى وَعَا 183 لِمٍ قُلْ فِنًا وَارْفَعْ طَمَا وَكَذَا حُلَى
أَلِيْمٌ وَمِنْسَأْتَهُ حَمَى الْهَمْزَ فَاتِحًا 184 تَبَيَّنَتِ الضَّمَّانِ وَالْكَسْرُ طُوِّ لَا
كَذَا إِنْ تَوَلَّيْتُمْ وَفُقْ مَسْكَنِ اكْسِرَنْ 185 نُجَازِى اكْسِرَنْ بِالنُّوْنِ بَعْدُ انْصِبَنْ حَلَا

قوله:......﴿وَسَادَاتِنَا اجْمَعْ۔۔۔حَوٰى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَطَعۡنَاسَادَتَنَا)[٦٧] کودال کے بعد اثباتِ الف اور تاء کے کسرہ سے ابن عامر شامی کی طرح [سَـادَاتِنَـا] جمع مؤنث سالم پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حذفِ الف اور تاء کے فتحہ سے [سَـادَتَنَا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق حذفِ الف اور تاء کے فتحہ سے [سَـادَتَنَا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [سَادَتَنَا] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے جمع سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے افراد سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

----سَادَاتِنَا اجْمَعْ بِكَسْرَةٍ	٩٧٤	كَفٰى----------------------

شامی نے (سَادَاتِنَا) کودال کے اثباتِ الف اور تاء کے کسرہ سے جمع مؤنث سالم [سَادَاتِنَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے افراد سے (سَادَتَنَا) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿اِجۡمَعۡ بَيِّنَاتٍ حَوَى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ فاطر میں (فَهُمۡ عَلٰى بَيِّنَتٍ)[٤٠] کونون کے بعد اثباتِ الف سے جمع کے ساتھ [بَيِّنٰتٍ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے توحید سے [بَيِّنَتٍ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر کی قراءت بھی اصل کے موافق جمع سے [بَيِّنٰتٍ] ہے، البتہ خلف کی قراءت اصل کے موافق توحید سے [بَيِّنَتٍ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی توحید سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے جمع سے اور خلف کیلئے توحید سے ہے۔

نیز یاد رہے کہ ناظم نے اس لفظ کو سورۂ فاطر کے بجائے سورۂ احزاب میں اس لئے ذکر کیا ہے، کہ ماقبل سے یعقوب کیلئے جمع کا بیان چل رہا ہے، اور اس لفظ میں بھی یعقوب کیلئے جمع کی قراءت ہے، تو نظم میں دونوں کا اشتراک آسان ہوا تھا، اس لئے یہاں بیان کیا۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۹۸۵	--- بَیِّــنٰـــتٍ قَــصْــرُ حَــقٍّ فَتًــی عَلاَ

مکی، بصری، حمزہ اور حفص نے [بَیِّنٰتٍ] کو توحید سے (بَیِّنَتٍ) پڑھا ہے، اور باقیین نے جمع سے (بَیِّنٰتٍ) پڑھا ہے۔

{یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ احزاب میں نہ یاءِ اضافت ہے اور نہ یاءِ زائدہ۔

﴿ سُوۡرَۃُ سَبَاٍ ﴾

قولہ:.......﴿ وَعَالِمٍ قُلۡ فِنًا وَارۡفَعۡ طَمَا ﴾

خلف اور رویس نے (عٰلِمِ الۡغَیۡبِ)[۳] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی خلف نے عین کے بعد اثباتِ الف، لام کے کسرہ اور میم کے جر سے صیغہ اسم فاعل [عٰـلِـمِ الۡـغَیۡـبِ] اور رویس نے اثباتِ الف، لام کے کسرہ اور میم کے رفع سے [عٰلِمُ الۡغَیۡبِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے [عَلّٰمِ الۡغَیۡبِ] اور امام ابوعمر بصری نے [عٰلِمِ الۡغَیۡبِ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور روح نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے رویس کی طرح [عٰلِمُ الۡغَیۡبِ] اور روح نے خلف کی طرح [عٰلِمِ الۡغَیۡبِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے [عٰلِمُ الۡغَیۡبِ] اور امام ابوعمرو بصری نے [عٰلِمِ الۡغَیۡبِ] پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور روح کیلئے [عٰلِمِ الۡغَیۡبِ] اور رویس و ابوجعفر کیلئے [عٰلِمُ الۡغَیۡبِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَعَالِمِ قُلۡ عَلاَّمِ شَاعَ وَرَفۡعُ خَفۡ	۹۷۵	ضَـــــــــہ عَـــــم--------

(عٰلِمِ الۡغَیۡبِ) کو حمزہ، کسائی نے صیغہ مبالغہ سے [عَلّٰمِ الۡغَیۡبِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے صیغہ اسم فاعل سے [عٰلِمِ الۡغَیۡبِ] پڑھا ہے، البتہ نافع، شامی نے میم کے رفع سے [عٰلِمُ الۡغَیۡبِ] اور باقیین نے میم کے جر سے (عٰلِمِ الۡغَیۡبِ) پڑھا ہے۔ لہٰذا حمزہ، کسائی کیلئے [عَلّٰمِ الۡغَیۡبِ] نافع اور شامی کیلئے [عٰلِمُ الۡغَیۡبِ] اور باقیین کیلئے [عٰلِمِ الۡغَیۡبِ] ہے۔

قولہ:.......﴿وَکَذَا حُلَیِ أَلِیۡمٌ ﴾

یعقوب نے یہاں سورۂ سبا اور سورۂ جاثیہ میں اصل کے خلاف (لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِیۡمٍ)[۵/۱۱] میں لفظ [اَلِیۡمٍ] کو رفع والی تنوین سے [اَلِیۡمٌ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے جر والی تنوین سے [اَلِیۡمٍ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق جر والی تنوین سے [اَلِیۡمٍ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی جر والی تنوین سے [اَلِیۡمٍ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے مرفوع منون اور ابوجعفر و خلف کیلئے مجرور منون ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۷۵	مِــــنۡ رِجۡــــزِاَلِیۡـــمٍ مَـــعًـــاوِلاَ
عَـلٰی رَفۡعِ خَـفۡـضِ الۡـمِیۡـمِ دَلَّ عَـلِیۡـمُـہٗ	۹۷۶	....

مکی،حفص نے یہاں اورسورۂ جاثیہ میں (لَهُمۡ عَذَابٌ مِنۡ رِجۡزٍ اَلِیۡمٍ) کومرفوع منون [اَلِیۡمٌ] پڑھاہے،اور باقیین نے مجرورمنون [اَلِیۡمٍ] پڑھاہے۔

قوله:......﴿ وَمِنۡسَاۡتُهٗ حَمَی الۡهَمۡزَ فَاتِحًا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِنۡسَاَتَهٗ)[۱۴] کوسین کے بعدہمزہ کےفتحہ سے [مِنۡسَاَتَهٗ] پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نے ہمزہ کے بجائے الف سے [مِنۡسَاتَهٗ] پڑھاتھا)اورخلف کی قراءت بھی اصل کےموافق یعقوب کی طرح [مِنۡسَاَتَهٗ] ہے،(کیونکہ امام حمزہ نےبھی [مِنۡسَاَتَهٗ] پڑھاتھا)البتہ ابوجعفرنے اصل کےموافق ہمزہ کےبجائے الف سے [مِنۡسَاتَهٗ] پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع نےبھی [مِنۡسَاتَهٗ] پڑھاتھا)لہٰذایعقوب اورخلف کیلئے ہمزہ مفتوح سےاورابوجعفرکیلئے الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــ مِــنۡسَـــاَتَـــہٗ سُـــکُـــو	۹۷۷	نُ هَـمۡـزَتِـهٖ مَـاضٍ وَاَبۡـدِلۡـهُ اِذۡ حَلاَ

(مِـنۡسَـاَتَـهٗ) کوابن ذکوان نے ہمزہ کےسکون سے [مِـنۡسَـاۡتَـهٗ]، نافع، بصری نے ہمزہ کے بجائے الف سے [مِنۡسَاتَهٗ] اور باقیین ہمزہ مفتوحہ سے [مِنۡسَاَتَهٗ] پڑھاہے۔

قوله:......﴿تَبَیَّنَتِ الضَّمَّانِ وَالۡکَسۡرُ طُوِّلَا ﴾

رویس نے اصل کےخلاف [تَبَیَّنَتِ الۡجِنُّ][۱۴] کوتاء، باء کےضمہ اور یاء کےکسرہ سے [تُبُیِّنَتِ الۡجِنُّ] پڑھاہے،اور اس قراءت میں یہ منفردہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے [تَبَیَّنَتِ الۡجِنُّ] پڑھاہے۔

قوله:......﴿طُوِّلَا کَذَا اِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ ﴾

رویس نے اصل کےخلاف سورۂ محمدﷺ میں (اِنۡ تَـــوَلَّیۡتُـــمۡ)[۲۲] کوتاء،واوکےضمہ اورلام کےکسرہ سے [اِنۡ تُوُلِّیۡتُمۡ] پڑھاہے،اوراس قراءت میں یہ منفردہیں،اورباقی قراءعشرہ نےصیغہ معروف (اِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ) پڑھاہے۔

قوله:......﴿وَفُقۡ مَسۡکَنِ اکۡسِرَنۡ ﴾

خلف نے اصل کےخلاف (فِیۡ مَسۡکَنِهِمۡ)[۱۵] کوکاف کےکسرہ سے [فِیۡ مَسۡکِنِهِمۡ] پڑھاہے،البتہ سین کاسکون اور حذفِ الف اصل کی موافقت سے نکلا،(جبکہ امام حمزہ نےسین کےسکون،حذفِ الف اورکاف کےفتحہ سے [فِیۡ مَسۡکَنِهِمۡ] پڑھاتھا)اورباقی دوائمہ نے اصل کےموافق کاف کےکسرہ اورجمع سے [مَسٰکِنِهِمۡ] پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمروبصری نےبھی کاف کےکسرہ اورجمع سے پڑھاتھا)لہٰذاخلف کیلئے [فِیۡ مَسۡکِنِهِمۡ] اورابوجعفرویعقوب کیلئے [مَسٰکِنِهِمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

مَسَاكِنِهِمْ سَكِّنْهُ وَاقْصُرْ عَلَى شَذًا	۹۷۸	وَفِي الْكَافِ فَافْتَحْ عَالِمًا فَتُبَجَّلَا

حفص،حمزہ،کسائی نے (فِیْ مَسْکِنِهِمْ) کوسین کے سکون،حذفِ الف سے پڑھا ہے،البتہ حفص،حمزہ کیلئے کاف کافتحہ اور کسائی کیلئے کاف کا کسرہ ہے،اور باقیین نے جمع اور کاف کے کسرہ سے [مَسٰکِنِهِمْ] پڑھا ہے۔لہٰذا نافع،مکی،بصری ،شامی اور شعبہ کیلئے [فِیْ مَسٰکِنِهِمْ] حفص اور حمزہ کیلئے [فِیْ مَسْکَنِهِمْ] اور کسائی کیلئے [فِیْ مَسْکِنِهِمْ] ہے۔

قولہ:......﴿نُجَازِی اکْسِرَنْ بِالنُّوْنِ بَعْدُ انْصِبَنْ حَلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَهَلْ یُجٰزٰی اِلَّاالْکَفُوْرُ)[۱۷] کونون جمع متکلم اور زاء کے کسرہ سے صیغہ معروف اور [اَلْکَفُوْرُ] کوراء کے نصب سے [وَهَلْ نُجٰزِیْ اِلَّاالْکَفُوْرَ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [وَهَلْ یُجٰزٰی اِلَّاالْکَفُوْرُ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [وَهَلْ نُجٰزِیْ اِلَّاالْکَفُوْرَ] ہے،البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق [وَهَلْ یُجٰزٰی اِلَّاالْکَفُوْرُ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی [وَهَلْ یُجٰزٰی اِلَّاالْکَفُوْرُ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے [وَهَلْ نُجٰزِیْ اِلَّاالْکَفُوْرَ] اور ابوجعفر کیلئے [وَهَلْ یُجٰزٰی اِلَّاالْکَفُوْرُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

نُجَازِیْ بِیَاءٍ وَافْتَحِ الزَّايَ وَالْكَفُوْ	۹۷۹	رَرَفْعٌ سَمَا كَمْ صَابَ----

نافع،مکی،بصری،شامی اور شعبہ نے (نُجٰزِیْ) یاءِ غیب اور زاء کے فتحہ سے صیغہ مجہول اور [اَلْکَفُوْرَ] کوراء کے رفع سے [وَهَلْ یُجٰزٰی اِلَّاالْکَفُوْرُ] پڑھا ہے،اور باقیین نے [وَهَلْ نُجٰزِیْ اِلَّاالْکَفُوْرَ] پڑھا ہے۔

کَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ بَاعَدَ رَبُّنَا افْـ 186 تَحِ ارْفَعْ أُذِنْ فُزِّعْ يُسَمِّى حِمًى كِلَا

قولہ:......﴿کَذٰلِکَ نَجْزِیْ کُلَّ ---حِمًی﴾

اس شعر میں تمام بیان یعقوب کے لئے ہے۔یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ فاطر میں (کَذٰلِکَ نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ)[۳۶] کونون جمع متکلم،زاء کا کسرہ اور اس کے بعد لفظ [کُلَّ] کونصب سے [کَذٰلِکَ نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب مضموم،زاء کا فتحہ اور [کُلُّ] کورفع سے [کَذٰلِکَ یُجْزٰی کُلُّ کَفُوْرٍ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر وخلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [کَذٰلِکَ نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ] ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [کَذٰلِکَ نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَنَجْزِیْ بِیَاءٍ ضُمَّ مَعْ فَتْحِ زَایِهِ	۹۸۴	وَكُلُّ بِهِ ارْفَعْ وَهْوَ عَنْ وَلْدِ الْعَلَا

[کَذٰلِکَ نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ] میں بصری نے [نَجْزِیْ] کو یاءِ مضموم،زاء کافتحہ اور [کُلَّ] کورفع سے [کَذٰلِکَ یُجْزٰی کُلُّ کَفُوْرٍ] پڑھا ہے،اور باقیین نے نون جمع متکلم،زاء کا کسرہ اور [کُلَّ] کونصب سے [کَذٰلِکَ نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿بَاعَدَ رَبُّنَا افۡتَحِ ارۡفَعۡ ـ ـ ـ حِمًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (رَبَّـنَـا بٰـعِـدۡ)[۱۹] میں [رَبَّـنَـا] کو باء کے رفع اور [بٰـعِـدۡ] کو صیغہ ماضی سے [رَبُّنَابٰعَدَ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق [رَبَّنَابٰعِدۡ] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَحَـقُّ لِـوَا بَـاعِـدۡ بِـقَـصۡـرٍ مُشَـدَّدًا	۹۸۰	....

[بَـاعِدۡ] کو مکی، بصری، ہشام نے حذفِ الف اور عین کی تشدید سے [بَعِّدۡ] پڑھا ہے، اور باقیین [بَـاعِدۡ] پڑھا ہے۔
نیز یاد رہے کہ [رَبَّنَا] کو تمام قراء سبعہ نے باء کے نصب سے پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ أُذِنَ ـ ـ ـ يُسَمِّيۡ حِمًى كِلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف [اِلَّا لِـمَـنۡ اُذِنَ][۲۳] میں لفظ [اُذِنَ] کو ہمزہ کے فتحہ سے [اِلَّا لِـمَـنۡ اَذِنَ] صیغہ ماضی معروف پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ماضی مجہول سے [اِلَّا لِـمَـنۡ اُذِنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح [اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ] اور خلف نے ماضی مجہول سے [اِلَّا لِمَنۡ اُذِنَ] پڑھا ہے۔ لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے صیغہ معروف سے اور خلف کیلئے صیغہ مجہول سے ہے۔

قوله:......﴿ فُزِّعَ يُسَمِّيۡ حِمًى كِلا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اِذَا فُزِّعَ)[۲۳] کو فاء اور زاء کے فتحہ سے صیغہ معروف [اِذَا فَزَّعَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ماضی مجہول سے [اِذَا فُزِّعَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق ماضی مجہول سے (فُزِّعَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ماضی مجہول سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے صیغہ معروف سے اور ابوجعفر و خلف کیلئے صیغہ مجہول سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفُـزِّعَ فَتۡـحُ الـضَّـمِّ وَالۡـكَسۡـرِ كَـامِلٌ	۹۸۱	وَمَـنۡ اَذِنَ اضۡـمُـمۡ حُـلۡـوَ شَـرۡعٍ تَسَلۡسَلاَ

شامی نے (فُـزِّعَ) کو فاء کے ضمہ اور زاء کے کسرہ کے بجائے فتحہ سے [فَـزَّعَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے فاء کے ضمہ اور زاء کے کسرہ سے (فُزِّعَ) پڑھا ہے۔

اور بصری، حمزہ، کسائی نے [اَذِنَ] کو ہمزہ مضموم سے ماضی مجہول [اُذِنَ] اور باقیین نے ہمزہ مفتوح سے ماضی معروف [اَذِنَ] پڑھا ہے۔

وَفِى الۡغُرُفَةِ اجۡمَعۡ فُزۡ تَنَاؤُشُ وَاوُ حُمۡ 187 وَغَيۡرُ اخۡفِضَنۡ تَذۡهَبُ فَضُمَّ اكۡسِرَنۡ أَ لَا
لَـهُ نَفۡسُكَ انۡصِبۡ يُنۡقَصُ افۡتَحۡ وَضُمَّ حُزۡ 188 وَفِـى السَّـيِّءِ اكۡسِرۡ هَمۡزَهُ فُتُبَجَّلَا

قوله:......﴿وَفِى الۡغُرُفَةِ اجۡمَعۡ فُزۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَهُـمۡ فِى الۡغُرُفَةِ)[۳۷] کو جمع سے [وَهُـمۡ فِـى الۡغُرُفٰتِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے

توحید سے [وَهُمْ فِی الْغُرْفَةِ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور یعقوب نے بھی اصل کے موافق جمع سے [وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی جمع سے [وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے جمع سے [وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِي الْغُرْفَةِ التَّوْحِيدُ فَـا زَ----	۹۸۲	....

حمزہ نے (وَهُمْ فِی الْغُرْفَةِ) کو توحید سے پڑھا ہے، اور باقیین نے جمع سے [وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ تَنَاؤُشُ وَاوُ حُـمْ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاؤُشُ)[۵۲] کو واو سے [اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ سے [اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاؤُشُ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح واو سے [اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ] اور خلف نے ہمزہ سے [اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاؤُشُ] ہے، (کیونکہ امام نافع نے واو سے اور امام حمزہ نے ہمزہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے واو سے اور خلف کیلئے ہمزہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

---وَيُهْـمَـزُ الـتُ	۹۸۲	تَـنَـاوُشُ حُـلْـوًا صُحْبَةً وَتَـوَصَّلاَ

بصری، حمزہ، کسائی اور شعبہ نے ہمزہ سے (التَّنَاؤُشُ) پڑھا ہے، اور باقیین نے واو سے (اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ) پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ سبا میں تین یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔[۱] [عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ][۱۳] تینوں کیلئے فتحہ ہے۔[۲] [اَجْرِیَ اِلَّا][۴۷] [۳] [رَبِّیَ اِنَّهٗ][۵۰] دونوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو ائمہ کیلئے سکون سے ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں دو یاء زائدہ ہیں۔:[۱] [كَالْجَوَابِ][۱۳] [۲] [نَكِيْرِ][۴۵] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوْرَةُ فَاطِرٍ﴾

قوله:......﴿وَغَيْرُ اخْفِضَنْ ---اِلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ)[۳] میں لفظ [غَيْرُ] کو راء کے جر سے [غَيْرِ اللهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے راء کے رفع سے [غَيْرُ اللهِ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح جر سے [غَيْرِ اللهِ] ہے، البتہ یعقوب نے اصل کے موافق راء کے رفع سے [غَيْرُ اللهِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی راء کے رفع سے [غَيْرُ اللهِ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے راء کے جر سے [غَيْرِ اللهِ] اور یعقوب کیلئے رفع سے [غَيْرُ اللهِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۹۸۳	وَقُـلۡ رَفۡـعُ غَيۡـرُاللّـٰهِ بِـالۡـخَـفۡـضِ شُـكِّلَا

حمزہ، کسائی نے (هَلۡ مِنۡ خَالِقٍ غَيۡرُاللهِ) کوراء کے جر سے [غَيۡرِ اللهِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے رفع سے [غَيۡرُ اللهِ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿تَذۡهَبُ فَضُمَّ اكۡسِرَنۡ أَلَالَهٗ نَفۡسُكَ انۡصِبُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فَلا تَذۡهَبۡ نَفۡسُکَ)[۸] میں لفظ [فَلا تَذۡهَبۡ] کوتاء کے ضمہ اور ھاء کے کسرہ سے اور [نَفۡسُکَ] کوسین کے نصب سے [فَلا تُذۡهِبۡ نَفۡسَکَ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے [فَلا تَذۡهَبۡ نَفۡسُکَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿يُنۡقَصُ افۡتَحۡ وَضُمَّ حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلا يُنۡقَصُ مِنۡ عُمُرِهٖ)[۱۱] کویاء کے فتحہ، قاف کے ضمہ سے صیغہ معروف [وَلا يَنۡقُصُ مِنۡ عُمُرِهٖ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیوکہ باقی قراءعشرہ نے [وَلا يُنۡقَصُ مِنۡ عُمُرِهٖ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَفِی السَّيِّءِ اكۡسِرُ هَمۡزَهٗ فَتُبَجَّلَا﴾

خلف نے اصل کے خلاف (وَمَكۡرُ السَّيِّئُ)[۴۳] کوہمزہ مکسورہ سے [وَمَكۡرُ السَّيِّئِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ ساکنہ سے [وَمَكۡرُ السَّيِّئۡ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح ہمزہ مکسورہ سے [وَمَكۡرُ السَّيِّئِ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی ہمزہ مکسورہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ہمزہ مکسورہ سے [وَمَكۡرُ السَّيِّئِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

...............ـــــــــــــــــــا	۹۸۵	وَفِي السَّيِّئِ الۡمَخۡفُوۡضِ هَمۡزًاسُكُوۡنُهٗ فَشَـــــــــ

حمزہ نے (وَمَكۡرُ السَّيِّئِ) کووصلاً ہمزہ ساکنہ سے [وَمَكۡرُ السَّيِّئۡ] اور وقفاً یاء کے ابدال سے [وَمَكۡرُ السَّيِّیۡ] پڑھا ہے، اور باقیین وصلاً ہمزہ کے جر سے [وَمَكۡرُ السَّيِّئِ] اور وقفاً ہمزہ کے سکون سے [وَمَكۡرُ السَّيِّئۡ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ فاطر میں یاءاتِ اضافت کوئی نہیں ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں ایک یاءزائدہ ہے۔: [۱] [نَكِيۡرِ][۲۶] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ يٰسٓ عليه السلام وَ الصّٰفّٰتِ﴾

أَئِنۡ فَافۡتَحَنۡ خَفِّفۡ ذُكِرۡتُمۡ وَصَيۡحَةً 189 وَوَاحِدَةً كَانَتۡ مَعًا فَارۡفَعِ اِ لۡعُلَا

قولہ:......﴿أَئِنۡ فَافۡتَحَنۡ خَفِّفۡ ذُكِرۡتُمۡ ــ اِ لۡعُلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَئِـنۡ ذُكِّـرۡتُـمۡ)[۱۹] کو ہمزہ ثانیہ کے فتحہ اور کاف کی تخفیف سے [اَئَـنۡ ذُكِـرۡتُـمۡ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے ہمزہ ثانیہ کے کسرہ اور کاف کی تشدید سے [اَئِـنۡ ذُكِّـرۡتُـمۡ] پڑھا ہے۔ البتہ [اَئِنۡ] میں تسہیل اور تحقیق سب اپنے اصول کے مطابق پڑھتے ہیں۔

قولہ:......﴿وَصَيۡحَةً وَوَاحِدَةً كَانَتۡ مَعًا فَارۡفَعِ اِ لۡعُلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف لفظ [كَانَتۡ] کے ساتھ آنے والے دوجگہ لفظ (صَيۡحَةً وَّاحَدَةً) کو رفع سے [صَيۡحَةٌ وَّاحَدَةٌ] پڑھا ہے، یعنی [اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ][۲۹] اور [اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمۡ جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ][۵۳] اور اس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے نصب سے [صَيۡحَةً وَّاحَدَةً] پڑھا ہے۔

[كَانَتۡ] کی قید احترازی ہے، اور اس سے بغیر [كَانَتۡ] والے [صَيۡحَةً وَّاحِدَةً] کو نکالنا مقصود ہے، جو کہ باتفاق منصوب ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: [مَايَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً][یٰسین:۴۹] [صَيۡحَةً وَّاحِدَةً مَّالَهَا][ص:۱۵] [صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوۡا][قمر:۳۱]

وَنَصۡبُ الۡقَمَرۡ اِذۡ طَابَ ذُرِّيَّةَ اجۡمَعَن 190 حِمًى يَخۡصِمُونَ اسۡكِنۡ أَ لَا اكۡسِرۡ فَتًى حَلَا

وَشَدِّدۡ فَشَا وَاقۡصُرۡ أَ بَا فَاكِهِيۡنَ فَا 191 كِهُوۡ ضُمَّ بَا جُبۡلًا حَلَا اللَّامَ ثَقِّلَا

يَهُنۡ نَنۡكُسِ افۡتَحۡ ضُمَّ خَفِّفۡ فِدًا وَحُطۡ 192 لِيُنۡذِرَ خَاطِبۡ يَقۡدِرُ الۡحِقُّ حُزۡ لَا

قولہ:......﴿وَنَصۡبُ الۡقَمَرۡ اِذۡ طَابَ﴾

ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف (وَالۡـقَـمَـرُ قَـدَّرۡنٰـهُ)[۳۹] کو راء کے نصب سے [وَالۡـقَـمَـرَ قَـدَّرۡنٰـهُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے راء کے رفع سے [وَالۡـقَـمَـرُ قَدَّرۡنٰـهُ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق نصب سے [وَالۡـقَـمَـرَ قَدَّرۡنٰـهُ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی راء کے نصب سے پڑھا تھا) البتہ روح نے اصل کے موافق رفع سے (وَالۡـقَـمَـرُ قَدَّرۡنٰـهُ) پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے راء کے نصب سے اور روح کیلئے راء کے رفع سے ہے۔ نیز یاد رہے کہ ناظم نے شہرت کی بناء پر مذکورہ مقام میں کوئی قید نہیں لگائی۔

قال الشاطبیؒ:......

وَوَالۡـقَـمَـرَ ارۡفَعۡـهُ سَـمَـا وَلَـقَـدۡ حَلَا	۹۸۷	....

نافع، مکی اور بصری نے (وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ) کی راء کو رفع سے [وَالۡقَمَرُ قَدَّرۡنٰه] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے نصب سے (وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ ذُرِّيَّةَ اجۡمَعَن حِمًّى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (ذُرِّيَّتَهُمۡ)[۴۱]کو اثباتِ الف، جمع اور تاء کے کسرہ سے [ذُرِّيّٰتِهِمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے قصر، تاء کے فتحہ سے واحد [ذُرِّيَّتَهُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح [ذُرِّيّٰتِهِمۡ] اور خلف نے [ذُرِّيَّتَهُمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی [ذُرِّيّٰتِهِمۡ] اور امام حمزہ نے [ذُرِّيَّتَهُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے [ذُرِّيّٰتِهِمۡ] اور خلف کیلئے [ذُرِّيَّتَهُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَقۡصُرُ ذُرِّيَّاتِ مَعۡ فَتۡحِ تَائِهِ	۷۰۶	وَفِي الطُّوۡرِ فِي الثَّانِي ظَهِيۡرٌ تَحَمَّلاَ
وَيَاسِيۡنَ دُمۡ غُصۡنًا............	۷۰۷	....

سورۂ اعراف اور طور میں (ذُرِّيّٰتِهِمۡ) کو کوفیین، مکی نے قصر اور تاء کے فتحہ سے واحد [ذُرِّيَّتَهُمۡ] پڑھا ہے، اور سورۂ یٰسین میں مکی، کوفیین اور بصری نے قصر اور تاء کے فتحہ سے واحد [ذُرِّيَّتَهُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تینوں مواقع میں اثباتِ الف، جمع اور تاء کے کسرہ سے [ذُرِّيّٰتِهِمۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ يَخُصِمُونَ اسۡكِنۡ أُ لَا اكۡسِرۡ فَتِيً حِلاَ وَشَدِّدۡ فَشَا ﴾

کلمہ [يَخِصِّمُوۡنَ][۴۹] کو تینوں ائمہ نے اپنی اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے خاء کے سکون سے [يَخۡصِّمُوۡنَ] پڑھا ہے، البتہ صاد کی تشدید اصل کے موافق ہے، (کیونکہ امام نافع سے ورش نے خاء کا فتحہ کامل اور قالون نے خاء کے فتحہ کے اختلاس اور صاد کی تشدید سے [يَخَصِّمُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے خاء کے کسرہ سے (يَخِصِّمُوۡنَ) پڑھا ہے، البتہ یعقوب کے لئے صاد کی تشدید اصل کی موافقت سے اور خلف کے لئے اصل کی مخالفت سے نکلی ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے خاء کے فتحہ کے اختلاس سے اور صاد کی تشدید سے [يَخَصِّمُوۡنَ] اور امام حمزہ نے خاء کے سکون اور صاد کی تخفیف سے [يَخۡصِمُوۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے [يَخۡصِّمُوۡنَ] اور یعقوب وخلف کیلئے [يَخِصِّمُوۡنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَا يَخِصِّمُوۡنَ افۡتَحۡ سَمَا لُذۡ وَاَخۡفِ حُلۡ	۹۸۸	وَ بَرٍّ وَسَكِّنۡهُ وَخَفِّفۡ فَتُكۡمِلاَ

(يَخِصِّمُوۡنَ) کو نافع، مکی، بصری اور ہشام نے خاء کے فتحہ اور صاد کی تشدید سے [يَخَصِّمُوۡنَ] پڑھا ہے، البتہ بصری، قالون کیلئے فتحہ مختلسہ سے اور ورش، مکی اور ہشام کیلئے فتحہ کامل سے ہے، اور حمزہ نے خاء کے سکون اور صاد کی تخفیف سے [يَخۡصِمُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے خاء کے کسرہ اور صاد کی تشدید سے (يَخِصِّمُوۡنَ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَاقۡصُرۡ أُ بًا فَاكِهِيۡنَ فَا كِهُو ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فٰكِهِيۡنَ ، فٰكِهُوۡنَ) جہاں بھی ہوں، ان کو حذفِ الف سے [فَكِهِيۡنَ ، فَكِهُوۡنَ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءِ عشرہ نے اثباتِ الف سے [فٰكِهِيۡنَ ، فٰكِهُوۡنَ] پڑھا ہے۔ البتہ

سورۂ تطفیف میں [فَكِهِيۡنَ] کو حفص نے بھی ابوجعفر کی طرح حذفِ الف سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَفِـــيۡ فَـــاكِهِيۡـــنَ اقۡــصُـــرۡ عُلَاـــ	۱۱۰۵	....

سورۂ مطففین میں (فٰكِهِيۡنَ) کو حفص نے حذفِ الف سے [فَكِهِيۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے اثباتِ الف سے [فٰكِهِيۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ضُمَّ بَا جُبُلًا حَلَا اللَّامَ ثَقِّلَا يَهُنۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جُبُلًا)[۶۲] میں لفظ [جُبُلًا] کو باء کے ضمہ سے [جُبُلًا] پڑھا ہے، اور جیم کا ضمہ اصل کے موافق ہے، پھر ان کے راویوں میں اختلاف ہوا ہے، یعنی روح نے اصل کے خلاف باء کے ضمہ کے ساتھ ساتھ لام کی تشدید سے (جُبُلًّا) پڑھا ہے، اور اس قراء ت میں یہ منفرد ہیں، اور رویس نے باء کے ضمہ کے ساتھ لام کی تخفیف سے [جُبُلًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے جیم کے ضمہ، باء کے سکون اور لام کی تخفیف سے [جُبۡلًا] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے جیم اور باء کے کسرہ اور لام کی تشدید سے [جِبِلًّا] اور خلف نے جیم اور باء کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے (جُبُلًا) پڑھا ہے۔ لہٰذا روح کیلئے [جُبُلًّا] رویس اور خلف کیلئے [جُبُلًا] اور ابوجعفر کیلئے [جِبِلًّا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَقُـلۡ جُبُلًا مَـعۡ كَسۡـرِ ضَـمَّيۡـهِ ثِقۡلُـهٗ	۹۹۰	اَخُوۡ نُصۡرَةٍ وَاضۡمُمۡ وَسَكِّنۡ كَذِيۡ حَلَا

نافع، عاصم نے (وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جُبُلًا) کو جیم اور باء کے کسرہ اور لام کی تشدید سے [جِبِلًّا] پڑھا ہے، اور شامی، بصری نے جیم کے ضمہ، باء کے سکون اور لام کی تخفیف سے [جُبۡلًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے جیم اور باء کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے [جُبُلًا] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿نَنۡكُسِ افۡتَحۡ ضُمَّ خَفِّفۡ فِدۡا﴾

خلف نے اصل کے خلاف (نُنَكِّسۡهُ)[۶۸] کو پہلے نون کے فتحہ، دوسرے کے سکون اور کاف کے ضمہ مع تخفیف سے [نَـــنۡـــكُسۡـــــهُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے پہلے نون کے ضمہ، دوسرے کے فتحہ اور کاف کے کسرہ مع تشدید سے (نُنَكِّسۡهُ) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [نَنۡكُسۡهُ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [نَنۡكُسۡهُ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَنَنۡكُسۡـهُ فَـاضۡـمُـمۡـهُ وَحَـرِّكۡ لِعَـاصِمٍ	۹۹۱	وَحَـمۡـزَةَ وَاكۡسِرۡ عَنۡهُـمَـا الضَّمَّ اَثۡقَلَا

عاصم، حمزہ نے [نَنۡكُسۡهُ] کو پہلے نون کے ضمہ، دوسرے کے فتحہ اور کاف کے کسرہ مع تشدید سے (نُنَكِّسۡهُ) پڑھا ہے اور باقیین نے پہلے نون کے فتحہ، دوسرے کے سکون اور کاف کے ضمہ مع تخفیف سے [نَنۡكُسۡهُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَخُطِّ لِيُنۡذِرَ خَاطِبُ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ یٰسین اور سورۂ احقاف میں (لِيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَيًّا)[۷۰]اور (لِيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا)[۱۲]دونوں کو تاءِ خطاب سے [لِتُنۡذِرَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں جگہ یاءِ غیب سے [لِيُنۡذِرَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے دونوں جگہ تاءِ خطاب سے [لِتُنۡذِرَ] اور خلف نے دونوں جگہ یاءِ غیب سے [لِيُنۡذِرَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے دونوں جگہ تاءِ خطاب سے اور امام حمزہ نے دونوں جگہ یاءِ غیب سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے دونوں جگہ تاءِ خطاب سے اور خلف کیلئے یاءِ غیب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

لِيُنۡذِرَ دُمۡ غُصۡنًا وَالَاحۡقَافُ هُمۡ بِهَا	۹۹۲	بِخُلۡفٍ هَدَی----------

یہاں اور سورۂ احقاف میں (لِيُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ)اور(لِيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ) دونوں کو مکی، بصری، کوفیین نے یاءِ غیب سے [لِيُنۡذِرَ] پڑھا ہے، البتہ احقاف میں بزی کیلئے خُلف ہے، اور باقیین نے دونوں کو تاءِ خطاب سے [لِتُنۡذِرَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يَقۡدِرُ الۡحِقۡفُ حُزۡ لَا وَطَابَ هُنَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف سورۂ احقاف میں (بِقٰدِرٍ عَلٰی اَنۡ يُّحۡیِ الۡمَوۡتٰی)[۳۳]کو(يَقۡدِرُ عَلٰی اَنۡ يُّحۡیِ الۡمَوۡتٰی) پڑھا ہے، البتہ رویس نے یہاں اور سورۂ احقاف دونوں جگہ مضارع سے [يَقۡدِرُ] اور روح نے صرف سورۂ احقاف میں مضارع سے [يَقۡدِرُ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ دونوں منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے دونوں جگہ اسم فاعل سے [بِقٰدِرٍ] پڑھا ہے، اور سورۂ یٰسین میں روح کیلئے بھی صیغہ اسم فاعل سے ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ یٰس میں تین یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔[۱][وَمَالِیَ لَا اَعۡبُدُ][۲۲][۲][اِنِّیۡۤ اِذًا][۲۴][۳][اِنِّیۡۤ اٰمَنۡتُ][۲۵]تینوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون سے ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں۔:[۱][وَلَا يُنۡقِذُوۡنِ][۲۳][۲][فَاسۡمَعُوۡنِ][۲۵]ان دونوں میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے سکون سے ہے۔[۳][اِنۡ يُّرِدۡنِ الرَّحۡمٰنُ][۲۳]ابوجعفر کیلئے وصلاً یاء کا اثبات فتحہ کے ساتھ [اِنۡ يُّرِدۡنِیَ الرَّحۡمٰنُ] اور وقفاً یاء کا اثبات سکون کے ساتھ [اِنۡ يُّرِدۡنِیۡ]اور یعقوب کیلئے بھی حالین میں اثبات ہے، مگر وصلاً اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گی۔ اور خلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُورَۃُ الصّٰفّٰتِ﴾

وَطَابَ ھُنَا وَاحۡذِفۡ لِتَنۡوِینِ زِیۡنَۃٍ 193 فِنًا وَاسۡکِنَنۡ أَوۡ أُدۡ وَکَالۡبَزِّ أُ وۡصِلا
تَنَاصَرُوا اشۡدُدۡ تَا تَلَظّٰی طُوًی یَزِفُ 194 فُ فَافۡتَحۡ فَتًی وَاللّٰہُ رَبُّ انۡصِبَنۡ حَلا
وَرَبُّ وَإِلۡیَاسِیۡنَ کَالۡبَصۡرِ أُدۡ وَکَالۡ 195 مَدِ یُنِی حَلَا وَصَلُ اصۡطَفَی أُصُلُہُ اعۡتَلا

قولہ:......﴿وَطَابَ ھُنَا﴾

اس کا تعلق ماقبل سے ہے۔

قولہ:......﴿وَاحۡذِفۡ لِتَنۡوِینِ زِیۡنَۃٍ فِنًا﴾

خلف نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (بِزِیۡنَۃِ ۨالۡکَوَاکِبِ)[۶] میں لفظ [بِزِیۡنَۃٍ] کو تنوین کے حذف سے [بِزِیۡنَۃِ الۡکَوَاکِبِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے تنوین سے [بِزِیۡنَۃِ ۨالۡکَوَاکِبِ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح تنوین کے حذف سے [بِزِیۡنَۃِ الۡکَوَاکِبِ] ہے۔ لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تنوین کے حذف سے ہے۔ نیز یاد رہے کہ [اَلۡکَوَاکِبِ] کی باء تینوں ائمہ کیلئے جر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------------صِبۡـوُا صَـفۡـوَۃً	۹۹۵	بِزِیۡنَۃِ نَوِّنۡ فِيۡ نَدٍ وَالۡکَوَاکِبِ انۡ

[بِزِیۡنَۃِنِ الۡکَوَاکِبِ] کو حمزہ اور عاصم نے تنوین سے پڑھا ہے، اور باقیین نے بلا تنوین سے [بِزِیۡنَۃِالۡکَوَاکِبِ] پڑھا ہے، اور شعبہ نے [اَلۡکَوَاکِبِ] کی باء کو منصوب اور باقیین نے مجرور پڑھا ہے۔ لہٰذا حفص، حمزہ کیلئے [بِزِیۡنَۃِنِ الۡکَوَاکِبِ] شعبہ کیلئے [بِزِیۡنَۃِنِ الۡکَوَاکِبَ] اور باقیین کیلئے [بِزِیۡنَۃِ الۡکَوَاکِبِ] ہے۔

قولہ:......﴿ وَاسۡکِنَنۡ أَوۡ أُدۡ ﴾

ابوجعفر نے بروایتِ ورش اصل کے خلاف یہاں اور سورۂ واقعہ میں (أَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ)[۱۷/۴۸] میں لفظ [أَوَ] کو واو کے سکون سے [أَوۡ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع سے قالون نے واو کے سکون سے اور ورش نے واو کے فتحہ سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق واو کے فتحہ سے [أَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی واو کے فتحہ سے [أَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے واو کے سکون سے اور یعقوب و خلف کیلئے واو کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

------------------وسـا	۹۹۶	کِنۡ مَعًا اَوۡ اٰبَاؤُنَا کَیۡفَ بَلَّلَا

یہاں اور سورۂ واقعہ میں (أَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ) میں لفظ [أَوَ] کو شامی اور قالون نے واو کے سکون سے [أَوۡ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے واو کے فتحہ سے [أَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَكَالْبَزِّ أَوْصِلَا تَنَاصَرُوا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (مَالَكُمْ لا تَنَاصَرُوْنَ)[۲۵]کووصلاً بزی کی طرح تاء کی تشدید سے [لَا تَّنَاصَرُوْنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے تاء کی تخفیف سے [لا تَنَاصَرُوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق تاء کی تخفیف سے [لا تَنَاصَرُوْنَ] ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تاء کی تخفیف سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے تاء کی تشدید سے اور یعقوب وخلف کیلئے تاء کی تخفیف سے ہے۔

قولہ:......﴿اشْدُدْ تَا تَلَظَّى طُوًى ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (نَارًا تَلَظّٰى)[الیل:۱۴]کووصل کی حالت میں بزی کی طرح تاء کی تشدید سے [نَارًا تَّلَظّٰى] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کی تخفیف سے پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق بغیر تشدید سے [نَارًا تَلَظّٰى] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

تَـنَـزَّلَ عَـنْـهُ اَرْبَـعٌ وَتَـنَـاصَـرُوْ	۵۲۹	نَ نَـارًا تَـلَـظّٰـى اِذْتَـلَـقَّـوْنَ ثُـقِّلَا

[تَنَزَّلَ] چار جگہ [حجر، شعراء، قدر] اور اسی طرح [لا تَنَاصَرُوْنَ]، [نَارًا تَلَظّٰى] اور [اِذْتَلَقَّوْنَ] ان تمام کلمات کی تاء کو بزی نے تشدید سے [تَّنَزَّلَ]، [لَا تَّنَاصَرُوْنَ]، [نَارًا تَّلَظّٰى]، [اِذْتَّلَقَّوْنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تخفیف سے [تَنَزَّلَ]، [لا تَنَاصَرُوْنَ]، [نَارًا تَلَظّٰى]، [اِذْتَلَقَّوْنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿يَزِفُّوْنَ فَافْتَحْ فَتًى ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ)[۹۴]کو یاء کے فتحہ سے [يَزِفُّوْنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے یاء کے ضمہ سے [يُزِفُّوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خلف کی طرح [يَزِفُّوْنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی یاء کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے یاء کا فتحہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَاضْـمُـمْ يَـزِفُّـوْنَ فَـاكْـمُـلَا	۹۹۷	....

(فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ) میں لفظ [يَزِفُّوْنَ] کو امام حمزہ نے یاء کے ضمہ سے [يُزِفُّوْنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کے فتحہ سے [يَزِفُّوْنَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَاللهُ رَبُّ انْصِبَنْ حَلَا وَرَبُّ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ)[۱۲۶] میں لفظ [اَللّٰهُ] کی ہا اور (رَبُّكُمْ وَرَبُّ) کی باء کو نصب سے [اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تینوں کو رفع سے [اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی تینوں کو نصب سے [اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ] پڑھا تھا) البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق تینوں کو رفع سے [اَللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی تینوں کو مرفوع

پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے تینوں منصوب اور ابوجعفر کیلئے تینوں مرفوع ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَغَيۡرُ صِحَابٍ رَفۡعَهُ اللّٰهَ رَبَّكُمۡ	۹۹۹	وَرَبَّ------------------------------

[اَللّٰهَ رَبَّكُمۡ وَرَبَّ] کو حفص، حمزہ اور کسائی کے علاوہ نے مرفوع [اَللّٰهُ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ] پڑھا ہے، اور مذکورین نے نصب سے [اَللّٰهَ رَبَّكُمۡ وَرَبَّ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَإِلۡيَاسِيۡنَ كَالۡبَصۡرِ اُذۡ وَكَالۡمَدِيۡنِى حَلَا ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (سَلٰمٌ عَلٰى اِلۡيَاسِيۡنَ)[۱۳۰] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے امام ابوعمرو بصری کی طرح ہمزہ کے کسرہ، حذفِ الف اور لام کے سکون سے [سَلٰمٌ عَلٰى اِلۡيَاسِيۡنَ] اور یعقوب نے امام نافع کی طرح ہمزہ کے فتحہ، اثباتِ الف اور لام کے کسرہ سے [اٰلِ يَاسِيۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے ہمزہ کے فتحہ، اثباتِ الف اور لام کے کسرہ سے [اٰلِ يَاسِيۡنَ] اور امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے کسرہ، حذفِ الف اور لام کے سکون سے [اِلۡيَاسِيۡنَ] پڑھا تھا) اور خلف نے بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے [اِلۡيَاسِيۡنَ] اور یعقوب کیلئے [اٰلِ يَاسِيۡنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۹۹۹	...وَاِلۡيَاسِيۡنَ بِالۡكَسۡرِ وُصِّلَا
مَعَ الۡقَصۡرِ مَعۡ اِسۡكَانِ كَسۡرٍ دَنَا غِنًى	۱۰۰۰	....

[سَلٰمٌ عَلٰى اِلۡيَاسِيۡنَ] کو فیبین، مکی اور ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے کسرہ، حذفِ الف اور لام کے سکون سے [سَلٰمٌ عَلٰى اِلۡيَاسِيۡنَ] پڑھا ہے، اور نافع، شامی نے ہمزہ کے فتحہ، اثباتِ الف اور لام کے کسرہ سے [اٰلِ يَاسِيۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَصۡلُ اصۡطَفَى أَصۡلُهُ اِعۡتَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَصۡطَفَى الۡبَنٰتِ)[۱۵۳] کو ہمزہ وصلی مکسور سے [اِصۡطَفَى الۡبَنٰتِ] پڑھا ہے، جو درج کلام میں ساقط ہوگا، البتہ ابتداء کی حالت میں ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا جائے گا، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہے، اور باقی قراءِ عشرہ نے ہمزہ کے فتحہ سے [اَصۡطَفَى الۡبَنٰتِ] پڑھا ہے۔

{ یاءاتِ اضافت }

سورۂ صٰفٰت میں تین یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔ [۱] [اِنِّىۡٓ اَرٰى] [۲] [اَنِّىۡٓ اَذۡبَحُكَ] [۳] [سَتَجِدُنِىۡٓ اِنۡ][۱۰۲] تینوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دوائمہ کیلئے سکون سے ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں۔: [۱] [لَتُرۡدِيۡنِ][۵۶] [۲] [سَيَهۡدِيۡنِ][۹۹] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے سکون ہے۔

﴿وَمِنۡ سُوۡرَةِ صٓ اِلٰی سُوۡرَةِ الۡاَحۡقَافِ﴾

لِيَدَّبَّرُوا خَاطِبْ وَفَا خَفَّ نُصْبِ صَا 196 دَهُ اضْمُمْ أَلاَ وَافْتَحْهُ وَالنُّونَ حُمِّلا

قولہ:......﴿لِيَدَّبَّرُوا خَاطِبْ وَفَا خَفَّ ۔۔۔اَلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لِيَدَّبَّرُوٓا اٰيٰتِهٖ)[۲۹] کوتاءِ خطاب اور فاءکلمہ میں دال کوتخفیف سے [لِتَدَبَّرُوٓا اٰيٰتِهٖ] پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہے، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے یاءِغیب اور دال کی تشدید سے [لِيَدَّبَّرُوٓا اٰيٰتِهٖ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿نُصْبِ صَادَهُ اضْمُمْ أَلاَ وَافْتَحْهُ وَالنُّونَ حُمِّلاَ﴾

ابوجعفراور یعقوب نے (بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ)[۴۱] کواصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے صاد کے ضمہ سے [بِنُصُبٍ وَّعَذَابٍ] پڑھا ہے، البتہ نون کا ضمہ اصل کی موافقت سے نکلا ہے، اور یعقوب نے نون اور صاد کے فتحہ سے [بِنَصَبٍ وَّعَذَابٍ] پڑھا ہے، اوران دونوں قراءتوں میں یہ دونوں ائمہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے نون کے ضمہ اور صاد کے سکون سے [بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ] پڑھا ہے۔

وَحُزْ يُوعَدُوا خَاطِبْ وَأُدْ كَسْرَ أَنَّمَا 197 أَمَنْ شَدِّدِ اِعْلَمْ فِدْ عِبَادَهُ أُوصَلاَ

قولہ:......﴿وَحُزْ يُوعَدُوا خَاطِبْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف صرف یہاں سورۂ صاد میں (وَهٰذَا مَا يُوْعَدُوْنَ)[۵۳] کوتاءِ خطاب سے [تُوْعَدُوْنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے [يُوْعَدُوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے [تُوْعَدُوْنَ] پڑھا ہے (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِخطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے تاءِخطاب سے ہے۔ نیز یادرہے کہ یہ اختلاف صرف اسی سورت کا ہے، کیونکہ سورۂ قاف میں تینوں ائمہ کیلئے اصل کے موافق تاءِ خطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي يُوعَدُونَ دُمْ حَلاَ وَبِقَافٍ دُمْ	۱۰۰۲	....

(وَهٰذَامَا يُوْعَدُوْنَ) جو یہاں اور سورۂ قاف میں آیا ہوا ہے، مکی، بصری نے یہاں سورۂ صاد میں یاءِغیب سے اور سورۂ قاف میں مکی نے یاءِغیب سے پڑھا ہے، اور باقیین نے دونوں جگہ تاءِخطاب سے پڑھا ہے، لہٰذا مکی کیلئے سورۂ صاد اور قاف دونوں جگہ یاءِغیب سے اور بصری کیلئے سورۂ صاد میں یاءِغیب اور سورۂ قاف میں تاءِخطاب سے اور باقیین کیلئے دونوں جگہ تاءِخطاب سے ہے۔

قولہ:......﴿وَأُدْ كَسْرَ أَنَّمَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ)[۷۰] میں لفظ [اَنَّمَا] کوہمزہ کے کسرہ سے [اِلَّآ اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے ہمزہ کے فتحہ سے (اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ) پڑھا ہے۔ نیز یادرہے کہ (قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ)[۶۵] کوتمام قراءعشرہ نے ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا ہے۔

{یاءاتِ اضافت}

سورۂ صٓ میں چھ یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔[۱][وَلِیَ نَعۡجَةٌ][۲۳][۲][مَا كَانَ لِيَ مِنۡ عِلۡمٍ][۶۹]سب کیلئے سکون سے ہے۔[۳][اِنِّیۤ اَحۡبَبۡتُ][۳۲][۴][مِنۡۢ بَعۡدِیۡ اِنَّكَ][۳۵][۵][لَعۡنَتِیۤ اِلٰی][۷۸]ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی کیلئے سکون سے ہے۔[۶][مَسَّنِیَ الشَّیۡطٰنُ][۴۱]سب کیلئے سکون سے ہے۔

{یاءاتِ زوائد}

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں۔:[۱][عَذَابِ][۸][۲][عِقَابِ][۲۵]دونوں میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے سکون سے ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الزُّمَرِ﴾

قوله:......﴿أَمَنۡ شَدِّدِ اِعۡلَمۡ فِدۡ﴾

ابوجعفر اور خلف نے اصل کے خلاف (اَمَنۡ هُوَ قَانِتٌ)[۹]کو میم کی تشدید سے [اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام حمزہ نے میم کی تخفیف سے [اَمَنۡ هُوَ قَانِتٌ] پڑھا تھا) اور باقی یعقوب کی قراءت بھی اصل کے موافق میم کی تشدید سے [اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ] ہے، (کیونکہ امام ابو عمرو بصری نے بھی میم کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے میم کی تشدید سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۰۵	اَمَنۡ خَفَّ حِرۡمِيٌّ فَشَا----

(اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ) کو نافع، مکی، حمزہ نے میم کی تخفیف سے [اَمَنۡ هُوَ قَانِتٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے میم کی تشدید سے (اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ عِبَادَهُ أُ وَصَلا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ)[۳۶] میں لفظ [عَبۡدَهٗ] کو عین کے کسرہ، باء کے فتحہ اور اثبات الف سے [اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عِبَادَهٗ] جمع پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے افراد سے [عَبۡدَهٗ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح جمع سے [عِبَادَهٗ] اور یعقوب نے افراد سے [عَبۡدَهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی جمع سے اور امام ابو عمرو بصری نے افراد سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے جمع سے اور یعقوب کیلئے افراد سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

--عَبۡدَهُ اجۡمَعۡ شَمۡرَدَلَا	۱۰۰۵	....

(اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ)[۳۶] کو حمزہ، کسائی نے جمع سے [عِبَادَهٗ] پڑھا ہے، اور باقیین نے افراد سے [عَبۡدَهٗ] پڑھا ہے۔

وَقُلْ حَسْرَتَایَ اِعْلَمْ وَفَتْحٌ جَنًى وَسَکْ 198 کِنِ الْخُلْفَ بِنْ يَدْعُو اِتْلُ أَوْ أَنْ وَقَلْبِ لَا
تُنَوِّنْهُ وَاقْطَعِ ادْخُلُوا حُمْ سَيَدْخُلُو 199 نَ جَهِّلْ أَلَا طِبْ أَنِّثَنْ يَنْفَعُ اِ لُعُلَا

قوله:......﴿وَقُلْ حَسْرَتَایَ اِ عْلَمْ وَفَتْحٌ جَنًى وَسَكِّنِ الْخُلْفَ بِنْ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَ تٰی)[۵۶] کو یاءِ متکلم کے ساتھ پڑھا ہے، البتہ ابن جماز کیلئے یاءِ متکلم کے فتحہ سے [یٰحَسْرَ تٰیَ] اور ابن وردان کیلئے فتحہ اور سکون دونوں طرح سے [یٰحَسْرَ تٰیَ، یٰحَسْرَ تٰیْ] ہے، اور اس قراءت میں پورے ابوجعفر منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے تاء کے فتحہ اور اس کے بعد الف سے [یٰحَسْرَ تٰی] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت }

سورۂ زمر میں پانچ یاءاتِ اضافت ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔[۱][اِنِّیَ اُمِرْتُ][۲][اِنِّیَ اَخَافُ][۳][تَأْمُرُوْنِیَ اَعْبُدُ] ابوجعفر نے ان کو مفتوح پڑھا ہے۔[۴][اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰـهُ] سب کیلئے مفتوح ہے۔[۵][یٰـعِبَادِیَ الَّـذِیْنَ اَسْرَفُوْا][۵۳] ابوجعفر نے اسے مفتوح پڑھا ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں۔:[۱][عِبْدَهٗ یٰعِبَادِ][۱۶] رویس کیلئے حالین میں اثبات اور باقی ائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۲][فَـاتَّـقُـوْنِ][۱۶] میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے حذف ہے۔[۳][فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ][۱۷] یعقوب وصلاً حذف اور وقفاً اثبات ہے، اور باقی دوائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ﴾

قوله:......﴿يَدْعُو اِ تْلُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (یَـدْعُـوْنَ مِـنْ دُوْنِـهٖ)[۲۰] کو یاءِ غیب سے [یَـدْعُـوْنَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے تاءِ خطاب سے [تَـدْعُـوْنَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یاءِ غیب سے [یَدْعُوْنَ] ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب سے [یَدْعُوْنَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے یاءِ غیب ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَـدْعُـوْنَ خَـاطِـبْ اِذْ لَـوَى---	۱۰۱۰	....

(یَـدْعُـوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ)[۲۰] کو نافع اور ہشام نے تاءِ خطاب سے [تَـدْعُوْنَ] پڑھا ہے اور باقیین نے یاءِ غیب سے [یَدْعُوْنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ أَوْ أَنْ ---حُمْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ)[۲۶] کو واو سے پہلے ہمزہ کی زیادتی اور واو کے سکون سے [اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ]

پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے حذف اور واو کے فتحہ سے [وَ اَنْ یُّـظْهِـرَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [اَوْ اَنْ یُّـظْهِـرَ] اور ابوجعفر نے [وَاَنْ یُّظْهِرَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ] اور امام نافع نے [وَاَنْ یُّظْهِرَ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے [اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ] اور ابوجعفر کیلئے [وَاَنْ یُّظْهِرَ] ہے۔

نیز یاد رہے کہ [اَنْ یُّـظْهِـرَ] اور [اَلْـفَسَـادَ] میں تینوں ائمہ اپنی اصل کے موافق ہے، یعنی ابوجعفر کیلئے [وَاَنْ یُّـظْهِـرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ]، یعقوب کیلئے [اَوْ اَنْ یُّظْهِرَفِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ] اور خلف کیلئے [اَوْ اَنْ یَّظْهَرَفِی الْاَرْضِ الْفَسَادُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۱۰	ـ ـ اَوْ اَنْ زِدِ الْهَـمْـزُ ثُـمِّلَا
وَسَـكِّـنْ لَّهُـمْ وَاضْـمُـمْ بِيَـظْهَـرَ وَاكْسِرَنْ	۱۰۱۱	وَرَفْـعُ الْـفَسَـادَ انْـصِـبْ اِلَی عَـا قِـلٍ حَلَا

[اَوْ اَنْ یُّـظْهِرَ] کو کوفیین نے واو سے پہلے ہمزہ اور واو کے سکون سے [اَوْ اَنْ یُّـظْهِرَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے بغیر اور واو کے فتحہ سے [وَاَنْ یُّـظْهِرَ] پڑھا ہے۔ اور [اَنْ یُّـظْهِرَ] اور [اَلْـفَسَادَ] کو نافع، حفص اور بصری نے یاء کے ضمہ، ھاء کے کسرہ اور دال کے رفع کے بجائے نصب سے [اَنْ یُّظْهِرَفِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے [اَنْ یَّظْهَرَفِی الْاَرْضِ الْفَسَادُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَقَلْبِ لَاتُنَوِّنْهُ ـ ـ ـ حُـمْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (عَـلٰی کُلِّ قَلْبِ مُّتَكَبِّرٍ)[۳۵] میں لفظ [قَلْبٍ] کو تنوین کے بغیر [قَلْبِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تنوین سے [قَـلْـبٍ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح تنوین کے بغیر [قَلْبِ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تنوین کے بغیر [قَلْبِ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے بغیر تنوین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ وَقَـلْـبِ نَـوِّ	۱۰۱۲	وِنُـوا مِـنْ حَـمِـيْـدٍ......

(عَـلٰی کُلِّ قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ) کو بصری اور ابن ذکوان نے تنوین سے [قَلْبٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے بغیر تنوین سے [قَلْبِ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَاقْطَعِ ادْخُلُوا حُـمْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَیَـوْمَ تَـقُـوْمُ السَّـاعَةُ اَدْخُـلُـوْا)[۴۶] کو ہمزہ قطعی کے فتحہ اور خاء کے کسرہ سے [اَدْخِلُوْا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ وصلی مضموم اور خاء کے ضمہ سے [اُدْخُلُوْا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق ہمزہ قطعی مفتوح اور خاء کے کسرہ سے [اَدْخِـلُـوْا] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ہمزہ قطعی مفتوح اور خاء کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔ نیز یاد رہے کہ یہاں ناظمؒ نے صرف

ہمزہ کی قراءت بیان فرمائی، اور کسرہ کی قراءت کو شہرت کی بناء پر چھوڑ دیا۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۱۲	...اَدۡخِلُوۡا نَفَرٌ صِلاَ
عَلَى الۡوَصۡلِ وَاضۡمُمۡ كَسۡرَهُ۔۔	۱۰۱۳	....

(وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ اَدۡخِلُوۡا) کو مکی، بصری، شامی اور شعبہ نے ہمزہ وصلی مضموم اور خاء کے ضمہ سے [اُدۡخُلُوۡا] اور باقیین نے ہمزہ قطعی مفتوح اور خاء کے کسرہ سے [اَدۡخِلُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿سَيَدۡخُلُوۡنَ جَهِّلۡ اُلاَ طِبۡ﴾

ابوجعفر اور رویس نے اصل کے خلاف (سَيَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيۡنَ)[۶۰] کو یاء کے ضمہ، خاء کے فتحہ سے [سَيُدۡخَلُوۡنَ] صیغہ مجہول پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے یاء کے فتحہ اور خاء کے ضمہ سے [سَيَدۡخُلُوۡنَ] صیغہ معروف پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق صیغہ معروف سے (سَيَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيۡنَ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی صیغہ معروف سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور رویس کیلئے صیغہ مجہول سے اور روح وخلف کیلئے صیغہ معروف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

ـــــــــوَضُمَّ يَدۡ	۶۰۱	خُلُوۡنَ وَفَتۡحُ الضَّمِّ حَقٌّ صِرًى حَلاَ
وَفِيۡ مَرۡيَمٍ وَالطُّوۡلِ الۡاَوَّلِ عَنۡهُمُ	۶۰۲	وَفِيۡ الثَّانِ دُمۡ صَفۡوًا وَفِيۡ فَاطِرٍ حَلاَ

سورۂ نساء، مریم اور مؤمن کے پہلے والے کو مکی، بصری اور شعبہ نے یاء کے ضمہ اور خاء کے فتحہ سے صیغہ مجہول [يُدۡخَلُوۡنَ] پڑھا ہے، اور سورۂ مؤمن کے دوسرے والے کو مکی، شعبہ نے صیغہ مجہول سے [سَيُدۡخَلُوۡنَ] پڑھا ہے، اور سورۂ فاطر والے کو صرف بصری نے صیغہ مجہول [يُدۡخَلُوۡنَهَا] پڑھا ہے، باقیین نے پانچوں جگہ صیغہ معروف سے پڑھا ہے۔ پس مکی، شعبہ کیلئے اول کے چار میں صیغہ مجہول سے [يُدۡخَلُوۡنَ] اور فاطر والے میں صیغہ معروف سے [يَدۡخُلُوۡنَهَا] ہے، بصری کیلئے سورۂ مؤمن کے دوسرے والے میں معروف سے [سَيَدۡخُلُوۡنَ] اور باقی چار میں مجہول سے [يُدۡخَلُوۡنَ] ہے، باقیین نافع، شامی، حفص، حمزہ، کسائی کیلئے پانچوں میں صیغہ معروف سے [يَدۡخُلُوۡنَ، سَيَدۡخُلُوۡنَ] ہے۔

قولہ:......﴿ اَنِّثۡنۡ يَنۡفَعُ اِ لُعُلاَ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (يَوۡمَ لا يَنۡفَعُ الظّٰلِمِيۡنَ)[۵۲] کو تاءِ تانیث سے [لا تَنۡفَعُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاءِ تذکیر سے [لا يَنۡفَعُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے ابوجعفر کی طرح تاءِ تانیث سے [لا تَنۡفَعُ] اور خلف نے یاءِ تذکیر سے [لا يَنۡفَعُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی تاءِ تانیث سے اور امام حمزہ نے یاءِ تذکیر سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر ویعقوب کیلئے تاءِ تانیث سے اور خلف کیلئے یاءِ تذکیر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَیَـنۡـفَـعُ کُـوۡفِـيٌّ وَفِـي الـطَّـوۡلِ حِـصۡـنُـهٗ	٩٦٠	....

(لا یَـنۡـفَـعُ) جوسورۂ روم اورسورۂ مؤمن میں آیا ہے،سورۂ روم والے کوکوفیین نے یاءِتذکیر سے[لا یَـنۡـفَـعُ] پڑھا ہے،اورسورۂ غافر والے کوکوفیین کےساتھ نافع نے بھی یاءِتذکیر سے[لا یَــنۡــفَــعُ] پڑھا ہے،اور باقیین نے دونوں جگہ پر تاءِتانیث سے[لا تَنۡفَعُ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت}

سورۂ مؤمن میں آٹھ یاءاتِ اضافت ہیں، جودرج ذیل ہیں:۔[١][٢][٣][اِنِّـیۤ اَخَافُ][٢٦/٣٠/٣٢][٤][لَعَلِّیۤ اَبۡـلُغُ الۡاَسۡبَابِ][٣٦][٥][مَـالِـیۤ اَدۡعُوۡكُمۡ][٤١][٦][اَمۡـرِیۤ اِلَـی اللّٰهِ][٤٤]ان سب میں ابوجعفرکیلئےفتحہ اور باقی دوکیلئے سکون سے ہے۔[٧][ذَرُوۡنِیۤ اَقۡتُلۡ][٢٦][٨][اَدۡعُوۡنِیۤ اَسۡتَجِبۡ][٦٠]ان دومیں سب کیلئے سکون ہے۔

{ یاءات زوائد}

اس سورت میں چار یاءاتِ زوائد ہیں۔:[١][اَلتَّـلَاقِ][١٥][٢][اَلتَّـنَـادِ][٣٢]دونوں میں ابن وردان کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہےاورخلف،ابن جماز کیلئے حذف ہے۔[٣][یٰـقَـوۡمِ اتَّبِـعُـوۡنِ][٣٨]ابوجعفرکیلئے وصلاً اثبات اوروقفاحذف ہے،اوریعقوب کیلئے حالین میں اثبات اورخلف کیلئے حذف سے ہے۔[٤][عِــقَـــابِ][٥]میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ حٰمٓ السَّجۡدَۃِ﴾

سَوَاءٌ اَ تَی اخۡفِضۡ حُزۡ وَنَحۡسَاتِ کَسۡرُحَا 200 وَنَـحۡشُـرُ أَعۡدَا الۡیَا اِ تُـلۡ وَارۡفَعۡ مُجَـهِّلَا

وَبِـالـنُّوۡنِ سَمَّی حُمۡ یُبَشِّرُ فِیۡ حِمًّی 201 وَیُـرۡسِلُ یُوۡحِیۡ انۡصِبۡ اَ لَا عِنۡدَ حُوِّ لَا

قـولـهٗ:......﴿سَوَاءٌ اَ تَی اخۡفِضۡ حُزۡ﴾

ابوجعفراوریعقوب نے (سَـــوَاءً لِّــلسَّـــآئِـلِیۡــنَ)[١٠]کواصل کےخلاف پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے رفع سے [سَـوَاءٌ لِّـلسَّآئِلِیۡنَ]اوریعقوب نے جر سے(سَـوَاءٍ لِّـلسَّآئِلِیۡنَ) پڑھا ہے،اوران دوقراءتوں میں یہ دونوں منفرد ہیں ،کیونکہ باقی قراءعشرہ نےنصب سے(سَوَاءً لِّلسَّائِلِیۡنَ) پڑھا ہے۔

قـولـهٗ:......﴿وَنَحۡسَاتِ کَسۡرُ حَا۔۔اِ تُلۡ﴾

ابوجعفرنےاصل کےخلاف(فِـیۡ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ)[١٦]کوحاءکےکسرہ سے[فِیۡ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ]پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے حاءکےسکون سے[فِیۡ اَیَّـامٍ نَّـحۡسَاتٍ]پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نےاپنی اصل کےموافق پڑھا ہے،یعنی خلف نےابوجعفرکی طرح حاءکےکسرہ سے[فِـیۡ اَیَّـامٍ نَّـحِسَـاتٍ]اوریعقوب نےحاءکےسکون سے[فِـیۡ اَیَّـامٍ نَّـحۡسَـاتٍ

] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے حاء کے کسرہ سے اور امام ابوعمرو بصری نے حاء کے سکون سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے حاء کے کسرہ سے اور یعقوب کیلئے حاء کے سکون سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَاِسْـكَــانُ نَـحْسَــاتٍ بِــهٖ كَسْرُهٗ ذَ كَــا	۱۰۱۵	وَقَــوْلُ مُـــمِيْـلِ السِّيْــنِ لِـلَّيْــثِ اُخْــمِلاَ

کوفیین اور شامی نے (فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ)[۱۶] کو حاء کے کسرہ سے [فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے حاء کے سکون سے [فِـیْٓ اَیَّـامٍ نَّحْسَـاتٍ] پڑھا ہے، البتہ ابوالحارث لیث کے لئے سین کے بعد والے الف میں امالہ کا قول متروک ہے۔

قولہ:.......﴿وَنَحشُرُ أَعدَا اليَا اِ تلُ وَارفَعُ مُجَهِّلَاوَبِالنُّوْنِ سَمَّى حُمُ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے (وَيَـوْمَ نَـحْشُـرُ اَعْدَآءَ اللّٰـهِ)[۱۹] میں [نَـحْشُرُ] اور [اَعْـدَآءَ اللّٰـهِ] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے پہلے کلمہ کو یاء مضموم اور شین کے فتحہ سے صیغہ مجہول اور دوسرے کلمہ کو نائب فاعل ہونے کی بناء پر رفع سے [وَيَـوْمَ يُـحْشَـرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ] اور یعقوب نے پہلے کلمہ کو نون مفتوح اور شین کے ضمہ سے صیغہ جمع متکلم معروف اور دوسرے کلمہ کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب سے [وَيَـوْمَ نَـحْشُـرُ اَعْـدَآءَ اللّٰهِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے [وَيَـوْمَ نَـحْشُـرُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ] اور امام ابوعمرو بصری نے [وَيَـوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [وَيَـوْمَ يُـحْشَـرُ اَعْـدَآءُ اللّٰـهِ] ہے۔ لہٰذا ابوجعفر وخلف کیلئے [وَيَـوْمَ يُـحْشَـرُ اَعْـدَآءُ اللّٰـهِ] اور یعقوب کیلئے [وَيَـوْمَ نَحْشُرُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَنَـحْشُــرُ يَــاءٌ ضُــمَّ مَــعْ فَتْحِ ضَـمِّــهٖ	۱۰۱۶	وَاَعْـــدَاءُ خُـــذْ----------------

(وَيَـوْمَ يُحْشَرُ) کو نافع کے علاوہ نے یاء مضموم اور شین کے فتحہ سے صیغہ مجہول اور (اَعْدَآءُ) کو نائب فاعل ہونے کی بناء پر رفع سے [وَيَــوْمَ يُـحْشَـرُ اَعْـدَآءُ الـلّٰـــهِ] پڑھا ہے، جبکہ نافع نے نون مفتوح اور شین کے ضمہ سے صیغہ جمع متکلم معروف (وَيَوْمَ نَحْشُرُ) اور (اَعْدَآءَ) کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب سے [وَيَوْمَ نَحْشُرُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ فصلت میں دو یاءاتِ اضافت ہیں:۔[۱] [اَيْنَ شُـرَكَـآئِـيْ][۴۷] تینوں ائمہ کیلئے سکون سے ہے۔[۲] [اِلٰی رَبِّیْٓ اِنَّ لِیْ][۵۰] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون سے ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں کوئی یاء زائدہ نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الشُّوۡرٰی﴾

قولہ:......﴿يُبَشِّرُ فِیۡ حمٓ﴾

خلف اور یعقوب نے اصل کے خلاف (ذٰلِکَ الَّـذِیۡ یُبَشِّـرُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ)[۲۳] کو یاء کے ضمہ، باء کے فتحہ اور شین کی تشدید سے [يُبَشِّـرُ اللّٰهُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ اور امام ابوعمرو بصری نے یاء کے فتحہ، باء کے سکون اور شین کی تخفیف سے [يَبۡشُـرُ اللّٰهُ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر کی قراءت بھی اصل کے موافق شین کی تشدید سے [يُبَشِّـرُ اللّٰهُ] ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی شین کی تشدید سے [يُبَشِّرُ اللّٰهُ] پڑھا تھا)

نیز یاد رہے کہ سورۂ آل عمران میں ناظم نے [يُبَشِّـرُ كُلًّا فِدۡ] فرمایا، جس سے معلوم ہو چکا ہے کہ خلف تمام قرآن میں لفظ [يُبَشِّرُ] کو تشدید سے پڑھتے ہیں، پھر یہاں دوبارہ اس لئے بات دہرائی گئی کہ یعقوب کے ذکر سے تخصیص کا شبہ نہ ہو۔

قال الشاطبیؒ:......

مَـعَ الۡكَهۡفِ وَالۡإِسۡـرَاءِ يَبۡشُـرُ كَـمۡ سَـمَـا	۵۵۵	نَـعَـمۡ ضُـمَّ حَـرِّكۡ وَاكۡسِـرِ الضَّـمَّ أَثۡـقَلَا
نَعَمۡ عَمَّ فِي الشُّوۡرٰی وَفِي التَّـوۡبَةِ اعۡكَسُوا	۵۵۶	لِحَمۡـزَةَ مَعۡ كَـافٍ مَعَ الۡحِجۡرِ اَوَّلَا

کلمہ (يُبَشِّرُ) جو سورۂ آل عمران میں دو جگہ، کہف اور اسراء میں آیا ہوا ہے، ان چاروں جگہ میں نافع، مکی، بصری، شامی اور عاصم نے یاء کے ضمہ، باء کے فتحہ اور شین کی تشدید اور کسرہ از باب تفعیل سے [يُبَشِّرُ] پڑھا ہے، جبکہ حمزہ اور کسائی نے یاء کے فتحہ، باء کے سکون اور شین کی تخفیف اور ضمہ از باب نصر سے [يَبۡشُرُ] پڑھا ہے۔

اور سورۂ شوریٰ کے [يُبَشِّرُ] میں انہی مذکورہ قیود کے ساتھ عاصم، نافع اور ابن عامر نے [ذٰلِکَ الَّـذِیۡ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ] پڑھا ہے، اور باقی نے باب نصر سے [ذٰلِکَ الَّـذِیۡ یَبۡشُـرُ اللّٰهُ عِبَادَهٗ] پڑھا ہے، البتہ سورۂ توبہ والا [يُبَشِّرُهُمۡ] اور مریم میں دونوں جگہ [نُبَشِّـرُکَ، لِتُبَشِّـرَ] اور سورۂ حجر کے پہلے والے [نُبَشِّـرُکَ] میں صرف حمزہ نے تخفیف سے [يَبۡشُرُهُمۡ، نَبۡشُرُکَ، لِتَبۡشُرَ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے تشدید سے [يُبَشِّرُهُمۡ، نُبَشِّرُکَ، لِتُبَشِّرَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَيُرۡسِلُ يُوۡحِیۡ انۡصِبۡ إِلَا﴾

ابوجعفر نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (اَوۡ يُـرۡسِـلَ رَسُـوۡلًا فَيُـوۡحِيَ)[۵۱] میں دونوں فعلوں کو لام کلمہ کے نصب سے [اَوۡ يُرۡسِلَ ،فَيُوۡحِيَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے دونوں فعلوں کو لام کلمہ کے رفع سے [اَوۡ يُرۡسِلُ ،فَيُوۡحِيۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح لام کلمہ کے نصب سے ہے۔ لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيُـرۡسِـلَ فَـارۡفَـعۡ فَيُـوۡحِـي مُسَـكِّـنًـا	۱۰۲۰	آتَـــــانَـــــا------------------

(اَوۡ يُـرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَيُوۡحِيَ) میں دونوں فعل کے لام کلمہ کو نافع نے رفع سے [اَوۡ يُرۡسِلُ ،فَيُوۡحِيۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نصب سے [اَوۡ يُرۡسِلَ ،فَيُوۡحِيَ] پڑھا ہے۔

{ یاءاتِ اضافت }

سورۂ شوریٰ میں کوئی یاءِ اضافت نہیں ہے۔

{ یاءاتِ زوائد }

اس سورت میں ایک یاءِ زائدہ ہے: [۱] [اَلۡجَوَارِ] [۳۲] میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات سے اور خلف کیلئے حالین میں اور ابوجعفر کیلئے وقفاً حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الزُّخۡرُف﴾

قوله:......﴿عِنۡدَ حُزۡ لَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُالرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا) [۱۹] کے بجائے (اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے یعقوب کی طرح [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] اور خلف نے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] پڑھا ہے (کیونکہ امام نافع نے بھی [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] اور امام حمزہ نے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] اور خلف کیلئے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۲۱	عِبَادُ بِرَفۡعِ الدَّالِ فِيۡ عِنۡدَ غَلۡغَلَا

کوفیین اور بصری نے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] کے بجائے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِبَادُالرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے [اَلَّذِيۡنَ هُمۡ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ اِنٰثًا] پڑھا ہے۔

وَجِئۡنَاكُمۡ سَقۡفًا كَبَصۡرٍ اِذًا وَحُزۡ 202 كَحَفۡصٍ نُقَيِّضۡ يَا وَأَسۡوِرَةٌ حُلَا
وَفِي سُلُفًا فَتۡحَانِ ضُمَّ يَصِدُّ فُقۡ 203 وَيَلۡقَوۡا كَسَالَ الطُّوۡرِ بِالۡفَتۡحِ أُصِّلَا

قوله:......﴿وَجِئۡنَاكُمۡ --- اِذًا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (قَالَ اَوَلَوۡ جِئۡنَاكُمۡ) [۲۴] کو نون سے [وَجِئۡنَاكُمۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقیین نے (وَجِئۡتُكُمۡ) پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ ائمہ ثلاثہ نے اپنے اصول کے موافق [قَالَ اَوَلَوۡ] کے بجائے [قُلۡ اَوَلَوۡ] پڑھا ہے۔ اس لئے ناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُلۡ قَالَ عَنۡ كُفۡؤٍ--------	۱۰۲۳	....

حفص، شامی نے [قُلۡ اَوَلَوۡ] کے بجائے [قَالَ اَوَلَوۡ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے [قُلۡ اَوَلَوۡ] پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ سَقُفًا كَبَصْرٍ إِذًا وَحُزْ كَحَفْصٍ ﴾

ابوجعفراور یعقوب نے (سَقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ)[۳۳] میں لفظ [سَقُفًا] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے امام ابوعمرو بصری کی طرح سین کے فتحہ اور قاف کے سکون سے [سَقْفًا] اور یعقوب نے حفص کی طرح سین اور قاف کے ضمہ سے [سُقُفًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے سین اور قاف کے ضمہ سے [سُقُفًا] اور امام ابوعمرو بصری نے سین کے فتحہ اور قاف کے سکون سے [سَقْفًا] پڑھا تھا) اور خلف نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح سین اور قاف کے ضمہ سے [سُقُفًا] پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر کیلئے [سَقْفًا] اور یعقوب وخلف کیلئے [سُقُفًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَتَحْرِيكِهِ بِالضَّمِّ ذَكَّرَ أَنْبَلَا	۱۰۲۳	------وَسَقْفًا بِضَمِّهِ

(سَقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ) میں لفظ [سَقُفًا] کو کوفیین، شامی اور نافع نے سین اور قاف کے ضمہ سے [سُقُفًا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے سین کے فتحہ اور قاف کے سکون سے [سَقْفًا] پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ نُقَيِّضْ يَا---حَلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطٰنًا)[۳۶] کو یاءِ غیب سے [يُقَيِّضْ لَهُ شَيْطٰنًا] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے نون سے [نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطٰنًا] پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ وَأَسْوِرَةٌ حُلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَسْوِرَةٌ) کو سین کے سکون اور اس کے بعد حذفِ الف سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے سین کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [اَسَاوِرَةٌ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق سین کے فتحہ اور اثباتِ الف سے (اَسَاوِرَةٌ) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [اَسَاوِرَةٌ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [اَسْوِرَةٌ] اور ابوجعفر وخلف کیلئے [اَسَاوِرَةٌ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَأَسْوِرَةٌ سَكِّنْ وَبِالْقَصْرِ عُدِّلَا	۱۰۲۴	....

(اَسْوِرَةٌ) کو حفص نے سین کے سکون اور حذفِ الف سے [اَسْوِرَةٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے سین کے فتحہ اور سین کے بعد الف سے (اَسَاوِرَةٌ) پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ وَفِى سُلُفًا فَتْحَانِ ---فِقْ ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (فَجَعَلْنٰهُمْ سُلُفًا)[۵۶] کو سین اور لام کے فتحہ سے [سَلَفًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے سین اور لام کے ضمہ سے [سُلُفًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح سین اور لام کے فتحہ سے [سَلَفًا] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی سین اور لام کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے سین اور لام

کے فتحہ سے [سَلَفًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۲۵	وَفِـيُ سَـلَـفًـــا ضَـمَّـــا شَـرِيُفٍ....

(فَـجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا) کوحمزہ، کسائی نے سین اورلام کے ضمہ سے [سُلُفًا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے سین اورلام کے فتحہ سے (فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا) پڑھا ہے۔

قولہ:.......﴿ضُمَّ يَصِدُّ فُقۡ﴾

خلف نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (اِذَاقَـوۡمُکَ مِـنۡـهُ يَصِدُّوۡن) [۵۷] کوصاد کے ضمہ سے [يَـصُدُّوۡن] پڑھا ہے (جبکہ امام حمزہ نے صاد کے کسرہ سے [يَـــصِــــدُّوۡن] پڑھا تھا) اور باقی دونوں ائمہ نے اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہیں یعنی ابوجعفر نے خلف کی طرح صاد کے ضمہ سے [يَـصُـدُّوۡن] اور یعقوب نے صاد کے کسرہ سے (يَـصِـدُّوۡن) پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی صاد کے ضمہ سے اور امام ابوعمرو بصری نے صاد کے کسرہ سے پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور ابوجعفر کیلئے [يَصُدُّوۡن] اور یعقوب کیلئے [يَصِدُّوۡن] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

يَـصُـدُّوۡنَ كَسۡـرُ الـضَّـمِّ فِـيۡ حَـقِّ نَهۡشَلاَ	۱۰۲۵	..... وَصَـــــــــــــادُهٗ

(اِذَاقَـوۡمُکَ مِـنۡـه يَصُدُّوۡن) میں [يَصُدُّوۡن] کوحمزہ، مکی، بصری اور عاصم نے صاد کے ضمہ کے بجائے کسرہ سے [يَصِدُّوۡن] پڑھا ہے، اور باقیین نے صاد کے ضمہ سے (اِذَاقَوۡمُکَ مِنۡه يَصُدُّوۡن) پڑھا ہے۔

قولہ:.......﴿وَيَلۡقَوۡا كَسَالَ الطُّوۡرِ بِالۡفَتۡحِ أُ صِّلاَ﴾

ابوجعفر نے یہاں سورۂ زخرف، طور اور معارج میں (حَتّٰـى يَـلۡـقَـوۡا) [۸۳/۴۵/۴۲] کولام کے سکون، حذفِ الف اور قاف کے فتحہ سے [حَتّٰـى يَلۡقَوۡا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءعشرہ نے لام کے فتحہ، اثباتِ الف اور قاف کے ضمہ سے (حَتّٰى يُلٰقُوۡا) پڑھا ہے۔

وَطِبۡ يَرۡجِعُونَ النَّصۡبُ فِى قِيۡلِهٖ فَشَا 204 وَتَـغۡـلِى فَذَكِّرۡ طُلۡ وَضَـمُّ اعۡتِلُوا حَلاَ
وَبِـالۡكَسۡرِ اِذۡ آيَـاتٌ اكۡسِرۡ مَعًا حِمًى 205 وَبِـالـرَّفۡعِ فُزۡ خَـاطِبًـا يُؤۡمِنُوا طُلاَ

قولہ:.......﴿وَطِبۡ يَرۡجِعُونَ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (وَاِلَيۡهِ يَرۡجِعُوۡنَ) [۸۵] کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ خطاب سے [وَاِلَيۡـهِ تُـرۡجَعُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یاءِ غیب سے [وَاِلَيۡـهِ يُـرۡجَعُوۡنَ] اور ابوجعفر وروح نے تاءِ خطاب سے [وَاِلَيۡـهِ تُـرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ

یعقوب کے دونوں راویوں کیلئے علامتِ مضارع مفتوح اور جیم مکسور ہے۔جیسا کہ سورۂ بقرہ میں گزر چکا ہے،اور ابوجعفر وخلف کیلئے علامتِ مضارع مضموم اور جیم مفتوح ہے۔لہٰذا رویس کیلئے [وَاِلَیۡهِ یَرۡجِعُوۡنَ]،روح کیلئے [وَاِلَیۡهِ تَرۡجِعُوۡنَ]،ابوجعفر کیلئے [وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ]اور خلف کیلئے [وَاِلَیۡهِ یُرۡجَعُوۡنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡ تُـرۡجَعُوۡنَ الۡغَيۡبُ شَـا يَعۡ دُ خُلَلَا	١٠٢٧	....

(وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ) کو حمزہ، کسائی اور مکی نے یاءِ غیب سے [یُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے،اور باقیین نے تاءِ خطاب سے [تُرۡجَعُوۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿النَّصۡبُ فِی قِیۡلِهِ فَشَا ﴾

خلف نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (وَقِیۡلِهٖ یٰرَبِّ)[٨٨] کو لام کے نصب اور ھاءِ ضمیر کے ضمہ سے [وَقِیۡلَهٗ یٰرَبِّ] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے لام کے جر اور ھاءِ ضمیر کے کسرہ سے [وَقِیۡلِهٖ یٰرَبِّ] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق لام کے نصب اور ھاءِ ضمیر کے ضمہ سے [وَقِیۡلَهٗ یٰرَبِّ] ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی [وَقِیۡلَهٗ یٰرَبِّ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے [وَقِیۡلَهٗ یٰرَبِّ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡ قِيۡلِـهُ اكۡسِـرۡ وَاكۡسِـرِ الضَّمَّ بَعۡدُ فِيۡ	١٠٢٨	نَـصِيۡـرٍ ------------------

(وَقِیۡلَهٗ یٰرَبِّ) کو حمزہ اور عاصم نے لام کے جر اور ھاءِ ضمیر کے کسرہ سے [وَقِیۡلِهٖ یٰرَبِّ] پڑھا ہے،اور باقیین نے لام کے نصب اور ھاءِ ضمیر کے ضمہ سے [وَقِیۡلَهٗ یٰرَبِّ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ زخرف میں دو یاءاتِ اضافت ہیں: [١] [مِنۡ تَحۡتِیَ اَفَلَا][٥١] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے [٢] [یٰعِبَادِیۡ لَا] ابوجعفر اور رویس کیلئے حالین میں سکون اور خلف و روح کیلئے حالین میں حذف ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں چار یاءاتِ زوائد ہیں: [١] [سَیَهۡدِیۡنِ][٢٧] [٢] [وَاَطِیۡعُوۡنِ][٦٣] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف سے ہے۔[٣] [وَاتَّبِعُوۡنِ][٦١] میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات سے اور خلف کیلئے حالین میں اور ابوجعفر کیلئے وقفاً حذف سے ہے۔[٤] [یٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ][٦٨] میں ابوجعفر، رویس کیلئے حالین میں سکون سے اور روح و خلف کیلئے حالین میں حذف سے ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الدُّخَانِ﴾

قوله:......﴿وَتَغۡلِي فَذَكِّرۡ طِلۡ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (تَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡن)[۴۵] کو یاءِ تذکیر سے [یَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡن] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ تانیث سے [تَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡن] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق تاءِ تانیث سے [تَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡن] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع، امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی تاءِ تانیث سے [تَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡن] پڑھا تھا) لہٰذا رویس کیلئے یاءِ تذکیر سے اور روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے تاءِ تانیث سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۲۹	---------وَيَغۡلِي دَنَا عَلَا

(یَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡن) کو مکی اور حفص نے یاءِ تذکیر سے [یَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡن] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ تانیث سے [تَغۡلِیۡ فِی الۡبُطُوۡن] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَضَمُّ اعۡتِلُوا حَلَا وَبِالۡكَسۡرِ إِذۡ﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے (فَاعۡتِلُوۡا)[۴۷] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے تاء کے ضمہ سے [فَاعۡتُلُوۡا] اور ابوجعفر نے تاء کے کسرہ سے [فَاعۡتِلُوۡا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کے کسرہ سے اور امام نافع نے تاء کے ضمہ سے پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح تاء کے کسرہ سے پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے تاء کے کسرہ سے [فَاعۡتِلُوۡا] اور یعقوب کیلئے تاء کے ضمہ سے [فَاعۡتُلُوۡا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۳۰	وَضُمَّ اعۡتِلُوۡهُ اكۡسِرۡ غِنًى---

(فَاعۡتِلُوۡا) کو کوفیین اور بصری نے تاء کے ضمہ کے بجائے کسرہ سے [فَاعۡتِلُوۡا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے تاء کے ضمہ سے [فَاعۡتُلُوۡا] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ دخان میں دو یاءاتِ اضافت ہیں: [۱] [اِنِّیَ اٰتِیۡكُمۡ][۱۹] ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو ائمہ کیلئے سکون سے ہے۔ [۲] [وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِیۡ][۲۱] سب کیلئے سکون سے ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں: [۱] [اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ][۲۰] [۲] [فَاعۡتَزِلُوۡنِ][۲۱] دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات سے اور باقی دو ائمہ کیلئے حذف سے ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡجَاثِيَۃ﴾

قولہ:......﴿ آيَاتٌ اكۡسِرۡ مَعًا حِمًى وَبِالرَّفۡعِ فُوۡزٌ ﴾

یعقوب اور خلف نے (اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ)[۴] اور (اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ)[۵] میں لفظ (اٰیٰتٌ) کو دونوں جگہ اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے تاء کے کسرہ سے [اٰیٰتٍ] اور خلف نے تاء کے رفع سے [اٰیٰتٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاء کے رفع سے [اٰیٰتٌ] اور امام حمزہ نے تاء کے کسرہ سے [اٰیٰتٍ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر نے اصل کے موافق تاء کے رفع سے [اٰیٰتٌ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی تاء کے رفع سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے دونوں جگہ تاء کے کسرہ سے [اٰیٰتٍ] اور خلف وابوجعفر کیلئے تاء کے رفع سے [اٰیٰتٌ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

مَعًا رَفۡعُ اٰيٰتٍ عَلٰى كَسۡرِهٖ شَفَا	۱۰۳۱	....

(اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ) اور (اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ) میں لفظ (اٰیٰتٌ) کو دونوں جگہ پر حمزہ، کسائی نے رفع کے بجائے کسرہ سے [اٰیٰتٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے رفع سے [اٰیٰتٌ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ خَاطِبًا يُؤۡمِنُوا طُلاَ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (واٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ)[۶] کو تاءِ خطاب سے [تُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے [یُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے رویس کی طرح تاءِ خطاب سے [تُؤۡمِنُوۡن] اور ابوجعفر وروح نے یاءِ غیب سے [یُؤۡمِنُوۡن] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی تاءِ خطاب سے اور امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب سے پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور خلف کیلئے تاءِ خطاب سے [تُؤۡمِنُوۡن] اور ابوجعفر وروح کیلئے یاءِ غیب سے [یُؤۡمِنُوۡن] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَاطِبۡ فِيهَا يُؤۡمِنُونَ كَمَا فَشَا	۶۵۹	وَصُحۡبَةُ كُفۡؤٌ فِي الشَّرِيعَةِ وَصَّلاَ

(وَجَآءَتۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ) جو سورۂ انعام میں آیا ہوا ہے، اس کو شامی اور حمزہ نے تاءِ خطاب سے [لا تُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے [لا یُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے۔ اسی طرح (واٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ) جو سورۂ جاثیہ میں آیا ہے، اس کو حمزہ، کسائی، شعبہ اور شامی نے تاءِ خطاب سے [واٰیٰتِہٖ تُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاءِ غیب سے [واٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ] پڑھا ہے۔

لِـنَـجۡـزِیۡ بِيَـا جَهِّـلۡ أَلَا كُـلُّ ثَـانِيًـا 206 بِنَصۡبٍ حَوَى وَالسَّـاعَةَ الرَّفۡعُ فُصِّلاَ

قولہ:......﴿لِنَجۡزِیۡ بِيَا جَهِّلۡ أَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا)[۱۴] کو یاء کے ضمہ، زاء کے فتحہ، اور اس کے بعد اثباتِ الف سے مضارع مجہول [لِيُجۡزٰی قَوۡمًا] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، (کیونکہ امام نافع نے یاء کے فتحہ، زاء کے

کسرہ اور حذفِ الف سے [لِیَجۡزِیَ قَوۡمًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے (لِیَجۡزِیَ قَوۡمًا) اور خلف نے (لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا) پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [لِیَجۡزِیَ قَوۡمًا] اور امام حمزہ نے [لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے [لِیُجۡزٰی قَوۡمًا] یعقوب کیلئے [لِیَجۡزِیَ قَوۡمًا] اور خلف کیلئے [لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

لِنَجۡزِیَ یَا نَصٌّ سَمَا---	۱۰۳۲	....

(لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا) کو عاصم، نافع، مکی اور بصری نے یاءِ غیب سے (لِیَجۡزِیَ قَوۡمًا) پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے (لِنَجۡزِیَ قَوۡمًا) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿کُلُّ ثَانِیًا بِنَصۡبٍ حَوَی﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (کُلُّ اُمَّةٍ تُدۡعٰی) [۲۸] میں لفظ (کُلُّ) کو لام کے نصب سے [کُلَّ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے لام کے رفع سے پڑھا ہے، نیز یاد رہے کہ [ثَانِیًا] کی قید احترازی ہے، اور اس سے پہلا والا (وَتَرٰی کُلَّ اُمَّةٍ جَاثِیَةً) [۲۸] کو نکالنا مقصود ہے، جو کہ باتفاق منصوب ہے۔

قوله:......﴿وَالسَّاعَةَ الرَّفۡعُ فُصِّلَا﴾

خلف نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (وَالسَّاعَةَ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ) [۳۲] میں لفظ [وَالسَّاعَةَ] کو تاء کے رفع سے [وَالسَّاعَةُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے تاء کے نصب سے [وَالسَّاعَةَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق تاء کے رفع سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی تاء کے رفع سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے تاء کے رفع سے [وَالسَّاعَةُ] ہے۔ نیز یاد رہے کہ (قُلۡتُمۡ مَا نَدۡرِیۡ مَا السَّاعَةُ) کو تمام قراءِ عشرہ نے تاء کے رفع سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَوَالسَّاعَةَ ارۡفَعۡ غَیۡرَ حَمۡزَةَ---	۱۰۳۳	....

(وَالسَّاعَةُ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ) کو حمزہ کے علاوہ نے تاء کے رفع سے [وَالسَّاعَةُ] پڑھا ہے، اور حمزہ نے تاء کے نصب سے [وَالسَّاعَةَ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ جاثیہ میں نہ کوئی یاءِ اضافت ہے اور نہ کوئی یاءِ زائدہ ہے۔

﴿وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَحْقَافِ اِلٰى سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ﴾

وَحُزْ فَصْلُهُ كُرْهًا تَرَى وَالْوِلَا كَعَا 207 صِمٍ تَقْطَعُوا أُمْلِي اسْكِنِ الْيَاءَ حُلِّلَا

قوله:......﴿وَحُزْ فَصْلُهُ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَحَمْلُهُ وَفِصٰلُهُ)[۱۵] کوفاء کے فتحہ اور صاد کے سکون سے [وَحَمْلُهُ وَفَصْلُهُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے فاء کے کسرہ، صاد کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [وَحَمْلُهُ وَفِصٰلُهُ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿كُرْهًا ... كَعَاصِمٍ... حُلِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (كُرْهًا)[۱۵] کوامام عاصم کی طرح کاف کے ضمہ سے [كُرْهًا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے کاف کے فتحہ سے [كَرْهًا] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق کاف کے ضمہ سے [كُرْهًا] ہے، البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق کاف کے فتحہ سے [كَرْهًا] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی کاف کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے کاف کے ضمہ سے [كُرْهًا] اور ابوجعفر کیلئے کاف کے فتحہ سے [كَرْهًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَضُمَّ هُنَا كَرْهًا وَعِنْدَ بَرَاءَةٍ	۵۹۴	شِهَابٌ وَفِي الْاَحْقَافِ ثُبِّتَ مَعْقِلَا

سورۂ نساء اور سورۂ براءت میں (كَرْهًا) کو حمزہ، کسائی نے کاف کے ضمہ سے [كُرْهًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے کاف کے فتحہ سے [كَرْهًا] پڑھا ہے، اور سورۂ احقاف میں (كَرْهًا) کو کوفیین اور ابن ذکوان نے کاف کے ضمہ سے [كُرْهًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے کاف کے فتحہ سے [كَرْهًا] پڑھا ہے۔ لہٰذا حمزہ، کسائی کیلئے تینوں جگہ کاف کے ضمہ سے ہے، اور نافع، مکی، بصری اور ہشام کیلئے تینوں جگہ کاف کے فتحہ سے ہے، اور عاصم، ابن ذکوان کیلئے سورۂ نساء اور سورۂ براءت میں کاف کے فتحہ سے اور سورۂ احقاف میں کاف کے ضمہ سے ہے۔

قوله:......﴿تَرَى وَالْوِلَا كَعَاصِمٍ... حُلِّلَا﴾

یعقوب نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (لَا تَرٰى اِلَّا مَسٰكِنَهُمْ)[۲۵] کوامام عاصم کی طرح یاءِ غیب کے ضمہ اور نون کے رفع سے [لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ] پڑھا ہے، اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے یعقوب کی طرح [لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ] اور ابوجعفر نے تاءِ خطاب کے فتحہ اور نون کے نصب سے [لَا تَرٰى اِلَّا مَسٰكِنَهُمْ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب کے ضمہ اور نون کے رفع سے اور امام نافع نے تاءِ خطاب کے فتحہ اور نون کے نصب سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے [لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ] اور ابوجعفر کیلئے [لَا تَرٰى اِلَّا مَسٰكِنَهُمْ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقُـلۡ لَا تَـرَى بِـالۡغَيۡـبِ وَاضۡـمُـمۡ وَبَـعۡـدَهٗ	۱۰۳۶	مَسَــاكِــنَهُــمۡ بِـالـرَّفۡـعِ فَــاشِيۡــهِ نُـوِّ لَا

حمزہ، عاصم نے (**لا تَـرٰى اِلَّامَسٰكِنَهُمۡ**) کو یاءِ غیب کے ضمہ اور نون کے رفع سے [**لا يُـرٰى اِلَّامَسٰكِنُهُمۡ**] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب کے فتحہ اور نون کے نصب سے [**لا تَرٰى اِلَّامَسٰكِنَهُمۡ**] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ احقاف میں چار یاءاتِ اضافت ہیں: [۱] [**اَوۡزِعۡنِیۡ اَنۡ**] [۱۵] میں تینوں ائمہ کیلئے سکون سے ہے۔ [۲] [**اَتَعِدَانِنِیۡ اَنۡ**] [۱۷] [۳] [**اِنِّیۡ اَخَافُ**] [۲۱] [۴] [**وَلٰكِنِّیۡ اَرٰكُمۡ**] [۲۳] تینوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون سے ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں کوئی یاءِ زائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَةُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

قوله:......﴿تقُطَعُوا۔۔۔حُلِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (**وَتُـقَـطِّـعُـوۡٓا اَرۡحَـامَـكُـمۡ**) [۲۲] کو تاء کے فتحہ، قاف کے سکون اور طاء کی تخفیف سے [**وَتَقۡطَعُوۡٓا اَرۡحَامَكُمۡ**] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے تاء کے ضمہ، قاف کے فتحہ اور طاء کی تشدید سے (**وَتُقَطِّعُوۡٓا اَرۡحَامَكُمۡ**) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿أُمۡلِی اسۡكِنِ الۡيَاءَ حُلِّلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (**وَاَمۡـلٰی لَهُمۡ**) [۲۵] کو یاء کے سکون سے [**وَاُمۡـلِیۡ لَهُمۡ**] پڑھا ہے، اور یاء کے سکون میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ ہمزہ کا ضمہ اور لام کا کسرہ اصل کی موافقت سے نکلا ہے، (جبکہ امام ابو عمرو بصری نے ہمزہ کے ضمہ، لام کے کسرہ اور یاء کے فتحہ سے [**وَاُمۡـلِـیَ لَهُـمۡ**] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق [**وَاَمۡـلٰـی لَهُـمۡ**] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [**وَاَمۡـلٰی لَهُمۡ**] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [**وَاُمۡـلِیۡ لَهُمۡ**] اور ابوجعفر و خلف کیلئے [**وَاَمۡلٰی لَهُمۡ**] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ــــــــــــوَبِــــضَــــمِّهِــــمۡ	۱۰۳۹	وَكَسۡــرٍ وَتَـحۡـرِيۡكٍ وَاُمۡـلِـیَ حُـصِّلَا

(**وَاُمۡلِیَ لَهُمۡ**) کو بصری نے ہمزہ کے ضمہ، لام کے کسرہ اور یاء کے فتحہ سے [**وَاُمۡلِیَ لَهُمۡ**] پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ اور لام کے فتحہ سے [**وَاَمۡلٰی لَهُمۡ**] پڑھا ہے۔

وَنَبۡلُوا كَذَا طِبۡ يُؤۡمِنُوا وَالثَّلاثَ خَا 208 طِبًا حُزۡ سَيُؤۡتِيهِ بِنُونٍ يَلِيۡ وِلَا

قولہ:......﴿وَنَبۡلُوا كَذَا طِبۡ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (وَنَبۡلُوَا اَخۡبَارَكُمۡ)[۳۱] کوواو کے سکون سے [وَنَبۡلُوۡا اَخۡبَارَكُمۡ] پڑھا ہے، اور سکون ماقبل پرعطف سے نکلا ہے، اسی وجہ سے ناظم نے [كَذَا] فرمایا، جس سے [وَاُمۡلِيۡ] کے اسکانِ یاء کے ساتھ تشبیہ دینا مقصود ہے۔ اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے واو کے نصب سے (وَنَبۡلُوَا اَخۡبَارَكُمۡ) پڑھا ہے۔ نیز یاد رہے کہ ائمہ ثلاثہ نے اپنے اصول کے موافق نون سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَنَبۡـــلُـــوَنۡ----------------	۱۰۴۰	نَـكُـمۡ نَـعۡـلَـمُ الۡيَـا صِفۡ وَنَبۡـلُـوَ وَاَقۡبَلَا

شعبہ نے تینوں فعلوں کو یاءِغیب سے (يَبۡلُوَنَّكُمۡ)، (حَتّٰى يَعۡلَمَ)، (وَيَبۡلُوَا اَخۡبَارَكُمۡ) پڑھا ہے، اور باقیین نے تینوں کونون سے (نَبۡلُوَنَّكُمۡ)، (حَتّٰى نَعۡلَمَ)، (وَنَبۡلُوَا اَخۡبَارَكُمۡ) پڑھا ہے۔

{یاءاتِ اضافت زوائد}

سورۂ محمد ﷺ میں نہ کوئی یاءاضافت اور نہ کوئی یاءزائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡفَتۡحِ﴾

قولہ:......﴿ يُؤۡمِنُوا وَالثَّلاثَ خَاطِبًا حُزۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لِيُـؤۡمِـنُـوۡا)[۹] اوراس کے بعد آنے والے تینوں فعلوں کو تاءِخطاب سے [لِتُـؤۡمِـنُـوۡا بِـاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ وَتُسَبِّحُوۡهُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے چاروں فعلوں کو یاءِغیب سے [لِيُـؤۡمِـنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَيُعَزِّرُوۡهُ وَيُوَقِّرُوۡهُ وَيُسَبِّحُوۡهُ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق تاءِخطاب سے [لِتُـؤۡمِـنُـوۡا بِـاللّٰـهِ وَرَسُـوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ وَتُسَبِّحُوۡهُ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی چاروں فعلوں کو تاءخطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے چاروں فعل تاءِخطاب سے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـــيۡ يُـــؤۡمِـــنُـــوۡا حَـــقٌّ وَبَـــعۡـــدُ ثَـــلٰثَةٌ	۱۰۴۱	....

مکی بصری نے (لِيُـؤۡمِـنُوۡا) اوراس کے بعد آنے والے تینوں فعلوں کو یاءِغیب سے [لِيُـؤۡمِـنُـوۡا بِـاللّٰـهِ وَرَسُوۡلِـهٖ وَيُعَـزِّرُوۡهُ وَيُـوَقِّـرُوۡهُ وَيُسَبِّحُوۡهُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے چاروں فعلوں کو تاءِخطاب سے [لِتُـؤۡمِـنُـوۡا بِـاللّٰـهِ وَرَسُوۡلِـهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ وَتُسَبِّحُوۡهُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿سَيُؤۡتِيۡهِ بِنُونٍ يَلِيۡ وِلاَ﴾

روح نے اصل کے خلاف (فَسَيُـؤۡتِيۡـهِ اَجۡـرًا عَظِيۡمًا)[۱۰] کونون سے [فَسَـنُـؤۡتِيۡـهِ اَجۡـرًا عَظِيۡمًا] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمر وبصری نے یاء سے [فَسَيُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا] پڑھا تھا) اور ابوجعفر کی قراءت بھی اصل کے موافق روح کی طرح نون سے [فَسَـنُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا] ہے، البتہ رویس اور خلف نے اصل کے موافق یاء سے [فَسَيُـؤۡتِيۡـهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا] پڑھا ہے۔ لہٰذا روح اور ابوجعفر کیلئے نون سے [فَسَنُؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا] اور رویس وخلف کیلئے یاء سے [فَسَيُؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِـيۡ يَـاءٍ يُـؤۡتِيۡـهِ غَـدِ يُـرٌ تَسَـلۡسَلاَ	۱۰۴۱	....

(فَسَيُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا) کو کوفیین اور بصری نے یاء سے [فَسَيُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے [فَسَنُؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا] پڑھا ہے۔

وَحُطۡ يَعۡـمَلُوا خَاطِبۡ وَفَتۡحَا تُقَدِّمُوا 209 حَوَى حُـجُـرَاتِ الۡـفَتۡـحُ فِى الۡجِيۡمِ اُ عۡمِلاَ

قولہ:......﴿وَحُطۡ يَعۡمَلُوا خَاطِبۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَكَـانَ اللّٰـه بِـمَـا يَـعۡـمَلُوۡنَ بَصِيۡـرًا)[۲۴] کو تاءِ خطاب سے [بِـمَـا تَـعۡـمَلُوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمر وبصری نے یاءِ غیب سے [بِمَايَعۡمَلُوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق تاءِ خطاب سے [بِمَاتَعۡمَلُوۡنَ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِ خطاب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے تاءِ خطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

بِـمَـا يَـعۡـمَـلُـوۡنَ حَـجَّ--	۱۰۴۳	....

(وَكَانَ اللّٰه بِمَايَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرًا) کو بصری نے یاءِ غیب سے [بِمَايَعۡمَلُوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب سے [بِمَاتَعۡمَلُوۡنَ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت زوائد}

سورۂ فتح میں نہ کوئی یاءِ اضافت اور نہ کوئی یاءِ زائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡحُجُرَاتِ﴾

قولہ:......﴿ وَفَتۡحَا تُقَدِّمُوا حَوَى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لاَ تُـقَـدِّمُـوۡا بَيۡـنَ يَدِى اللّٰـهِ وَرَسُوۡلِـهٖ)[۱] میں لفظ (لا تُـقَدِّمُوۡا) کو تاء اور دال کے فتحہ سے [لا تَقَدَّمُوۡا] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے تاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ سے [لاتُقَدِّمُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿حُجُرَاتِ الۡفَتۡحُ فِی الۡجِیۡمِ اُ عُمِلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرَاتِ)[۴] کوجیم کے فتحہ سے [مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجَرَاتِ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءعشرہ نے جیم کے ضمہ سے [مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرَاتِ] پڑھا ہے۔

وَإِخۡـوَتِـكُـمۡ حِـزۡ زٌ وَنُـوۡنَ یَـقُـوۡلُ اُ دُ 210 وَقَـوۡمِ انۡـصِبًا حِـفۡظًا وَوَاتَّبَـعَتۡ حَلاَ
وَبَـعۡـدُ ارۡفَـعَـنۡ وَالصَّـادُ فِی بِمُصَیۡطِرٍ 211 مَـعَ الۡـجَمۡعِ فِدۡ وَاِ لۡـحَبۡـرُ كَذَّبَ ثَقَّلاَ
كَتَا اللَّاتَ طُلۡ تَـمۡرُوۡنَهٗ حُمۡ وَمُسۡتَقِرۡ 212 رٌ اخۡفِضۡ اِ ذًا سَتَعۡلَمُو الۡغَیۡبُ فُصِّلاَ

قولہ:......﴿وَإِخۡوَتِكُمۡ حِزۡ زٌ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡكُمۡ)[۱۰] کے بجائے (فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اِخۡوَتِكُمۡ) پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے۔ اور اس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، اور باقی قراءعشرہ نے (فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡكُمۡ) پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت زوائد}

سورۂ حجرات میں نہ کوئی یاءاضافت اور نہ کوئی یاءزائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ قٓ﴾

قولہ:......﴿ وَنُوۡنَ یَقُوۡلُ اُدُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَیَـوۡمَ یَقُوۡلُ لِجَهَنَّمَ)[۳۰] کونون سے [وَیَوۡمَ نَقُوۡلُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے یاءِغیب سے [وَیَـوۡمَ یَـقُوۡلُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق نون سے [وَیَـوۡمَ نَـقُوۡلُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی نون سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کی قراءت نون سے [وَیَوۡمَ نَقُوۡلُ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

--------یَـــــقُــــوۡلُ بِیَـــــــاءٍ اِ ذُ	۱۰۴۴	صَـفَـا -------------------------

(وَیَوۡمَ یَقُوۡلُ لِجَهَنَّمَ) کونافع شعبہ نے یاءِغیب سے [وَیَوۡمَ یَقُوۡلُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے نون سے [وَیَوۡمَ نَقُوۡلُ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ قٓ میں کوئی یاءِاضافت نہیں ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں چار یاءاتِ زوائد ہیں:۔[۱][۲][وَعِیۡـدِ][۱۴/۴۵] میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی دوائمہ کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۳][یَـوۡمَ یُـنَـادِ][۴۱] یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات، باقین کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۴][اَلۡمُنَادِ][۴۱] ابوجعفر وصلاً اثبات اور وقفاً حذف ہے، یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الذّٰرِيٰت﴾

قوله:......﴿وَقَوۡمِ انۡصِبًا حِفۡظًا﴾

یعقوب نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (وَقَوۡمِ نُوۡحٍ)[۴۶]کومیم کے نصب سے [وَقَوۡمَ نُوۡحٍ] پڑھاہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے میم کے جر سے [وَقَوۡمِ نُوۡحٍ] پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھاہے، یعنی ابوجعفر نے میم کے نصب سے [وَقَوۡمَ نُوۡحٍ] اور خلف نے میم کے جر سے [وَقَوۡمِ نُوۡحٍ] پڑھاہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی میم کے نصب سے [وَقَوۡمَ نُوۡحٍ] اور امام حمزہ نے میم کے جر سے [وَقَوۡمِ نُوۡحٍ] پڑھاتھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے میم کے نصب سے اور خلف کیلئے میم کے جر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَقَـوۡمَ بِـخَـفۡـضِ الۡـمِيۡـمِ شَـرَّفَ حُـمَّلَا	۱۰۴۶	----------------------------------

(وَقَوۡمَ نُوۡحٍ) کوحمزہ، کسائی، بصری نے میم کے جر سے [وَقَوۡمِ نُوۡحٍ] پڑھاہے، اور باقیین نے میم کے نصب سے [وَقَوۡمَ نُوۡحٍ] پڑھاہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ ذٰریٰت میں کوئی یاءاضافت نہیں ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں تین یاءاتِ زوائد ہیں:۔[۱][لِيَعۡبُدُوۡنِ][۵۶][۲][اَنۡ يُّطۡعِمُوۡنِ][۵۷][۳][فَلَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنِ][۵۹] تینوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہے اور باقین کیلئے حذف سے ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الطُّوۡرِ﴾

قوله:......﴿وَوَاتَّبَعَتۡ حَلَا وَبَعۡدُ ارۡفَعَنۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ)[۲۱] میں پہلے کلمہ کوہمزہ وصلی، تاء کی تشدید، عین کے فتحہ اور اس کے بعد تاء کے سکون سے (وَاتَّبَعَتۡهُمۡ) اور دوسرے کلمہ کوجمع اور تاء کے رفع سے [ذُرِّيّٰتُهُمۡ] پڑھاہے، البتہ جمع اصل کی موافقت نے نکلی ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے (وَاَتۡبَعۡنٰهُمۡ ذُرِّيّٰتِهِمۡ) پڑھاتھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق (وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ) ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ] پڑھاتھا) لہٰذا یعقوب کیلئے [وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيّٰتُهُمۡ] اور ابوجعفر وخلف کیلئے [وَاتَّبَعَتۡهُمۡ ذُرِّيَّتُهُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَبَصْرٍ وَاَتْبَعْنَا بِوَاتَّبَعَتْ...	۱۰۴۷	....
وَيَقْصُرُ ذُرِّيَّاتِ مَعْ فَتْحِ تَائِهِ	۷۰۲	وَفِي الطُّوْرِ فِي الثَّانِي ظَهِيْرٌ تَحَمَّلاَ
وَيَاسِيْنَ دُمْ غُصْنًا وَيُكْسَرُ رَفْعُ اَوْ	۷۰۷	وَلِ الطُّوْرِ لِلْبَصْرِي وَبِالْمَدِّ كَمْ حَلاَ

ابوعمرو بصری نے (وَاتَّبَعَتْهُمْ) کے بجائے (وَاَتْبَعْنٰهُمْ) پڑھا ہے، اور باقیین نے (وَاتَّبَعَتْهُمْ) پڑھا ہے۔

اور (ذُرِّيّٰتِهِمْ) جو سورۂ اعراف اور طور میں دوسرا والا ہے، اسکو کوفیین، مکی نے حذفِ الف اور تاء کے فتحہ، اور توحید سے (ذُرِّيَّتَهُمْ) پڑھا ہے، اور سورۂ یٰسین میں مکی، کوفیین کے ساتھ بصری نے بھی حذفِ الف، تاء کے فتحہ اور توحید سے [ذُرِّيَّتَهُمْ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تینوں مواقع میں جمع اور تاء کے کسرہ سے (ذُرِّيّٰتِهِمْ) پڑھا ہے۔

البتہ سورۂ طور کے پہلے والے کو بصری نے جمع اور تاء کے کسرہ سے (وَاَتْبَعْنٰهُمْ ذُرِّيّٰتِهِمْ) پڑھا ہے، اور باقیین نے توحید اور تاء کے رفع سے (وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَالصَّادُ فِي بِمُصَيْطِرٍ مَعَ الْجَمْعِ فِدْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف یہاں سورۂ نجم اور سورۂ غاشیہ میں (اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ)[۳۷] اور (بِمُصَيْطِرٍ)[۲۲] کو خالص صاد سے پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ سے خلف نے بلاخُلف اور خلاد نے بالخلف صاد کا زاء کے مانند اشمام سے پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق خالص صاد سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی خالص صاد سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے خالص صاد سے ہے۔ نیز یاد رہے کہ ناظم کے کلام میں جمع سے مراد (اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ) ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

............وَالْمُسَيْ	۱۰۴۸	طِرُوْنَ لِسَانٌ عَابَ بِالْخُلْفِ زُمَّلاَ
وَصَادَ كَزَايٍ قَامَ بِالْخُلْفِ ضَبْعُهُ	۱۰۴۹	....
....	۱۱۰۹	مُسَيْطِرِ اشْمِمْ ضَاعَ وَالْخُلْفُ قُلِّلاَ
وَبِالسِّيْنِ لُذْ...............	۱۱۱۰	....

(سورۂ طور میں جو (اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ) آیا ہوا ہے۔ اس کو ہشام اور قنبل نے بلاخُلف اور حفص نے بالخلف سین سے [اَمْ هُمُ الْمُسَيْطِرُوْنَ] پڑھا ہے، اور خلف نے بلاخُلف اور خلاد نے بالخلف صاد کا زاء کے مانند اشمام سے پڑھا ہے، اور باقیین نے خالص صاد سے [اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ] پڑھا ہے، اور یہی حفص اور خلاد کی دوسری وجہ بھی ہے۔

اور سورۂ غاشیہ میں جو (بِمُصَيْطِرٍ)[۲۲] آیا ہے، اس میں خلف کے لئے بلاخُلف اور خلاد کے لئے بالخلف صاد کا زاء کی طرح اشمام ہے، اور ہشام کیلئے سین سے [بِمُسَيْطِرٍ] اور باقیین کیلئے خالص صاد سے [بِمُصَيْطِرٍ] ہے، اور خلاد کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

{یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ طور میں نہ کوئی یاءِ اضافت ہے، اور نہ کوئی یاءِ زائدہ۔

﴿سُوۡرَۃُ النَّجۡمِ﴾

قولہ:......﴿ وَاِلۡحَبۡرُ کَذَّبَ ثَقَّلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (مَا کَذَّبَ الۡفُؤَادُ)[11] کوذال کی تشدید سے [مَا کَذَّبَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے ذال کی تخفیف سے [مَا کَذَبَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق ذال کی تخفیف سے [مَا کَذَبَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی ذال کی تخفیف سے پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے ذال کی تشدید سے اور یعقوب وخلف کیلئے ذال کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَکَـــذَّبَ یَـــرۡوِیۡـــهِ هِشَـــامٌ مُثَـــقَّلَا	۱۰۴۹	....

(مَا کَذَّبَ الۡفُؤَادُ) کو ہشام نے ذال کی تشدید سے [مَا کَذَّبَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ذال کی تخفیف سے [مَا کَذَبَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿کَتَا اللّٰتَ طِلُ﴾

رویس نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ)[19] کوتاء کی تشدید سے [اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَّ] پڑھا ہے، اور تشدید ماقبل پر عطف سے نکلی ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے تاء کی تخفیف سے [اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ تَمۡرُوۡنَهٗ حُمۡ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ)[12] کوتاء کے فتحہ اور میم کے سکون سے [اَفَتَمۡرُوۡنَهٗ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اَفَتَمۡرُوۡنَهٗ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [اَفَتَمۡرُوۡنَهٗ] پڑھا تھا) البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق [اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی [اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب وخلف کیلئے [اَفَتَمۡرُوۡنَهٗ] اور ابوجعفر کیلئے [اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۵۰	تُمَـــارُوۡنَـــهٗ تَـمۡـرُوۡنَـــهٗ وَافۡتَـحُوۡا شَـذًا

(اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ) کو حمزہ، کسائی نے تاء کے فتحہ اور میم کے سکون سے (اَفَتَمۡرُوۡنَهٗ) پڑھا ہے، اور باقیین نے (اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ) پڑھا ہے۔

{یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ نجم میں بھی نہ کوئی یاءِ اضافت ہے اور نہ کوئی یاءِ زائدہ۔

﴿سُوْرَةُ الْقَمَرِ﴾

قولہ:......﴿وَمُسْتَقِرٌّ اخْفِضْ اِذًا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ)[۳] میں لفظ[مُسْتَقِرٌّ] کوراء کے جر سے[وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٍّ] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءِ عشرہ نے راء کے رفع سے(وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿سَتَعْلَمُو الْغَيْبُ فُصِّلَا﴾

خلف نے اصل کے خلاف(سَتَعْلَمُوْنَ غَدًا)[۲۶] کو یاءِ غیب سے[سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے تاءِ خطاب سے[سَتَعْلَمُوْنَ غَدًا] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یاءِ غیب سے[سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا] ہے،(کیونکہ امامِ نافع اورامام ابوعمرو بصری نے بھی یاءِ غیب سے پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے یاءِ غیب سے[سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	١٠٥١	---وَخَاطَبَ تَعْلَمُوْنَ فَطِبْ كَلَا

(سَتَعْلَمُوْنَ غَدًا) کو حمزہ، شامی نے تاءِ خطاب سے[سَتَعْلَمُوْنَ غَدًا] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے یاءِ غیب سے [سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ قمر میں کوئی یاء اضافت نہیں ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں نو یاءاتِ زوائد ہیں:۔[۱][يَدْعُ الدَّاعِ][۶][۲][اِلَى الدَّاعِ][۸] دونوں میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات، اور باقی کیلئے حالین میں حذف ہے۔[۳] تا[۸][وَنُذُرِ][۱۶/۱۸/۲۱/۳۰/۳۷/۳۹] ان چھ جگہ میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اورابوجعفر وخلف کیلئے حذف ہے۔[۹][فَمَا تُغْنِ] وصلاً سب کیلئے حذف اور وقفاً سب کیلئے اثبات ہے۔

﴿وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ اِلٰى سُوْرَةِ الْاِمْتِحَانِ﴾

فَشَا الْمُنْشَآتُ افْتَحْ نُحَاسٌ طَرًا وَحُوْ 213 رُ عِيْنٌ فَشَا وَاخْفِضْ أَلَا شُرْبَ فُصِّلَا

بِفَتْحٍ فَرَوْحُ اضْمُمْ طُوَى وَحِمًى أُخِذْ 214 وَبَعْدُ كَحَفْصٍ أَنْظِرُوا اضْمُمْ وَصِلْ فُلَا

قولہ:......﴿فَشَا الْمُنْشَآتُ افْتَحْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف(وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشِئٰتُ)[۲۴] کو شین کے فتحہ سے [وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے شین کے کسرہ سے[وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشِئٰتُ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق شین کے فتحہ سے[وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ] ہے،(کیونکہ امام نافع اورامام ابوعمرو بصری نے

شین کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۵۳	وَفِی الْـمُـنْشَـاٰتُ الشِّیـنُ بِـالْكَسْرِ فَاحْمِلاَ
صَـحِیـحًـا بِـخُـلْفٍ.....	۱۰۵۴	....

(وَلَـهُ الْـجَـوَارِ الْـمُـنْشَـاٰتُ) کوحمزہ نے بلاخُلف اورشعبہ نے بالخلف شین کے کسرہ سے [وَلَـهُ الْجَوَارِ الْمُنْشِاٰتُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے شین کے فتحہ سے [وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ] پڑھا ہے، اور شعبہ کی دوسری وجہ بھی یہی ہے۔

قولہ:......﴿ نُحَاسٌ طِرًا ﴾

رویس نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے (وَنُحَاسٌ)[۳۵] کوسین کے رفع سے [وَنُحَاسٌ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے سین کے جر سے [وَنُحَاسٍ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق رویس کی طرح سین کے رفع سے [وَنُحَاسٌ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی سین کے رفع سے پڑھا تھا) البتہ روح نے اصل کے موافق سین کے جر سے (وَنُحَاسٍ) پڑھا ہے۔ لہٰذا رویس، ابوجعفر اور خلف کیلئے سین کے رفع سے اور روح کیلئے سین کے جر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۵۵	وَرَفْـعَ نُـحَـاسٌ جَـرَّ حَـقٌّ.....

مکی، بصری نے (وَنُحَاسٌ) کوسین کے جر سے [وَنُحَاسٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے سین کے رفع سے (وَنُحَاسٌ) پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ رحمٰن میں کوئی یاء اضافت نہیں ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں ایک یاء زائد ہے:۔[۱] [وَلَـهُ الْجَوَارِ][۲۴] یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات، اور باقین کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ﴾

قولہ:......﴿ وَحُوۡرُ عِیۡنٌ فَشَا وَاخۡفِضۡ أَلاَ ﴾

خلف اور ابوجعفر نے (وَحُـوۡرٌ عِیۡـنٌ)[۲۲] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی خلف نے دونوں لفظوں کو رفع والی تنوین سے [وَحُـوۡرٌ عِیۡـنٌ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے رفع کے اطلاق کی طرف اشارہ ہے، اور ابوجعفر نے جر والی تنوین سے [وَحُوۡرٍ عِیۡنٍ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے جر والی تنوین سے [وَحُوۡرٍ عِیۡنٍ] اور امام نافع نے رفع والی تنوین سے [وَحُوۡرٌ عِیۡنٌ] پڑھا تھا) اور

باقی یعقوب نے اصل کے موافق خلف کی طرح رفع والی تنوین سے [وَحُــوۡرٌعِيۡــنٌ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی رفع والی تنوین سے پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے رفع والی تنوین سے [وَحُــوۡرٌعِيۡــنٌ] اور ابوجعفر کیلئے جر والی تنوین سے [وَحُــوۡرٍعِيۡــنٍ] ہے۔ نیز یاد رہے کہ [وَحُوۡرٌ] کی تنوین ضرورت شعری کی وجہ سے حذف ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَحُــوۡرٌعِيۡــنٌ خَــفۡـضُ رَفۡعِهِمَــا شَــفَــا	۱۰۵۹	....

حمزہ، کسائی نے (وَحُــوۡرٌعِيۡنٌ) دونوں کو جر والی تنوین سے [وَحُــوۡرٍعِيۡنٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے رفع والی تنوین سے [وَحُوۡرٌعِيۡنٌ] پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿شُرۡبَ فُضِّلاَ بِفَتۡحٍ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (شُرۡبَ الۡهِيۡمِ)[۵۵] کو شین کے فتحہ سے [شَرۡبَ الۡهِيۡمِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے شین کے ضمہ سے [شُــــرۡبَ الۡهِيۡــمِ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے شین کے ضمہ سے [شُــــرۡبَ الۡهِيۡمِ] اور یعقوب نے شین کے فتحہ سے [شَــرۡبَ الۡهِيۡمِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے شین کے ضمہ سے اور امام ابوعمرو بصری نے شین کے فتحہ سے پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے شین کے فتحہ سے اور ابوجعفر کیلئے شین کے ضمہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

نَـدَى الصَّـفۡـوِ	۱۰۶۰	وَانۡــضَـــمَّ شُـــرۡبَ فِـيۡ ---------------------------

(شُــرۡبَ الۡهِيۡمِ) کو حمزہ، عاصم، نافع نے شین کے ضمہ سے [شُــرۡبَ الۡهِيۡمِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے شین کے فتحہ سے [شَرۡبَ الۡهِيۡمِ] پڑھا ہے۔

قوله:.......﴿فَرَوۡحُ اضۡمُمۡ طُوَى﴾

رویس نے اصل کے خلاف (فَـرَوۡحٌ وَّرَيۡـحَان)[۸۹] میں [فَرَوۡحٌ] کو راء کے ضمہ سے [فَرُوۡحٌ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے راء کے فتحہ سے [فَرَوۡحٌ] سے پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ واقعہ میں نہ کوئی یاء اضافت ہے اور نہ کوئی یاء زائدہ۔

﴿سُوۡرَةُ الۡحَدِيۡدِ﴾

قوله:.......﴿ وَحِمًّى أُخِذَ وَبَعۡدُ كَحَفۡصٍ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اُخِــذَ مِيۡثٰــقُــكُــمۡ)[۸] کو حفص کی طرح ہمزہ اور خاء کے فتحہ اور قاف کے نصب سے [اَخَـذَ مِيۡثٰقَكُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ہمزہ کے ضمہ، خاء کے کسرہ اور قاف کے رفع سے (اُخِـذَ مِيۡثٰقُكُمۡ) پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اَخَذَ مِيۡثٰقَكُمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ

نے بھی[اَخَذَ مِيۡثٰقَكُمۡ] پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۶۱	وَقَدۡ اَخَذَ اضۡمُمۡ وَاكۡسِرِ الۡخَاءَ حُوِّلَا
وَمِيۡثٰقُكُمۡ عَنۡهُ..........	۱۰۶۲	....

(اَخَذَ مِيۡثٰقَكُمۡ) کوبصری نے ہمزہ کے ضمہ،خاء کے کسرہ اور قاف کے رفع سے[اُخِذَ مِيۡثٰقُكُمۡ] پڑھا ہے،اور باقیین نے ہمزہ،خاء کے فتحہ اور قاف کے نصب سے[اَخَذَ مِيۡثٰقَكُمۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ أَنۡظِرُوا اضۡمُمۡ وَصِلۡ فُلاَ ﴾

خلف نے اصل سے مخالفت کرتے ہوئے [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا][۱۳]کو ہمزہ وصل اور ظاء کے ضمہ سے [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا] پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے ہمزہ قطعی مفتوح اور ظاء کے کسرہ سے [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَنۡظِرُوۡنَا] پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق خلف کی طرح[لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی[لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا] پڑھا تھا)لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ظِرُوۡنَا بِقَطۡعٍ وَاكۡسِرِ الضَّمَّ فَيۡصَلاَ	۱۰۶۲	وَاَنۡ................................

(لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَنۡظِرُوۡنَا) کو حمزہ نے ہمزہ قطعی مفتوح اور ظاء مضموم کے بجائے مکسور پڑھا ہے،یعنی[لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا اَنۡظِرُوۡنَا]اور باقیین نے ہمزہ وصل اور ظاء کے ضمہ سے [لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا] پڑھا ہے۔

وَيُؤۡخَذُ أَنِّثۡ اِذۡ حَمَى نَزَلَ اشۡدُدِ اِذۡ 215 وَخَاطِبۡ يَكُوۡنُوا طِبۡ وَآتَاكُمۡ حَلاَ

قوله:......﴿وَيُؤۡخَذُ أَنِّثۡ اِذۡ حَمَى﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف (فَالۡيَوۡمَ لا يُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ)[۱۵]کو تاءِ تانیث سے [لا تُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے یاءِ تذکیر سے [لا يُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ] پڑھا تھا)اور خلف نے اصل کے موافق یاءِ تذکیر سے(فَالۡيَوۡمَ لا يُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ) پڑھا ہے۔لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے تاءِ تانیث سے اور خلف کیلئے یاءِ تذکیر سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۶۳	وَيُؤۡخَذُ غَيۡرُ الشَّامِ..........

(فَالۡيَوۡمَ لا يُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ) کو شامی کے علاوہ نے یاءِ تذکیر سے پڑھا ہے،جبکہ شامی نے تاءِ تانیث سے [لا تُؤۡخَذُ مِنۡكُمۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ نَزَلَ اشۡدُدِ اِذۡ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَمَانَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ)[۱۶]کو زاء کی تشدید سے [وَمَانَزَّلَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے زاء کی تخفیف سے [وَمَانَزَلَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق زاء کی تشدید سے [وَمَانَزَّلَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی زاء کی تشدید سے [وَمَانَزَّلَ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

.........مَــانَــزَلَ الۡـخَـفِـيۡـفُ اِذۡ عَـــزَّ---------------------	١٠٦٣	

(وَمَانَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ) کو نافع اور حفص نے زاء کی تخفیف سے [وَمَانَزَلَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے زاء کی تشدید سے [وَمَانَزَّلَ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَخَاطِبُ يَكُونُوا طِبۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (وَلَایَكُوۡنُوۡا كَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ)[۱۶]کو تاءِ خطاب سے [وَلَاتَكُوۡنُوۡا] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے یاءِ غیب سے [وَلَایَكُوۡنُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَاٰتَاكُمۡ حَلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَلَا تَفۡرَحُوۡا بِمَآ اٰتٰكُمۡ)[۲۳]کو الف کے اثبات سے [اٰتٰكُمۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حذفِ الف سے [اَتٰكُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق اثباتِ الف سے [اٰتٰكُمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی اثباتِ الف سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے اثباتِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	١٠٦٤	وَاٰتَاكُمۡ فَاقۡصُرۡ حَفِيۡظًا---------

(وَلَا تَفۡرَحُوۡا بِمَآ اٰتٰكُمۡ) بصری نے حذفِ الف سے [اَتٰكُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے اثباتِ الف سے [اٰتٰكُمۡ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ حدید میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمُجَادَلَةِ﴾

وَيَظَّـاهَـرُوا كَـالشَّـامِ أَنِّـثۡ مَعًا يَكُو 216 نُ دُوۡلَةٌ اِذۡ رَفۡـــعٌ وَأَكۡثَـــرُ حُـــصِّلَا

قولہ:......﴿وَيَظَّاهَرُوۡا كَالشَّامِ---اِذۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف دونوں جگہ (يُظٰهِرُوۡنَ)[۳/۲]کو ابن عامر شامی کی طرح یاء اور ھاء کے فتحہ، ظاء کی تشدید اور

اس کے بعد الف سے [یَظّٰهَرُوْنَ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے [یَظَّهَّرُوْنَ] پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح [یَظّٰهَرُوْنَ] ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [یَظّٰهَرُوْنَ] پڑھا تھا) البتہ یعقوب کی قراءت اصل کے موافق (یَظَّهَّرُوْنَ) ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [یَظَّهَّرُوْنَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے [یَظّٰهَرُوْنَ] اور یعقوب کیلئے [یَظَّهَّرُوْنَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَعَنْهُمْ لَدَى التَّحْرِيمِ اَيْضًا تَحَلَّلَا	۴۶۵	وَتَظَّاهَرُونَ الظَّاءُ خُفِّفَ ثَابِتًا
وَفِي الْهَاءِ خَفِّفْ وَامْدُدِ الظَّاءِ ذُ بَّلَا	۹۶۷	وَتَظَّاهَرُونَ اضْمُمْهُ وَاكْسِرْ لِعَاصِمٍ
هُنَا وَهُنَاكَ الظَّاءُ خُفِّفَ نَوْفَلَا	۹۶۸	وَخَفِّفَهُ ثُبْتٌ وَفِي قَدْ سَمِعَ كَمَا

سورۂ بقرہ اور سورۂ تحریم میں لفظ (تَظّٰهَرُوْنَ) اور (وَاِنْ تَظّٰهَرَا) کو کوفیین نے ظاء کی تخفیف سے [تَظّٰهَرُوْنَ]، [وَاِنْ تَظّٰهَرَا] پڑھا ہے، اور باقیین نے ظاء کی تشدید سے [تَظّٰهَرُوْنَ]، [وَاِنْ تَظّٰهَرَا] پڑھا ہے۔

اور لفظ [تَظّٰهَرُوْنَ] میں عاصم کیلئے تاء کے ضمہ اور ھاء کے کسرہ سے ہے، اور باقیین کیلئے تاء اور ھاء کے فتحہ ہے، اور کوفیین وشامی کیلئے ظاء کے بعد الف مدہ اور ھاء کی تخفیف سے اور باقیین کیلئے حذف الف اور ھاء کی تشدید سے ہے، اور کوفیین کیلئے ظاء تخفیف سے اور باقیین کیلئے تشدید سے ہے اور سورۂ مجادلہ میں بھی ایسے ہی ہے، جیسا کہ یہاں سورۂ احزاب میں ہے، البتہ سورۂ مجادلہ میں عاصم کیلئے ظاء کی تخفیف سے اور باقیین کیلئے ظاء کی تشدید سے ہے۔

لہٰذا یہاں سورۂ احزاب میں چار قراءتیں ہیں: عاصم کیلئے [تُظٰهِرُوْنَ]، شامی کیلئے [تَظّٰهَرُوْنَ]، حمزہ، کسائی کیلئے [تَظٰهَرُوْنَ] اور نافع، مکی اور ابوعمرو بصری کیلئے [تَظَّهَّرُوْنَ] ہے۔ اور سورۂ مجادلہ میں دونوں جگہ عاصم کیلئے [یُظٰهِرُوْنَ]، حمزہ، کسائی اور شامی کیلئے [یَظّٰهَرُوْنَ] اور باقی نافع، مکی اور ابوعمرو بصری کیلئے [یَظَّهَّرُوْنَ] ہے۔

قوله:.......﴿ اَنِّثْ مَعًا يَكُونُ دُوْلَةٌ اِذْ رَفْعٌ ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف سورۂ مجادلہ میں (مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ)[۷] اور سورۂ حشر میں (كَيْلَا يَكُوْنَ دُوْلَةٌ)[۷] دونوں جگہ پر لفظ [یَکُوْن] کو تاءِ تانیث سے [تَكُوْن] اور (دُوْلَةٌ) کو تاء کے رفع سے [دُوْلَةٌ] پڑھا ہے، اور سورۂ مجادلہ میں لفظ [تَكُوْنُ] تاءِ تانیث سے پڑھنے میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے سورۂ مجادلہ میں یاءِ تذکیر سے [يَكُوْنُ] پڑھا ہے، اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق لفظ (يَكُوْنُ) کو یاء تذکیر سے اور [دُوْلَةٌ] کو تاء کے نصب سے [دُوْلَةً] پڑھا ہے لہٰذا ابوجعفر کیلئے [مَا تَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ]، [كَيْلَا تَكُوْنَ دُوْلَةٌ] اور یعقوب وخلف کیلئے [مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ]، [كَيْلَا يَكُوْنَ دُوْلَةً] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَمَعْ دُوْلَةٌ اَنِّثْ يَكُوْنَ بِخُلْفِ لَاَ	۱۰۶۷	....

(كَيْلَا يَكُوْنَ دَوْلَةٌ) میں لفظ (یَكُوْنَ) کو ہشام نے تاءِ تانیث اور یاء تذکیر دونوں طرح سے اور [دُوْلَةً] کو تاء کے

رفع سے[دُوۡلَۃٌ]پڑھا ہے،یعنی[کَیۡلا تَکُوۡنَ دُوۡلَۃٌ]،[کَیۡلا یَکُوۡنَ دُوۡلَۃٌ]اور باقیین نے یاءِتذکیر سے[یَکُوۡنَ]اورتاء کےنصب سے[دُوۡلَۃً]پڑھا ہے،یعنی[کَیۡلا یَکُوۡنَ دُوۡلَۃً]

قولہ:......﴿ وَأَکۡثَرُ حُصِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف(وَلا اَکۡثَرَ اِلَّاھُوَ مَعَھُمۡ)[۷]کوراء کےرفع سے[وَلا اَکۡثَرُ]پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سےظاہر ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے راء کےنصب سے[وَلا اَکۡثَرَ]پڑھا ہے۔

وَفُزۡ یَتَنَاجَوۡ یَنۡتَجُوا مَعۡ تَنۡتَجُو 218 طُوًی یُخۡرِبُوا خَفِّفۡہُ مَعۡ جُدُرٍ حَلَا

قولہ:......﴿وَفُزۡ یَتَنَاجَوۡ یَنۡتَجُوا۔۔۔طُوًی﴾

خلف اوررویس نے(یَتَنٰجَوۡنَ)[۸]کواصل کےخلاف پڑھا ہے،یعنی خلف نے حفص کی طرح[یَتَنٰجَوۡنَ]پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہاہے،اوررویس نے امام حمزہ کی طرح یاء کے بعد نون کے سکون ،تاء کے فتحہ اورجیم کے ضمہ سے[یَنۡتَجُوۡنَ]پڑھا ہے،(جبکہ امام حمزہ نے[یَنۡتَجُوۡنَ]اورابوعمرو بصری نے[یَتَنٰجَوۡنَ]پڑھا تھا)اور باقی ابوجعفراورروح کی قراءت اصل کے موافق خلف کی طرح[یَتَنٰجَوۡنَ]ہے۔لہٰذا خلف،ابوجعفراورروح کیلئے[یَتَنٰجَوۡنَ]اوررویس کیلئے[یَنۡتَجُوۡنَ]ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِيۡ یَتَنَاجَوۡنَ اقۡصُرِالنُّوۡنَ سَاکِنًا	۱۰۶۵	وَقَدِّمۡہُ وَاضۡمُمۡ جِیۡمَہٗ فَتُکَمِّلَا

(یَتَنٰجَوۡنَ)کوحمزہ نے یاء کے بعدنون کے سکون،تاء کےفتحہ اورجیم کےضمہ سے(یَنۡتَجُوۡنَ)پڑھا ہے،اور باقیین نے (یَتَنٰجَوۡنَ)پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿مَعۡ تَنۡتَجُوۡ طُوًی ﴾

رویس نے اصل کےخلاف(فَلا تَتَنٰجَوۡا)[۹]کونون کےسکون،تاء کےفتحہ اورجیم کےضمہ سے(فَلا تَنۡتَجُوۡا)پڑھا ہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے(فَلا تَتَنٰجَوۡا)پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت}

سورۂ مجادلہ میں ایک یاءاضافت ہے۔:[۱][وَرُسُلِیۡ اِنَّ اللّٰہَ][۲۱]میں ابوجعفرکیلئےفتحہ اور باقیین کیلئےسکون ہے۔

{ یاءات زوائد}

اس سورت میں کوئی یاءزائدہ نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡحَشۡرِ﴾

قولہ:......﴿ یُخۡرِبُوا خَفِّفۡہُ۔۔۔حَلَا﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف(یُخۡرِبُوۡنَ بُیُوۡتَھُمۡ)[۲]کوراء کی تخفیف اورخاء کےسکون سے

[يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمر و بصری نے راء کی تشدید اور خاء کے فتحہ سے (يُخَرِّبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ) پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے [يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	١٠٦٧	يُخۡرِبُوۡنَ الثَّقِيۡلَ حُـزۡ--------

بصری نے [يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] کو راء کی تشدید سے [يُخَرِّبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کی تخفیف سے [يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ] پڑھا ہے۔

قوله:...... ﴿ مَعۡ جُدُرٍ حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جِدَارٍ) [١٤] کو جیم اور دال کے ضمہ اور حذفِ الف سے [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمر و بصری نے جیم کے کسرہ، دال کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جِدَارٍ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ] پڑھا تھا) لہٰذا تینوں کیلئے جیم اور دال کے ضمہ اور حذفِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

------------ذَوِيۡ اُسۡـوَةٍ	١٠٦٨	وَكَسۡرُ جِدَارٍ ضَمَّ وَالۡفَتۡحُ وَاقۡصُرُوۡا

(اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جِدَارٍ) کو کوفیین، شامی اور نافع نے جیم کے کسرہ اور دال کے فتحہ کے بجائے ضمہ اور حذفِ الف سے [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جُدُرٍ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے جیم کے کسرہ، دال کے فتحہ اور اثباتِ الف سے [اَوۡمِنۡ وَّرَآءِ جِدَارٍ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ حشر میں ایک یاء اضافت ہے۔: [١] [اِنِّيۡ اَخَافُ اللّٰهَ] [١٦] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقین کیلئے سکون ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں کوئی یاء زائدہ ہے۔

﴿وَمِنۡ سُوۡرَةِ الۡاِمۡتِحَانِ اِلٰى سُوۡرَةِ الۡجِنِّ﴾

وَيُفۡصَلُ مَعۡ أَنۡصَارَ حَاٍ وِ كَحَفۡصِهِمۡ 218 لَوَوۡا ثِقۡلٌ اِدۡ وَالۡخِفُّ يَسۡرِيۡ أَكُنۡ حَلاَ

قوله:...... ﴿وَيُفۡصَلُ ---حَاٍ وِ كَحَفۡصِهِمۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (يُفۡصَلُ بَيۡنَكُمۡ) [٣] کو حفص کی طرح یاء کے فتحہ، فاء کے سکون اور صاد کے کسرہ سے [يَفۡصِلُ بَيۡنَكُمۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمر و بصری نے یاء کے ضمہ، فاء کے سکون اور صاد کے فتحہ سے صیغہ مجہول [يُفۡصَلُ بَيۡنَكُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے [يُفۡصَلُ بَيۡنَكُمۡ] اور خلف نے

[يُفَصِّلُ بَيۡنَكُمۡ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی[يُفۡصَلُ بَيۡنَكُمۡ]اورامام حمزہ نے[يُفَصِّلُ بَيۡنَكُمۡ] پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے[يَفۡصِلُ بَيۡنَكُمۡ]ابوجعفر کیلئے[يُفۡصَلُ بَيۡنَكُمۡ]اور خلف کیلئے[يُفَصِّلُ بَيۡنَكُمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَيُفۡصَلُ فَتۡحُ الضَّمِّ نَصٌّ وَصَادُه	۱۰۶۹	بِكَسۡرٍ ثَوَى وَالثِّقۡلُ شَافِيۡهِ كُمِّلَا

[يُفۡصَلُ بَيۡنَكُمۡ]کوعاصم نے یاء کےضمہ کے بجائے فتحہ ،فاء کے سکون اور صاد کے کسرہ سے[يَفۡصِلُ بَيۡنَكُمۡ] پڑھا ہے،اور حمزہ، کسائی نے یاء کےضمہ، فاء کے فتحہ اور صاد کی تشدید سے[يُفَصِّلُ بَيۡنَكُمۡ]اور شامی نے یاء کے ضمہ ،فاء کے فتحہ اور صاد کی تشدید وفتحہ سے[يُفَصَّلُ بَيۡنَكُمۡ] پڑھا ہے،اور باقیین نے یاء کے ضمہ، فاء کے سکون اور صاد کی تخفیف سے[يُفۡصَلُ بَيۡنَكُمۡ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ ممتحنہ میں دونوں یاء میں سے کوئی یاءنہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الصَّفّ﴾

قوله:......﴿ مَعۡ أَنۡصَارَ حَا وِ كَحَفۡصِهِمۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(كُوۡنُوۡٓا اَنۡصَارَ اللّٰهِ)[۱۴]کوحفص کی طرح تنوین کے بغیر[كُوۡنُوۡٓا اَنۡصَارَ اللّٰهِ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمر وبصری نے تنوین سے[كُوۡنُوۡٓا اَنۡصَارًالِلّٰهِ] پڑھا تھا)اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح بلاتنوین ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی بلاتنوین[كُوۡنُوۡٓا اَنۡصَارَ اللّٰهِ] پڑھا تھا)البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق تنوین سے(كُوۡنُوۡٓا اَنۡصَارًالِلّٰهِ) پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی تنوین سے[كُوۡنُوۡٓا اَنۡصَارًالِلّٰهِ] پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے تنوین کے بغیر اور ابوجعفر کیلئے تنوین سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَلِلّٰهِ زِدۡ لَا مًّا وَاَنۡصَارَ نَوِّنَا	۱۰۷۱	سَمَا------------------------------

نافع ،مکی اور ابوعمر وبصری نے(كُوۡنُوۡٓا اَنۡصَارَ اللّٰهِ)میں لفظ(اَللّٰهِ) میں ایک لام زائد اور(اَنۡصَارَ) کوتنوین سے [كُوۡنُوۡٓا اَنۡصَارًالِلّٰهِ] پڑھا ہے،جبکہ باقیین لام زائدہ اور تنوین کے بغیر(كُوۡنُوۡٓا اَنۡصَارَ اللّٰهِ) پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت}

سورۂ صف میں دو یاءاتِ اضافت ہیں۔:[۱][مِنۡ بَعۡدِيَ اسۡمُهٗ][۶]میں ابوجعفر، یعقوب کیلئے فتحہ اور خلف کیلئے سکون ہے۔[۲][مَنۡ اَنۡصَارِيۡ اِلَى اللّٰهِ][۱۴] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقین کیلئے سکون ہے۔

{ یاء ات زوائد}

اس سورت میں کوئی یاءزائدہ ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمَنَافِقِيۡنَ﴾

قولہ:......﴿لَوَوۡا ثِقَلٌ اُدۡ وَالۡخِفُّ يَسۡرِيۡ﴾

ابوجعفراورروح نے (لَـــوَوۡا رُءُ وۡسَهُـــمۡ)[۵]کواصل کےخلاف پڑھاہے،یعنی ابوجعفر نے پہلی واو کی تشدید سے [لَـــوَّوۡا رُءُ وۡسَهُـــمۡ]اورروح نےتخفیف سے[لَـــوَوۡا رُءُ وۡسَهُـــمۡ] پڑھاہے،(جبکہ امام نافع نے واو کی تخفیف سےاور امام ابوعمروبصری نے تشدید سے پڑھاتھا)البتہ رویس اورخلف نے اصل کےموافق واو کی تشدید سے[لَـــوَّوۡا رُءُ وۡسَهُـــمۡ] پڑھاہے۔لہٰذاابوجعفر،رویس اورخلف کیلئے واو کی تشدید سےاورروح کیلئے تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَخَفَّ لَـوَوۡا اِلۡــفًـــا............	۱۰۷۳	....

[لَــوَّوۡا رُءُ وۡسَهُــمۡ] کونافع نے واو کی تخفیف سے[لَـوَوۡا رُءُ وۡسَهُــمۡ] پڑھاہے،اور باقیین نے واو کی تشدید سے [لَوَّوۡا رُءُ وۡسَهُمۡ] پڑھاہے۔

قولہ:......﴿ أَكُنۡ حَلاَ﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف(وَاَكُـنۡ مِّـنَ الصّٰلِحِيۡن)[۱۰] میں لفظ[وَاَكُنۡ]کونون کے جزم اوراس سے پہلے واو کے حذف سے[وَاَكُـنۡ مِّـنَ الـصّٰـلِـحِيۡـن] پڑھاہے،جیسا کہ تلفظ سےظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمروبصری نے[وَاَكُـوۡنَ مِّـنَ الصّٰلِحِيۡن] پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کےموافق یعقوب کی طرح[وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡن] پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی[وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡن] پڑھاتھا)لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۷۳	اَكُـوۡنَ بِـوَاوٍ وَانۡـصِبُـواالۡـجَـزۡمَ حُـفِّلاَ

بصری نے[وَاَكُـوۡنَ] کوکاف کے بعدواو کےاثبات اورنون کےنصب سے[وَاَكُـوۡنَ] پڑھاہے،جبکہ باقیین نے نون کے جزم اوراس سے پہلے واو کےحذف سے[وَاَكُنۡ] پڑھاہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ منافقین میں دونوں یاء میں سےکوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ التَّغَابُنۡ﴾

وَيَـجۡـمَعُكُمۡ نُوۡنٌ حِمًى وُجِدِ كَسۡرُ يَا 219 تَـفَاوُتِ فِدۡ تَـدۡعُـونَ فِى تَدَّعُوا حُـلَى

قولہ:......﴿وَيَجۡمَعُكُمۡ نُوۡنٌ حِمًى﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف(وَيَوۡمَ يَجۡمَعُكُمۡ)[۹]کونون سے[وَيَوۡمَ نَجۡمَعُكُمۡ] پڑھاہے،اوراس قراءت میں

یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے یاء سے [وَيَوْمَ يَجْمَعُكُمْ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت وزوائد }

سورۂ تغابن میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوْرَةُ الطَّلاقِ﴾

قولہ:......﴿ وُجدِ كَسۡرُ يَا﴾

روح نے اصل کے خلاف (مِنْ وُّجْدِكُمْ)[٦] کو واو کے کسرہ سے [مِنْ وِّجْدِكُمْ] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے واو کے ضمہ سے (مِنْ وُّجْدِكُمْ) پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت وزوائد }

سورۂ طلاق میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْمُلْكِ﴾

قولہ:......﴿تفَاوُتِ فِدۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (مِنْ تَفٰوُتٍ)[٣] کو فاء کے بعد اثباتِ الف اورواو کی تخفیف سے [مِنْ تَفٰوُتٍ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام حمزہ نے حذفِ الف اورواو کی تشدید سے [مِنْ تَفَوُّتٍ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ کی قراءت بھی اصل کے موافق خلف کی طرح اثباتِ الف اورواو کی تخفیف سے [مِنْ تَفٰوُتٍ] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی اثباتِ الف اورواو کی تخفیف سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے ایک ہی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---------مِنْ تَفَوُّتٍ	۱۰۷۵	عَلَى الْقَصْرِ وَالتَّشْدِيدِ شَقَّ تَهَلُّلَا

(مِنْ تَفٰوُتٍ) کو حمزہ، کسائی نے حذفِ الف اورواو کی تشدید سے [مِنْ تَفَوُّتٍ] پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے اثباتِ الف اورواو کی تخفیف سے [مِنْ تَفٰوُتٍ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ تَدۡعُونَ فِی تَدَّعُوا حُلَی﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (تَدَّعُوْنَ)[٢٧] کو دال کی تخفیف سے [تَدْعُوْنَ] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے دال کی تشدید سے (تَدَّعُوْنَ) پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ ملک میں دو یاءاتِ اضافت ہیں۔:[۱][اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ][٢٨] میں تینوں ائمہ کیلئے فتحہ ہے۔
[۲][وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ][٢٨] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے۔

{ یاء ات زوائد }

اس سورت میں دو یاءاتِ زوائد ہیں۔[۱][كَيۡفَ نَـذِيۡـرِ][۱۷][۲][كَيۡفَ نَـكِيۡـرِ][۱۸]دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡحَآقَّة﴾

وَحُطۡ يُـؤۡمِـنُـوا يَذَّكَّرُوا يَسۡأَلُ اضۡمُمَا 220 أَلَا وَشَهَـادَاتٍ خَـطِيۡـئَـاتِ حُـمِّلَا

قوله:......﴿وَحُطۡ يُؤۡمِنُوا يَذَّكَّرُوا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (قَـلِيۡلاً مَّـايُـؤۡمِنُوۡنَ)اور(قَـلِيۡلاً مَّـايَذَّكَّرُوۡنَ)[۴۱/۴۲]دونوں کلموں کو یاءِ غیب سے [قَلِيۡلاً مَّايُؤۡمِنُوۡنَ]،[قَلِيۡلاً مَّايَذَّكَّرُوۡنَ]پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کلموں کو تاءِ خطاب سے [قَـلِيۡلاً مَّـاتُؤۡمِنُوۡنَ]،[قَـلِيۡلاً مَّـاتَذَّكَّرُوۡنَ]پڑھا تھا)اور باقی دو ائمہ نے اپنی اصل کے موافق دونوں کلموں کو تاءِ خطاب سے پڑھا ہے یعنی ابوجعفر کیلئے [قَـلِيۡلاً مَّـاتُـؤۡمِنُوۡنَ]،[قَـلِيۡلاً مَّـاتَذَّكَّرُوۡنَ]اور خلف کیلئے [قَـلِيۡلاً مَّـاتُـؤۡمِنُوۡنَ]، [قَلِيۡلاً مَّاتَذَكَّرُوۡنَ]ہے۔

نیز ذال کی تخفیف وتشدید ائمہ ثلاثہ اپنے اصول کے موافق پڑھتے ہیں۔

قال الشاطبیؒ:......

وَيَـذَّكَّـرُوۡنَ يُـؤۡمِـنُـوۡنَ مَـقَـا لُـهٗ	۱۰۸۰	بِـخُـلۡفٍ لَـهٗ دَاعٍ----------
وتـذكـرون الـكـل خف عـلا شـذا	٦٧٧	....

[قَـلِيۡلاً مَّـاتُؤۡمِنُوۡنَ]،[قَـلِيۡلاً مَّاتَذَّكَّرُوۡنَ]کو ابن ذکوان نے بالخلف اور ہشام ومکی نے بلا خلف دونوں کلموں کو یاءِ غیب سے [قَـلِيۡلاً مَّـايُـؤۡمِـنُوۡنَ]،[قَـلِيۡلاً مَّـايَذَّكَّـرُوۡنَ]پڑھا ہے،اور باقیین نے دونوں کلموں کو تاءِ خطاب سے [قَلِيۡلاً مَّاتُؤۡمِنُوۡنَ]،[قَلِيۡلاً مَّاتَذَّكَّرُوۡنَ]پڑھا ہے۔

اور ہر جگہ کلمہ [تَـذَكَّرُوۡنَ]کو حفص،حمزہ اور کسائی نے ذال کی تخفیف سے [تَـذَكَّرُوۡنَ]اور باقیین نے ذال کی تشدید سے [تَذَّكَّرُوۡنَ]پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ حاقہ میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمَعَارِجُ﴾

قوله:......﴿ يَسۡأَلُ اضۡمُمَا أَلَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَلَا يَسۡـئَـلُ حَـمِيۡـمٌ حَـمِيۡـمًـا)[۱۰]کو یاء کے ضمہ سے صیغہ مجہول

[وَلا یُسۡـئَلُ حَمِیۡمٌ حَمِیۡمًا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے یاء کے فتحہ سے صیغہ معروف (وَلا یَسۡئَلُ) پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَشَهَادَاتٍ۔۔۔ حُمِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (بِشَهٰدٰتِهِمۡ قَآئِمُوۡن)[۳۳] کو جمع سے [بِشَهٰدٰتِهِمۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے واحد سے [بِشَهٰدَتِهِمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق واحد سے [بِشَهٰدَتِهِمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی واحد سے [بِشَهٰدَتِهِمۡ] پڑھا تھا) اور تاء کو تینوں ائمہ نے اصل کے موافق مکسور پڑھا ہے۔ لہٰذا یعقوب کیلئے جمع سے اور ابوجعفر و خلف کیلئے واحد سے ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ معارج میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ نُوۡح علیہ السلام﴾

قولہ:......﴿خَطِیۡئٰتِ حُمِّلَا ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِمَّا خَطِیۡٓئَاتِهِمۡ)[۲۵] کو جمع سے [مِمَّا خَطِیۡٓئَاتِهِمۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور تاء کا کسرہ اصل کے موافق ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [خَطٰیٰکُمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق جمع سے پڑھا ہے، البتہ ابوجعفر کیلئے تاء کے رفع سے [مِمَّا خَطِیۡٓئَاتُهُمۡ] اور خلف کیلئے تاء کے کسرہ سے [مِمَّا خَطِیۡٓئَاتِهِمۡ] ہے، (کیونکہ امام نافع نے جمع اور تاء کے رفع سے [مِمَّا خَطِیۡٓئَاتُهُمۡ] اور امام حمزہ نے جمع اور تاء کے کسرہ سے [مِمَّا خَطِیۡٓئَاتِهِمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے جمع اور تاء کے کسرہ سے اور ابوجعفر کیلئے جمع اور تاء کے رفع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ـــــــــــــــــــوَقُـــــــــــــلُ	۱۰۸۶	شَهَــادَاتِهِــمۡ بِــالۡـجَـمۡـعِ حَـفۡـصٌ تَـقَبَّلَا
خَـطِیۡـئَــاتُــکُـمۡ وَحِّـدۡهُ عَـنۡــهُ وَرَفۡـعُــهُ	۷۰۲	کَـمَـا اَلَّـفُـوۡا وَالۡـغَیۡـرُ بِـالۡـکَسۡـرِ عَـدَّلَا
وَلٰـکِـنَّ خَـطَـایَـا حَـجَّ فِیۡهَــاوَنُـوۡحِهَـا	۷۰۳	....

(بِشَهٰدٰتِهِمۡ قَآئِمُوۡن) کو حفص نے جمع سے [بِشَهٰدٰتِهِمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے واحد سے [بِشَهٰدَتِهِمۡ] پڑھا ہے۔

(خَطِیۡٓئَاتِکُمۡ، مِمَّا خَطِیۡٓئَاتِهِمۡ) کو شامی نے واحد اور تاء کے رفع سے [مِمَّا خَطِیۡٓئَتُهُمۡ] پڑھا ہے، اور نافع نے جمع اور تاء کے رفع سے [مِمَّا خَطِیۡٓئَاتُهُمۡ] اور ابوعمرو بصری نے سورۂ اعراف اور نوح میں [خَطٰیٰکُمۡ] جمع تکسیر منصوب محلًا سے پڑھا ہے، اور باقیین نے جمع اور تاء کے کسرہ سے [مِمَّا خَطِیۡٓئَاتِهِمۡ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ نوح علیہ السلام میں تین یاءاتِ اضافت ہیں۔: [۱] [دُعَآءِ یَ اِلَّا][۶] [۲] [اِنِّیۡ اَعۡلَنۡتُ][۹] میں ابوجعفر کیلئے

فتحہ اور باقین کیلئے سکون ہے[۳][بَيۡتِيَ مُؤۡمِنًا][۲۸] میں تینوں کیلئے سکون ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں ایک یاءزائدہ ہے۔[۱][وَاَطِيۡعُوۡنِ][۳] میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور باقی ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿وَمِنۡ سُوۡرَةِ الۡجِنِّ اِلٰى سُوۡرَةِ الۡمُرۡسَلٰتِ﴾

وَأَنَّـهُ تَعَـالَـى كَـانَ لَمَّا افۡتَحًـا أَبٌ 221 تَـقُـولَ تَقَوَّلَ حُـزۡ وَقُـلۡ إِنَّمَـا أَلَا

وَقَـالَ فَتًى يَعۡـلَـمُ فَضُمَّ طَوَى وَحَـا 222 مَ وَطۡـأً وَرَبُّ اخۡفِضۡ حَوَى الرِّجۡزَ إِذۡ حَلَا

فَـضُـمَّ وَإِذۡ أَدۡبَـرُ حَـكَـى وَإِذَا دَبَـرُ 223 وَيَـذۡكُـرُ أُدۡ يُـمۡـنَى حُـلًى وَسَلَاسِلَا

لَـدَى الۡـوَقۡفِ فَاقۡصُرۡ طُلۡ قَوَارِيۡرَ أَوَّلَا 224 فَنَوِّنۡ فَتًى وَالۡـقَصۡرُ فِى الۡوَقۡفِ طِبۡ وَلَا

قولہ:......﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى كَانَ لَمَّا افۡتَحًا أَبٌ﴾

یہاں سے ناظم سورۃ الجن میں [وَاَنَّـهٗ تَـعَـالٰى جَدُّ رَبِّنَا] سے لیکر [وَاَنَّـهٗ لَمَّا] تک [وَاَنَّـهٗ،وَاَنَّا،وَاَنَّهُمۡ] کے تیرہ کلمات کا اختلاف بیان فرمارہے ہیں کہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف چار جگہ ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا ہے، یعنی (وَاَنَّـهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا)[۳] (وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوۡلُ سَفِيۡهُنَا)[۴] (وَاَنَّهٗ كَا نَ رِجَالٌ)[۶] (وَاَنَّهٗ لَمَّاقَامَ عَبۡدُاللّٰهِ)[۱۹] اور باقی نو جگہ اصل کے موافق ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے تمام تیرہ کلمات کو ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے تمام کلمات کو اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے [وَاَنَّـهٗ لَمَّاقَامَ عَبۡدُاللّٰهِ] میں ہمزہ کا فتحہ اور باقی بارہ کلمات میں ہمزہ کو کسرہ سے اور خلف نے تیرہ کے تیرہ کلمات میں ہمزہ کو فتحہ سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [وَاَنَّـهٗ لَـمَّاقَامَ عَبۡدُاللّٰهِ] میں ہمزہ کا فتحہ اور باقی بارہ کلمات میں ہمزہ کو کسرہ سے اور امام حمزہ نے تیرہ کے تیرہ کلمات میں ہمزہ کو فتحہ سے پڑھا تھا)

نیز یادرہے کہ [وَاَنَّ الۡمَسَاجِدَ] تمام قراءعشرہ کیلئے باتفاق ہمزہ کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۸۴	مَـعَ الۡـوَاوِ فَـافۡتَـحۡ اِنَّ كَـمۡ شَـرُفًـا عَلَا
وَعَـنۡ كُـلِّهِـمُ اَنَّ الۡـمَسَـاجِـدَ فَتۡـحُـهٗ	۱۰۸۵	وَفِـيۡ اَنَّـهٗ لَـمَّـا بِكَسۡـرٍ صُوَى الۡعُلَا

سورۃ الجن میں [وَاَنَّـهٗ،وَاَنَّا،وَاَنَّهُمۡ] کے جتنے کلمات بھی واو کے بعد ہیں، ان سب میں شامی، حمزہ، کسائی، حفص کیلئے ہمزہ کا فتحہ اور باقیین کیلئے ہمزہ کا کسرہ ہے۔اور (وَاَنَّ الۡـمَسٰـجِـدَ لِـلّٰـهِ) کو سب حضرات نے ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا ہے، اور [وَاَنَّهٗ لَمَّاقَامَ عَبۡدُاللّٰهِ] کو نافع اور شعبہ نے ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا ہے، اور باقیین نے ہمزہ کے فتحہ سے پڑھا ہے۔

لہٰذا نافع ،شعبہ کیلئے تیرہ کے تیرہ کلمات میں ہمزہ مکسور ہے،شامی،حفص،حمزہ اور کسائی کیلئے ہمزہ مفتوح ہے اور مکی، بصری کیلئے[وَ اَنَّهٗ لَمَّاقَامَ عَبۡدُاللّٰهِ] میں فتحہ اور باقی بارہ میں کسرہ ہے۔اور(وَاَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ) میں سب کیلئے فتحہ ہے۔

قولہ:......﴿تقُولَ تَقَوَّلُ حُزۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (اَنۡ لَّـنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ)[۲۰] کے بجائے (اَنۡ لَّـنۡ تَقَوَّلَ الۡاِنۡسُ) پڑھا ہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے[اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ وَقُلۡ إِنَّمَا أَلَا وَقَالَ فَتىً﴾

ابوجعفراور خلف نے (قُلۡ اِنَّمَا اَدۡعُوۡا)[۲۰] میں لفظ[قُلۡ] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے صیغہ امر سے [قُلۡ] پڑھا ہے،جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے،اور خلف نے صیغہ ماضی سے [قَـالَ اِنَّـمَـا اَدۡعُوۡا] پڑھا ہے،(جبکہ امام نافع نے صیغہ ماضی سے [قَـالَ اِنَّمَا اَدۡعُوۡا] اور امام حمزہ نے صیغہ امر سے [قُلۡ اِنَّمَا اَدۡعُوۡا] پڑھا تھا) اور یعقوب نے بھی خلف کی طرح صیغہ ماضی سے پڑھا ہے،البتہ ان کی قراءت اصل کے موافق ہے،(کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی صیغہ ماضی سے [قَالَ اِنَّمَا اَدۡعُوۡا] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے صیغہ امر سے اور یعقوب وخلف کیلئے صیغہ ماضی سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

ــــ وَفِـــيۡ قَــــالَ اِنَّــمَــــا	۱۰۸۲	هُــنَـــا قُــلۡ فَشَــا نَــصًّــا ـــــــ

حمزہ اور عاصم نے[قَـالَ اِنَّـمَا اَدۡعُوۡا] کو صیغہ امر سے [قُـلۡ اِنَّـمَا اَدۡعُوۡا] پڑھا ہے،اور باقیین نے صیغہ ماضی سے [قَالَ اِنَّمَا اَدۡعُوۡا] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿ يَعۡلَمُ فَضُمَّ طَوَى ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (لِيَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ)[۲۸] میں [لِيَعۡلَمَ] کو یاء کے ضمہ سے [لِيُعۡلَمَ] پڑھا ہے،اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں،جبکہ باقی قراءعشرہ نے یاء کے فتحہ سے [لِيَعۡلَمَ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۃ الجن میں ایک یاء اضافت ہے۔:[۱][رَبِّيَ اَمَدًا][۲۵] میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں کوئی یاءزائدہ نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمُزمِّلُ﴾

قولہ:......﴿وَحَامَ وَطۡأً﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (هِـــيَ اَشَـدُّ وَطۡـــاً)[۶] میں لفظ (وَطۡـــاً) کو واو کے فتحہ اور طاء کے سکون سے

[وَطْـأً] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے واو کے کسرہ، طاء کے فتحہ اور اس کے بعد الف مدہ سے [وِطَآءً] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [وَطْأً] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی [وَطْأً] پڑھا تھا) پس تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَوَطْئًا وِطَآءً فَاكْسِرُوهُ كَمَا حَكَوْا	۱۰۸۸	....

ابن عامر شامی اور ابوعمرو بصری نے [وَطْــــــــــأً] کو واو کے کسرہ، طاء کے فتحہ اور اس کے بعد الف مدہ سے [وِطَآءً] پڑھا ہے، اور باقیین نے واو کے فتحہ اور طاء کے سکون سے [وَطْأً] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ وَرَبُّ اخۡفِضۡ حَوَى ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (رَبُّ الۡــمَشۡــرِقِ)[۹] کو باء کے جر سے (رَبِّ الۡــمَشۡــرِقِ) پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے باء کے رفع سے (رَبُّ الۡــمَشۡــرِقِ) پڑھا تھا) اور خلف کی قراءت بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح [رَبِّ الۡـمَشۡرِقِ] ہے، البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق باء کے رفع سے [رَبُّ الۡـمَشۡرِقِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے بھی باء کے رفع سے [رَبُّ الۡمَشۡرِقِ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے باء کے جر سے اور ابوجعفر کیلئے باء کے رفع سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۸۸	وَرَبُّ بِخَفۡضِ الرَّفۡعِ صُحۡبَتُهُ كَلاَ

(رَبُّ الۡمَشۡرِقِ) کو شعبہ، حمزہ، کسائی اور شامی نے باء کے رفع کے بجائے جر سے (رَبِّ الۡمَشۡرِقِ) پڑھا ہے، اور باقیین نے باء کے رفع سے (وَرَبُّ الۡمَشۡرِقِ) پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ مزمل میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمُدَّثِّرۡ﴾

قوله:......﴿الرِّجۡزَ اِذۡ حَلاَ فَضُمَّ ﴾

ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف (وَالــرِّجۡــزَ فَــاهۡــجُــرۡ)[۵] میں لفظ [وَالــرِّجۡــزَ] کو راء کے ضمہ سے [وَالــرُّجۡزَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے راء کے کسرہ سے [وَالـرِّجۡزَ] پڑھا تھا) اور باقی خلف نے اصل کے موافق راء کے کسرہ سے [وَالـرِّجۡزَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی راء کے کسرہ سے [وَالـرِّجۡزَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے راء کا ضمہ اور خلف کیلئے راء کا کسرہ ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

وَوَالــرِّجْــزَضَــمَّ الْـكَسْــرَحَــفْــصٌ ...	۱۰۹۰	....

(وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ) کوحفص نے راء کے کسرہ کے بجائے ضمہ سے [وَالرُّجْزَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے کسرہ سے [وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَإِذْ أَدْبَرُ حَكَى وَإِذَا دَبَرَ...إِ دُ﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے [إِذْ أَدْبَــــــــــــــرَ][۳۳] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے [إِذْ أَدْبَــرُ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہورہا ہے، اور ابوجعفر نے [إِذَادَبَــرَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [إِذَادَبَــــــرَ] اور امام نافع نے [إِذْ أَدْبَــــــرُ] پڑھا تھا) اور خلف نے اصل کے موافق یعقوب کی طرح [إِذْ أَدْبَرَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی [إِذْ أَدْبَرَ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے [إِذْ أَدْبَرُ] اور ابوجعفر کیلئے [إِذَادَبَرَ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

.........إِذْ قُــــــــــــــــلِ اذْ	۱۰۹۰	وَادْبَــرَ فَــاهْــمِــزْهُ وَسَكِّــنْ عَــنِ اجْتَلَا
فَبَـــــــادِرِ........................	۱۰۹۱	....

[إِذْ أَدْبَــرَ] کو حفص، نافع اور حمزہ نے ذال کے سکون پھر ہمزہ مفتوحہ اور دال کے سکون سے پڑھا ہے، اور باقیین نے [إِذَادَبَرَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَيَذْكُرُوا أُدْ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَمَايَذْكُرُونَ)[۵۶] کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہورہا ہے، (جبکہ امام نافع نے تاءِ خطاب سے [وَمَـــــاتَــــذْكُــــرُونَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق یاءِ غیب سے پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاءِ غیب سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ کیلئے یاءِ غیب ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۹۱	وَمَــا يَــذْكُــرُونَ الْغَيْــبَ خُــصَّ وَخُـلِّلَا

نافع کے سوا سب قراءِ سبعہ کیلئے (وَمَـــــايَـــــذْكُـــــرُونَ) یاءِ غیب سے ہے، اور نافع کیلئے تاءِ خطاب سے (وَمَاتَذْكُرُونَ) ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ مدثر میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡقِيٰمَةِ﴾

قولہ:......﴿ يُمۡنَى حُلاً ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (مِنۡ مَّنِيٍّ يُّمۡنٰى)[۳۷] کو یاءِ تذکیر سے پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہو رہا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے تاءِ تانیث سے [مِنۡ مَّنِيٍّ تُمۡنٰى] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ کیلئے بھی اصل کے موافق تاءِ تانیث سے [مِنۡ مَّنِيٍّ تُمۡنٰى] ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِ تانیث سے [مِنۡ مَّنِيٍّ تُمۡنٰى] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے یاءِ تذکیر سے اور ابوجعفر و خلف کیلئے تاءِ تانیث سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۹۲	------------يُمۡنٰى عُلاً عَلاَ

[مِنۡ مَّنِيٍّ يُّمۡنٰى] کو حفص نے یاءِ تذکیر سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ تانیث سے [مِنۡ مَّنِيٍّ تُمۡنٰى] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ قیامہ میں دونوں یاء میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الدَّهۡرِ﴾

قولہ:......﴿وَسَلاسِلاَ لَدَى الۡوَقۡفِ فَاقۡصُرۡ طُلۡ ﴾

رویس نے اصل کے خلاف لفظ (سَلٰسِلاً)[۴] کو حالین میں حذفِ الف سے [سَلٰسِلَ] پڑھا ہے، البتہ وصلاً حذفِ الف اصل کے موافق ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے وصلاً حذفِ الف سے [سَلٰسِلَ] اور وقفاً اثباتِ الف سے [سَلٰسِلاً] پڑھا تھا) اور باقی ائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی روح نے وصلاً حذفِ الف سے [سَلٰسِلَ] اور وقفاً اثباتِ الف سے [سَلٰسِلاً] اور ابوجعفر نے حالین میں اثباتِ الف سے [سَلٰسِلاً] اور خلف نے حالین میں حذفِ الف سے [سَلٰسِلَ] پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

سَلاَسِلَ نَوِّنۡ اِذۡ رَوَوۡا صَرۡفَهٗ لَنَا	۱۰۹۳	وَبِالۡقَصۡرِ قِفۡ مِنۡ عَنۡ هُدًى خُلۡفُهُمۡ فَلاَ
زَ كَـــا..............	۱۰۹۴	....

[سَلٰسِلاً] کو نافع، ہشام، شعبہ اور کسائی نے وصلاً تنوین سے [سَلٰسِلاً] اور وقفاً اثباتِ الف سے [سَلٰسِلا] پڑھا ہے، اور قنبل، حمزہ نے وصلاً ترکِ تنوین سے [سَلٰسِلَ] اور وقفاً حذفِ الف سے [سَلٰسِلۡ] پڑھا ہے، اور بزی، ابن ذکوان اور حفص نے وصلاً بلا تنوین [سَلٰسِلَ] اور وقفاً اثباتِ الف اور حذفِ الف دونوں طرح سے [سَلٰسِلا، سَلٰسِلۡ] پڑھا ہے، اور ابوعمرو بصری کیلئے وصلاً بلا تنوین [سَلٰسِلَ] اور وقفاً اثباتِ الف سے [سَلٰسِلا] ہے۔

قولہ:......﴿قَوَارِيۡرَ أَوَّلَا فَنَوِّنۡ فَتًى وَالۡقَصۡرُ فِى الۡوَقۡفِ طِبۡ وَلَا﴾

خلف نے اصل کے خلاف [كَانَتۡ قَوَارِيۡرًا][۱۵] کو وصلاً تنوین سے [قَوَارِيۡرًا] اور وقفاً اثباتِ الف سے [قَوَارِيۡرَا] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے وصلاً ترکِ تنوین سے [قَوَارِيۡرَا] اور وقفاً راء ساکنہ سے [قَوَارِيۡرۡ] پڑھا تھا) اور رویس نے اصل کے خلاف وقفاً راء ساکنہ سے [قَوَارِيۡرۡ] پڑھا ہے، اور وصلاً ترکِ تنوین اصل کے موافق ہے۔ اور باقی ابوجعفر اور روح نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے وصلاً تنوین سے [قَوَارِيۡرًا] اور وقفاً اثباتِ الف سے [قَوَارِيۡرَا] اور روح نے وصلاً ترکِ تنوین سے [قَوَارِيۡرَا] اور وقفاً اثباتِ الف سے [قَوَارِيۡرَا] ہے۔

نیز یاد رہے کہ دوسرے [قَوَارِيۡرًا مِنۡ] کو ائمہ ثلاثہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے۔ یعنی ابوجعفر کیلئے وصلاً تنوین سے اور وقفاً اثبات الف سے، اور خلف کیلئے وصلاً ترکِ تنوین سے اور وقفاً راء ساکنہ سے، اور پورے یعقوب کیلئے وصلاً ترکِ تنوین سے اور وقفاً راء ساکنہ سے ہے۔

تو خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر نے دونوں [قَوَارِيۡرًا] کو وصلاً تنوین سے اور وقفاً اثباتِ الف سے پڑھا ہے، اور خلف نے پہلے [كَانَتۡ قَوَارِيۡرًا] کو وصلاً تنوین سے اور وقفاً اثباتِ الف سے اور دوسرے [قَوَارِيۡرًا مِنۡ] کو وصلاً ترکِ تنوین سے اور وقفاً راء ساکنہ سے پڑھا ہے، اور رویس نے دونوں [قَوَارِيۡرًا] کو وصلاً ترکِ تنوین سے اور وقفاً راء ساکنہ سے پڑھا ہے، اور روح نے بھی دونوں [قَوَارِيۡرًا] کو وصلاً ترکِ تنوین سے اور وقفاً پہلے کو اثباتِ الف سے اور دوسرے کو راء ساکنہ سے پڑھا ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....وَقَوَارِيۡرًا فَنَوِّنۡهُ اِذۡ دَنَا	۱۰۹۴	رِضًا صَرۡفِهٖ وَاقۡصُرۡهُ فِى الۡوَقۡفِ فَيۡصَلَا
وَفِى الثَّانِ نَوِّنۡ اِذۡ رَوَوۡا صَرۡفَهٗ وَقُلۡ	۱۰۹۵	يَمُدُّ هِشَامٌ وَاقِفًا مَعَهُمۡ وِلَا

[كَانَتۡ قَوَارِيۡرًا] کو نافع، مکی، کسائی اور شعبہ نے وصلاً تنوین سے [قَوَارِيۡرًا] پڑھا ہے، اور باقیین نے وصلاً ترکِ تنوین سے پڑھا ہے، اور حمزہ نے وقفاً حذفِ الف سے پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے اثباتِ الف سے پڑھا ہے۔ اور دوسرے [قَوَارِيۡرًا مِنۡ] کو نافع، کسائی شعبہ نے وصلاً تنوین سے پڑھا ہے، اور باقیین نے ترکِ تنوین سے پڑھا ہے، اور وقفاً اہلِ تنوین والوں کے ساتھ ہشام نے بھی اثباتِ الف سے پڑھا ہے، جبکہ باقیین نے حذفِ الف سے پڑھا ہے۔

لہٰذا نافع، کسائی اور شعبہ کیلئے دونوں [قَوَارِيۡرًا] وصلاً تنوین سے اور وقفاً اثباتِ الف سے ہے، اور ابوعمرو بصری، ابن ذکوان اور حفص کیلئے دونوں [قَوَارِيۡرًا] وصلاً ترکِ تنوین سے اور وقفاً پہلا اثباتِ الف اور دوسرا حذفِ الف سے ہے، ہشام کیلئے دونوں [قَوَارِيۡرًا] وصلاً ترکِ تنوین سے اور وقفاً اثباتِ الف سے ہے، اور مکی کیلئے پہلا [كَانَتۡ قَوَارِيۡرًا] وصلاً تنوین سے اور وقفاً اثباتِ الف سے اور دوسرا [قَوَارِيۡرًا مِنۡ] وصلاً ترکِ تنوین سے اور وقفاً حذفِ الف سے ہے، اور حمزہ کیلئے دونوں [قَوَارِيۡرًا] وصلاً ترکِ تنوین سے اور وقفاً حذفِ الف سے ہے۔

وَعَـالِيُهِمُ انۡصِبُ فُزۡ وَإِسۡتَبۡرَقُ اخۡفِضًا 225 أَلَا وَيَشَـاءُونَ الۡـخِطَـابُ حِمًى وِلَا

قوله:......﴿وَعَالِيُهِمُ انۡصِبُ فُزۡ﴾

خلف نے اصل کے خلاف [عَالِيَهُمۡ][۲۱] کو یاء کے نصب سے [عَالِيَهُمۡ] پڑھا ہے، اور یاء کے نصب کی وجہ سے هاء کا ضمہ لزومی ہے، (جبکہ امام حمزہ نے یاء کے سکون اور هاء کے کسرہ سے [عَالِيۡهِمۡ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی یعقوب نے خلف کی طرح [عَالِيَهُمۡ] اور ابوجعفر نے امام حمزہ کی طرح [عَالِيۡهِمۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [عَالِيَهُمۡ] اور امام نافع نے [عَالِيۡهِمۡ] پڑھا تھا) لہٰذا خلف اور یعقوب کیلئے [عَالِيَهُمۡ] اور ابوجعفر کیلئے [عَالِيۡهِمۡ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَعَـالِيهِـمُ اسۡكِـنۡ وَاكۡسِـرِ الضَّمَّ اِذۡ فَشَا	۱۰۹۶	....

[عَالِيَهُمۡ] کو نافع اور حمزہ نے یاء کے سکون اور هاء کے ضمہ کے بجائے کسرہ سے [عَالِيۡهِمۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے یاء کے نصب اور هاء کے کسرہ کے بجائے ضمہ سے [عَالِيَهُمۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَإِسۡتَبۡرَقُ اخۡفِضَنۡ اِلَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [وَاِسۡتَبۡـرَقٌ][۲۱] کو قاف کے جر سے [وَاِسۡتَبۡـرَقٍ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے قاف کے رفع سے [وَاِسۡتَبۡرَقٌ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق قاف کے جر سے [وَاِسۡتَبۡرَقٍ] پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ [خُضۡرٌ] میں ائمہ ثلاثہ اپنی اصل کے موافق ہیں، یعنی ابوجعفر اور یعقوب کیلئے راء کے رفع سے [خُضۡرٌ] اور خلف کیلئے راء کے جر سے [خُضۡرٍ] ہے۔

لہٰذا ابوجعفر اور یعقوب کیلئے [خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ] اور خلف کیلئے [خُضۡرٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۰۹۶	وَخُـضۡـرٌ بِـرَفۡـعِ الۡخَفۡـضِ عَمَّ حَلًا عُلَا
وَاِسۡتَبۡـرَقٌ حِـرۡمِـيٌّ نَـصۡـرٍ-----	۱۰۹۷	....

[خُضۡرٌ] کو نافع، شامی، بصری اور حفص نے راء کے رفع سے [خُضۡرٌ] اور باقیین نے راء کے کسرہ سے [خُضۡرٍ] پڑھا ہے، اور [وَاِسۡتَبۡرَقٌ] کو نافع، مکی اور عاصم نے راء کے کسرہ کے بجائے رفع سے [وَاِسۡتَبۡرَقٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے راء کے جر سے [وَاِسۡتَبۡرَقٍ] پڑھا ہے۔ لہٰذا نافع، حفص کیلئے [خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ]، حمزہ، کسائی کیلئے [خُضۡرٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ]، مکی، شعبہ کیلئے [خُضۡرٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ] اور بصری، شامی کیلئے [خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ] ہے۔

قوله:......﴿وَيَشَاءُونَ الۡخِطَابُ حِمًى وِلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَمَايَشَآءُوۡنَ اِلَّآ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ)[۳۰] میں لفظ [وَمَايَشَآءُوۡنَ] کو تاءِ خطاب سے

[وَمَاتَشَآءُ وْنَ]پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے[وَمَايَشَآءُ وْنَ]پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح تاءِخطاب سے[وَمَاتَشَآءُ وْنَ]پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اورامام حمزہ نے بھی تاءِخطاب سے [وَمَاتَشَآءُ وْنَ]پڑھا تھا)لہٰذاتینوں ائمہ کے لئے خطاب کی قراءت ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

..............وَخَـــــاطَبُــــوْا تَشَـــاءُوْنَ حِــصْــنٌ----------	۱۰۹۷	

[وَمَايَشَآءُ وْنَ]کونافع اورکوفیین نے تاءِخطاب سے[وَمَاتَشَآءُ وْنَ]پڑھاہے،اور باقیین نے یاءِغیب سے [وَمَايَشَآءُ وْنَ]پڑھاہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ دھر میں دونوں یاء میں سے کوئی یاءنہیں ہے۔

﴿وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُرْسَلٰتِ اِلٰى سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ﴾

وَحُزْ أُقِّتَتْ هَمْزًا وَبِالْوَاوِ خَفَّ أُدْ 226 وَضُمَّ جِمَالَاتُ افْتَحِ انْطَلِقُوْا طُلَا

بِثَانٍ وَقَصْرٌ لَابِثِيْنَ يَدٌ وَمُدْ 227 دَ فُقْ رَبُّ وَالرَّحْمَنُ بِالْخَفْضِ حُمِّلَا

قولہ:......﴿وَحُزْ أُقِّتَتْ هَمْزًا وَبِالْوَاوِ خَفَّ أُدْ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ)[۱۱]میں لفظ[اُقِّتَتْ]کوواو کے بجائے ہمزہ سے [اُقِّتَتْ]پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے واو سے[وُقِّتَتْ]پڑھا تھا)اورخلف نے بھی اصل کے موافق یعقوب کی طرح ہمزہ سے[اُقِّتَتْ]پڑھاہے،(کیونکہ امام حمزہ نے بھی ہمزہ سے[اُقِّتَتْ]پڑھا تھا)البتہ ابوجعفر نے اصل کے خلاف واواورقاف کی تخفیف سے[وُقِتَتْ]پڑھاہے،اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں،کیونکہ باقی قراءعشرہ نے قاف کی تشدید سے پڑھاہے۔

قال الشاطبیؒ:......

---وُقِّتَـــــــتْ وَاوَهُ حَلَا	۱۰۹۷	....

لفظ[اُقِّتَتْ]کوابوعمرو بصری نے واو سے[وُقِّتَتْ]پڑھاہے،اور باقیین نے واو کے بجائے ہمزہ سے[اُقِّتَتْ]پڑھاہے۔

قولہ:......﴿وَضُمَّ جِمَالَاتُ افْتَحِ انْطَلِقُوْا طُلَا بِثَانٍ﴾

ناظم نے اس عبارت میں رویس کیلئے دوکلموں کا اختلاف بیان فرمایا کہ رویس نے اصل کے خلاف لفظ(جِمٰلٰتٌ)کو جیم کے ضمہ اورجمع سے[جُمٰلٰتٌ]پڑھاہے،اورجیم کے ضمہ میں یہ منفرد ہیں،البتہ جمع اصل کے موافق ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے جیم کے کسرہ اورجمع سے[جِمٰلٰتٌ]پڑھا تھا)اور باقی ائمہ نے اصل کے موافق پڑھاہے،یعنی روح اور ابوجعفر نے جیم کے کسرہ اورجمع سے[جِمٰلٰتٌ]پڑھاہے،اورخلف نے جیم کے کسرہ اورتوحید سے[جِمٰلَتٌ]پڑھاہے،(کیونکہ

امام ابوعمرو بصری اور امام نافع نے جیم کے کسرہ اور جمع سے [جِمٰلٰتٌ] اور امام حمزہ نے جیم کے کسرہ اور توحید سے [جِمٰلَتٌ] پڑھا تھا) لہٰذا رویس کیلئے [جُمٰلَتٌ] روح، ابوجعفر کیلئے [جِمٰلٰتٌ] اور خلف کیلئے [جِمٰلَتٌ] ہے۔

اور دوسرا کلمہ (اِنۡطَلِقُوۡا اِلٰی ظِلٍّ)[۳۰] میں لفظ (اِنۡطَلِقُوۡا) ہے، اس کو رویس نے اصل کے خلاف لام کے فتحہ سے (اِنۡطَلَقُوۡا) پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے لام کے کسرہ سے [اِنۡطَلِقُوۡا] پڑھا ہے۔

نیز یاد رہے کہ [ثَانِی] کی قید احترازی ہے، کیونکہ اس سے اول والے [اِنۡطَلِقُوۡا] کو نکالنا مقصود ہے، جو کہ باتفاق قراءعشرہ لام کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

ـ ـوَجِمَـــالاَتٌ فَــوَحِّــدۡ شَــذًا عَلاَ	۱۰۹۸	....

حمزہ، کسائی اور حفص نے [جِمٰلٰتٌ] کو جیم کے کسرہ اور واحد سے [جِمٰلَتٌ] پڑھا ہے، اور باقیین نے جیم کے کسرہ اور جمع سے [جِمٰلٰتٌ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ مرسلات میں کوئی یاء اضافت نہیں ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورۃ میں ایک یاء زائدہ ہے۔ [۱] [فَكِيۡدُوۡنِ][۳۹] میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور ابوجعفر وخلف کیلئے حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ النَّبَاِ﴾

قوله:.......﴿وَقَصۡرٌ لَا بِثِيۡنَ يَدٌ وَمُدَّ فُقۡ﴾

روح اور خلف نے لفظ [لٰبِثِيۡنَ فِيۡهَآ اَحۡقَابًا][۲۳] میں لفظ [لٰبِثِيۡنَ] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی روح نے حذفِ الف سے [لَبِثِيۡنَ] اور خلف نے اثباتِ الف سے [لٰبِثِيۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے اثباتِ الف سے [لٰبِثِيۡنَ] اور امام حمزہ نے حذفِ الف سے [لَبِثِيۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی ابوجعفر اور رویس نے اصل کے موافق اثباتِ الف سے [لٰبِثِيۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی اثباتِ الف سے پڑھا تھا) لہٰذا روح کیلئے حذفِ الف سے اور ابوجعفر، رویس اور خلف کیلئے اثباتِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:.......

....	۱۰۹۹	وَقُــلۡ لَا بِثِيۡــنَ الۡـقَــصۡــرُ فَـــاشٍ ـ ـ

لفظ [لٰبِثِيۡنَ] کو حمزہ نے حذفِ الف سے [لَبِثِيۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے اثباتِ الف سے [لٰبِثِيۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ رَبُّ وَالرَّحۡمٰنُ بِالۡخَفۡضِ حُمِّلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف[رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا الرَّحۡمٰنِ][۳۷] میں لفظ[رَبِّ]اور[اَلرَّحۡمٰنِ] کو باء اور نون کے جر سے[رَبِّ]،[اَلرَّحۡمٰنِ] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے دونوں کو رفع سے[رَبُّ]،[اَلرَّحۡمٰنُ] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے دونوں کو مرفوع[رَبُّ]،[اَلرَّحۡمٰنُ]اور خلف نے پہلے کو مجرور اور دوسرے کو مرفوع[رَبِّ]،[اَلرَّحۡمٰنُ] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے بھی دونوں کو مرفوع اور امام حمزہ نے پہلے کو مجرور اور دوسرے کو مرفوع پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب کیلئے دونوں مجرور،ابوجعفر کیلئے دونوں مرفوع اور خلف کیلئے پہلا مجرور اور دوسرا مرفوع ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفِي رَفۡعِ بَارَبُّ السَّمٰوَاتِ خَفۡضُهُ	۱۱۰۰	ذَلُولٌ وَفِي الرَّحۡمٰنِ نَامِيهِ كَمَّلاَ

[رَبِّ] کی باء کو شامی کوفیین نے جر سے[رَبِّ]اور باقیین نے رفع سے[رَبُّ] پڑھا ہے،اور[اَلرَّحۡمٰنِ] کے نون کو عاصم اور شامی نے رفع کے بجائے جر سے[اَلرَّحۡمٰنِ] پڑھا ہے،اور باقیین نے رفع سے[اَلرَّحۡمٰنُ] پڑھا ہے۔لہٰذا شامی عاصم کیلئے دونوں مجرور[رَبِّ]،[اَلرَّحۡمٰنِ] ہے،اور نافع،مکی،بصری کیلئے دونوں مرفوع[رَبُّ]،[اَلرَّحۡمٰنُ] ہے،اور حمزہ کسائی کیلئے پہلا مجرور اور دوسرا مرفوع[رَبِّ]،[اَلرَّحۡمٰنُ] ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ نبأ میں دونوں یاءات میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ النّٰزِعٰتِ﴾

تَزَكَّى حَلاَ اشۡدُدۡ نَاخِرَةۡ طِبۡ وَنُونُ مُنۡ 228 ذِرۡ قُتِّلَتۡ شَدِّدۡ أَلاَ سُعِّرَتۡ طِلاَ

قوله:......﴿تَزَكَّى حَلاَ اشۡدُدۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف(اِلٰى اَنۡ تَزَكّٰى)[۱۸] کو زاء کی تشدید سے[تَزَّكّٰى] پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے زاء کی تخفیف سے[تَزَكّٰى] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی ابوجعفر نے زاء کی تشدید سے[تَزَّكّٰى]اور خلف نے زاء کی تخفیف سے[تَزَكّٰى] پڑھا ہے،(کیونکہ امام نافع نے زاء کی تشدید سے اور امام حمزہ نے زاء کی تخفیف سے پڑھا تھا)لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے زاء کی تشدید سے اور خلف کیلئے زاء کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

.... وَفِي	۱۱۰۱	تَزَكّٰى تَصَدّٰى الثَّانِ حَرۡمِيٌّ اثۡقَلاَ

(اِلٰى اَنۡ تَزَكّٰى)اور(لَهٗ تَصَدّٰى) کو نافع اور مکی نے زاء اور صاد کی تشدید سے(اِلٰى اَنۡ تَزَّكّٰى)،(لَهٗ

تَصَّدّٰی) پڑھا ہے، اور باقیین نے تخفیف سے (اِلٰی اَنۡ تَزَکّٰی)، (لَهٗ تَصَدّٰی) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿نَاخِرَۃُ طِبۡ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (عِظٰمًا نَّخِرَۃً)[۱۱] کونون کے بعد الف سے [نٰخِرَۃً] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے حذفِ الف سے [نَخِرَۃً] پڑھا تھا) اور خلف نے بھی اصل کے موافق رویس کی طرح الف سے [نٰخِرَۃً] پڑھا ہے، (کیونکہ امام حمزہ نے بھی الف سے [نٰخِرَۃً] پڑھا تھا) البتہ ابوجعفر اور روح نے اصل کے موافق حذفِ الف سے [نَخِرَۃً] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور ابوعمرو بصری نے بھی حذفِ الف سے [نَخِرَۃً] پڑھا تھا) لہٰذا رویس اور خلف کیلئے الف سے اور ابوجعفر و روح کیلئے حذفِ الف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۱۰۱	وَنَاخِرَۃً بِالۡمَدِّ صُحۡبَتُهُمۡ...

(عِظٰمًا نَّخِرَۃً) کو شعبہ، حمزہ، کسائی نے نون کے الف سے (عِظٰمًا نّٰخِرَۃً) پڑھا ہے، اور باقیین نے حذفِ الف سے (عِظٰمًا نَّخِرَۃً) پڑھا ہے۔

قوله:......﴿وَنُونُ مُنۡذِرٌ۔۔۔اُ لَا﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ یَّخۡشٰهَا)[۴۵] میں لفظ [مُنۡذِرُ] کونون تنوین سے [اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ مَّنۡ یَّخۡشٰهَا] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے بغیر تنوین سے [اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ یَّخۡشٰهَا] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد }

سورۂ نٰزعٰت میں بھی دونوں یاءات میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ التَّکۡوِیۡرِ﴾

قوله:......﴿ قُتِّلَتۡ شَدِّدُ اُ لَا ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف [بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِلَتۡ][۹] کوتاء کی تشدید سے [بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِّلَتۡ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں بھی یہ منفرد ہیں، جبکہ باقی قراءعشرہ نے تاء کی تخفیف سے [بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِلَتۡ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿ سُعِّرَتۡ طِلَا ﴾

رویس نے اصل کے خلاف (وَاِذَا الۡجَحِیۡمُ سُعِّرَتۡ)[۱۲] میں لفظ [سُعِّرَتۡ] کو عین کی تشدید سے [سُعِّرَتۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے عین کی تخفیف سے [سُعِرَتۡ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر نے بھی اصل کے موافق عین کی تشدید سے [سُعِّرَتۡ] پڑھا ہے، البتہ روح اور خلف نے اصل کے موافق عین کی تخفیف سے [سُعِرَتۡ] پڑھا ہے، لہٰذا رویس اور ابوجعفر کیلئے عین کی تشدید سے اور روح و خلف کیلئے عین کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

...سُـــعِّـــرَتۡ عَـــنۡ اُ ولِـــیۡ مَلَاَ	۱۱۰۳	....

[سُعِّرَتۡ] کوحفص، نافع اورابن ذکوان نے عین کی تشدید سے [سُعِّرَتۡ] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، اور باقیین نے عین کی تخفیف سے [سُعِرَتۡ] پڑھا ہے۔

وَحُزۡ نُشِّـرَتۡ خَـفِّفۡ وَضَادُ ظَنِینِ یَا 229 تُـكَـذِّبُ غَیۡبًـا أُدۡ وَتَـعۡـرِفُ جَهِّلَا

وَنَضۡرَةُ حُزۡ أُدۡ وَاتۡلُ یَصۡلَی وَآخِرَ الۡـ 230 بُـرُوجِ كَـحَـفۡـصٍ یُؤۡثِرُوا خَاطِبًا حُلَا

قولہ:......﴿وَحُزۡ نُشِّرَتۡ خَفِّفۡ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (وَاِذَاالصُّحُفُ نُشِرَتۡ)[۱۰] کوشین کی تخفیف سے [نُشِرَتۡ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے شین کی تشدید سے [نُشِّرَتۡ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی ابوجعفر نے شین کی تخفیف سے [نُشِرَتۡ] اور خلف نے شین کی تشدید سے [نُشِّرَتۡ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع نے شین کی تخفیف سے اور امام حمزہ نے تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب اور ابوجعفر کیلئے شین کی تخفیف سے اور خلف کیلئے شین کی تشدید سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

.......شَـــــــرِ یُـــــعَةُ حَـــــقٍّ	۱۱۰۳	ـــــــــــــــثَــقِّـــلۡ نُشِّـــرَتۡ

[نُشِّرَتۡ] کوحمزہ، کسائی، مکی اور بصری نے شین کی تشدید سے [نُشِّرَتۡ] پڑھا ہے، اور باقیین نے شین کی تخفیف سے [نُشِرَتۡ] پڑھا ہے۔

قولہ:......﴿وَضَادُ ظَنِینِ یَا﴾

روح نے اصل کے خلاف (وَمَاهُوَعَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ)[۲۴] میں لفظ [بِضَنِیۡنٍ] کوضاد سے پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ظاء سے [بِظَنِیۡنٍ] پڑھا تھا) اور ابوجعفر وخلف نے بھی اصل کے موافق ضاد سے [بِضَنِیۡنٍ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ضاد سے پڑھا تھا) البتہ رویس نے اصل کے موافق ظاء سے [بِظَنِیۡنٍ] پڑھا ہے۔ لہٰذا روح، ابوجعفر اور خلف کیلئے ضاد سے اور رویس کیلئے ظاء سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۱۰۴	وَظَـــــاءِ بِـــضَـــنِیۡـــنٍ حَـــقٌّ رَاوٍ---

(وَمَاهُوَعَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ) میں لفظ [بِضَنِیۡنٍ] کومکی، بصری اور کسائی نے ظاء سے [بِظَنِیۡنٍ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ضاد سے [بِضَنِیۡنٍ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت }

سورۂ تکویر میں کوئی یاءِ اضافت نہیں ہے۔

{ یاءات زوائد }

اس سورت میں ایک یاءِ زائدہ ہے۔[۱] [اَلۡـجَـوَارِ الۡكُنَّـسِ][۱۶] میں صرف یعقوب کیلئے وقفاً اثبات اور باقیین کیلئے حالین میں اور یعقوب کیلئے وصلاً حذف ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡاِنۡفِطَارِ﴾

قوله:......﴿تُكَذِّبُ غَيۡبًا اُ دُ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (بَـلۡ تُكَذِّبُوۡنَ بِالدِّيۡنِ)[۹] کو یاءِ غیب سے [يُكَذِّبُوۡنَ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے تاءِ خطاب سے [تُكَذِّبُوۡنَ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت وزوائد }

سورۂ انفطار میں بھی دونوں یاءات میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡمُطَفِّفِيۡنَ﴾

قوله:......﴿وَتَعۡرِفُ جَهِّلَاوَنَضۡرَةُ حُزۡ اُ دُ﴾

یعقوب اور ابوجعفر نے (تَـعۡـرِفُ فِيۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ)[۲۴] میں لفظ [تَعۡرِفُ] اور [نَضۡرَةَ] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی پہلے کلمہ کو تاء کے ضمہ اور راء کے فتحہ سے اور دوسرے کلمہ کو تاء کے رفع سے [تُـعۡرَفُ فِيۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةُ النَّعِيۡمِ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے پہلے کلمہ کو تاء کے فتحہ اور راء کے کسرہ سے اور دوسرے کلمہ کو تاء کے نصب سے [تَعۡرِفُ فِيۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ] پڑھا ہے۔

{ یاءات اضافت وزوائد }

سورۂ تطفیف میں بھی دونوں یاءات میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡاِنۡشِقَاقِ وَالۡبُرُوۡجِ﴾

قوله:......﴿وَاِ ثۡلُ يَصۡلَى ـــ كَحَفۡصٍ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَيَـصۡـلٰى سَعِيۡرًا)[۱۲] کو حفص کی طرح یاء کے فتحہ، صاد کے سکون اور لام کی تخفیف سے [وَيَـصۡـلٰـى سَـعِيۡـرًا] پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے یاء کے ضمہ، صاد کے فتحہ اور لام کی تشدید سے [وَيُصَلّٰى سَعِيۡرًا] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

يُـصَـلّٰـى ثَـقِيۡلًا ضُمَّ عَـمَّ رِضًـا دَنَـا	١١٠٦	....

[وَيَـصۡـلٰـى سَـعِيۡـرًا] کونافع،شامی، کسائی اور مکی نے یاء کے ضمہ،صاد کے فتحہ اور لام کی تشدید سے [وَيُـصَـلّٰـى سَعِيۡرًا] پڑھاہےاور باقیین نے یاء کے فتحہ،صاد کے سکون اور لام کی تخفیف سے [وَيَصۡلٰى سَعِيۡرًا] پڑھاہے۔

قوله:......﴿وَاِ تۡلُ ـــ وَاٰخِرَ الۡـبُرُوۡجِ كَحَفۡصٍ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف سورۂ بروج کے آخر میں (فِـىۡ لَـوۡحٍ مَّـحۡـفُوۡظٍ)[۲۲] کوحفص کی طرح ظاء کے رفع کے بجائے جر سے [فِـىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ] پڑھاہے،(جبکہ امام نافع نے ظاء کے رفع سے [فِـىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٌ] پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح پڑھاہے،لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَـحۡـفُـوۡظٌ اخۡـفِـضۡ رَفۡـعَـهٗ خُـصَّ ـــ	١١٠٧	....

نافع کے علاوہ باقی تمام قراءسبعہ نے (فِـىۡ لَـوۡحٍ مَّـحۡفُوۡظٍ) کوظاء کے جر سے پڑھاہے،اور نافع نے ظاء کے رفع سے (فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٌ) پڑھاہے۔

{ یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ انشقاق اور سورۂ بروج میں بھی دونوں یاءات میں سے کوئی یاءنہیں ہے۔

﴿سُوۡرَةُ الۡاَعۡلٰى﴾

قوله:......﴿يُؤۡثِرُوا خَاطِبًا حُلَا﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (بَلۡ يُؤۡثِرُوۡنَ)[١٦] کوتاءِخطاب سے [بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ] پڑھاہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے یاءِغیب سے [بَـلۡ يُـؤۡثِرُوۡنَ] پڑھاتھا)اور باقی دوائمہ نے بھی اصل کے موافق تاءِخطاب سے [بَـلۡ تُـؤۡثِرُوۡنَ] پڑھاہے،(کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی تاءِخطاب سے [بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ] پڑھاتھا)لہٰذا تینوں ائمہ کے لئے تاءِخطاب سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

بَـــلۡ يُـــؤۡثِـــرُوۡنَ حُـــزۡ ـــــ	١١٠٨	....

(بَلۡ يُؤۡثِرُوۡنَ) کوبصری نے یاءغیب سے پڑھاہے،اور باقیین نے تاءخطاب سے (بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ) پڑھاہے۔

{ یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ اعلیٰ میں بھی دونوں یاءات میں سے کوئی یاءنہیں ہے۔

﴿وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ﴾

وَيُسْـمَـعُ مَعْ مَا بَعْدَ كَالْكُوْفِ يَا أُخِي 231 وَإِيَّـــابَهُـــمْ شَــدِّدْ فَــقَــدَّرَ أُ عُــمِلاَ

قولہ:......﴿وَيُسْمَعُ مَعْ مَا بَعْدَ كَالْكُوْفِ يَا أُخِي﴾

روح اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف (لا يُسْـمَـعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ)[١١] میں لفظ[لا يُسْـمَـعُ]اور[لاغِيَةٌ] کو کوفیین کی طرح پڑھا ہے، یعنی پہلے کلمہ کو تاءِ تانیث کے فتحہ اور دوسرے کلمہ کو تاء کے نصب سے[لا تَسْـمَـعُ فِيْهَا لاغِيَةً]پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے[لا يُسْـمَـعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ]اور امام نافع نے[لا تُسْـمَـعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ]پڑھا تھا) اور باقی خلف اور رویس نے اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے روح کی طرح[لا تَسْـمَـعُ فِيْهَا لاغِيَةً]اور رویس نے[لا يُسْـمَـعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ] پڑھا ہے۔ لہٰذا ابوجعفر، روح اور خلف کیلئے[لا تَسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةً]اور رویس کیلئے[لا يُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	١١٠٨	تُسْـــمَـــعُ التَّـــذْكِيْـــرُ حَـــقٌّ وَ ذُوْ جِلاَ
وَضَـــمَّ أُولُـــوْا حَـــقٍّ وَلاَغِيَةٌ لَّهُـــمْ	١١٠٩	....

(لا يُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ) میں لفظ[لا يُسْمَعُ]کو مکی، بصری نے یاءِ تذکیر سے[لا يُسْمَعُ]اور باقیین نے تاءِ تانیث سے[لا تُسْـمَـعُ]پڑھا ہے، اور نافع، مکی اور بصری کیلئے حرف مضارع مضموم اور باقیین کیلئے مفتوح ہے، اور لفظ[لاغِيَةٌ] کو نافع، مکی اور بصری نے تاء کے رفع سے[لاغِيَةٌ]اور باقیین نے تاء کے نصب سے[لاغِيَةً] پڑھا ہے۔ لہٰذا نافع کیلئے (لا تُسْـمَـعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ) ہے، مکی اور بصری کیلئے (لا يُسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةٌ) ہے، اور شامی، کوفیین کیلئے (لا تَسْمَعُ فِيْهَا لاغِيَةً) ہے۔

قولہ:......﴿وَإِيَّابَهُمْ شَدِّدْ۔۔۔أُ عُمِلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (اِنَّ اِلَيْـــنَـــآ اِيَـــابَهُـــمْ)[٢٥] میں لفظ[اِيَـــابَهُـــمْ] کو یاء کی تشدید سے[اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَّابَهُمْ] پڑھا ہے، اور اس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءِ عشرہ نے یاء کی تخفیف سے پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ غاشیہ میں بھی دونوں یاءات میں سے کوئی یاء نہیں ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْفَجْرِ﴾

قولہ:......﴿ فَقَدَّرَ أُ عُمِلاَ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (فَـقَـدَرَ عَـلَيْـهِ رِزْقَـهٗ)[١٦] میں لفظ[فَـقَـدَرَ] کو ابن عامر شامی کی طرح دال کی تشدید سے[فَقَدَّرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ]پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، (جبکہ امام نافع نے دال کی تخفیف سے[فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ]پڑھا تھا) اور

باقی دوائمہ نے اصل کے موافق دال کی تخفیف سے [فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی دال کی تخفیف سے [فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر کیلئے دال کی تشدید سے اور یعقوب وخلف کیلئے دال کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

فَـقَـدَّرَ يَـرۡوِى الۡيَـحۡـصَبِـيُّ مُثَـقَّلَا	۱۱۱۰	....

[فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ] کو ابن عامر شامی نے دال کی تشدید سے [فَقَدَّرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ] پڑھا ہے، اور باقیین نے دال کی تخفیف سے [فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ] پڑھا ہے۔

تَـحُـضُّونَ فَامۡدُدۡ اِذۡ يُـعَـذِّبُ يُوۡثِقُ افۡـ 232 تَـحًـا فَكُّ إِطۡـعَـامٌ كَحَفۡصٍ حُـلًـى حَلَا

قوله:......﴿تَحُضُّونَ فَامۡدُدۡ اِذۡ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (وَلا تَحٰضُّوۡنَ)[۱۸] کو حفص کی طرح تاءِ خطاب، حاء کے فتحہ اور الف مدہ مع مدلازم سے [وَلا تَحٰضُّوۡنَ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے تاء خطاب، حاء کے ضمہ اور حذفِ الف سے [وَلا تَحُضُّوۡنَ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے، یعنی خلف نے ابوجعفر کی طرح اور یعقوب نے یاءِ غیب، حاء کے ضمہ اور حذفِ الف سے [وَلا يَحُضُّوۡنَ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری نے بھی [وَلا يَحُضُّوۡنَ] پڑھا تھا) لہٰذا ابوجعفر اور خلف کیلئے (وَلا تَحٰضُّوۡنَ) اور یعقوب کیلئے (وَلا يَحُضُّوۡنَ) ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

يَـحُـضُّـوۡنَ فَتۡـحُ الـضَّـمِّ بِـالۡـمَدِّ ثُـمِّلَا	۱۱۱۱	وَاَرۡبَـعُ غَيۡـبٍ بَـعۡـدَ بَلۡ لا حُـصُـوۡلُـهَـا

ابوعمرو بصریؒ نے (لا تُكۡرِمُوۡنَ ،وَلا تَحٰضُّوۡنَ ،وَتَاۡكُلُوۡنَ ،وَتُحِبُّوۡن) چاروں فعلوں کو یاء غیب سے پڑھا ہے، اور باقیین نے تاء خطاب سے پڑھا ہے۔ اور (وَلا تَحٰضُّوۡنَ) کو کوفیین نے تاءِ خطاب، حاء کے فتحہ اور الف مدہ مع مدلازم سے [وَلا تَحٰضُّوۡنَ] پڑھا ہے، اور ابوعمرو بصری نے یاءِ غیب، حاء کے ضمہ اور حذفِ الف سے [وَلا يَحُضُّوۡنَ] پڑھا ہے، اور باقیین نے تاءِ خطاب، حاء کے ضمہ اور حذفِ الف سے [وَلا تَحُضُّوۡنَ] پڑھا ہے۔

قوله:......﴿يُعَذِّبُ يُوۡثِقُ افۡتَحًا۔حُلًى﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (لا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ☆ وَلا يُوۡثِقُ)[۲۵/۲۶] میں لفظ [لا يُعَذِّبُ] اور [وَلا يُوۡثِقُ] کو ذال اور ثاء کے فتحہ سے [لا يُعَذَّبُ]، [وَلا يُوۡثَقُ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے ذال اور ثاء کے کسرہ سے [لا يُعَذِّبُ]، [وَلا يُوۡثِقُ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق ذال اور ثاء کے کسرہ سے [لا يُعَذِّبُ]، [وَلا يُوۡثِقُ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام حمزہ نے بھی ذال اور ثاء کے کسرہ سے [لا يُعَذِّبُ]، [وَلا يُوۡثِقُ] پڑھا تھا) لہٰذا یعقوب کیلئے ذال اور ثاء کے فتحہ سے اور ابوجعفر وخلف کیلئے ذال اور ثاء کے کسرہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

یُـعَـذِّبُ فَــافۡتَـحۡـــهُ وَیُـوۡثِـقُ رَاوِیًـا	۱۱۱۲	....

[لا یُعَذِّبُ]،[وَلا یُوۡثِقُ] کوکسائی نے ذال اور ثاء کے فتحہ سے [لا یُعَذَّبُ]،[وَلا یُوۡثَقُ] پڑھا ہے، اور باقیین نے ذال اور ثاء کے کسرہ سے [لا یُعَذِّبُ]،[وَلا یُوۡثِقُ] پڑھا ہے۔

{یاءات اضافت}

سورۂ فجر میں دو یاءاتِ اضافت ہیں: [۱][رَبِّـیَ اَکۡرَمَنۡ][۲][رَبِّـیَ اَهَانَنۡ] دونوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقیین کیلئے سکون ہے۔

{یاءات زوائد}

اس سورت میں چار یاءاتِ زوائد ہیں: [۱][یَسۡـرِ] میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حالین میں اور ابوجعفر کیلئے وقفاً حذف ہے، [۲][اَکۡـرَمَنۡ][۳][اَهَــانَنۡ] دونوں میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور خلف کیلئے حالین میں اور ابوجعفر کیلئے وقفاً حذف ہے۔ [۴][بِـالۡوَادِ] یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور ابوجعفر وخلف کیلئے حالین میں حذف ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡبَلَدِ﴾

قوله:......﴿ فَكُّ إِطۡعَامٌ كَحَفۡصٍ حُلًی حَلاَ ﴾

یعقوب نے اصل کے خلاف (فَکُّ رَقَبَۃٍ اَوۡ اِطۡـعَـامٌ)[۱۳/۱۴] میں پہلے کلمہ کو کاف کے رفع سے اور دوسرے کلمہ کو تاء کے جر سے اور تیسرے کلمہ کو ہمزہ کے کسرہ ،عین کے بعد اثباتِ الف اور میم کو رفع والی تنوین سے [فَکُّ رَقَبَۃٍ اَوۡ اِطۡعَامٌ] پڑھا ہے، (جبکہ امام ابوعمرو بصری نے [فَکَّ رَقَبَۃً اَوۡ اَطۡعَمَ] پڑھا تھا) اور باقی دو ائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق یعقوب کی طرح پڑھا ہے، لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَفَکَّ ارۡفَــــــعَـــــنۡ وِلاَ----------	۱۱۱۲	....
مَـعَ الـرَّفۡـعِ اِطۡـعَــامٌ نَـدًا عَـمَّ فَــانۡهَلاَ	۱۱۱۳	وَبَـعۡـدُ اخۡـفِـضَـنۡ وَاکۡسِرۡ وَمُدَّ مُنَـوِّنًا

نافع، شامی، عاصم اور حمزہ نے [فَکُّ رَقَبَۃٍ اَوۡ اِطۡـعَــامٌ] میں پہلے کلمہ کو کاف کے رفع سے اور دوسرے کلمہ کو تاء کے جر سے اور تیسرے کلمہ کو ہمزہ کے کسرہ، عین کے بعد اثباتِ الف اور میم کو رفع والی تنوین سے [فَکُّ رَقَبَۃٍ اَوۡ اِطۡعَامٌ] پڑھا ہے ،اور باقیین نے پہلے کلمہ کو کاف کے فتحہ سے دوسرے کلمہ کو تاء کے نصب سے اور تیسرے کلمہ کو ہمزہ کے فتحہ ،عین کے بعد حذفِ الف اور میم کو فتحہ بلا تنوین سے [فَکَّ رَقَبَۃً اَوۡ اَطۡعَمَ] پڑھا ہے۔

وَقُـلْ لُبَـدًا مَـعُـهُ الْبَـرِيَّةِ شُـدَّ اُدْ 233 وَمَـطْـلَـعِ فَـاكْسِـرْ فُـزْ وَجَـمَّـعَ ثَـقِّلَا
أَلَا يَـعْـلُ لِيْلافِ اِ تْـلُ مَـعُـهُ إِلَافِهِـمْ 234 وَكُـفُـؤًا سُـكُونُ الْفَـاءِ حِـصْنٌ تَـكَمَّلَا

قوله:......﴿وَقُلْ لُبَدًا۔۔۔اُدْ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (مَـالاً لُّبَدًا)[٦] کو باء کی تشدید سے [مَـالاً لُّبَّدًا] پڑھا ہے، اوراس قراءت میں یہ منفرد ہیں، کیونکہ باقی قراءعشرہ نے باء کی تخفیف سے [مَالاً لُّبَدًا] پڑھا ہے۔

{یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ بلد میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْبَيِّنَة﴾

قوله:......﴿ مَعُهُ الْبَرِيَّةِ شُدَّ اُدْ﴾

ابوجعفر نے اصل کے خلاف (شَـرُّ الْبَـرِيَّةِ) اور (خَيْـرُ الْبَـرِيَّةِ)[٦/٧] دونوں جگہ یاء کی تشدید سے [شَـرُّ الْبَـرِيَّةِ]، [خَيْـرُ الْبَـرِيَّةِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع نے دونوں جگہ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب [شَـرُّ الْبَـرِيْـئَةِ]، [خَيْـرُ الْبَـرِيْـئَةِ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے بھی اپنی اصل کے موافق ابوجعفر کی طرح یاء کی تشدید سے [شَرُّ الْبَرِيَّةِ]، [خَيْرُ الْبَرِيَّةِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام ابوعمرو بصری اور امام حمزہ نے بھی یاء کی تشدید سے پڑھا تھا) لہٰذا تینوں ائمہ متفق ہوئے۔

قال الشاطبیؒ:......

بَـرِيَّةِ فَـاهْـمِـزْ اَهِلاً مُتَـأَ هِّلَا	١١١٦	۔۔۔۔۔۔وَحَـرْفَـيِ الْ

نافع اور ابن ذکوان نے (شَـرُّ الْبَـرِيَّةِ) اور (خَيْـرُ الْبَـرِيَّةِ) دونوں جگہ یاء ساکنہ کے بعد ہمزہ مفتوحہ سے بمد واجب [شَرُّ الْبَرِيْئَةِ]، [خَيْرُ الْبَرِيْئَةِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے [شَرُّ الْبَرِيَّةِ] اور [خَيْرُ الْبَرِيَّةِ] پڑھا ہے۔

{یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ بینہ میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿سُوْرَةُ الْقَدْرِ﴾

قوله:......﴿وَمَطْلَعِ فَاكْسِرْ فُزْ﴾

خلف نے اصل کے خلاف (حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ)[٥] کو لام کے کسرہ سے [حَتّٰى مَطْلِعِ الْفَجْرِ] پڑھا ہے، (جبکہ امام حمزہ نے لام کے فتحہ سے [حَتّٰى مَـطْـلَعِ الْفَجْرِ] پڑھا تھا) اور باقی دوائمہ نے اپنی اصل کے موافق لام کے فتحہ سے [حَتّٰى مَـطْـلَعِ الْـفَـجْـرِ] پڑھا ہے، (کیونکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے بھی لام کے فتحہ سے [حَتّٰـى مَـطْـلَـعِ الْـفَـجْـرِ] پڑھا تھا) لہٰذا خلف کیلئے لام کے کسرہ سے اور ابوجعفر و یعقوب کیلئے لام کے فتحہ سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

وَمَـطۡـلَـعِ كَسۡـرُالـلامِ رَحۡـب..	۱۱۱۶	....

[حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ] کو کسائی نے لام کے کسرہ سے [حَتّٰی مَطۡلِعِ الۡفَجۡرِ] پڑھا ہے، اور باقیین نے لام کے فتحہ سے [حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ قدر میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡهُمَزَةِ﴾

قوله:......﴿ وَجَمَّعَ ثِقۡلاً أَلاَ يَعُلُ ﴾

ابوجعفراورروح نے اصل کے خلاف (اَلَّـذِیۡ جَـمَـعَ مَـالاً)[۲] میں لفظ[جَـمَـعَ] کو میم کی تشدید سے [اَلَّـذِیۡ جَمَّعَ مَالاً] پڑھا ہے، (جبکہ امام نافع اور امام ابوعمرو بصری نے میم کی تخفیف سے [اَلَّـذِیۡ جَمَعَ مَالاً] پڑھا تھا) اور خلف نے بھی اصل کے موافق میم کی تشدید سے [اَلَّذِیۡ جَمَّعَ مَالاً] پڑھا ہے، البتہ رویس نے اصل کے موافق میم کی تخفیف سے [اَلَّذِیۡ جَمَعَ مَالاً] پڑھا ہے، لہٰذا ابوجعفر، روح اور خلف کیلئے میم کی تشدید سے ہے، اور رویس کیلئے میم کی تخفیف سے ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۱۱۱۷	وَجَـمَّـعَ بِـالتَّشۡـدِيۡـدِ شَـافِيۡـهِ كَـمَّلاَ

[اَلَّـذِیۡ جَمَعَ مَالاً] حمزہ، کسائی اور ابن عامر شامی نے میم کی تشدید سے [اَلَّـذِیۡ جَمَّعَ مَالاً] پڑھا ہے، اور باقیین نے میم کی تخفیف سے [اَلَّذِیۡ جَمَعَ مَالاً] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ ہمزہ میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ قُرَيۡشٍ﴾

قوله:......﴿لِيۡلافِ اِ تُلُ مَعَهُ إِلاَفِهِمۡ﴾

ابوجعفر نے (لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ اٖلٰفِهِمۡ)[۱] میں [لِاِيۡلٰفِ] اور [اٖلٰفِهِمۡ] کو اصل کے خلاف پڑھا ہے، یعنی پہلے کلمہ کو ہمزہ کے بغیر یاء ساکنہ سے [لِيۡلاَفِ] اور دوسرے کلمہ کو یاء ساکنہ کے بغیر (اِلٰـفِهِـمۡ) پڑھا ہے، اور ان دونوں قراءتوں میں یہ منفرد ہیں ، جبکہ باقی قراءعشرہ نے [لِاِيۡلٰفِ]، [اٖلٰفِهِمۡ] پڑھا ہے۔

{ یاء ات اضافت وزوائد}

سورۂ قریش میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

نوٹ:....... سورۂ ماعون اورسورۂ کوثر میں اصل کے خلاف کچھ نہیں ہے،البتہ سورۂ کافرون میں ایک یاءِ اضافت ہے،یعنی [وَلِیَ دِیۡنِ]،اس کوسب نے سکون سے پڑھا ہے،اورایک یاء زائدہ ہے،یعنی[دِیۡنِ] جس کو یعقوب نے حالین میں اثبات سے اورابوجعفر وخلف نے حذف سے پڑھا ہے۔

﴿سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلاَصِ﴾

قولہ:......﴿وَکُفُؤًا سُکُونُ الۡفَاءِ حِصۡنٌ﴾

یعقوب نے اصل کےخلاف(وَلَـمۡ یَـکُـنۡ لَّــهٗ کُـفُـوًااَحَـدٌ)[۴]میں لفظ[کُـفُـوًا] کوفاء کےسکون سے (کُــفۡــؤًا) پڑھا ہے،(جبکہ امام ابوعمرو بصری نے فاء کےضمہ سے[کُـــفُــوًا] پڑھا تھا)اور باقی دوائمہ نے اصل کے موافق پڑھا ہے،یعنی خلف نے یعقوب کی طرح[کُـفۡؤًا]اورابوجعفر نے فاء کےضمہ سے[کُفُوًا] پڑھا ہے،(کیونکہ امام حمزہ نے فاء کےسکون سے[کُفۡؤًا]اورامام نافع نے فاء کےضمہ سے[کُفُؤًا] پڑھا تھا) نیز یادرہے کہ حالین میں ہمزہ کا اثبات تینوں ائمہ کے لئے اپنی اصل کی موافقت سے نکلا ہے۔لہٰذا یعقوب اور خلف کیلئے فاء کا سکون اورہمزہ سے[کُــفۡــؤًا]اورابوجعفر کیلئے فاء کاضمہ اورہمزہ سے[کُفُؤًا] ہے۔

قال الشاطبیؒ:......

....	۴۶۰	وَهُــزۡؤًاوَکُـفۡـؤًا فِـي السَّــوَاکِـنِ فُـصِّلاَ
وَضُـــمَّ لِبَــاقِیۡهِــمۡ وَحَـمۡـزَۃُ وَقۡـفُــهٗ	۴۶۱	بِــوَاوٍ وَحَـــفۡـصٌ وَاقِـفًــا ثُــمَّ مُـوۡصِلاَ

[هُـزُوًا] ہرجگہ اور[کُـفُـوًا] جوسورۂ اخلاص میں آیا ہوا ہے،ان دونوں کلمات کوحمزہ نے درمیانی حرف کےسکون سے [هُزۡؤًا]،[کُفۡؤًا] پڑھا ہے،اور باقیین نےضمہ سے[هُزُؤًا]،[کُفُؤًا] پڑھا ہے،اورحمزہ کیلئے وقفاً دونوں کلمات واو کےابدال سے ہیں،اورحفص کیلئے حالین میں واو سےاور باقیین کیلئے حالین میں ہمزہ سے ہے۔

لہٰذا تین قراءتیں ہوئیں:[۱]حمزہ کیلئے وصلاً درمیانی حرف کےسکون اورہمزہ سےاوروقفاً ہمزہ کا واو سےابدال۔ [۲]حفص کیلئے درمیانی حرف کےضمہ اورحالین میں واو سے[۳]باقیین کیلئے درمیانی حرف کےضمہ اورحالین میں ہمزہ سے ہے۔

{یاءات اضافت وزوائد}

سورۂ اخلاص میں دونوں یاء میں سے کوئی نہیں ہے۔

قولہ:......﴿تکمّلا﴾

یہاں سے ناظم اپنے قصیدہ کے اختتام کی طرف اشارہ فرمارہے ہیں۔

﴿خَاتِمَةُ الۡقَصِيۡدَةِ﴾

اس میں چھ شعر ہیں اور ساتواں کسی نے اپنی طرف سے زیادہ کر دیا ہے، کیونکہ ناظمؒ نے اس کے اشعار دوسو چالیس بتائے ہیں، جیسا کہ ابھی شعر ۲۳۵ میں آ رہا ہے، پس اگر خاتمہ کے شعر چھ کے بجائے سات ہوں گے تو کل اشعار دوسو اکتالیس ہوجائیں گے اور وہ اشعار یہ ہیں:۔

وَتَمَّ نِظَامُ الدُّرَّةِ احۡسِبۡ بِعَدِّهَا 235 وَعَامَ أَضَاحَجِّي فَأَحۡسِنۡ تَفَؤُّلَا

اس شعر میں ناظمؒ فرماتے ہیں کہ اس قصیدہ لامیہ کا نام [الدُّرَّةِ] ہے، اور اس کے نام کے حرفوں سے قصیدہ کے مجموعی اشعار کی تعداد کا اظہار ہوتا ہے، اور وہ اس طرح کہ الف کا ایک، لام کے تیس، دال کے چار، راء کے دوسو اور ھاء کے پانچ عدد ہیں، اور ان کا مجموعہ دوسو چالیس ہے، جس سے معلوم ہوا کہ یہ قصیدہ بھی دوسو چالیس اشعار پر مشتمل ہے۔

قوله:......﴿وَعَامَ أَضَاحَجِّي فَأَحۡسِنۡ تَفَؤُّلَا﴾

اس جملہ سے اس بات کی طرف اشارہ ہے، کہ یہ قصیدہ ناظمؒ نے ۸۲۳ھ کو مرتب کیا، اور اس سال ناظمؒ نے حج بھی کیا، اور مذکورہ سن ھجری [وَعَامَ أَضَاحَجِي] کے حروف کے اعداد سے ظاہر ہیں، یعنی الف کا ایک، ضاد کے آٹھ سو، الف کا ایک، حاء کے آٹھ، جیم کے تین اور یاء کے دس عدد ہیں، اس طرح کل اعداد آٹھ سوتئیس ہو گئے، اور اس قصیدہ کی تصنیف کا سال بھی یہی آٹھ سوتئیس ہے۔ اور جب یہ قصیدہ ایسے بابرکت سال میں تصنیف ہوا ہے تو تم اس کے بارے میں اچھی بات کہنا یعنی اس کو مبارک سمجھ کر اس کے مطالب کو نہایت عمدگی اور خوبی سے بیان کرنا اور لغزشیں تلاش کر کے قصیدہ کو ناقص بتانے کی کوشش نہ کرنا۔

غَرِيۡبَةُ أَوۡطَانِ بِنَجۡدِ نَظَمۡتُهَا 236 وَعُظۡمُ اشۡتِغَالِ الۡبَالِ وَافٍ وَكَيۡفَ لَا

یہ قصیدہ غریب الدیار ہے، (کیونکہ اس کی تصنیف کے وقت میں سفر میں تھا) چنانچہ میں نے اس کو ملک نجد میں اس حال میں نظم کیا ہے، کہ دل اور ذہن کی مشغولی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، اور ایسی حالت کیوں نہ ہوتی؟

صُدِدۡتُ عَنِ الۡبَيۡتِ الۡحَرَامِ وَزَوۡرِيَ الۡـ 237 مَقَامَ الشَّرِيۡفَ الۡمُصۡطَفَى أَشۡرَفَ الۡمَلَا

اور مجھے بیت اللہ سے اور اس مقام سے روک دیا گیا تھا، جو تمام مقامات میں سب سے زیادہ شرف والا اور عزت والا ہے، یعنی میں بیت اللہ کے حج اور نبی کریم ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت کے ارادے سے جا رہا تھا لیکن اچانک ایسی صورت پیش آئی جس سے میں ان دونوں مبارک مقصدوں سے محروم رہ گیا۔

وَطَوَّقَنِي الۡأَعۡرَابُ بِاللَّيۡلِ غَفۡلَةً 238 فَمَا تَرَكُوا شَيۡئًا وَكِدۡتُ لَأُقۡتَلَا

فَأَدۡرَكَنِيَ اللُّطۡفُ الۡخَفِيُّ وَرَدَّنِيۡ 239 عُنَيۡزَةَ حَتَّى جَاءَنِي مَنۡ تَكَفَّلَا

بِحَمۡلِي وَإِيۡصَالِي لِطَيۡبَةَ آمِنًا 240 فَيَا رَبِّ بَلِّغۡنِي مُرَادِيۡ وَسَهِّلَا

اور پریشانی کا سبب یہ تھا کہ مجھے دیہاتیوں نے رات کے وقت اچانک لوٹ لیا، اور کچھ بھی نہ چھوڑا، اور قریب تھا کہ

میں قتل کر دیا جاتا، اور اس پریشانی کی حالت میں حق تعالیٰ کی غیبی مدد نے مجھے پالیا جس کی طرف میرا خیال بھی نہ تھا اور مہربانی نے مجھے قبیلہ عنیزہ میں پہنچا دیا یہاں تک کہ وہاں میرے پاس ایک ایسا شخص آپہنچا جس نے مجھے سواری دینے کا اور مجھے امن وعافیت کے ساتھ مدینہ منورہ تک پہنچا دینے کا ذمہ لے لیا، پس اے رب مجھے اپنی مراد پا لینے میں کامیابی عطا فرما اور سہولت نصیب فرما۔

ان دو اشعار میں ناظمؒ دوران سفر ایک پیش آنے والے حادثہ کو بیان فرما رہے ہیں کہ سفر میں ایک رات ہمارے قافلے پر ڈاکوں نے حملہ کیا، اور تمام سامان لوٹ لیا، اور ان کی اچانک حملہ سے مال ومتاع تو لٹا، ساتھ جان کی بھی خیر نہ رہی، پھر اس کے بعد میرے لئے سفر کرنا اتنا مشکل ہوگیا کہ میں حج سے ناامید ہوگیا، کہ قریبی عنیزہ نامی گاؤں کے قبیلے والے مجھے اپنے ہمراہ اپنے ساتھ لے گئے اور وہاں مجھے ایک ایسا صاحب خیر بھی ملا، جس نے میرے لئے سامان اور سواری کا بندوبست کیا۔

یہ واقعہ ۸۲۲ھ کا ہے، علامہ صاحب رحمہ اللہ کا تمام مال اسباب لٹ گیا، حج بھی نہیں کر سکے، آئندہ سال حج کیلئے مقام ینبوع میں ٹھہر گئے، پھر مدینہ منورہ اور اس کے بعد مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، اور ۸۲۳ھ میں حج کیا، اور عراق واپس لوٹ گئے، اور ۸۲۶ھ میں پھر حج کیا، اور ۸۲۷ھ میں قاہرہ گئے۔

وَمُنَّ بِجَمْعِ الشَّمْلِ وَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا 241 وَصَلِّ عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ وَمَنْ تَلَا

اور اے اللہ میری یہ مراد بھی پوری کر دیجئے کہ مجھے میرے وطن میں پہنچا دیجئے اور آخرت کی اعلیٰ ترین راحت بھی عطا فرمایئے، اور میرے اہل خانہ جو متفرق ہیں، ان کو بھی مجھ سے ملا دیجئے اور اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجئے اور ان صحابہ اور تابعین پر بھی جنہوں نے آپ کی پیروی کی ہے۔

﴿علامہ ابن الجزری ؒ کے مختصر حالات﴾

محقق امام العلامہ قدوۃ المجودین شیخ القراء والمحدثین مجدد زمان شمس الدین والملۃ شیخ الاسلام ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری دمشقی ثم الشیر ازی شافعی ۲۵ رمضان المبارک ۷۵۱ھ کو پیدا ہوئے پندرہ سولہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا پھر ابتدائی علوم کی تحصیل کی، پھر سبعہ قراءت افراداً پڑھی پھر ۷۶۸ھ میں جمعاً پڑھی، پھر حج کیا اور ۷۶۹ھ میں مصر گئے وہاں کے شیوخ سے پہلے دس پھر بارہ پھر تیرہ قراءتیں پڑھیں پھر دمشق وقاہرہ واسکندریہ وغیرہ کے شیوخ سے حدیث وفقہ وغیرہ کی تکمیل کی اور متعدد مرتبہ قراءت پڑھیں۔ ۷۸۵ھ تک تمام شیوخ نے اجازت مرحمت فرمادی صرف قراءت کے شیوخ چالیس کے قریب ہیں اور اسی زمانہ سے پڑھانا شروع کردیا۔ چنانچہ دمشق میں شیخ القراء کے منصب پر فائز ہوئے اور اس زمانہ میں شام ملکِ مصر کا ایک صوبہ تھا آپ کو شاہ مصر سیف الدین برقوق نے الجامعۃ الصلاحیہ میں امور تعلیمی کا ناظم مقرر کیا، پھر گورنر شام امیر التمش نے ۷۹۷ھ میں آپ کو شام کے عہدِ قضا پر مامور کیا، لیکن امور قضا کے بعض اہم واقعات میں آپ کو حکومت سے اختلاف ہوا تو آپ ۷۹۸ھ سے ۸۰۵ھ تک سلطان بایزید کے یہاں بروصہ (روم) میں بڑی عزت کے ساتھ رہے، کیونکہ شاہ روم نے علامہ جزریؒ کی شہرت پہلے سنی تھی اس لئے آپ سے بڑی تعظیم وتکریم سے پیش آیا اور بروصہ میں مستقل قیام کی درخواست کی، جس کو آپ نے منظور فرمایا۔ تدریس وتالیف کا فیض جاری ہوا، سلطان بایزید بن عثمان نے بذات خود آپ سے قراءات عشرہ کی تکمیل کی علوم کے قدردانوں بالخصوص علم قراءت کے ہزاروں پروانوں نے آپ سے بروصہ میں استفادہ کیا، اور پھر ۸۰۵ھ میں امیر تیمور لنگ نے ترکی اور روم کی سلطنت پر زبردست حملہ کیا، جس کے نتیجہ میں یہ سلطنت تباہ ہوگئی اور سلطان بایزید نے تیمور کے ہاتھوں گرفتار ہوکر بے بسی کے عالم میں وفات پائی۔ امیر تیمور کو زر وجواہر کے علاوہ چیدہ چیدہ ماہرین علوم وفنون کو بھی اپنے دارالسلطنت سمرقند میں جمع کرنے کا شوق تھا چنانچہ علامہ جزریؒ اور دیگر چند منتخب علماء کو اس نے باعزت تمام اپنے ہمراہ چلنے پر مجبور کیا۔ شاہی لشکر کے ہمراہ ماوراء النہر کے بڑے بڑے علمی شہروں میں تشریف لے گئے دوران قیام بڑے بڑے مقامی علماء نے آپ سے استفادہ کو نعمت کبری سمجھا، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی تصانیف پہلے ہی علماء کے ہاتھوں پہنچ چکی تھیں، تیمور کو آپ سے بہت عقیدت تھی، وہ کہا کرتا تھا کہ یہ صاحب مکاشفہ ہیں، جب چاہیں آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ ۸۰۷ھ میں تیمور کا انتقال ہوگیا۔ آپ خراسان، یزد اور اصفہان ہوتے ہوئے ۸۰۸ھ میں شیراز پہنچے۔ حاکم شیراز پیر محمد جو تیمور کا پوتا تھا۔ علامہ کا بے حد معتقد تھا۔ اس نے آپ کو شیراز میں قیام پر مجبور کیا اور قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ ایک مدت بعد ۸۲۷ھ میں حج کیلئے تشریف لے گئے وہاں سے قاہرہ پہنچے علماء اور طلباء نے دور دور سے حاضر ہوکر آپ کی زیارت کی قاہرہ میں سینکڑوں قراء اور علماء کا ہجوم تھا۔ بطور برکت کے سب نے آپ سے قراءت میں چند آیات سنیں اور

اجازت حاصل کی انہی علماء میں شارح بخاری حافظ ابن حجرؒ بھی جو ابھی جوان تھے، موجود تھے علاوہ ازیں مسند احمد اور مسند شافعی وغیرہ کا بھی درس دیا اور اجازت مرحمت فرمائی۔ شیراز واپس تشریف لائے ایک بہت بڑا مدرسہ دار القران قائم فرمایا۔ واضح رہے کہ دمشق میں بھی ایک درسگاہ اسی نام سے آپ قائم فرما چکے تھے نیز یاد رہے کہ بعض حضرات نے مدرسہ کا نام دار القراء لکھا ہے، یہ ان کا وہم ہے۔[**الغاية النهاية للشيخ جزریؒ**]

علم قراءت میں آپ کے دور سے لیکر آج تک کوئی آپ کا ہمسر نہیں ہوا۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں[**انتهت اليه رياسة علم القراء ت فى الممالك**] دنیا میں علم قراءت کی ریاست آپ پر منتھی ہوئی) علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں[**قدتفرد بعلم القراء ات فى جميع الدنيا**] (آپ علم قراءات میں ساری دنیا میں منفرد تھے) علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں[**لانظير له فى القراء ات فى الدنيا فى زمانه حافظ للحديث**] (آپ کے زمانہ میں دنیا میں علم قراءات میں آپ کی کوئی نظیر نہیں تھی اور آپ حافظ الحدیث بھی تھے) حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلیؒ فرماتے ہیں[واز مجددین صدی ہشتم زین الدین عراقیؒ وشمس الدین جزری وسراج الدین بلقینیؒ] (آٹھویں صدی کے مجددین میں سے زین الدین عراقیؒ، شمس الدین جزریؒ اور سراج الدین بلقینیؒ تھے)

علامہ موصوف نے مختلف فنون پر تقریباً پینتالیس کتابیں تصنیف کیں، جن میں سے[**النشر، تقريب النشر، الدره، منجدالمقرئين، مقدمة الجزرى، تحبير التيسير، طبقات القراء، التمهيد، الطيبة** اور **حصن حصين**] مشہور ہیں۔ ان تصانیف میں نشر کبیر میں تو کمال ہی کیا ہے، ہر اختلافی مسئلہ کی ایسی چھان بین کی ہے کہ اس سے زیادہ ناممکن ہے بعد کے تمام علماء نشر ہی کی تحقیق پر اعتماد کرتے چلے آئے ہیں اور اب بھی یہی حال ہے، خود فرماتے ہیں کہ یہ کتاب قراءت عشرہ کیلئے نشر ہے، جو شخص یہ کہتا ہے کہ یہ علم مرگیا اس سے کہہ دو کہ نشر سے زندہ ہوگیا، یہ مبالغہ نہیں واقعہ ہے۔ ۸۲ سال کی عمر میں ۵ ربیع الاول بروز جمعہ دوپہر کے وقت ۸۳۳ھ شیراز میں وفات پائی اور دار القرآن میں سپرد خاک ہوئے۔ **سقى الله ثراه رحمة**

قسمت اللہ عفا اللہ عنہ
مدرس جامعہ دار العلوم کراچی
۸ صفر المظفر ۱۴۳۴ھ

فہرست

تكملة العشرة

فِي اجراء القراءات العشر المتواترة

من طريق الشاطبية والدرّة

مدارس دینیہ میں عموماً قراءاتِ سبعہ اور ثلاثہ کا الگ الگ اجراء ہوتا ہے، جس کی وجہ سے طالب علم قراءاتِ عشرہ کے اجراء سے ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہے، اسی دشواری کو دور کرنے کیلئے قراءاتِ عشرہ کے اجراء پر کتاب لکھی گئی، جس میں پہلے پارہ کا اجراء ہے، اور ہر آیت کے اجراء سے پہلے اُس آیت کے تمام مختلف فیہ کلمات وصلاً ووقفاً وجوہ کے ساتھ بیان کیے گئے اور ساتھ میں ہر اختلاف کا مأخذ بھی لکھا گیا، تا کہ طالب علم کیلئے آیت کا اجراء سمجھنا آسان ہو۔

تالیف

قسمت اللہ عفا اللہ عنہ

مدرس جامعہ دار العلوم کراچی

مَتنُ الدُّرَّةِ بِحَلِّ الشَّاطِبِيَّة

تألیف

ألعلامة ألشيخ أبى الخير شمس الدين محمد بن محمد بن محمد بن علی یوسف

الجزری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

مدارس دینیہ میں قراءاتِ سبعہ کے بعد قراءاتِ ثلاثہ کیلئے علامہ ابن الجزریؒ کی مایہ ناز تصنیف ''الدرّة المضيئة'' پڑھی پڑھائی جاتی ہے، لیکن درّہ کا متن انتہائی مغلق اور مختصر ہے، اور اس کا سمجھنا شاطبیہ پر موقوف ہے؛ اس لئے اب پہلی مرتبہ درّہ کا ایک ایسا متن مرتب کیا گیا، جس میں درّہ کے ہر شعر کے نیچے استشہاد کے طور پر شاطبیہ کا شعر بھی درج ہے، تا کہ طلباء کیلئے درّہ کا متن سمجھنا آسان ہو اور دورانِ درس تمام اختلافات قراءات مستحضر رہیں۔

﴿مرتب﴾

قسمت اللہ

الأستاذ بجامعة دار العلوم كراتشي

تسهيل جمال القرآن

باللغة العربية

تأليف

حكيم الأمة ألعلامة أشرف علي ألتهانوي رحمه الله تعالىٰ

جمال القرآن کو تجوید میں جو مقبولیت اور شہرت حاصل ہے، وہ محتاج بیان نہیں ہے، سالہا سال سے یہ کتاب پاک و ہند کے مدارس دینیہ میں داخل نصاب چلا آرہا ہے، جس کی سب سے بڑی وجہ مصنف رحمہ اللہ کا خلوص اور ان کا علمی مقام ہے، بہت سی زبانوں میں اس کتاب کا متن اور اس کی شروح لکھی گئی ہیں، عربی میں اب تک اس کتاب پر جتنا کام ہوا ہے، وہ یا تو تجویدی اصطلاحات سے خالی ہے، یا وہ تعریب اصل کتاب کی تلخیص ہے،، چنانچہ حضرت قاری عبدالرشید قدس سرہ (شیخ التجوید جامعہ دارالعلوم کراچی) کی بڑی خواہش تھی کہ مکمل جمال القرآن کی ایسی تعریب کی جائے، جس میں تجویدی اصطلاحات بھی موجود ہوں اور ساتھ میں تسہیل بھی ہو، چنانچہ حضرت رحمہ اللہ نے یہ کام بندہ کے ذمہ سپرد کیا، بندہ نے اللہ کے فضل وکرم اور قاری صاحب رحمہ اللہ کی دعاؤں کی بدولت یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اور پھر اس کے بعد حضرتؒ نے اپنی حیات میں اس کام پر نظر ثانی فرما کر توثیق فرمائی تھی۔ لہٰذا اب پہلی مرتبہ جمال القرآن کی مکمل تعریب مع تجویدی اصطلات و تسہیل کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

﴿تسهيل﴾

فضيلة الأستاذ ألمقرئ عبدالرشيد رحمه الله تعالىٰ

ضبط وتحقيق

قسمت الله

الأستاذ بجامعة دار العلوم كراتشي

البدور الزاهرة

فى القراء ات العشر المتواترة

من طريق الشاطبية والدرة

تاليف

فضيلة الشيخ المقرئ عبدالفتاح القاضى رحمه اللّٰه

مترجم

قسمت اللہ

مدرس جامعہ دارالعلوم کراچی

الوافی

فی شرح القراءات السبع

تالیف

الشیخ المقرئ عبدالفتاح عبدالغنی القاضی رحمہ اللہ

مترجم

قسمت اللہ

مدرس جامعہ دارالعلوم کراچی

اصولِ قراءاتِ عشرة

بطريق الشاطبية والدرة والطيبة

ومعه

مصطلحات القراءات والرسم والضبط

اردو میں پہلی بار شاطبیہ، درہ اور طیبہ کے اصول کوملوّن جدول میں مآخذ سمیت بیان کیا گیا ہے، اور درہ کے اصول کے ساتھ منفرد قراءات اور طیبہ کے اصول کے ساتھ وجوہ طیبہ کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے، اور ساتھ میں طریق طیبہ کی وضاحت بھی موجود ہے، جس سے طالب علموں کیلئے یاد کرنا اور سمجھنا آسان ہوگا، اور کتاب کے آخر میں قراءات، رسم، ضبط کی اصطلاحات کا بیان بھی ہے۔

تالیف

قسمت اللہ

مدرس جامعہ دارالعلوم کراچی

تسہیل الدرۃ

شرح

الدرۃ المضیئۃ

ادارہ اسلامیات (پرائیویٹ) لمیٹڈ کراچی۔لاہور
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

ادارہ اسلامیات موہن روڈ، چوک اردو بازار کراچی فون: ۰۲۱-۳۲۷۲۲۴۰۱
ادارہ اسلامیات ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان فون: ۰۴۲-۳۷۳۵۳۲۵۵
ادارہ اسلامیات دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون: ۰۴۲-۳۷۳۲۴۴۱۲
E-mail: idaraislamiat1@gmail.com

Faraz: 0302-2691277